۲۰۰ آیات ۱۳۰۰ احادیث ۱۷۰۰ مسائل ۴۰ ابواب

نماز کے فضائل و مسائل پر مشتمل شاندار اور لاجواب کتاب

تسکین القلوب

محقق اہلسنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

Marfat.com

۲۰۰ آیات ۱۳۰۰ احادیث ۱۷۰۰ مسائل ۴۰ ابواب

نماز کے فضائل و مسائل پر مشتمل شاندار اور لاجواب کتاب

تسکین القلوب

محقق اہلسنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب تسکین القلوب

مصنف محقق اہل سنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

تحقیق وتدوین صاحبزادہ قاری محمد ناصر محمود مظہری (ایم۔اے)

کمپوزنگ محمد ناصر الہاشمی / محمد سعید احمد قادری

پروف ریڈنگ محمد ریاض احمد سعیدی

اِشاعتِ اوّل محرم الحرام ۱۴۲۱ھ، بمطابق اپریل ۲۰۰۰ء

اِشاعتِ دوم ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ، بمطابق نومبر ۲۰۰۹ء

صفحات 925

قیمت :

ملنے کے پتے

اھل السنۃ پبلی کیشنز

گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ جہلم 0321-7641096

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی جہلم

0300-5400639

آغاز کتاب

آج ۱۴ اگست ۱۹۹۵ء بمطابق صفر المظفر ۱۴۱۵ھ بروز جمعرات دن کے
سوادس بجے تلاوت قرآن پاک کی گونج میں دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگ کر
کتاب شروع کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صدقہ سے اس کتاب کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ نبیہ الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

آغاز کمپوزنگ

محترم ومکرم جناب پیر حافظ محمد زمان نقشبندی خطیب اعظم مرکزی
جامع مسجد محمدیہ نوریہ و مہتمم دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی کے فرمان
عالی شان کے مطابق بندہ ناچیز محمد ناصر نے درود شریف پڑھ کر
اس کتاب کی کمپوزنگ شروع کی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اس کتاب کو بحضور اقدس نبی الانبیآء خاتم الانبیآء
ساقی بزم میکشاں مالک چنین وچناں مختار زمین وآسماں
وارث کون ومکاں سائر لامکاں عالم ماکان ومایکون
اعلم العالمین افضل العالمین مجتبیٰ مکرم شفیع معظم
رسول محتشم صاحب لولاک فخر موجودات احمد مجتبیٰ

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام منسوب کرتا ہوں جن کے درکا میں ادنیٰ سے ادنیٰ گداہوں

گر قبول افتد زہے عزو شرف

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بفیضانِ نظر

آستانہ العلماء والفضلاء جلال الملۃ والدین شیخ الاسلام والمسلمین

حافظ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی اعظم

پیر سید **محمد جلال الدین شاہ** رحمۃ اللہ علیہ

دربار عالیہ بھکھی شریف (آجمیر)

Marfat.com

حسب الارشاد

جانشین

حافظ الحدیث امین مسلک

شیر ربانی حضرت مولانا

الحاج

پیر سید محمد مظہر قیوم

شاہ صاحب مشہدی رحمۃ اللہ علیہ

دربارِ عالیہ طالیہ بھکھی شریف

Marfat.com

بنظر شفقت

رئیس المفسرین سلطان المتکلمین
بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخ الحدیث
والتفسیر سید السادات الحاج حضرت

علامہ قاری
سید محمد اللہ عرفان شاہ
مدظلہ العالی

پرنسپل:
جامعہ محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی شریف
(منڈی بہاؤالدین)

Marfat.com

پیش لفظ طبعِ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسائل نماز پر مشتمل راقم الحروف کی کتاب **تسکین القلوب** کا دوسرا ایڈیشن کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے مراحل سے گزر کر انتہائی خوبصورت اور دلکش شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ اور تزئین و آرائش میں ،اہل السنہ پبلی کیشنز (دینہ جہلم) کے بانی ،محترم ومکرم محمد ناصر الہاشمی صاحب اور میرے بیٹے ،نورِ چشم قاری علامہ محمد ناصر محمود مظہری نے ان تھک محنت کی ،رب تعالیٰ محمد ناصر الہاشمی صاحب کے کاروبار میں مزید برکتیں اور وسعتیں عطا فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ رفیعہ کو اپنے حضور قبول و منظور فرمائے۔ میں ان کے اس تعاون پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے میرے بیٹے کو زیادہ سے زیادہ اعلیٰ صلاحیتیں عطا فرمائے، علم و فضل کی دولتوں سے نوازے اور نظر بد سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

میرے بہترین دوست میجر محمد صادق صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ کا یہ بیٹا آپ کا جانشین بنے گا میجر صاحب کی یہ بات اور میری تمنا پوری ہو رہی ہے، قارئین سے گزارش ہے کہ مجھ ناچیز کو اور ان دونوں حضرات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ رب ذوالجلال خاتمہ بالخیر فرمائے، آمین

حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

نعت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للّٰہ منشی الخلق من عدم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِیِ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

ثم الصلوٰۃ علی المختار ذی القدم

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ ذِی الْقِدَمِ

مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّهم

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے عدم سے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر درود
اس ذات عالی پر جسے سب سے پہلے (اللہ نے) پسندیدہ بنایا وہ میرے
آقا ہیں اے اللہ اُن پر ہمیشہ ہمیشہ دُرود وسلام ہو جو تیری ساری مخلوق
میں سب سے بہتر ہیں اور تیرے چہیتے ہیں۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	تیسرا باب نماز کی حکمتیں	
16	نماز کے ارکان کی حکمتیں	102
17	نماز کی مختلف رکعتوں کی حکمتیں	103
18	نماز کے اوقات میں حکمتیں	104
19	نماز کے قیام وقعود کی حکمتیں	105
20	امام کے لیے قراءت بالخفی اور قراءت بالجہر کی حکمت	106
	چوتھا باب	
21	تقلید کا بیان	108
22	تقلید کے معنی اور اس کی اقسام	108
23	کن مسائل میں تقلید کی جاتی ہے اور کن میں نہیں	111
24	کس پر تقلید کرنا واجب ہے اور کس پر نہیں	111
25	تقلید واجب ہونے کے دلائل	113
26	اقوال مفسرین ومحدثین	116
27	تقلید شخصی کا بیان	117
28	تقلید پر اعتراضات اور جوابات	118
	پانچواں باب	
	فرض، واجب، سنت، مستحب اور حرام کی تعریفات	
29	چند ضروری اصطلاحات	123

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
30	فرض دو قسم پر ہے	123
31	فرض اعتقادی	123
32	فرض عملی	123
33	واجب دو قسم پر ہے: واجب اعتقادی اور واجب عملی	124
34	سنت دو قسم پر ہے	124
35	سنت مؤکدہ	124
36	سنت غیر مؤکدہ	124
37	مستحب، مباح، حرام قطعی	125
38	مکروہ کی اقسام	125
39	مکروہ تحریمی، اساءت	125
40	مکروہ تنزیہی اور خلاف اَولیٰ	125
	چھٹا باب شرائط نماز	
41	کتاب الطہارۃ	130
42	طہارت دو قسم پر ہے	131
43	مسائل فقہی از کتب معتبرہ	133
44	پانی کی اقسام	133
45	پانی کی پانچ قسمیں	133
46	کن صورتوں میں پانی مستعمل نہیں ہوتا	135

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
47	مستعمل پانی کو قابل استعمال بنانے کا طریقہ	136
48	پانی پر دوسری چیز کا غلبہ	138
	ساتواں باب	
49	جھوٹے پانی کا بیان	143
50	متفرق مسائل	143
	آٹھواں باب	
51	کنویں کے پانی کا بیان	147
	نواں باب	
52	کم مقدار میں پانی نکالنے کا بیان	152
53	پانی نہ ٹوٹنے والے کنویں کے پاک کرنے کا طریقہ	155
54	سوالات جوابات	158
	دسواں باب	
55	نجاستوں کا بیان از احادیث	161
56	نجاستوں کی اقسام اور ان کے احکام	163
57	نجاست غلیظہ	165
58	نجاست خفیفہ	167
59	ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ	171

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
60	نجاست دو طرح کی ہے: مرئیہ، غیر مرئیہ	171
61	لحاف ،رضائی، طلائی،روئی دار کپڑے ،سوت وغیرہ ناپاک ہو جائیں ان کو پاک کرنے کا طریقہ	175
62	دھاتوں کی چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ	176
63	آئینہ اور چینی کے برتن پاک کرنے کا طریقہ	177
64	متفرق مسائل	177
65	ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ	179
66	ناپاک تیل کو پاک کرنے کا طریقہ	179
67	ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ	180
68	مادہ منویہ کے متعلق مسائل	182
69	پلید زمین، کھڑی فصل اور درخت گھاس وغیرہ کے متعلق حکم	182
70	اصلیت بدل جانے سے حکم بھی بدل جاتا ہے	183
71	کھالوں کے مسائل	185
72	سوالات	187
	گیارھواں باب	
73	باب الاستنجاء	189
74	استنجے کا بیان از قرآن حکیم	189
75	استنجے کا بیا ن از احادیث مبارکہ	190

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
76	استنجے کے مسائل، مکروہات استنجا	194
77	ممنوعات	195
78	استنجا کرنے کا طریقہ	195
79	استنجا کی اقسام: سنت، واجب، فرض	197
80	استنجا کے لئے تین الفاظ	198
81	استنجا کے مستحبات	198
82	ڈھیلوں کے استعمال کا طریقہ	199
83	پانی سے استنجا کرنے کا مستحب طریقہ	199
84	سوالات	202
	بارھواں باب، باب التیمم	
85	ارشاد خداوندی	204
86	احادیث رسول ﷺ	204
87	مسائل تیمم	207
88	میل کی مقدار	207
89	متفرق مسائل	209
90	کس تیمم سے نماز جائز ہے اور کس سے نہیں	211
91	عبادت مقصودہ کیا ہے؟	212

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
92	تیمم کے فرائض	214
93	تیمم کی سنتیں	216
94	ہاتھوں کے مسح کا طریقہ	217
95	ان چیزوں کا بیان جن سے تیمم جائز ہے	217
96	ان چیزوں کا بیان جن سے تیمم جائز نہیں	218
97	ان چیزوں کا بیان جن سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے	218
98	سوالات	219
	تیرھواں باب	
99	موزوں پر مسح کا بیان	221
100	احادیث رسول مقبول ﷺ	221
101	فقہی مسائل	222
102	موزوں پر مسح کے جواز کی سات شرطیں	222
103	موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ	223
104	موزوں پر مسح کرنے کے فرائض	224
105	موزوں پر مسح کرنے کی سات سنتیں	224
106	موزوں پر مسح کی مدت	225
107	کن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے	226
108	کن چیزوں پر مسح کرنا جائز نہیں	226

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
109	پٹی وغیرہ پر مسح کرنے کا بیان	226
110	وضو، غسل اور تیمم کی حکمتیں	229
111	وضو میں حکمت	229
112	وضو کے فرائض میں حکمت	229
113	پائخانہ، پیشاب، ریح، قے، خون سے وضو ٹوٹنے کی حکمت	230
114	غسل کی حکمت	230
115	تیمم کی حکمت	230
116	سوالات	232
	چودھواں باب	
117	غسل کا بیان از آیات قرآن واحادیث رسول مقبول ﷺ	234
118	فرائض غسل	239
119	غسل کی سنتیں	243
120	متفرق مسائل	244
121	جنب کے احکام	246
122	وہ چیزیں کہ جن سے غسل فرض ہو جاتا ہے	246
123	وہ چیزیں کہ جن سے غسل فرض نہیں ہوتا	247
124	منی، ودی، مذی میں فرق	248
125	پانچ قسم کے غسل مسنون ہیں	248

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
126	چھبیس (۲۶) قسم کے غسل مستحب ہیں	249
127	سوالات	251
	پندرھواں باب	
128	بیان وضو از قرآن وفضائل وضو	253
129	احادیث	253
130	مسواک کی فضیلت	256
131	تحیۃ الوضو کی فضیلت	257
132	مشائخ کرام کا قول	259
133	فرائض وضو	259
134	وضو کی سنتیں	263
135	مسواک کرنے کا طریقہ	264
136	مسواک کے فوائد اور اس کی برکات	266
137	مسواک نہ کرنے اور غلط طریقہ سے کرنے کے نقصانات	269
138	متفرق مسائل	271
139	داڑھی اور پاؤں کی انگلیاں کے خلال کا طریقہ	272
140	مستحبات وضو	273
141	مکروہات وضو	280
142	اقسام وضو	281

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
143	نواقض وضو	282
144	متفرق مسائل	283
145	نماز میں ہنسنا	284
146	سوالات	286
	سولھواں باب	
147	باب الحیض	288
148	حیض کا بیان از قرآن حکیم	288
149	احادیث	289
150	نظام قدرت اور حیض کی حکمت	291
151	حیض کے مسائل	291
152	خونِ حیض کے رنگ	293
	سترھواں باب	
153	نفاس کا بیان	297
154	حمل کے دوران خون آنے کے مسائل	297
155	جڑواں بچے پیدا ہونے کے مسائل	298
156	خونِ نفاس کے رنگ	299
157	حیض ونفاس کا مختصر اور مشترکہ بیان	299
158	حیض اور نفاس کے احکام	300

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	اٹھارھواں باب	
159	استحاضہ کا بیان از احادیث	307
160	استحاضہ کے احکام	308
161	سوالات	310
	انیسواں باب	
162	دوسری شرط ستر عورت از قرآن	312
163	احادیث	314
164	مسائل	315
165	مرد کے اعضائے عورت کا شمار	316
166	عورت کے اعضائے عورت کا شمار	317
167	احکام ستر عورت	319
168	سوالات	321
	بیسواں باب	
169	تیسری شرط استقبال قبلہ آیات قرآنی اور شان نزول	323
170	خانہ کعبہ کا مختصر تعارف	328
171	فضائل خانہ کعبہ و زیارت خانہ کعبہ	333
172	استقبال قبلہ کے معنی	335

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
173	مسائل	336
174	قبلہ نامعلوم ہونے کی صورت میں تحری کا حکم	338
175	معذور کے لئے استقبال قبلہ کا حکم	340
176	سوالات	341
	اکیسواں باب	
177	چوتھی شرط وقت، آیات بینات	343
178	احادیث رسول مقبول ﷺ	344
179	نماز فجر اجالے میں پڑھنے کی فضیلت	345
180	گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنے کی فضیلت	346
181	نماز مغرب وقت پر ادا کرنے کی فضیلت	346
182	نماز عصر میں جلدی اور مغرب میں تاخیر	347
183	نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے کی فضیلت	347
184	مسائل وقت فجر, وقت ظہر	348
185	وقت عصر	349
186	وقت مغرب وعشاء ووتر	349
187	اوقات مستحبہ	350
188	اوقات مکروہ	352
189	متفرق مسائل	354

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
190	نصف النہار اور ضحوا کبری کا بیان	356
191	نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا طریقہ	356
	بائیسواں باب	
192	پانچویں شرط نیت کا بیان	358
193	آیت کریمہ۔حدیث شریف	358
194	مسائل	358
195	فرض نماز کی نیت	359
196	نفل نماز کی نیت	360
197	امام کی نیت مقتدی کیلئے	361
198	مقتدی کی نیت	362
	تئیسواں باب	
199	چھٹی شرط تکبیر تحریمہ	365
200	احادیث مبارکہ	365
201	مسائل	366
202	سوالات	367
	چوبیسواں باب	
203	فرائض نماز	369
204	سات چیزیں نماز میں فرض ہیں	369

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
205	متفرق مسائل اور تکبیر تحریمہ	370
206	قیام، قراءت، رکوع، سجود، تا خروج بصنعہ	372
207	واجبات نماز	377
208	متفرق مسائل	379
209	سجدہ سہو کرنے کا طریقہ	381
210	سنن نماز	383
211	ہاتھ باندھنے کا طریقہ	384
212	احادیث اور بالترتیب متفرق مسائل	389
213	آمین بالجہر کہنے کا بیان	391
214	اعتراضات اور جوابات	395
215	آمین کی فضیلت	397
216	رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت از احادیث	398
217	حضرت امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی کے مابین مناظرہ	404
218	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت	406
219	نماز میں کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے از احادیث	408
220	مسائل اور احادیث	410
221	سوالات	412
222	نماز میں شہادت پر انگشت شہادت اٹھانا مسنون اور اس کا طریقہ	413

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
223	فضائل درود شریف، ۱۰ احادیث	414
224	مستحبات نماز	418
225	مفسدات نماز	419
226	احادیثِ رسول ﷺ	419
227	فقہی مسائل	420
228	سجدہ صلبیہ	424
229	نماز فاسد نہ کرنے والی چیزوں کا بیان	426
230	فقہی مسائل	426
231	نمازی کے آگے سے نہ گزرنے کا بیان از احادیث	427
232	سترہ کا بیان	428
233	سترہ کی لمبائی موٹائی اور گاڑنے کا طریقہ	429
234	مکروہات کا بیان از احادیث	432
235	فقہی مسائل مکروہات نماز	438
236	جمائی میں شیطانی مداخلت ہے۔	440
237	تصویر کے مسائل	442
238	لطیفہ	444
239	نماز میں ان کاموں کا بیان جو مکروہ تنزیہی ہے	۱
240	سوالات	449

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	پچیسواں باب	
241	طریقہ نماز کے لئے احادیث	451
242	آمین بالجھی	453
243	امام کے پیچھے قراءت نہیں	453
244	نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع یدین نہیں	454
245	طریقہ نماز	455
246	نماز کے بعد کی دعا	459
247	قرآنی دعائیں	459
248	نبوی دعائیں	462
249	عربی کی متفرق دعائیں	465
250	دعا کے آداب	466
251	دعا کی قبولیت کے مقامات، دعا کے اوقات	467
252	دعا کن لوگوں کی زیادہ قبول ہوتی ہے	468
253	دعا کے فوائد	468
254	نماز کے بعد کے وظائف	469
255	وظیفہ	470
256	وظائف از احادیث	471
257	سوالات	475

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
258	نماز مترجم	476
259	مسائل	476
260	عورت کی نماز کے طریقے کا خلاصہ	482
261	سوالات	483
	چھبیسواں باب	
262	سجدہ سہو کا بیان	485
263	سجدہ سہو ادا کرنے کا طریقہ	485
264	نماز کی رکعتوں میں شک	488
	ستائیسواں باب سجدہ تلاوت کا بیان	
265	قرآن کریم میں سجدہ والی ۱۴ آیات	490
266	فضیلت سجدہ	492
267	مسائل	492
268	ان صورتوں کا بیان جن سے سجدہ کرنا واجب نہیں	495
269	سجدہ تلاوت کی شرائط	496
270	سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ	496
271	سجدہ تلاوت کے مستحبات	497
272	نفلی نمازوں کے سجدہ میں دعاؤں کا بیان	497
273	سجدہ تلاوت کیلئے اہم مسئلہ	498

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
274	بیرون نماز سجدے اکٹھے کرنے کا مسئلہ	498
275	نماز کے دوران سجدہ تلاوت کا بیان	499
276	نماز کا رکوع وسجدہ سجدہ تلاوت کے قائم مقام	499
277	مجلس بدلنے نہ بدلنے کا بیان	501
278	ہر مشکل کو دور کرنے کا اہم فائدہ	503
	اٹھائیسواں باب	
279	نماز وتر کا بیان از احادیث	505
280	وتر واجب ہیں از احادیث	507
281	وتر تین رکعتیں ہیں از احادیث	509
282	مسائل فقہی	512
283	دعائے قنوت	513
284	سوال وجواب	516
	انتیسواں باب	
285	باب الاذان	518
286	اذان کی ابتداء	518
287	اذان کی فضیلت از احادیث	519
288	اذان کا جواب دینے کی فضیلت	524
289	اذان کا جواب نہ دینے کی وعید	526
290	مسائل الفاظ اذان	526

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
291	اذان میں مستحبات	528
292	اذان کہنا کس کیلئے مستحب ہے اور کس کیلئے مکروہ	529
293	اذان میں مکروہات	530
294	جواب اذان	531
295	اذان اور اقامت ثانیہ	533
296	اقامت کے مسائل	534
297	اذان میں کون سا فعل حرام ہے	536
298	کن نمازوں سے قبل اذان نہیں	537
299	دیگر مقامات پر بالخصوص اذان میں حضور اقدس ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنے کا ثبوت	537
300	واقعہ	539
301	انجیل میں انگوٹھے چومنے کا ثبوت اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت	541
302	اذان کے اول و آخر درود شریف پڑھنے کا ثبوت	543
303	درود شریف بعد اذان کب اور کیسے شروع ہوا	545
304	اذان اور اقامت کے کلمات اور ترجیح نہ ہونے کا ثبوت	545
305	قبر پر اذان پڑھنے کا جواز	548
306	قبر پر اذان دینے کے سات فائدے	551
307	سوالات	553

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	تیسواں باب	
308	امامت کا بیان از قرآن	555
309	امامت کا بیان از احادیث	555
310	نماز میں امام پر سبقت لے جانے والوں کا انجام	557
311	امامت کا معنی	558
312	غیر معذور مرد کے امام کیلئے شرائط	558
313	امام کسے بنایا جائے	559
314	باجماعت نماز پڑھنے کے فضائل	563
315	احادیث رسول ﷺ	564
316	تکبیر اُولیٰ کا ثواب	567
317	صف بندی کا ثواب	572
318	صف اول کی فضیلت	573
319	صف کے دائیں اور بائیں جانب کی فضیلت	574
320	صفوں کی ترتیب	574
321	جماعت سے نماز نہ پڑھنے کے نقصانات اور رسول کریم ﷺ کی ناراضگی	575
322	جماعت کیلئے مسجد میں حضور اقدس ﷺ کی تشریف آواری	579

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
323	صحابہ کرام علیہم الرضوان بزرگان دین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی نماز اور جماعت میں پابندی	582
324	حضرت عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم	584
325	فرمان رسول مقبول ﷺ	587
326	فقہی مسائل	589
327	جماعت شرط، سنت، مستحب اور مکروہ کہاں کہاں ہے	589
328	ترک جماعت کے اعذار	590
329	صفوں کی ترتیب	592
330	جماعت میں عورت مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز کا حکم	593
331	مقتدی کی اقسام	594
332	۱۔مدرک ۲۔لاحق ۳۔مسبوق ۴۔لاحق مسبوق	594
333	مدرک کے احکام	595
334	لاحق کے احکام	595
335	مسبوق کے احکام	596
336	مسبوق کی رکعتوں کی ترتیب	597
337	وہ چیزیں کہ امام چھوڑے تو مقتدی نہ کرے	598
338	وہ چیزیں کہ امام کرے اور مقتدی امام کی متابعت نہ کرے	599
339	وہ چیزیں کہ امام نہ کرے تو مقتدی کرے	599

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
340	نماز میں بے وضو ہونے کا بیان از احادیث	600
341	بنا کی تعریف اور نماز میں بے وضو ہونے کا بیان	600
342	بنا کی ۱۳ شرطیں ہیں	601
343	امام کے بے وضو ہو جانے پر نائب امام مقرر کرنا	603
344	سوالات	605
	اکتیسواں باب	
345	زلۃ القاری قراءت میں قاری کی غلطی	607
346	پہلا مسئلہ: اعراب کی غلطی	608
347	دوسرا مسئلہ: حرف کی غلطی	609
348	تیسرا مسئلہ: وقف ابتداء	610
349	چوتھا مسئلہ: حرف کی زیادتی جس سے معنی بگڑیں	611
350	پانچواں مسئلہ: کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ آیت کی جگہ دوسری آیت	612
351	چھٹا مسئلہ: حروف اور کلمہ کی تقدیم وتاخیر	613
352	ساتواں مسئلہ: حروف کی ادائیگی میں احتیاط	613
353	آٹھواں مسئلہ: مد، غنہ، اظہار، اخفا بے موقع پڑھنا	613
354	نواں مسئلہ: لحن جلی کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے	614
355	دسواں مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لیے مؤنث کا صیغہ استعمال کرنا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے	614

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
356	باجماعت نماز پڑھنے کی حکمت	615
357	جماعت میں دنیاوی حکمتیں	615
358	جماعت میں دینی حکمتیں اور فائدے	616
359	سوالات وجوابات از فتاویٰ رضویہ	617
	بتیسواں باب	
360	نماز مسافر کا بیان از قرآن مجید واحادیث	623
361	مسافت سفر میں تین دن یعنی ۹۰ کلومیٹر کا ثبوت از احادیث	625
362	مسائل سفر	628
363	مسافر کے احکام	629
364	وطن کی اقسام	632
365	مسافر امام، مقیم مقتدی یا مسافر مقتدی اور امام مسافر	633
366	سفر میں سنت نوافل اور وتر پورے پڑھنے کا ثبوت	634
	تینتیسواں باب	
367	نماز مریض کا بیان، احادیث، مسائل فقہ	637
368	بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ	638
369	بحالت مریض لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ	640
370	جنون بے ہوشی اور نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کا حکم	641
371	ضروری تنبیہ	641

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	چونتیسواں باب	
372	قضا نماز کا بیان از احادیث	645
373	مسائل فقہ	646
374	قضا نمازوں کی ترتیب	647
375	کن صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے	648
376	اسقاط	651
377	حیلہ شرعی کا ثبوت	652
378	قضائے عمری کا بیان	654
	پینتیسواں باب	
379	نماز خوف۔ از قرآن حکیم	656
380	نماز خوف کا طریقہ	657
	چھتیسواں باب	
381	فضائل جمعہ از قرآن	660
382	فضائل روز جمعہ از احادیث	660

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
383	جمعۃ المبارک میں ایک ساعت	663
384	جمعہ کی رات اور دن کی فضیلت	664
385	فضائل نماز جمعہ	666
386	بروز جمعہ غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی فضیلت	667
387	جمعہ کیلیے اول جانے کا ثواب، گردن پھلانگنے کی ممانعت	669
388	گردن پھلانگنے کی وعیدیں	670
389	جمعہ چھوڑنے کی وعیدیں	671
390	جمعہ نہ پڑھنے کی سخت ترین وعید	674
391	جمعہ کے دن یا رات کو سورہ کہف کی فضیلت	675
392	خلاصہ فضائل روز جمعہ	675
393	تاریخ جمعہ	677
394	فقہی مسائل، شرائط جمعہ	679
395	جمعہ واجب ہونے کی (۱۱) شرطیں	680
396	جمعہ شریف کی سنتیں	681
397	مستحبات جمعہ	682
398	متفرق مسائل	682

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	سینتیسواں باب	
399	عیدین کا بیان از قرآن حکیم	686
400	احادیث	686
401	فقہی مسائل	688
402	نماز عید کا وقت	689
403	نماز عید کا طریقہ	690
404	خطبہ کے متعلق اہم مسائل	692
405	مستحبات نماز عید الفطر	693
406	نماز عید کے مسائل نماز عید الاضحیٰ کے مستحبات	694
407	واجبات عید اور تکبیرات تشریق	695
408	ان صورتوں کا بیان جن میں تکبیر کہنا واجب نہیں ہے	697
409	سوالات	698
	اڑتیسواں باب	
410	تراویح کا بیان از احادیث	700
411	چیلنج	705
412	مسائل تراویح	708
413	تسبیح تراویح	710
414	تراویح میں جماعت	710

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	اُنتالیسواں باب	
415	سنن ونوافل کی فضیلت	714
416	سنت فجر کی فضیلت	715
417	سنت ظہر کی فضیلت	716
418	سنت عصر کی فضیلت	717
419	سنت مغرب کی فضیلت	718
420	نماز اوابین کی فضیلت	718
421	تعداد سنت مؤکدہ	719
422	تعداد سنت غیر مؤکدہ	720
423	احکام سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ	720
424	سنت فجر کے مسائل	721
425	سنت ظہر کے مسائل	723
426	سنت مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ	725
427	سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ	725
428	نفلی نمازوں کے متفرق مسائل	726
429	وہ مقامات جہاں نفل نماز پڑھنا افضل ہے	727
430	تحیۃ المسجد	728
431	نماز اشراق کی فضیلت	729

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
432	نماز چاشت کی فضیلت	729
433	نماز سفر	731
434	نماز واپسی سفر	731
435	صلوٰۃ اللیل از احادیث	731
436	مسائل فقہ	736
437	نماز تہجد	736
438	سوالات	737
439	نماز استخارہ	738
440	طریقہ، تعداد، وقت نماز استخارہ	739
441	صلوۃ التسبیح	740
442	طریقہ ادائیگی نماز تسبیح	740
443	نماز حاجت	742
444	نماز حاجت کی فضیلت	743
445	نماز توبہ	744
446	کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	745
447	کشتی میں نماز پڑھنے کا بیان	748
448	سورج گرہن، چاند گرہن اور خطروں کے وقت کی نماز از احادیث مبارکہ	749

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
449	مسائل	750
450	گہن کی نماز پڑھنے کا طریقہ	752
451	نماز استسقاء کا بیان از قرآن حکیم	755
452	احادیث	756
453	بارش کی دعا بوسیلہ نبی الانبیاء ﷺ	759
454	استسقاء کے لیے جانے کا طریقہ	760
455	سوالات	762
456	محرم شریف کے نوافل مع فضائل	763
457	صفر المظفر کے احوال اور نوافل	768
458	مہینوں کے بادشاہ ربیع الاول شریف کے احوال مع نوافل	770
459	ربیع الثانی کے نوافل مع فضائل	772
460	جمادی الاولیٰ کے نوافل مع فضائل	772
461	جمادی الاخری کے نوافل مع فضائل	773
462	رجب المرجب کے نوافل مع فضائل	773
463	ستائیسویں رجب اور ستائیسویں دن کی فضیلت	776
464	ستائیسویں شب کے نوافل	777
465	ماہ شعبان شریف کے نوافل مع فضائل	777
466	ماہ رمضان کے نوافل مع فضائل	780

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
467	ماہ رمضان میں پندرہ رحمتیں	780
468	شب قدر کی فضیلت کا بیان	782
469	ستائیسویں شب میں نوافل کا طریقہ اور ثواب	783
470	ماہ شوال کے نوافل مع فضائل	784
471	ماہ شوال کے روزوں کی فضیلت	785
472	ماہ ذیقعد کے روزے	786
473	نوافل مع فضائل	787
474	ماہ ذی الحج کے روزے مع فضائل	788
475	اول عشرہ کی عبادت اور ماہ ذی الحج کے ایک روزہ کا ثواب	789
476	اول عشرہ میں ایک روزہ رکھنے کا ثواب	789
477	ذی الحج کے اول عشرہ میں نوافل کا طریقہ مع ثواب	791
478	نویں ذی الحج رات کے نوافل	792
479	دسویں ذی الحج کے نوافل مع فضائل	793
480	ذی الحج شریف کے جمعہ کے نوافل	793
481	ذی الحج شریف کی کسی بھی رات میں نوافل مع اجر وثواب	793
482	بعد نماز عید کے نوافل مع طریقہ وثواب	794
483	بروز ہفتہ تا جمعۃ المبارک دن اور رات کے نوافل مع فضائل	796

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
484	فوت شدہ نمازوں کا کفارہ	803
485	سوالات	805
	چالیسواں باب	
486	بیماری کا بیان	807
487	بیماری نعمت	807
488	احادیث	808
489	بیمار پرسی کا ثواب	813
490	کتاب الجنائز	819
491	آیات کریمہ۔خلاصہ تفسیر	819
492	دنیا کی بے ثباتی اور موت کا بیان	822
493	درخواست مصنف	823
494	مسائل فقہی	823
495	میت کو غسل دینے کا طریقہ	827
496	کفن یا الفی لکھنے کا ثبوت	831
497	فضیلت عہد نامہ	834
498	کفن کا بیان	837
499	کفن پہنانے کا طریقہ	840
500	جنازہ کے آگے ذکر بالجہر کرنے کا ثبوت از قرآن حکیم	841

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
501	جنازہ کے آگے ذکر بالجہر کرنے کا ثبوت از احادیث مبارکہ	842
502	جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز پڑھنے کا بیان از احادیث	846
503	دفن میت کا بیان از احادیث	849
504	میت پر رونے کا بیان از احادیث	851
505	عورتوں کو نوحہ کرنے کی خصوصی ممانعت	856
506	جنازہ لے کر چلنے کے مسائل	858
507	جنازہ کی سنتیں	859
508	جنازہ کے مکروہات	860
509	سوالات	861
510	نماز جنازہ کے مسائل	862
511	نماز جنازہ کی شرائط	862
512	نماز جنازہ میں نمازی کے متعلقہ شرائط	862
513	نماز جنازہ میں میت کے متعلقہ شرائط	863
514	نماز جنازہ کے رکن	864
515	نماز جنازہ کی سنتیں	864
516	نماز جنازہ کا طریقہ	864
517	بالغ مرد و عورت کی دعا	865
518	بچے کی دعا	866

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
519	بچی کی دعا	866
520	متفرق مسائل	867
521	مسبوق مقتدی کی تکبیریں فوت ہونے کا بیان	869
522	لاحق کی تکبیریں رہ جانے کا بیان	869
523	چند جنازوں کے پڑھنے کا طریقہ	869
524	ایک قبر میں چند مردے دفن کرنے کا طریقہ	870
525	بے جنازہ دفن کر دیا جائے اسکی نماز جنازہ کا حکم	870
526	دریا میں ڈوب جانے والے پر نماز کا حکم	871
527	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم	871
528	جو بچہ پیدا ہوتے ہی مر جائے اس کی نماز جنازہ کا حکم	871
529	وہ لوگ جن کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم نہیں	872
530	قبر و دفن کا بیان	873
531	قبر کی لمبائی اور چوڑائی کا بیان	873
532	قبر کی اقسام	874
533	مکروہات	877
534	مستحبات	877
535	زیارت قبور	879

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
536	تلقین میت	881
537	سوالات	883
538	نماز جنازہ کے بعد کی دعا	884
539	دلیل نمبر:۱	884
540	دلیل نمبر:۲	885
541	دلیل نمبر:۳	885
542	دلیل نمبر:۴	886
543	دلیل نمبر:۵	886
544	دلیل نمبر:۶	887
545	دلیل نمبر:۷	887
546	دلیل نمبر:۸	887
547	دلیل نمبر:۹	887
548	ایصال ثواب برحق ہے از قرآن حکیم	889
549	مروجہ ختم شریف اور میت کی طرف سے صدقے کا ثبوت	891
550	جمعہ کو روح کا گھر آنے کا ثبوت	891
550	حضور انور ﷺ کی طرف سے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن ششماہی اور سالانہ حضرت امیر حمزہ ؓ کی طرف سے ایصال ثواب کے طور پر صدقہ کرنے کا ثبوت	892

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
551	ختم قرآن پاک پر اجتماعی دعا کا ثبوت	892
552	متفرق جگہ سے قرآن پاک پڑھنے کا ثبوت	893
553	ختم کے موقع پر دعا مانگنا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا	893
554	کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے	894
55	چیلنج	894
556	دیوبندی وہابیوں کے پیشوا بھی مروجہ ختم کو جائز سمجھتے تھے	897
557	دیوبندیوں کے پیشوا شاہ ولی اللہ کا تیجہ ہوا	898
558	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت جو کہ بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی ماننے پر مجبور ہو گئے	899
559	مروجہ ختم شریف پڑھنے کا طریقہ	900
560	دعا	903
561	درود تاج	904
562	الانتباہ	908
563	حالات زندگی مصنف کتاب، محقق اہل سنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری	909

Marfat.com

علامہ حافظ قاری شیخ الحدیث والتفسیر پیر سید صاحبزادہ محمد عرفان شاہ صاحب

موسوی مشہدی خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ قادریہ بغداد شریف

ناظم اعلی جامعہ محمدیہ نوریہ بھکھی شریف کے

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما

اما بعد اللہ ﷻ کا خاص فضل وموہبت، محقق اہلسنت برہان ملت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی مدظلہ پر ہوئی ہے کہ ان کی حیات مبارکہ کو اللہ ﷻ نے اپنے دین اسلام کی خدمت کے لیے قبول فرمالیا ہے اکثر صوفیا نے لکھا ہے کہ اللہ ﷻ کی بندہ پر خوشی اور رضا کی نشانی طاعت اور دین کے کاموں میں استقامت کے ساتھ مصروف ہونا ہے۔ برہان ملت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی کی مصروفیات دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ ﷻ کے مقبول بندوں میں سے ہیں علامہ حافظ محمد زمان نقشبندی قادری مدظلہ راسخ العقیدہ سنی حنفی ہیں۔ زیر نظر کتاب میں انہوں نے منصوص مسائل میں قرآن وسنت کے دلائل کے بعد فروعی مسائل میں فقہ حنفی کے جزئیات کو ہی ذکر کیا ہے لہذا ان کی کاوش عامہ اہل اسلام کے علاوہ دین میں نظر رکھنے والے حلقہ کے لیے بھی راہنمائی کا کام دے گی۔ اللہ ﷻ بطفیل حبیب اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ان کی کاوش کو شرف قبول سے نوازے اور اسے قبول عام عطا فرمائے۔

راقم ادنی خادم دین سید محمد عرفان مشہدی

(4 اپریل 2000)

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَحِبَّائِہٖ اَجْمَعِیْن

اللہ ﷻ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس بات پر کہ اس پیارے اللہ ﷻ نے مجھے اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا ہے، پھر اس کا لاکھ لاکھ فضل وکرم ہے کہ اس خالق نے مجھے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا جس کی امت میں پیدا ہونے کے لیے انبیاء بھی تمنا کرتے رہے اور اس رب کریم کا احسان عظیم ہے کہ مجھے مسلمانوں میں پیدا فرمایا، اپنے محبوب ﷺ کے غلاموں میں اور مدح خوانوں میں پیدا فرمایا، بد عقیدگی کا یہ جو طوفان چل رہا ہے اس سے بچایا دنیا کی فریب کاریوں سے بچا کر مجھ گنہگار سیاہ کار کی ناکارہ زندگی کو کارآمد بنانے کے لیے دین مصطفوی کی خدمت کا موقع عنایت فرمایا۔ کیونکہ حقیقتاً کارآمد ساعتیں اور کامیاب زندگی ہے ہی وہ جو اس کی یاد میں ،اس کے ذکر میں اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی غلامی اور مدح خوانی، درود وسلام پڑھنے میں اور دین کی خدمت کرنے میں گزر جائے۔

﴿وَاللّٰہ تَاللّٰہ بِاللّٰہ ذَالِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْم﴾

اور لاکھوں اربوں کھربوں درود پانی کے قطرات کے برابر ریت کے ذرات کے برابر درختوں کے پتوں کے برابر فرشتوں کی تعداد کے برابر ستاروں کی تعداد کے برابر اس سے بھی زیادہ درود لامحدود، اللہ ﷻ کے لاڈلے اور پیارے رسول مقبول حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں کہ جن کی نگاہ عنایت سے

Marfat.com

مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق عنایت ہوئی

ہزاروں رحمتیں نازل ہوں میرے پیرومرشد جلال الملت والدین حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور پر کہ جن کی نگاہ فیض سے یہ کتاب تصنیف کی گئی ورنہ من آنم کہ من دانم

میں گلیاں دا روڑا کوڑا محل چڑھایا سائیاں

سبب تصنیف کتاب:۔

ایک دفعہ میں دربار عالیہ بھکھی شریف حاضر ہوا جانشین مسلک ربانی حضرت صاحبزادہ ذیشان سید مظہر قیوم شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا تم نماز کے مسائل پر کتاب لکھو، ان کے ارشاد پر ہی میں نے اس کتاب کی تصنیف کا سلسلہ اللہ ﷻ کی عطا کردہ توفیق اور ہمت سے شروع کیا۔ چونکہ حنفی المذہب ہوں اور فقہ میں سراج الامت امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مقلد ہوں ان کی مرتب کردہ فقہ حنفی جو کہ جامع، مفصل اور قرآن وحدیث پر مبنی ہونے کی وجہ سے دلائل کے میدان میں ہمیشہ غالب رہی ہے جہاں جہاں اسلامی قوانین نافذ رہے وہاں فیصلے ہمیشہ اسی فقہ کے مطابق ہوتے رہے خواہ عباسی دور ہو یا عثمانی خلافت کا دور سلاطین، دہلی کا زمانہ ہو یا مغلیہ حکمرانوں کی حکومتیں جیسے "مجلۃ الاحکام العدلیہ" خلافت عثمانی کی یادگار اور "فتاوی عالمگیری"، مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ کی یادگار اس لئے الحمد للہ میں نے فقہ حنفی کے مطابق مسائل بیان کئے۔ اسلامی فقہ کے تین بڑے حصے ہیں: عبادات، معاملات اور محاکمات اس کتاب میں نے صرف عبادات کا

Marfat.com

ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ قبول منظور فرمائے۔

حضور پیارے مصطفےٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ مُعْطِيْ﴾

ترجمہ: جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

﴿طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (وَمُسْلِمَةٍ)﴾

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے۔

بقدر ضرورت علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مگر افسوس صد افسوس آج کے مسلمان کو غسل، استنجا، وضو اور طہارت کے دیگر ابتدائی مسائل کا ہی پتہ نہیں تو باقی مسائل کا علم کیا ہوگا۔

زیر نظر کتاب ۴ اگست ۱۹۹۵ء بمطابق صفر المظفر ۱۴۱۵ھ بروز جمعرات لکھنی شروع کی جبکہ ۲ مارچ ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۴ ذیقعد بروز جمعرات کو ہی بعد نماز عشاء ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر ختم ہوئی۔ اپنی سابقہ کتب کی مانند فضائل میں شامل کیا تو نام تجویز کیا فضائل و مسائل نماز لیکن منگلا ہملٹ سے تعلق رکھنے والے ہمارے عظیم دوست جناب عمر فاروق صاحب میرے پاس تشریف لائے۔ انہیں میں نے کتاب کی تصنیف کے متعلق بتایا تو انہوں نے اس کا نام " **تَسْكِيْنُ الْقُلُوْب** " تجویز فرمایا۔ منڈی بہاء الدین میں خطیب عالم اسلام مناظر اسلام حضرت صاحبزادہ سید محمد عرفان شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو اس کتاب کا نام بتایا انہوں نے بھی پسند فرمایا

Marfat.com

۔۱۴اپریل ۲۰۰۰ء دربار عالیہ بھکھی شریف حاضری دی اور دعا کروائی۔

زیر نظر کتاب میں 200 آیات، 1300 احادیث مبارکہ، 1700 مسائل فقہ، 40 باب اور..... پر مشتمل یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ابواب کی ترتیب یہ دی ہے کہ باب کے شروع میں آیات قرآنی، پھر احادیث مبارکہ، اس کے بعد مسائل اور اس کے بعد اسی باب میں سے منتخب دس سوالات۔ فقہی مسائل زیادہ تر "بہار شریعت" سے اخذ اور اس کی ترتیب کے مطابق تحریر کیے گئے ہیں۔ ہمارے اور اہلحدیث غیر مقلدین کے درمیان جن مسائل میں اختلاف ہے وہ "جاء الحق" مصنفہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ عربی کی کتب فقہ نور الایضاح سے لے کر ھدایہ تک میرے پاس موجود ہیں۔ اردو میں بہار شریعت، فتاوی عالمگیری اور فتاوی رضویہ، احادیث کی کتب میں صحاح ستہ اور احادیث مبارکہ کی دیگر کتابیں۔ مختصر یہ کہ مختلف کتب سے یہ موتی چن چن کر شب و روز محنت کر کے لڑی میں پرو کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

Marfat.com

خصوصیات کتاب

❁۔ تمام کتاب باوضو لکھی گئی۔

❁۔ تمام کتاب مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا میں بیٹھ کر لکھی گئی۔

❁۔ اس کتاب کے لکھنے پر پانچ سال لگے اس سے پانچ کا عدد پورا ہوا کہ نمازیں بھی پانچ، ارکان اسلام بھی پانچ ہیں اور پنج تن بھی پانچ۔

❁۔ قمری مہینہ صفر کے آغاز ۱۴۱۵ھ میں شروع ہوئی اور محرم ۱۴۲۱ھ سال کے آغاز میں ختم ہوئی

❁۔ جمعرات دن کے دس بجے شروع کی جبکہ جمعرات دن گزار کر جمعہ کی رات کو ختم ہوئی یعنی آغاز کا تعلق بھی جمعہ سے اختتام کا تعلق بھی جمعہ سے۔

❁۔ اپریل کی ۴ تاریخ کو بھکھی شریف دعا کے لئے اور کتاب کی طباعت کی منظوری کے لئے گیا حضور قبلہ عالم کے مزار پر انوار پر حاضری دی دونوں صاحبزادگان ذوالاحترام حضرت صاحبزادہ قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب سے اور پیر طریقت سید مظہر قیوم شاہ صاحب دونوں سے ملاقات ہوئی کتاب دکھائی اور دعا کروائی اس سے چار کا عدد پورا ہوا مہینہ بھی چوتھا اور تاریخ بھی چار کہ چار کا عدد اللہ ﷻ کو بہت پسند ہے کہ اللہ ﷻ کے ذاتی نام نامی اسم گرامی کے عدد چار اللہ ﷻ حضور اقدس ﷺ کے ذاتی نام نامی اسم گرامی کے عدد بھی چار ﷺ اولوالعزم فرشتے بھی چار آسمانی کتابیں بھی چار حضور اقدس ﷺ کے چار یار اصحاب بھی چار، صاحبزادیاں بھی چار،

Marfat.com

صاحبزادے بھی چار، طریقت کے راستے بھی چار، شریعت کے راستے بھی چار

چار رسل فرشتے چار چار کتب ہیں دین چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آتش و آب و خاک و باد سب کا انہی سے ثبات ہے
چار کا سارا ماجرا ختم ہے چار یار میں

نوٹ:۔ کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں منگلا ہملٹ کی تعلیمی شخصیت اور ہمارے پیارے دوست پروفیسر محمد سعید ثاقب صاحب نے مفید مشوروں سے نوازا۔

علماء، طلباء، عوام خواص سے درخواست ہے کہ میں نے اس کی تصحیح کے لئے ہر ممکنہ کوشش کی ہے اس کے باوجود اگر آپ کی نظر میں کوئی غلطی گزرے تو آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

بروز جمعرات بعد نماز عشاء ۱۰ بجے یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ
۱۶ اپریل ۲۰۰۰ء تاریخی فیصلے کا دن
دعاؤں کا طالب اور شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملتجی
پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

Marfat.com

دامانِ محمد ﷺ

ہر شے میں ہے نور رخ تابانِ محمد ﷺ
ہر پھول میں خوشبوئے گلستانِ محمد ﷺ

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہوکوئی ہمشانِ محمد ﷺ

آسکتا ہے کب ہم جیسے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یارانِ محمد ﷺ

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربانِ محمد ﷺ

اعداء کی شقاوت کہ ہوئے آپ ﷺ کے منکر
او رسنگ وشجر تابع فرمانِ محمد ﷺ

محبوب خدا حاکم مخلوق الٰہی
مخلوق خدا تابع فرمانِ محمد ﷺ

تفسیر نے لولاک لما کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمد ﷺ

عشاق سمجھتے ہیں اسے گلشنِ جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابانِ محمد ﷺ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۔

کتاب الصلوٰۃ

پہلا باب

فضائل نماز

از قرآن و احادیث

Marfat.com

بیان نماز از قرآن پاک

ایمان اور عقائد صحیحہ کے بعد عبادات میں سے نماز اہم ترین عبادت ہے نماز کا قرآن پاک میں مختلف طریقوں سے تقریباً سات سو بار ذکر آیا ہے

چند آیات بینات پیش کی جاتی ہیں

آیت نمبر :۱ ﴿..... هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞﴾ (پ ۱، ع ۱)

ترجمہ: یہ کتاب ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرتے ہیں۔

آیت نمبر :۲ ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۞﴾ (پ ۱، ع ۵)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

آیت نمبر :۳ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (پ ۲، ع ۱۵)

ترجمہ: سب نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

آیت نمبر :۴ ﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ

رَاجِعُوْنَ ۞﴾ (پ ۱، ع ۵)

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اس کی طرف پھرنا

تفسیر: ۔ یعنی اپنی حاجتوں میں نماز اور صبر سے مدد چاہو۔

سبحان اللہ! کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر، مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل وعزم حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا صبر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)۔ شدت ومصیبت پر نفس کو روکنا۔

(۲)۔ طاعت وعبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا۔

(۳)۔ معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔

.....اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادت بدنیہ ونفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغول نماز ہو جاتے تھے اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے۔

(خزائن العرفان)

آیت نمبر :۵ ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۞﴾

(پ ۱۲، ع ۱۰)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک

Marfat.com

نیکیاں برائیوں کومٹادیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔

تفسیر:۔ دن کے دو کناروں سے صبح وشام مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر وعصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب وعشاء ہیں۔نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یاسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا۔ (خزائن العرفان)

احادیث مبارکہ

نوٹ:۔ تمام احادیث اردو میں پیش کی جاتی ہیں اکثر بہار شریعت کی ترتیب پر ہیں۔

حدیث نمبر: ۱ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر: ۲ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے ۔فرمایا رسول خدا ﷺ نے اللہ ﷻ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ شریف کا حج کر۔اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

حدیث نمبر: ۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول خدا ﷺ نے: پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

حدیث نمبر:٤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پیارے مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتاؤ کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں پانچ بار غسل کرے، کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:٥ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝﴾

(پ۱۲، ع۱۰)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے (یہ سن کر) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ خاص میرے لئے ہی ہے فرمایا میری سب امت کے لئے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:٦ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: وقت کے اندر نماز پڑھنا۔ میں نے پھر عرض کیا، فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کیا پھر کیا؟ فرمایا: راہ خدا میں

Marfat.com

جہاد کرنا۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:۷ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔ (البیہقی)

حدیث نمبر:۸ روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں مار کا نماز پڑھاؤ۔

رواہ ابو داؤد بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

حدیث نمبر:۹ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے پت جھڑ کا موسم تھا دو ٹہنیاں پکڑ لیں پتے گرنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک وسعدیک یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے۔ (رواہ احمد)

حدیث نمبر:۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لئے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ مٹتا ہے دوسرے قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم)

Marfat.com

حدیث نمبر:۱۱ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا جو دو رکعت نفل پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ اس سے قبل گناہ ہوئے اللہ ﷻ معاف فرما دیتا ہے یعنی صغیرہ گناہ۔ (رواہ احمد)

حدیث نمبر:۱۲ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سینکے اور نہ کھنگارے۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر:۱۳ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے بروز قیامت بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اگر یہ بگڑی تو سبھی اعمال بگڑے اور ایک روایت میں ہے جس کی نماز بگڑی وہ خاسر و نامراد ہوا۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر:۱٤ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی اگر پوری نہیں کی (یعنی اس میں کوئی نقصان ہے) تو ملائکہ سے اللہ ﷻ فرمائے گا دیکھو میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کردو پھر زکوۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر دیگر اعمال کا۔

(رواہ احمد و ابو داوٗد والنسائی وابن ماجۃ)

حدیث نمبر:۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے پیارے

Marfat.com

مصطفے ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان جہنم میں جائے گا (العیاذ باللّٰہ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوائے اعضائے سجود کے کہ اللہ ﷻ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (رواہ ابو داوٗد و ابن ماجة)

حدیث نمبر:١٦ طبرانی اوسط میں روایت ہے کہ حضور نبی معظم ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ وہ سر بسجود ہے اور منہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر:١٧ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کوئی صبح و شام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کو پکارتا ہے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ہاں کر دے یعنی واقعی مجھ پر ایسا اللہ ﷻ کا نیک بندہ گزرا ہے جس نے نماز پڑھی اور ذکر کیا تو وہ سوال کرنے والا ٹکڑا اس کے لئے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔

(رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر:١٨ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر:١٩ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لئے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے

Marfat.com

والے کی مثل ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے یعنی درجہ قبولیت کو پہنچتی ہے۔ (رواہ ابو داوٗد)

حدیث نمبر: ۲۰، ۲۱ حضرت ابوایوب انصاری وعقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور پھر نماز پڑھی جیسی نماز پڑھنے کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا معاف ہے۔ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ)

حدیث نمبر: ۲۲ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ ﷻ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ ﷻ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے ایک گناہ معاف فرماتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔

(رواہ احمد)

حدیث نمبر: ۲۳ کنز العمال میں ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے فرمایا جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ ﷻ اور اسکے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔

حدیث نمبر: ۲۴ منیۃ المصلی میں ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر شے کی ایک علامت ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔ سبحان اللہ

حدیث نمبر: ۲۵ منیۃ المصلی میں ہی ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو گرا دیا۔

حدیث نمبر: ۲۶ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ

حضور انور ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر پڑھیں اور خشوع وخضوع کیا اس کے لئے اللہ ﷻ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا کہ اسے بخش دے اور جس نے ایسا نہ کیا اس کے لئے کوئی عہد نہیں چاہے تو بخش دے چاہے عذاب دے۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث نمبر:۲۷ حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ نے فرمایا ہے: اگر وقت پر نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ عہد ہے کہ میں اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔

حدیث نمبر:۲۸ دیلمی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض فرماتا کہ فرشتوں میں سے کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں۔

حدیث نمبر:۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ لیتا ہے اس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے اور جب تک اس جگہ سے اٹھ کھڑا نہ ہو۔ ﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ ،اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ ،اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَيْهِ﴾ یعنی یا اللہ! اس کو بخش دے، یا اللہ! اس پر رحم فرما، یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

(رواہ ابو داؤد)

Marfat.com

حدیث نمبر: ۳۰ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک بندہ جس وقت کھڑا ہو کر نماز شروع کرتا ہے تو گناہوں کو ساتھ لاتا ہے وہ اس کے سر پر یا کندھے پر رکھے جاتے ہیں تو جب رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گر جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہیں رہتا۔

(کشف الغمہ)

حدیث نمبر: ۳۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور سرور کائنات جان کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں رات اور دن کے لئے ملائکہ نماز فجر اور عصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ جاتے ہیں تو اللہ ﷻ ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے ہو حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔

(رواہ احمد)

جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ کتنے خوش نصیب ہیں کہ ان کا دن میں دو دفعہ نماز فجر اور عصر کے وقت اللہ ﷻ کے فرشتے ذکر کرتے ہیں اور ان کے نمازی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

خاص خاص نمازوں کے متعلق احادیث

حدیث نمبر: ۳۲ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز پڑھتا ہے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے دوسری روایت میں ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ ﷻ کا ذمہ توڑے

Marfat.com

گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔(رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر:۳۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (رواہ ابن ماجة)

حدیث نمبر:۳۴ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موقوفاً روایت کی کہ جو نماز صبح کے لئے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور نماز عشاء کو حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حدیث نمبر:۳۵ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسجد میں باجماعت چالیس ۴۰ راتیں نماز عشاء پڑھے کہ رکعت اُولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

(رواہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر:۳۶ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہیں سب نمازوں میں سے نماز فجر و عشا منافقین پر زیادہ گراں ہے اور جو ان دو نمازوں میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسیٹتے ہوئے حاضر ہوتے۔(رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر:۳۷ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف فوراً متوجہ

Marfat.com

ہوتے (رواہ احمد و ابو داوٗد وابن ماجۃ)

فائدہ:۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان قدم قدم پر حضور اقدس ﷺ کی اتباع کرنے والے تھے اس حدیث کی روشنی میں حضور اقدس ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے ہر پریشانی اور مصیبت میں مصروف نماز ہو جاتے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہیں تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ان کو بیٹے کی وفات کی خبر ملی۔ ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾ اونٹ سے نیچے اترے دو رکعت نفل ادا کئے اور فرمایا ہم نے وہ کیا ہے جس کے کرنے کا ہمیں حکم ہے پھر یہ آیت پڑھی۔

﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط وَ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَ اَنَّھُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾ (پ۱، ع۵)

ترجمہ:۔ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضروری بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اس کی طرف پھرنا

انہیں کا دوسرا واقعہ ہے کہ آپ تشریف لے جارہے تھے خبر ملی کہ ان کے بھائی قثم کا انتقال ہو گیا یہ سن کر اونٹ سے نیچے اترے دو رکعت نفل ادا کئے پھر اونٹ پر سوار ہوئے اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط وَ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَ اَنَّھُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾ (پ۱، ع۵)

انہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تیسرا واقعہ ہے کہ ازواج مطہرات میں کسی کے انتقال کی خبر ملی تو سجدہ میں گر گئے کسی نے دریافت کیا یہ کیا بات ہے؟ آپ نے

فرمایا حضور اکرم ﷺ کا ہمیں ارشاد ہے کہ جب کوئی حادثہ پیش ہو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ اس سے بڑھ کر اور کیا حادثہ ہوگا کہ ام المؤمنین کا انتقال ہو گیا ہے۔

(رواہ ابو داؤد)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگیاں ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

حدیث نمبر:۳۸ ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم شفیع معظم ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اس دن کے وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے اور وہ گناہ جو اس نے آنکھوں سے کئے ہوں اور وہ گناہ جو دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ مضمون میں نے حضور اکرم ﷺ سے کئی دفعہ سنا ہے۔ (رواہ احمد)

حدیث نمبر:۳۹ حضرت ابن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ جب ہم خیبر فتح کر چکے تو مجاہدین اپنی غنیمتوں کو نکالنے لگے جن میں متفرق سامان اور قیدی تھے۔ غنیمتوں کے مال میں خرید و فروخت ہونے لگی تو ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بے شک مجھے آج کی تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں مل سکا

Marfat.com

۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر نفع کی چیز نہ بتاؤں؟ عرض کیا :جی ہاں یارسول اللہ! ﷺ ضرور ارشاد فرمائیں۔ پیارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس سے بہتر نفع فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل ہیں۔ (رواہ ابو داؤد)

فائدہ:۔ سبحان اللہ! کتنا عظیم ثواب ہے صرف دو رکعت نفل کا فرائض اور سنتیں دیگر نمازیں عبادتیں اس کے علاوہ۔اس صحابی کو ۳۰۰ اوقیہ چاندی نفع میں ملی ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ۳۰۰۔اوقیہ کے ۱۲۰۰۰ ہزار درہم ہوئے ایک درہم آجکل ہمارے پاکستانی ریٹ کے حساب سے ۲۰ روپے کا ہے تو اس حساب سے ۱۲۰۰۰ درہم یعنی ۳۰۰۔اوقیہ کا ۲۴۰۰۰۰ روپے ہوا اتنی کثیر رقم کے مقابلہ میں سرکار دو جہاں سائر لامکاں ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کیا نفع ہے حقیقی نفع تو فرائض نماز کے بعد دو رکعت نفل میں ہے۔دنیا کا نفع تو عظیم سے عظیم تر ہو جب بھی ختم ہونے والا ہے مگر دین کا نفع باقی ہے ختم نہ ہونے والا۔افسوس ان لوگوں پر جو دنیاوی نفع کے لئے شب و روز مصروف ہیں مگر دین کے نفع کی خبر نہیں۔

حدیث نمبر: ٤٠ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے اے بنی آدم اٹھو جہنم کی اس آگ کو بجھا دو جسے تم نے اپنے اپنے گناہوں کی بدولت اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے چنانچہ (دیندار لوگ) اٹھتے ہیں وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھتے ہیں تو فجر اور ظہر کے درمیان ان سے جو گناہ سرزد ہو چکے ہوتے ہیں بخش دیئے جاتے ہیں۔پھر عصر کی نماز آجاتی ہے، پھر مغرب کی نماز آجاتی ہے، پھر عشاہ کی نماز کا وقت (غرض ایک نماز سے دوسری نماز تک کے وقت میں ان سے جو گناہ ہو جاتے ہیں معاف کر دیئے

Marfat.com

جاتے ہیں اور ہر نماز کا یہی حال ہے پھر عشاء کے بعد لوگ سونے میں مصروف ہو جاتے ہیں اس کے بعد بعض لوگ بھلائیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں (یعنی نماز، وظیفہ، ذکر اور شب بیداری میں)اور بعض لوگ برائیوں کی طرف چل پڑتے ہیں یعنی بدکاری زنا کاری چوری وغیرہ میں)

چالیس احادیث چھوٹی مگر بہت جامع پیش کی جاتی ہیں

چالیس جامع احادیث

(۱):۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ ﷻ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض فرمائی اور بروز قیامت سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا۔

(۲):۔ نماز کے بارے میں اللہ ﷻ سے ڈرو نماز کے بارے میں اللہ ﷻ سے ڈرو نماز کے بارے میں اللہ ﷻ سے ڈرو۔

(۳):۔ آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

(٤):۔ اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کرے اور اوقات مستحبہ کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔

(٥):۔ اللہ ﷻ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی اگر اللہ ﷻ اس سے افضل کسی چیز کو فرض کرتا تو فرشتوں کو اس کے کرنے کا حکم دیتا فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں ہے۔

(٦):۔ نماز دین کا ستون ہے۔

(۷):۔ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

Marfat.com

(۸):۔ نماز مومن کا نور ہے۔

(۹):۔ نماز جہاد سے افضل ہے۔

(۱۰):۔ نمازی آدمی جب نماز میں داخل ہوتا ہے تو اللہ ﷻ اپنی شان کریمی سے اس کی طرف پوری توجہ فرماتا ہے جب وہ نماز سے ہٹ جاتا ہے تو اللہ ﷻ بھی اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

(۱۱):۔ جب آسمان سے کوئی آفت آتی ہے تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

(۱۲):۔ اگر شامت اعمال سے آدمی دوزخ میں جاتا ہے تو آگ اعضائے سجدہ کو نہیں جلاتی۔

(۱۳):۔ اللہ ﷻ نے اعضائے سجدہ کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔

(۱٤):۔ سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ ﷻ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔

(۱۵):۔ اللہ ﷻ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھے کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔

(۱٦):۔ اللہ ﷻ کے ساتھ سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے۔

(۱۷):۔ جنت کی کنجی نماز ہے۔

(۱۸):۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ ﷻ اور نمازی کے درمیان پردے ہٹ جاتے ہیں جب تک کھانسی نہ لے۔

(۱۹):۔ نمازی شہنشاہ جل وعلا کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے جو دروازہ کھٹکھٹاتا

Marfat.com

رہے آخر کھلتا تو ہے ہی۔

(۲۰):۔ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہی ہے جیسا سر کا درجہ بدن میں ہے۔

(۲۱):۔ نماز دل کا نور ہے جو اپنے دل کو نورانی بنانا چاہے (نماز کے ذریعے بنالے)

(۲۲):۔ جو شخص کامل وضو کرے اس کے بعد خشوع وخضوع سے دو چار رکعت نماز فرض یا نفل ادا کرے اللہ ﷻ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی چاہے اللہ ﷻ اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۳):۔ نماز کے ذریعہ سے زمین کے جس حصہ پر اللہ ﷻ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے حصہ پر فخر کرتا ہے۔

(۲٤):۔ جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ ﷻ سے کوئی دعا مانگتا ہے اللہ ﷻ تو اس کی دعا قبول فرماتا ہے دعا کی قبولیت کا ظہور جلدی ہو یا کسی مصلحت کی وجہ سے دیر سے ہو۔

(۲۵):۔ جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ ﷻ اور اسکے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو دوزخ کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔

(۲٦):۔ جو شخص ایک فرض نماز ادا کرے اللہ ﷻ کے یہاں اس کی ایک دعا مقبول ہو جاتی ہے

(۲۷):۔ جو شخص پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے اس کے لئے وضو اور رکوع سجود کو اچھی طرح ادا کرتا ہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے

(۲۸):۔ مسلمان جب تک پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے شیطان اس سے دور بھاگتا ہے اور جب نمازوں میں کوتاہی کرنے لگتا ہے تو شیطان کی اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور اسے بہکانے کا طمع کرنے لگتا ہے۔

Marfat.com

(۲۹):۔ سب سے افضل عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔

(۳۰):۔ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔

(۳۱):۔ اللہ ﷻ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل اول وقت پر نماز پڑھنا ہے۔

(۳۲):۔ صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ابلیس کا جھنڈا ہوتا ہے۔

(۳۳):۔ نماز ظہر سے قبل چار رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا تہجد کی چار رکعتوں کا۔

(۳٤):۔ نماز ظہر سے قبل چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر ہیں۔

(۳۵):۔ نماز کے لئے جب آدمی کھڑا ہو جاتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے

(۳٦):۔ افضل ترین آدھی رات کی نماز ہے مگر اس کے پڑھنے والے بہت کم ہیں۔

(۳۷):۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔عرض کرنے لگے: اے محمد ﷺ! خواہ آپ کتنا ہی زندہ رہیں آخر ایک دن فوت ہونا ہے آپ جس سے چاہیں محبت کریں آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے آپ جس قسم کا بھی عمل کریں اس کا بدلہ ضرور ملے گا اس میں کوئی تردد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے استغناء ہے

(۳۸):۔ اخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل و اعلی ہیں اگر مجھے مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں امت پر فرض کر دیتا۔

(۳۹):۔ فرمایا تہجد ضرور پڑھا کرو تہجد صالحین کا طریقہ ہے۔اللہ ﷻ کے قرب کا سبب ہے تہجد گناہوں سے روکتا ہے اور خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے اس سے بدن میں تندرستی بھی ہوتی ہے سبحان اللہ!

(٤٠):۔ اللہ ﷻ جل جلالہ واعظم شانہ کا ارشاد ہے: اے اولاد آدم! تو دن کے شروع میں چار رکعتوں سے عاجز نہ بن میں تمام دن تیرے کاموں کی کفالت کروں گا۔

نوٹ:۔ یہ چالیس احادیث آج بعد نماز مغرب شروع کیں اور آج ہی ۷۔ اگست ۱۹۹۵ء کو رات گیارہ بجے ختم ہوئیں۔ الحمد للہ!

حکایت

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نماز کے ذریعہ سے اللہ ﷻ سے حاجتیں طلب کی جاتی ہیں اور پہلے لوگوں کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو وہ نماز کی طرف ہی متوجہ ہوتے تھے چنانچہ کہتے ہیں کوفہ میں ایک قلی رہتا تھا جس پر لوگوں کا بہت اعتماد تھا امین ہونے کی وجہ سے تاجروں کا سامان وغیرہ بھی لے جاتا تھا ایک مرتبہ وہ سفر میں جارہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص اس کو ملا۔ اس نے پوچھا کہاں جارہے ہو؟ قلی نے بتایا: فلاں شہر۔ وہ بولا مجھے بھی جانا ہے اگر پاؤں سے چل سکتا تو ضرور پیدل چلتا ایک دینار کرایہ لے کر مجھے خچر پر سوار کر لے تو مہربانی ہوگی۔ قلی نے انسانی خدمت کے جذبہ کے تحت اس کی یہ درخواست منظور کر لی دونوں کا سفر جاری ہے راستہ میں ایک دوراہا ملا سوار نے پوچھا کدھر کو چلنا ہے؟ قلی نے شارع عام کا راستہ بتایا۔ سوار نے کہا یہ دوسرا راستہ قریب کا ہے جانور کے لئے بھی سہولت ہے اس راستہ پر چارہ بھی بہت ہے قلی نے کہا میں نے یہ راستہ نہیں دیکھا سوار نے کہا میں اس راستہ پر بارہا چلا ہوں۔ قلی نے کہا اچھی بات ہے دونوں اس راستہ پر چل پڑے کچھ دور جا کر وہ راستہ ایک وحشتناک جنگل پر ختم ہو گیا

Marfat.com

جہاں بہت سے مردے پڑے ہوئے تھے۔ سوار سواری سے نیچے اترا کمر سے خنجر نکالا اور قلی کے قتل کا ارادہ کیا قلی نے کہا مجھے قتل نہ کر یہ جو کچھ سامان ہے یہ سارا سامان مع خچر تو لے لے مجھے معاف کر۔ جب قلی اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو اس نے ظالم سے کہا اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھ لینے دے اس نے قلی کی درخواست منظور کی اور ہنس کر کہا جلدی پڑھ لے ان مردوں نے بھی یہی درخواست کی تھی اس قلی نے نماز شروع کی سورہ فاتحہ شریف پڑھ کر دوسری سورہ بھی یاد نہ رہی ادھر وہ ظالم کھڑا تقاضا کر رہا تھا کہ نماز جلدی ختم کر بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت کریمہ جاری ہوگئی ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ یعنی یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور دور کرے برائی کو۔

قلی یہ آیت پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا کہ ایک سوار نمودار ہوا جس کے سر پر خود تھا (یعنی لوہے کی ٹوپی) اس نے نیزہ مار کر اس ظالم کو ہلاک کر دیا جس جگہ وہ ظالم گرا آگ کے شعلے اس جگہ نکلنے لگے۔ یہ نمازی (قلی) بے اختیار سجدہ میں گر اللہ ﷻ کا شکر ادا کیا نماز کے بعد اس سوار کی طرف دوڑا اس نے پوچھا اے مشکل گھڑی میں پہنچنے والے مصیبت میں کام آنے والے اور جان بچانے والے آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ﴾ کا غلام ہوں۔ اب تم مامون ہو جہاں جی چاہے رہو یہ کہہ کر وہ سوار چلا گیا۔ (نزهة المجالس)

نماز پڑھنے کے فوائد

(۱):۔ نمازی کو اللہ ﷻ (جل جلالہ) سے محبت ہو جائے گی۔

(۲):۔ نمازی کا بدن بیماریوں سے محفوظ و پاک ہو جائے گا۔

(۳):۔ نمازی فرشتوں کے حصار میں محفوظ رہے گا جو اس کی حفاظت پر معمور ہوں گے۔

(٤):۔ نمازی کے اہل خانہ پر برکت ہوگی۔

(٥):۔ نمازی کے چہرے پر پاک لوگوں کے آثار ہوں گے۔

(٦):۔ نمازی کو اللہ ﷻ عذاب قبر سے بچائے گا۔

(۷):۔ نمازی پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

(۸):۔ نمازی کو اللہ ﷻ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

(۹):۔ نمازی پر بروز قیامت حساب و کتاب کی سختی نہ ہوگی۔

(۱۰):۔ نمازی کی بروز قیامت حضور سرور عالم ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔

(۱۱):۔ نمازی کو اللہ ﷻ (جل وعلا) مالدار لوگوں کے سامنے خلعت اطاعت عطا فرمائے گا

(۱۲):۔ نمازی کو اللہ ﷻ (جل وعلا) ان لوگوں کے سامنے جگہ دے گا جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (پ ۱۱)

ترجمہ: خبردار! اللہ جل جلالہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم۔

(۱۳):۔ نمازی کو سب سے بڑھ کر انعام یہ کہ آخرت میں اللہ ﷻ کا دیدار نصیب ہوگا

Marfat.com

نماز میں خشوع وخضوع

نماز پڑھنے کے فضائل اور نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی گئیں اس پرفتن دور میں اکثریت تو بے نمازوں کی ہے اور اگر کوئی خوش نصیبی سے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی پھر دو قسمیں ہیں کچھ وہ جو خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ ﷻ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی رضا کے طالب ہوتے ہیں اور کچھ وہ جو ریا کاری، دکھلاوا اور کاہلی سستی سے نماز پڑھتے ہیں اور اس نماز کا کوئی فائدہ نہیں ایسی نماز کا نہ اجر ہے نہ ثواب بلکہ ایسی نماز ناقص ہونے کی وجہ سے منہ پر ماردی جاتی ہے لہذا مناسب ہے بلکہ ضروری ہے کہ جب آدمی وقت خرچ کرے، کاروبار چھوڑے اور مشقت اٹھائے تو نمازی کو کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ نماز میں زیادہ سے زیادہ اخلاص ہو۔ اخلاص کی وجہ سے نماز زیادہ سے زیادہ وزنی اور قیمتی ہو اس میں کاہلی و ریاکاری کو دخل نہ ہو یہ اصول کی بات ہے کہ جس نیکی میں زیادہ اخلاص ہوگا اللہ ﷻ کے نزدیک اس کا اسی قدر قبولیت کا درجہ ہوگا۔

نبی پاک صاحب لولاک جان کائنات روح کائنات سرور کائنات فخر موجودات میری آنکھوں کے تارے میرے دل کے سہارے مدینہ کے تاجدار امت کے غمخوار حضور محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ﴾ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے کہ عمل میں جتنا زیادہ خلوص ہوگا اللہ ﷻ کے ہاں اس کا درجہ اتنا ہی زیادہ ہوگا وہ بناوٹ سجاوٹ کو نہیں دیکھتا وہ خلوص کو دیکھتا ہے۔

(۱):۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جب مجھے یمن

Marfat.com

کو بھیجا تو میں نے آخری نصیحت کی درخواست کی تو حضور پیارے مصطفے ﷺ نے فرمایا کہ ہر کام میں اخلاص کا اہتمام کرنا اخلاص والا تھوڑا عمل بھی بہت زیادہ ہے۔

(۲):۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ضعیف لوگوں کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔ نیز ان کی دعاؤں اور نمازوں کے اخلاص کی بدولت امت کی مدد فرماتا ہے

(۳):۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا اخلاص والوں کے لئے خوشحالی ہو کہ وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان کی وجہ سے سخت سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

اخلاص والوں کی تعریف میں قرآنی آیات

آیت : ۱ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(پ ۱۸، ع ۱)

ترجمہ: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور جو بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیوی یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خٰشِعُوْن کی تفسیر

یعنی ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہے اور ان کے اعضا ساکن ہوتے

Marfat.com

ہیں۔بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نماز میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہو۔

اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے۔

اور گوشہ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے۔

اور کوئی عبث کام نہ کرے۔

اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکے ہوں۔

اور انگلیاں نہ چٹخائے۔

اور ہر قسم کی بے مقصد حرکات سے باز رہے۔

اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے

(خزائن العرفان)

آیت :۲ ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَااسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (پ۱۸،ع۱۱)

ترجمہ: ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا۔اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں صبح وشام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور

خرید وفروخت اللہ ﷻ کی یاد اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے۔ وہ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تا کہ اللہ ﷻ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ انعام دے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

نماز قائم کرنے سے کیا مراد؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رکوع سجود (دیگر ارکان) کو اچھی طرح ادا کیا جائے ہمہ تن متوجہ ہو کر خشوع وخضوع سے نماز پڑھے۔

جیسے حدیث شریف میں ہے ﴿اَلاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ﴾ یعنی احسان یہ ہے کہ اللہ ﷻ کی عبادت کر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے تو اگر اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے یہ ہے خشوع کی انتہا۔

دکھلاوا اور سستی سے نماز پڑھنے کی برائی

آیت:۱ ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ط لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط.....﴾

(پ۵، رکوع آخری)

ترجمہ: بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ ﷻ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور اللہ ﷻ انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو مارے جی سے

Marfat.com

(یعنی کاہلی سے) لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ ﷻ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے اور نہ اُدھر کے۔

آیت: ۲ ﴿وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ﴾ (پ ۱۰، ع ۱۳)

ترجمہ: اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر مرے جی سے (یعنی سستی سے) خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے۔

دکھلاوا اور سستی سے نماز پڑھنے والوں کی برائی از احادیث

حدیث نمبر: ۱ حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے فرمایا اللہ ﷻ کے پیارے رسول مقبول ﷺ نے برا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم! (کیا نماز کا بھی چور ہوتا ہے) نماز کی چوری کس طرح کرتا ہے۔ فرمایا: وہ نماز کے رکوع سجود کو تمام نہیں کرتا۔

(رواہ احمد والدارمی والطبرانی)

حدیث نمبر: ۲ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اس کے لئے (اس کے اخلاص کے مطابق) ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لئے آٹھواں بعض کے لئے ساتواں بعض کے لئے چھٹا بعض کے لئے پانچواں بعض کے لئے چوتھا بعض کے

Marfat.com

لئے تہائی آدھ حصہ لکھا جاتا ہے یعنی جتنا اخلاص کم اسی قدر ثواب کم۔

(ابو داؤد)

حدیث نمبر:۳ حضرت ابومسعود انصاری ﷺ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز صحیح نہیں ہوتی جب تک رکوع اور سجدہ میں پشت سیدھی نہ کرے۔

(مشکوۃ)

حدیث نمبر:٤ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص نمازوں کے ان کے اوقات پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے خشوع وخضوع سے بھی پڑھے، پورے وقار سے کھڑا بھی ہو، پھر رکوع سجدہ بھی پورے اطمینان سے کرے، وہ نماز نہایت روشن اور چمکدار ہوتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ ﷻ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔

اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے اس طرح کہ وضو بھی کامل نہ کرے، رکوع و سجود بھی پورے طور پر ادا نہ کرے اور وقت کو بھی ٹال دے وہ نماز بری صورت سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اللہ ﷻ تجھے بھی برباد کرے جیسا کہ تو نے مجھے ضائع کیا اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے

تشریح:۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو بہت خشوع وخضوع اور پورے اطمینان سے نماز ادا کرتے ہیں۔ ان کی نماز ان کے حق میں دعائے خیر کرتی ہے۔ اور کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو نماز اسقدر تیزی سے پڑھتے ہیں جیسا کوئی ان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

حدیث نمبر:۵ حضرت شفیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حذیفہ رضی

اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع وسجود پورے نہیں کرتا تھا جب وہ اپنی نماز پڑھ چکا تو آپ نے اس کو بلایا اور اس کو کہا: تیری نماز درست نہیں۔ (رواہ البخاری)

حدیث نمبر:٦ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں قیامت کے آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی نکلی تو وہ شخص کامیاب ہوگیا اور اگر نماز میں کمی پائی گئی تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ دیکھو میرے اس بندے کے پاس کچھ نوافل ہیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے پھر دیگر اعمال سے روزہ زکوۃ وغیرہ کا بھی ایسا ہی ہوگا۔

(رواہ الترمذی)

تشریح:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نوافل کا بھی بڑا مقام ہے نمازی کے پاس نوافل کا بھی سٹاک موجود ہونا چاہیے اگر فرض نمازوں میں کمی ہوئی تو نفلی نمازوں سے کمی پوری کی جائے گی اگر فرض روزوں میں کمی ہوئی تو نفلی روزوں سے کمی پوری کی جائے گی اگر فرضی صدقات زکوۃ وقربانی وغیرہ میں کمی ہوئی تو نفلی صدقات کو ملا کر کمی پوری کی جائے گی۔ کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں''۔ چھوڑو جی! فرض جب پڑھ لئے تو نوافل کو کیا کرنا ہے فرض بھی پورے ہو جائیں تو غنیمت ہے۔'' ان لوگوں کو نوافل کی اہمیت کا پتہ ہی نہیں۔

حدیث نمبر:۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اور اس نے دو رکعت نماز ادا کی حضور انور ﷺ بیٹھے دیکھ رہے تھے فراغت کے بعد وہ شخص بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب

Marfat.com

دیکرارشادفرمایا: جاؤ جا کرنماز کا اعادہ کروتمہاری نماز نہیں ہوئی۔اس نے حکم پر عمل کرتے ہوئے دورکعت نماز ادا کی مگراسی طرح ادا کی جس طرح پہلے ادا کی تھی۔پھر حاضر ہوااور سلام عرض کیاتو سلام کا جواب دینے کے بعدارشادفرمایا:تمہاری نماز اب بھی نہیں ہوئی جاؤ پھر سے جا کرنماز پڑھو۔وہ تیسری بار گیااس نے بارگاہ اقدس میں حاضری دی تو ارشادفرمایانماز تو تیری اب بھی صحیح نہیں ہوئی عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے نماز پڑھنی سکھایئے تو حضور معلم کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے ارشادفرمایا۔

جب تو نماز کا اعادہ کرے تو پہلے کامل وضوکر پھر قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر جو میسر آئے قرآن پڑھ۔پھر رکوع کر یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کر ۔پھر سراٹھایہاں تک کہ برابر سیدھا کھڑا ہو جا پھر نہایت اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے سراٹھا کر اطمینان سے بیٹھ۔پھر دوسرا سجدہ نہایت اطمینان سے کر پھر سجدہ سے سراٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا (درمیان قعدہ یا آخری قعدہ کے لئے) ایک دوسری روایت میں ہے پھر سجدہ سے سراٹھایہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر ساری نماز اسی طریقہ سے ادا کر۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:۸ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اورارشادفرمایا کہ اس وقت علم دنیا سے اٹھ جانے کا وقت ہے۔حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! علم ہم سے کیسے اٹھ جائے گا ہم قرآن پاک پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں (اور آنے والی نسلیں بھی اسی طرح قرآن پڑھیں پڑھائیں گی) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو تجھے بہت سمجھدار خیال کرتا تھا (مگر تم تو وہ نہ نکلے) یہ یہود ونصاری بھی تو

Marfat.com

توراۃ انجیل پڑھتے پڑھاتے ہیں پھر کیا کارآمد ہوا۔

حضرت ابودرداء ﷺ کے شاگرد کہتے ہیں کہ میں نے دوسرے صحابی حضرت عبادہ ﷺ سے جاکر یہ قصہ سنایا انہوں نے فرمایا کہ ابودرداء سچ کہتے ہیں اور میں بتاؤں کہ سب سے پہلے دنیا سے کیا چیز اٹھائی جائے گی سب سے پہلے نماز کا خشوع اٹھایا جائے گا۔ (در منثور)

حدیث نمبر:۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا مبارک ارشاد گرامی ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کا انتظار کرتا رہے جبکہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آجاوے تو کھڑا ہو اور چار چونچیں مارے اس میں تھوڑا سا اللہ ﷻ کا ذکر کرے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر:۱۰ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ ام رومان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دفعہ نماز پڑھ رہی تھے نماز میں ادھر ادھر جھکنے لگی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو مجھے اس قدر زور سے ڈانٹا کہ میں ڈر کے مارے نماز چھوڑنے کے قریب ہوگئی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون سے رکھے۔ یہود کی طرح ہلے نہیں بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر:۱۱ ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ ﷻ اس نماز کی طرف توجہ نہیں فرماتا جس نماز میں رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کیا جائے۔

Marfat.com

حدیث نمبر:۱۲ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی ساٹھ سال تک نماز پڑھتا ہے مگر ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی کہ کبھی رکوع اچھی طرح کرتا ہے تو سجدہ پورا نہیں کرتا سجدہ کرتا ہے تو رکوع اچھا نہیں ہوتا۔ (در منثور)

حدیث نمبر:۱۳ حضور رحمت دوعالم ﷺ سے کسی نے اللہ ﷻ کے ارشاد گرامی ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ﴾ (بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے) کے متعلق دریافت کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی نماز ایسی نہ ہو اور اس کو برے کاموں اور بے حیائی سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ (در منثور)

حدیث نمبر:۱۴ مشکوۃ باب امر رکوع فصل اول میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: رکوع سجدے پورے کیا کرو قسم بخدا میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہو۔ (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح:۔ظاہر یہ ہے کہ اس میں خطاب تا قیامت سارے مسلمانوں سے ہے معنی یہ ہے کہ اے میری امت والو! تم نماز درست پڑھا کرو تم جہاں بھی ہو میں تمہاری نمازیں دیکھتا ہوں بعض روایات میں آیا ہے فرمایا ہے کہ مجھ پر تمہارے رکوع سجود اور دل کے خشوع وخضوع پوشیدہ نہیں پس معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہمارے دلی رازوں سے بھی خبردار ہیں۔ (مرآۃ شرح مشکوۃ)

حدیث نمبر:۱۵ حضرت شفیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا تھا جب اس نے نماز پوری کی تو اسے

Marfat.com

بلایا اور اس سے فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ حضرت شفیق فرماتے ہیں مجھے خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا اس طریقہ کے خلاف مرے گا جس پر اللہ ﷻ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ (رواہ البخاری)

تشریح:۔ یعنی اگر تو ناقص نماز پڑھنے کا عادی رہا تو تو سنت انبیاء کا مخالف ہو کر مرے گا یا اگر تو اس عیب کو اچھا جانتا رہا تو تیرا خاتمہ کفر پر ہوگا۔ فطرت دین اسلام کو بھی کہتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی عادت کریمہ کو بھی اور سنت انبیاء کو بھی۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو ترک سنت ہدا کا عادی اس کا خاتمہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور جو کوئی سنت کو حقیر جانے وہ کافر ہے۔ (مرآۃ)

حدیث نمبر:۱۶ حضرت نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شرابی، زانی اور چور کے متعلق کیا کہتے ہو اور یہ سوال ان کی سزائیں اترنے سے پہلے تھا لوگ بولے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں فرمایا یہ گناہ کبیرہ ہیں اور ان میں سخت عذاب ہے اور بدترین چوری اس کی ہے جو اپنی نماز چرائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کیسے چرائے گا؟ فرمایا کہ اگر وہ رکوع اور سجدہ پورا نہ کرے۔

(مشکوۃ باب الرکوع)

تشریح:۔ نماز کے ہر رکن کو پورا کرنا چاہیے اور کسی بھی رکن کو ناقص کرنے والا نماز کا بدترین چور ہے عام چور کو کتنی حقارت سے دیکھا جاتا ہے اور جو نماز کا چور ہو وہ کتنا حقیر ہو گا لہذا بدترین چوری نماز کی چوری ہے یعنی نماز کو اس کے ارکان پورے ادا کئے بغیر اور خشوع وخضوع کے بغیر پڑھنا۔

Marfat.com

حدیث نمبر:۱۷ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل کا خشوع اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔اور نگاہ کو نیچی رکھنا۔ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز میں داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا ہے (جو عام طور پر ہماری عادت ہے) دیکھ کر ارشاد فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو بدن کے سارے اعضاء میں سکون ہوتا۔

حدیث نمبر:۱۸ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ فرمایا یہ شیطان کا نماز میں اچک لینا ہے۔

حدیث نمبر:۱۹ ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جو لوگ نماز میں اوپر دیکھتے ہیں وہ اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اوپر کی اوپر ہی رہ جائیں گی۔ (در منثور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْن
سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور بہتر عاقبت پرہیزگاروں کے
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
لئے ہے۔اور درود و سلام ہو ہمارے آقا پر جو رحمۃ للعالمین ہیں
وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَصَحْبِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ
اور ان کی آل پاک پر اور ان کے عزت کرنے والے صحابہ پر درود و سلام

Marfat.com

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا ملک خادمان سرائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر خدائے محمد ﷺ برائے محمد ﷺ

محمد ﷺ برائے جناب الٰہی جناب الٰہی برائے محمد ﷺ

دم نزع جاری ہو میری زباں پر محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد ﷺ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے

کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

Marfat.com

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا
الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا ۔

دوسرا باب

ترکِ نماز کی وعیدیں

Marfat.com

ترک نماز کی سزا کا بیان۔ از قرآن حکیم

آیت :۱ ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ (الماعون)

ترجمہ: تو خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں کو بھول بیٹھے۔

تفسیر:۔ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے قصداً نماز قضا پڑھنے والے اس میں جائیں گے تو جو پڑھتے ہی نہیں ان کی سزا کا کیا عالم ہوگا۔

آیت :۲ ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ (پ١٦، ع٧)

ترجمہ: ان کے بعد کچھ نا خلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی عنقریب غَیٌ جہنم میں داخل ہوں گے۔

تفسیر:۔ غَیٌ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ تعالیٰ اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ آگ بدستور بھڑک اٹھتی ہے جیسا کہ ارشاد گرامی ہے ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔ یہ کنواں بے نمازوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

آج اس دنیا کی آگ کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا تو غَیٌ جہنم کی آگ اور اس کی تپش کو کون برداشت کرے گا۔ مگر افسوس کہ لوگ بہت نڈر ہو گئے نفس پرستی کا عالم ہے دنیا کمانے اور حاصل کرنے کی بھاگ دوڑ ہے، شہوات کی تابعداری ہے، چوبیس گھنٹے

Marfat.com

غفلت کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے، شرم نبی خوف خدا دلوں سے جاتا رہا۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب بھر تک سونا تجھے

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خدایا اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے اس امت کے دل میں اپنی اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری کا جذبہ پیدا فرمادے اور شیطان و نفس کے مکر و فریب سے محفوظ فرما۔ آمین بحرمة نبی الکریم علیه التحیة والتسلیم

نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں

(چند احادیث طیبات پیش کی جاتی ہیں)

(۱)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز عشاء سے پہلے سوئے اللہ ﷻ اس کی آنکھ نہ سلائے۔

(۲)۔ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں جس کی ایک نماز فوت ہوگئی گویا اس کے اہل و عیال جاتے رہے۔ (صحیحین)

(۳)۔ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے قصداً نماز چھوڑ دی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

(مسند احمد)

(٤)۔ امام احمد ام ایمن رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کرتا ہے اللہ ﷻ و رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

(۵)۔ شیخین نے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ (بہار شریعت)

(٦)۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔

(رواہ البیھقی)

(۷)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لئے نماز نہیں۔ (بہار شریعت)

(۸)۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے نماز کا ذکر فرمایا جس نے نماز کی محافظت کی اس کے لئے بروز قیامت نور ہوگا برہان اور نجات ہوگی اور جس نے نماز کی محافظت نہ کی اس کے لئے بروز قیامت نہ نور ہوگا نہ برہان اور نجات اور اس کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان)

''قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام تراشی کرنے والا تارک الزکوۃ جو اپنے مال و اسباب اور خزانہ سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ظالم جابر اور سرکش کافر بادشاہ جس نے بنی اسرائیل پر ظلم کی انتہا کر دی دریا میں ڈبو دیا گیا۔ ہامان اسی ظالم بادشاہ کا وزیر اعظم تھا اور ابی بن خلف مشرکین مکہ کا سردار۔ حضور جان کائنات ﷺ کا جانی دشمن۔ ان ظالموں کو بنسبت دوسرے کافروں کے بڑا سخت عذاب ہوگا''

نمازی مومن کا حشر ان شاء اللہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور نماز اس کے لئے نور، برہان اور نجات کا سبب ہوگی۔ بے نمازی کے لئے نہ برہان ہوگی اور نہ نجات بلکہ اس کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔ کون ہے جو فرعون، ہامان، قارون اور ابی ابن خلف کے ساتھ عذاب کو برداشت کر سکے یا ان ظالم سرکش کافروں کے ساتھ اپنا حشر پسند کرے یہ سب کچھ جاننے سمجھنے کے باوجود لوگ پرواہ نہیں کرتے۔

اللہ ﷻ اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے غلاموں میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے

(۹)۔ حضرت امام مالک نافع ؒ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم ؓ نے اپنے صوبائی گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے میرے نزدیک اہم کام نماز ہے جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ کیا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اَولیٰ ضائع کرے گا۔ (رواہ البخاری و مسلم)

(۱۰)۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے سات نصیحتیں کی ہیں جن میں سے چار یہ ہیں فرمایا (۱) اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں، تمہیں جلا دیا جائے یا تمہیں سولی چڑھا دیا جائے (۲) جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو تو جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل گیا۔ (۳) اللہ ﷻ کی نافرمانی نہ کرو بیشک اس میں اللہ ﷻ کی ناراضگی ہے۔ (۴) شراب نہ پیو کہ وہ ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ (رواہ الطبرانی)

Marfat.com

(۱۱)۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا کیا کرو اے اللہ ﷻ ہم میں سے کسی کو شقی محروم نہ کر۔ پھر فرمایا جانتے ہو شقی محروم کون ہے؟ عرض کی: اللہ ورسولہ اعلم۔ ارشاد فرمایا: شقی محروم نماز کو ترک کرنے والا ہے اسکا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ (قرۃ العین)

تشریح:۔ یعنی رسول اللہ ﷺ اور منافقین کے درمیان معاہدہ نماز کا تھا کہ وہ جب تک نماز پڑھتے نماز کی وجہ سے وہ ایمان میں رہتے کہ انہیں قتل نہیں کیا جاتا اور اسلامی احکام ان پر جاری کئے جاتے اور جو منافق نماز چھوڑ گیا اس کا کفر ظاہر ہو گیا اور لائق قتل ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ جب نماز کی وجہ سے دنیاوی سزا سے انسان بچ جاتا ہے تو اخروی سزا سے نماز انسان کو کیوں نہ بچائے گی۔

خیال رہے کہ بعض ائمہ ترک نماز کو کفر بھی کہتے ہیں یعنی جس نے نماز ترک کر دی کافر ہو گیا۔ بعض کے نزدیک بے نمازی لائق قتل ہے اگر چہ کافر نہیں ہوتا۔ ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے نمازی کو مارا جائے اور قید کر دیا جائے جب تک وہ نمازی نہ بن جائے ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریب کفر کے ہے کہ اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔

(۱۲)۔ حدیث شریف میں ہے کہ دس آدمیوں کو خاص قسم کا عذاب ہو گا ان دس میں سے ایک جو نماز کو قصدا چھوڑ دینے والا ہے کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور منہ و پشت پر فرشتے ضربیں لگا رہے ہوں گے۔ جنت کہے گی تیرا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ تو میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے۔ دوزخ بخوشی کہے گی آجا میرے پاس آجا تو

Marfat.com

میرے لئے میں تیرے لئے۔

یہ بھی منقول ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ہے لم لم اس میں سانپ ہیں جو اونٹ کی گردن کے مطابق موٹے ہیں اور ان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے اس میں نماز نہ پڑھنے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور حدیث شریف میں جو بچھوؤں کا ذکر کیا گیا ہے ہر بچھو خچر کے برابر بڑا ہوگا۔ جہنم کی جس وادی میں ان بچھوؤں کو چھوڑا گیا ہے اس کا نام بیت الحزن ہے یہ بچھو بھی نماز نہ پڑھنے والوں کو ڈسیں گے۔

الامان الامان الامان

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ سے مسلمانوں کو معاف فرمائے۔

(۱۳)۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز کا ہے تو جس نے نماز ترک کر دی اس نے کفر کیا۔ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجه)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریب کفر ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترک نماز سے مراد نماز کا انکار ہے یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔

(مرآۃ جلد اول)

(۱٤)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بندہ مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے۔ (رواہ مسلم)

یعنی بندہ مومن اور کافر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو اس تک کفر نہیں پہنچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا اس تک پہنچنا آسان ہو گیا ممکن ہے کہ آئندہ یہ شخص کفر کر بیٹھے۔

(مرآۃ جلد اول)

Marfat.com

(۱۵)۔ حضرت عبداللہ بن شفیق سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ کے صحابہ اعمال میں سے کسی عمل کے چھوڑ دینے کو کفر نہ سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔

(رواہ الترمذی)

"یعنی کیونکہ اس زمانہ میں نماز پڑھنا مومن کی علامت تھی اور نماز نہ پڑھنا کافر کی پہچان جیسے آج سر پر چوٹی نیچے دھوتی ہندو کی پہچان ہے اس لئے وہ حضرات جسے نماز نہ پڑھتا دیکھتے سمجھتے کافر ہوگا۔ (مرآۃ شرح مشکوۃ)

بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ مثلاً امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم، عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، معاذ بن جبل۔ ابو ہریرہ، ابو درداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک، امام نخعی رحمہم اللہ نیز بہت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم اور دیگر ائمہ دین رحمہم اللہ نیز بہت صحابہ اس کی تکفیر نہیں کرتے (ترک نماز گناہ عظیم سمجھتے ہیں اور توبہ ضروری جانتے ہیں)

(بہار شریعت)

(۱۶)۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے محبوب ﷺ نے وصیت فرمائی کہ اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے اور جان بوجھ کر فریضہ نماز ترک نہ کرنا۔ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی خدا اس سے بری الذمہ ہو گیا اور شراب نہ پینا کہ ہر برائی کی جڑ ہے۔

تشریح:۔ فرمایا اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے اس لئے قتل ہو جانا اور جل جانا قبول کر لینا مگر شرک نہ کرنا کیونکہ قتل ہو جانا اور

جل جانا دنیاوی سزا ہے جو کہ عارضی ہے مگر شرک کر کے اخروی سزا کا مستحق ہوگا جو کہ ابدی سزا ہے اور فریضۂ نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا ورنہ اللہ ﷻ کے ذمہ سے بری ہو جائے گا۔ ذمہ سے مراد ہے اللہ ﷻ کی امان یعنی نمازی اللہ ﷻ کی امان میں رہتا ہے صدہا مصیبتوں سے محفوظ جبکہ بے نمازی اس دولت عظیم سے محروم رہتا ہے۔

(۱۷)۔ حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ اللہ ﷻ کے پیارے رسول مقبول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس نے نماز عصر ترک کر دی تو بے شک اس کے عمل ضبط ہو گئے۔

(رواہ البخاری)

تشریح:۔☆۔شاید کہ عمل سے مراد وہ دنیاوی کام ہیں جن کی وجہ سے اس نے نماز ترک کر دی۔ضبط سے مراد برکت کا ختم ہونا ہے یعنی جن کاموں کی وجہ سے اس نے نماز عصر ضائع کر دی ان میں برکت نہیں رہتی۔

☆۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز عصر چھوڑنے کا عادی ہو جائے اس کے لئے اندیشہ ہے کہ وہ کافر ہو کر مرے جس سے اس کے عمل ضبط ہو جائیں گے۔

الامان الامان والحفیظ

(۱۸)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار اور مال ہلاک ہو گیا۔

(متفق علیہ)

تشریح:۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا مسلمانوں سمجھنے کا مقام ہے دیکھئے حضور اقدس ﷺ نے اپنے زبان حق ترجمان سے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی

Marfat.com

اس کا گھر بار اور مال ضائع ہو گیا یا لٹ گیا اور اس کو ایسا نقصان پہنچتا ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو اس کی مثال ہے جس کی کبھی کبھی نماز عصر فوت ہوئی تو جو بدنصیب پڑھتے ہی نہیں ان بدنصیبوں کے نقصان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ یہ کل ۱۷ (سترہ) احادیث طیبہ پیش کی گئیں جن میں نماز کے فضائل، نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں اور نماز میں خشوع وخضوع کا بیان موجود ہے۔ امت کو اللہ ﷻ استفادہ کی توفیق بخشے۔

(امین بحرمة نبی الکریم علیه التحیة والتسلیم)

آج مورخہ ۱۳، اگست ۱۹۹۵ دن کے ۱۱-۳۰ بجے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً
عَلٰى حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حمد باری تعالیٰ

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تیری شان جل جلالہ
تو ملا قریب رگ گلو تیری شان جل جلالہ

تیری یاد میں کلی کلی ہے چمن چمن میں ھو العلی
تو بسا پھول میں ہو بہو تیری شان جل جلالہ

تیری جستجو میں ہے فاختہ کہ کہاں تو جلوہ دکھائے گا
اسے درد کو کو ہے کو بکو تیری شان جل جلالہ

گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو تیری شان جل جلالہ

ترا رنگ لعل و گوہر میں ہے تیرا نور شمس و قمر میں ہے
تیری شان عَمَّ نَوَالُہٗ تیری شان جل جلالہ

تیرے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو ہے رحیم تو تیری شان جل جلالہ

تیرا ڈالی ڈالی میں وصف ہے تیری پتے پتے میں حمد ہے
تیرا غنچے غنچے میں رنگ ہے تیری شان جل جلالہ

تیرا جلوہ دونوں جہاں میں ہے تیرا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تیری شان جل جلالہ

ہے دعائے اکبر ناتواں نہ تھمے قلم نہ رکے زباں
میں لکھوں پڑھوں یہی باوضو تیری شان جل جلالہ

Marfat.com

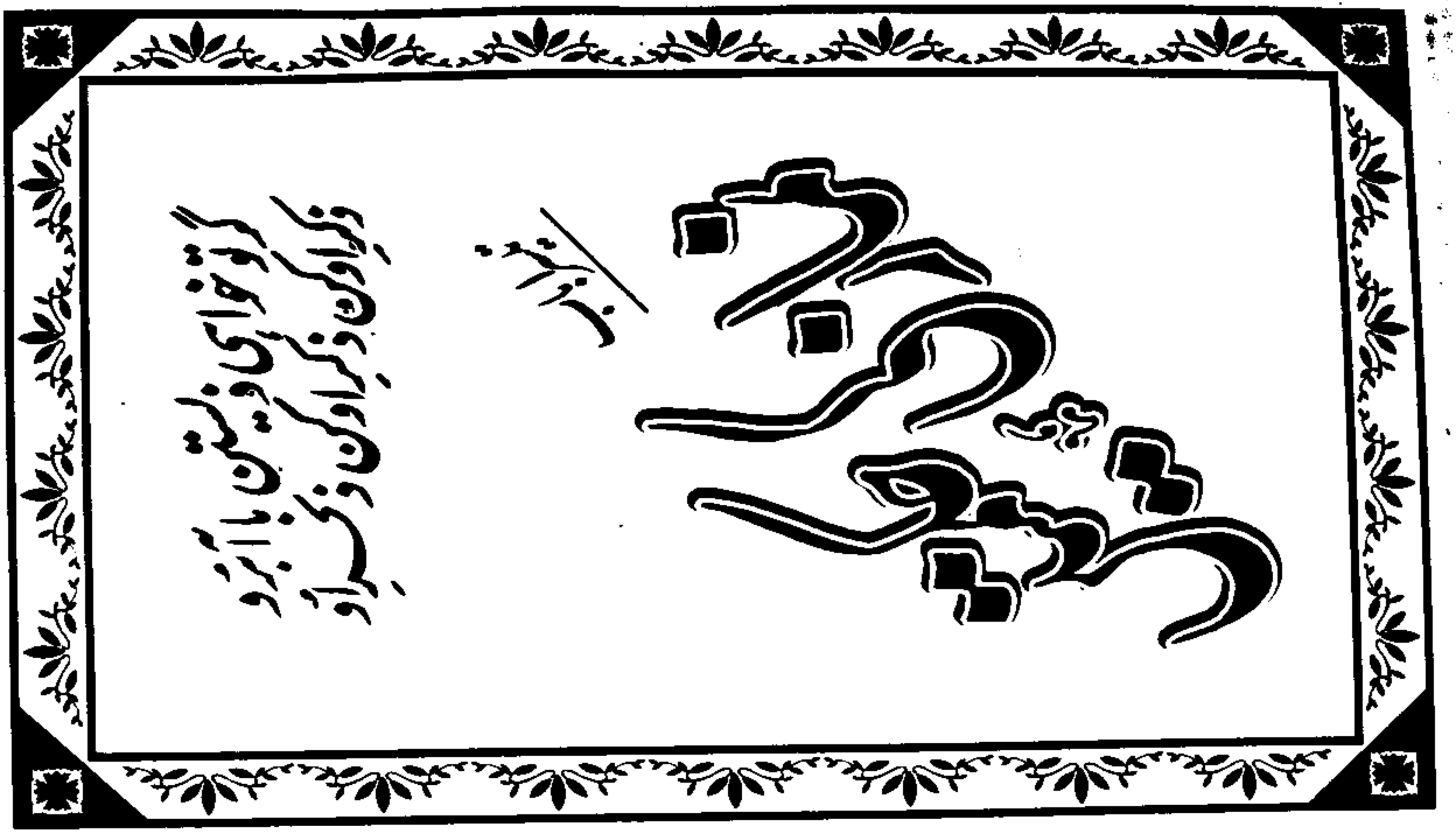

Marfat.com

نماز کی حکمتیں

نماز کے ارکان کی حکمتیں:۔

نماز میں چار چیزیں پڑھی جاتی ہیں، قرآن، تسبیحیں، درود شریف اور دعائیں ۔نماز میں چار کام کئے جاتے ہیں: قیام، رکوع، سجود اور قعود۔ان چاروں کاموں میں دو حکمتیں ہیں۔

(۱)۔یہ کہ انسان میں چار وصف ہیں: وہ جماد بھی ہے، نامی بھی، حیوان بھی ہے اور انسان بھی۔ جماد کی عبادت بیٹھنا، حیوان کی عبادت حالت رکوع میں رہنا، نباتات کی عبادت سجدہ اور انسان کی عبادت قیام۔لہذا نماز میں ان چاروں عبادات کو جمع کر دیا گیا ہے۔

(۲)۔یہ کہ انسان میں آگ، پانی، ہوا، مٹی ہیں۔آگ کی خاصیت تکبر و غرور ہے اسی لئے وہ اوپر کو بھاگتی ہے پانی کا کام پھیلنا، خاک کی تاثیر جمود اور بے حسی ہے، ہوا کی تاثیر شہوت اسی لئے مقوی باہ دوائیاں باد انگیز ہوتی ہیں۔گویا انسان ان چار مفردوں کا معجون مرکب ہے ان مفردات کا اثر معجون میں ہوتا ہے لہذا انسان میں یہ چاروں عیوب تھے۔ان کے دفعیہ کے لئے یہ چار ارکان نماز میں قائم کئے گئے ہیں اور ان ارکان کو اللہ ﷻ کے مختلف ذکروں سے پرکھا گیا ہے تا کہ ان عیوب سے پاکی حاصل ہو۔

Marfat.com

نماز کی مختلف رکعتوں کی حکمتیں

حکیم حاذق طبیب صادق مریض کی بیماری پہچانتے ہوئے اس کے لئے نسخہ تجویز کرتا ہے اس کے نسخہ میں دواؤں کے اوزان مختلف ہوتے ہیں نمازیں بھی مختلف ادویات ہیں اور ان کے مختلف اوزان یعنی مختلف رکعتیں ہیں ۔ان کی مختلف رکعتیں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نمازیں مختلف نبیوں کی یادگاریں ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر رات کو تشریف لائے رات دیکھی ۔تقاضائے بشریت گھبرا گئے صبح نمودار ہوئی تو دو رکعت شکرانہ ادا کی یہ فجر ہوئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرزند کے عوض دنبہ پایا فرزند کی جان بچنے اور قربانی قبول ہونے پر چار رکعت شکرانہ ادا کی یہ ظہر ہوئی۔

حضرت عزیر علیہ السلام نے سو برس بعد زندہ ہو کر چار رکعت شکرانہ ادا کیں یہ عصر ہوئی

حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ قبول ہونے کے شکرانہ میں غروب آفتاب پر چار رکعت کی نیت کی مگر تکمیل نہ کر سکے تین پڑھ کر سلام پھیر دیا تو یہ مغرب ہوئی۔

ہمارے دل کے سہارے آنکھوں کے تارے جان سے بھی پیارے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عشاء ادا کی۔ (طحاوی شریف)

تو طبیب صادق (اللہ ﷻ) نے مختلف انبیاء کی یادگاریں (نمازیں) یعنی مختلف نسخہ جات مختلف اوزان کے چن کر دل کے روگوں کو مٹانے والا بہترین نسخہ پنجگانہ نماز کی شکل میں امت مصطفیٰ کو عنایت فرما دیا کہ جس سے اندرونی بیرونی قلبی اور جسمانی

Marfat.com

بیماریوں سے شفا مل سکے۔

نماز کے اوقات میں حکمتیں

۲۴ گھنٹوں میں انسان کے پانچ حال ہیں۔ مسلمان کی ہر حالت رب تعالیٰ کے ذکر سے شروع ہونی چاہیئے جس کی ابتدا اچھی ہو امید ہے کہ انتہا بھی اچھی ہوگی۔ صبح کے وقت دن کی ابتدا ہے گویا نئی زندگی ملی ہے نماز فجر پڑھ لے تا کہ دن بابرکت گزرے۔

ظہر کے وقت کھانے اور آرام سے فراغت پائی اور دن کے دوسرے حصے کی ابتدا ہوئی لہذا نماز ظہر پڑھ لے۔

پھر عصر کے وقت ملازمین اپنی ڈیوٹیوں سے فارغ ہوئے گھر میں آکر سیر و تفریح کو چلے اور تجارت کے فروغ کا وقت آیا لہذا چاہیئے کہ نماز عصر پڑھ لے اور یہ کہ قبر میں عصر کا وقت معلوم ہوتا ہے نماز عصر پابندی کے ساتھ ادا کر لے عین ممکن ہے کہ فرشتے قبر میں جب اٹھائیں اور سوالات کا سلسلہ شروع کر دیں تو نمازی کہے ٹھہریے مجھے نماز عصر پڑھ لینے دیجئے تو یہی الفاظ اس کی نجات کا سبب بن جائیں۔

مغرب کے وقت رات کی ابتدا ہے نمازی کو چاہیئے کہ نماز مغرب پڑھ لے تا کہ اس کی رات کی ابتدا اچھی ہو۔

نماز عشاء میں حکمت یہ ہے کہ سوتے وقت جاگنے کی انتہا ہے نیند ایک قسم کی موت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

﴿وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ﴾

اور وہی ہے جو تمہیں موت دیتا ہے رات کو تو نیند بھی ایک طرح کی موت

نمازی کو چاہیئے کہ نماز عشاء پڑھ کر سوئے کہ شاید یہ آخری نیند ہو۔

سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو
کہ شاید جاگے نہ جاگے صبح کو

یہ حکمتیں تھیں نماز کے اوقات میں

نماز کے قیام وقعود میں حکمتیں

نماز آدمی کی زندگی سنبھال دیتی ہے کہ نمازی کو اپنا بدن اور کپڑا وغیرہ ہر وقت پاک رکھنا پڑتا ہے اور صبح وشام دن رات ہر وقت نماز کی فکر رہتی ہے لہذا ہر وقت عبادت میں ہے فکر عبادت بھی عبادت ہے لہذا نمازی چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے اور کاروبار میں مصروف رہ کر بھی خیال نماز فکر نماز کی وجہ سے عبادت میں ہے اور یہ کہ نماز ساری مخلوق کی عبادت کا مجموعہ ہے کہ درخت قیام میں ہیں، جانور مویشی وغیرہ رکوع میں، کیڑے مکوڑے سجود میں، مینڈک وغیرہ قعدہ میں ہیں اور فرشتوں سے کوئی فرشتہ قیام میں، کوئی رکوع میں، کوئی سجدہ میں کوئی قعدہ میں تو نماز سارے فرشتوں اور ساری مخلوق کی عبادت کا مجموعہ ہے کہ اس میں رکوع سجود، قیام، قعدہ سب کچھ ہے۔ اللہ ﷻ اپنے پیارے حبیب ﷺ کا صدقہ ملت اسلامیہ کو ایسی جامع نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

امام کے لئے نماز ظہر اور عصر میں قرأت بالخفی اور باقی نمازوں میں قرأت بالجہر کی حکمت

ابتدائے اسلام میں پانچوں نمازوں میں قراءت بالجہر تھی۔ کفار ظہر اور عصر کی نماز وں میں مسجد کے قریب آتے آکر آوازیں کستے، بکواس بکتے، تالیاں بجاتے، شور مچاتے ،اسلام اور قرآن کے خلاف باتیں کرتے ۔اللہ ﷻ اور اس کے پیارے نبی ﷺ کی توہین کرتے ۔مغرب میں کھانے میں مصروف ہوجاتے عشاء میں سوجاتے اور صبح دیر سے اٹھتے اس لئے نہ آتے۔

افسوس کہ یہی حالات ہمارے نادان مسلمانوں کے ہیں۔مغرب میں کھانے پینے میں مصروف عشاء کو جلدی سوجاتے ہیں یا ڈرامیں اور فلمیں دیکھنے میں مصروف اور صبح کو لیٹ اٹھنا تو عادت ہے ہی۔

بہر حال کفار ان دونمازوں ظہر اور عصر کی تلاوت میں چونکہ مداخلت کرتے تھے اس لئے آہستہ قراءت کا حکم ہوا اور باقی نمازوں میں قراءت بالجہر کا حکم برقرار رہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن
سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور بہتر عاقبت پرہیزگاروں کیلئے
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ
ہے۔اور درود و سلام ہو ہمارے آقا پر جو رحمۃ للعالمین ہیں
وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ
اور ان کی آل پاک پر اور ان کے عزت والے صحابہ پر درود و سلام ہو

Marfat.com

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں

چوتھا باب

تقلید کا بیان

Marfat.com

تقلید کا بیان

ہم حنفی المذہب ہیں یہ کتاب جو عبادات پر لکھی گئی ہے۔اس میں فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل لکھے گئے ہیں ہر مسلمان مکلف غیر مجتہد پر مجتہد کی تقلید واجب ہے فی زمانہ جہاں اور مذہبی فتنے ہیں وہاں ایک غیر مقلدین وہابیت کا بھی فتنہ زوروں پر ہے اس کتاب میں چوتھا باب تقلید کے ثبوت میں ہے اس کے لئے مفسرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ کی کتاب "**جاء الحق**" سے تقلید کا باب مجھے بہت پسند آیا۔مفتی صاحب قبلہ کی تحقیق سے بڑھ کر اور کس کی تحقیق ہوگی لہذا "**جاء الحق**" سے کچھ قدرے فرق کے ساتھ سوال و جواب کی شکل میں تقلید شخصی کا ثبوت پیش کرتا ہوں علمائے اہل سنت کی خدمات اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے۔

سوال:۔ تقلید کے معنی اور اس کی اقسام کیا ہیں؟

جواب:۔ تقلید کے دو معنی ہیں۔ایک لغوی اور دوسرا شرعی لغوی معنی یہ ہیں۔قلادہ در گردن بستن۔یعنی گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے اوپر لازم جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت ہے۔کیونکہ یہ شرعی محقق ہے۔

حاشیہ حسامی باب متابعت رسول اللہ ﷺ میں صفحہ ۸۶ پر شرح مختصر المنار سے نقل کیا اور نور الانوار بحث تقلید میں ہے۔

"تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا اس میں جو اس کو کہتے ہوئے یا کرتے ہوئے سن لے یہ سمجھ کر کہ ﴿ اِنَّهٗ مُحَقِّقٌ بِلَا نَظَرٍ فِی الدَّلِیْلِ ﴾ کہ وہ

Marfat.com

محقق ہے بغیر دلیل میں نظر کیے ہوئے۔

امام غزالی کتاب المستصفی جلد دوم صفحہ ۳۸۷ میں فرماتے ہیں:

﴿اَلتَّقْلِیْدُ هُوَ قَبُوْلُ قَوْلٍ بِلَا حُجَّةٍ﴾ یعنی تقلید یہ ہے قبول کرنا قول کا بلا حجت کے مسلم الثبوت میں ہے۔ ﴿اَلتَّقْلِیْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ حُجَّةٍ﴾ یعنی تقلید یہ ہے عمل کرنا غیر کے قول پر بغیر حجت کے۔

تقلید کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کی اطاعت کرنے کو تقلید نہیں کہتے کیونکہ ان کا ہر قول ہر عمل دلیل شرعی ہے۔ تقلید میں ہوتا ہے دلیل شرعی نہ دیکھنا لہذا ہم حضور انور ﷺ کے امتی ہیں مقلد نہیں اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اقدس ﷺ کے اور ائمہ دین بھی حضور اقدس ﷺ کے امتی ہیں نہ کہ مقلد۔

عام مسلمان علمائے دین کی جو اطاعت کرتے ہیں اس کو تقلید نہیں کہا جاتا اس لئے کہ کوئی بھی ان علماء کی بات کو اپنے لئے حجت نہیں بناتا بلکہ ان کی کتب بینی پر اعتماد کرتے ہوئے مانتا ہے کہ صحیح کہہ رہے ہوں گے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا فتوی کتب فقہ کے خلاف ہے تو نہ مانے گا بخلاف حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے قول کے کہ وہ قرآن واحادیث یا اجماع امت کو دیکھ کر مسئلہ فرمادیں تب بھی قبول ہے اپنے قیاس سے فرمادیں تب بھی قبول ہے۔

تقلید پھر دو قسم پر ہے تقلید شرعی، تقلید غیر شرعی۔

تقلید شرعی، شریعت کے احکام میں کسی کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے نماز، روزہ، زکوۃ حج کے مسائل میں ائمہ دین کی اطاعت کی جاتی ہے۔

Marfat.com

تقلید غیر شرعی، یہ کہ دنیاوی باتوں میں کسی کی پیروی کی جائے جیسے طبیب لوگ علم طب میں بوعلی سینا کی، شاعر لوگ داغ یا مرزا غالب کی پیروی کرتے ہیں یہ تقلید دنیاوی ہے۔

صوفیائے کرام جو وظائف و اعمال میں اپنے مشائخ کے قول و فعل کی پیروی کرتے ہیں وہ تقلید دینی تو ہے مگر تقلید شرعی فی الطریقت ہے۔

تقلید غیر شرعی اگر شریعت کے خلاف ہے تو حرام ہے اگر خلاف شریعت نہ ہو تو جائز ہے اسی پہلی تقلید خلاف شریعت اور خلاف اسلام کے بارے میں قرآن حکیم جگہ جگہ ممانعت فرماتا ہے جیسے کہ ارشاد گرامی ہے:

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآئَنَا اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ﴾ (سورہ مائدہ: ۱۰۴)

ترجمہ: اور جب انہیں کہا جائے آؤ اس کی طرف جو اتارا اللہ ﷻ اور رسول کی طرف کہتے ہیں کافی ہے وہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ جانیں اور نہ ہدایت پر ہوں۔

اس جیسی دیگر آیات میں اس تقلید کی برائی فرمائی گئی ہے جو شریعت کے مقابلہ میں باپ دادا کے حرام کاموں میں کی جائے ان کے غلط رسم و رواج کو اپنایا جائے تقلید شرعی کا ان جیسی آیات سے کوئی تعلق نہیں ایسی آیات سے تقلید ائمہ دین کو شرک یا حرام کہنا محض بے دینی ہے۔

Marfat.com

کن مسائل میں تقلید کی جاتی ہے اور کن میں نہیں؟

سوال:۔ شرعی مسائل کتنی قسم پر ہیں کن میں تقلید ہے اور کن میں نہیں؟

جواب:۔ شرعی مسائل تین قسم پر ہیں۔

(۱)۔عقائد

(۲)۔وہ احکام جو صراحۃً قرآن واحادیث سے ثابت ہوں اجتہاد کو ان میں دخل نہ ہو

(۳)۔وہ احکام جو قرآن واحادیث سے استنباط واجتہاد کر کے نکالیں جائیں

(۱):۔ عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں۔ مقدمہ شامی بحث تقلید المفضول مع الافضل۔

(۲):۔ صریحا حکام میں بھی کسی کی تقلید جائز نہیں جیسے پانچ نمازیں، تیس روزے، نماز کی رکعتیں یا روزے کی حالت میں کھانا پینا حرام ہونا یہ وہ مسائل ہیں جن کا ثبوت نص سے صراحۃً ہے ان میں تقلید نہیں۔

(۳):۔ جو مسائل قرآن واحادیث سے یا اجماع امت سے اجتہاد واستنباط کر کے نکالیں ان میں غیر مجتہد پر تقلید کرنا واجب ہے۔

کس پر تقلید واجب ہے اور کس پر نہیں

سوال:۔ مجتہد کون ہے اور غیر مجتہد کون ہے اور تقلید کس پر واجب ہے اور مجتہد کے کتنے طبقے ہیں؟

جواب:۔ مکلف مسلمان دو طرح کے ہیں ایک مجتہد اور دوسرا غیر مجتہد۔ مجتہد وہ ہے جس میں علمی صلاحیت قابلیت اس قدر موجود ہو کہ قرآنی اسرار ورموز سمجھ سکے اور کلام

Marfat.com

کے مقصد کو پہچان سکے، اس سے مسائل نکال سکے، ناسخ منسوخ کا پورا علم رکھتا ہو، علم صرف، نحو، بلاغت وغیرہ میں اس کی پوری مہارت ہو، احکام کی تمام آیات اور احادیث پر اس کی نظر ہو اس کے علاوہ ذکی اور خوش فہم ہو۔ (تفسیرات احمدیہ)

جو اس درجہ پر نہ پہنچا ہو وہ غیر مجتہد یا مقلد ہے غیر مجتہد پر تقلید ضروری ہے اور مجتہد کے لئے تقلید منع ہے مجتہد کے چھ طبقے ہیں۔

(۱)۔ مجتہد فی الشرع (۲)۔ مجتہد فی المذہب
(۳)۔ مجتہد فی المسائل (٤)۔ اصحاب التخریج
(٥)۔ اصحاب الترجیح (٦)۔ اصحاب التمیز

(مقدمہ شامی بحث طبقات الفقہاء)

(۱):۔ مجتہد فی الشرع وہ حضرات ہیں جنہوں نے اجتہاد کے قواعد بنائے جیسے چاروں امام ابوحنیفہ، شافعی، مالک اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۲):۔ مجتہد فی المذہب وہ حضرات ہیں جو ان اصول میں تقلید کرتے ہیں اور ان اصولوں سے مسائل شرعیہ فرعیہ خود استنباط کرتے ہیں جیسے امام ابو یوسف اور محمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ یہ قواعد میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد ہیں۔

(۳):۔ مجتہد فی المسائل وہ حضرات ہیں جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہیں مگر وہ مسائل جن کے متعلق ائمہ کی تصریح نہیں ملتی ان کو قرآن و احادیث وغیرہ کے دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی، قاضی خان اور شمس الائمہ سرخسی۔

(٤):۔ اصحاب التخریج وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو نہیں کر سکتے ہاں ائمہ میں سے کسی کے

Marfat.com

مجمل قول کی تفصیل بیان فرما سکتے ہیں جیسے امام کرخی۔

(۵):۔ اصحاب ترجیح وہ حضرات ہیں جو امام صاحب کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں یعنی اگر کسی مسئلہ میں حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دو قول آ گئے تو ان میں سے کسی ایک قول کو ترجیح دیں اس طرح جہاں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہو تو اس میں سے کسی ایک کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ ھٰذَا اَوْلٰی و ھٰذَا اَصَحُّ جیسے صاحب قدوری اور صاحب ہدایہ۔

(٦):۔ اصحاب تمیز وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ میں اور اسی طرح قول ضعیف اور قوی اور اقوی میں فرق کر سکتے ہیں کہ اقوال مردودہ اور روایات ضعیفہ ترک کر دیں اور صحیح روایات اور معتبر قول کو اختیار کریں جیسے کنز اور صاحب درمختار۔

جن میں ان چھ وصفوں میں سے کچھ بھی نہ ہوں وہ مقلد محض ہیں جیسے ہم اور ہمارے زمانے کے علماء کہ ان کا کام صرف یہ ہی ہے کہ کتاب سے مسائل دیکھ کر لوگوں کو بتا دیں مجتہد کو تقلید کرنا حرام ہے تو ان چھ طبقوں میں سے جو جس درجہ کے مجتہد ہوں گے وہ اس درجہ میں کسی کے مقلد نہیں ہوں گے جیسے امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہ یہ حضرات اصول وقواعد میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد ہیں ان کے مقلد نہیں۔

تقلید واجب ہونے کے دلائل

سوال:۔ کیا تقلید کا واجب ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے؟

جواب:۔ ہاں یقیناً ہے چند آیات کریمہ پیش خدمت ہیں۔

Marfat.com

(۱):۔ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

معلوم ہوا صراط مستقیم وہی ہے جس پر اللہ ﷻ کے نیک بندے چلے ہوں اور تمام مفسرین، محدثین، فقہاء، اولیاء اللہ، غوث، قطب، ابدال، صالحین اور بزرگان دین اللہ ﷻ کے نیک بندے ہیں وہ سب مقلد گزرے لہذا تقلید ہی سیدھا راستہ ہوا۔ کوئی محدث، مفسر، غوث، قطب اور ولی غیر مقلد نہ گزرا۔ غیر مقلد وہ ہے جو مجتہد نہ ہو اور تقلید نہ کرے جو مجتہد ہو تقلید کرے وہ غیر مقلد نہیں۔ بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تقلید ضروری ہے۔

(۲):﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (سورہ نساء:۵۹)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ ﷻ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں حکومت والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں تین ذاتوں کی اطاعت کا ذکر کیا گیا اور حکم دیا گیا ہے۔

(۱):۔ اللہ ﷻ کی یعنی قرآن کی۔

(۲):۔ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی حدیث کی۔

(۳):۔ صاحب امر کی (فقہ واستنباط کے علماء کی) مگر کلمہ اطیعوا دو جگہ لایا گیا ایک اللہ تعالیٰ کے لئے اور ایک رسول ﷺ اور صاحب امر کے لئے کیونکہ اللہ ﷻ کے فرمانے میں اس کی اطاعت کی جائے نہ اس کے فعل اور سکوت میں بخلاف نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور امام مجتہد کے کہ ان کے اقوال وافعال اور سکوت تینوں چیزوں میں پیروی کی جائے گی۔ اس فرق کی وجہ سے دو جگہ اطیعوا لایا گیا۔

Marfat.com

(۳):۔﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

(سورہ نحل:٤٣)

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں۔

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص جس مسئلہ کو نہ جانتا ہو وہ اہل علم سے دریافت کرے۔ وہ اجتہادی مسائل جن کے نکالنے کی ہم میں طاقت نہ ہو مجتہدین سے دریافت کئے جائیں گے۔

(٤):۔﴿وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾

(سورہ نساء:۸۳)

اور اگر لوٹاتے اس کو رسول اور اپنے میں سے صاحب امر لوگوں کی طرف تو ضرور ان میں سے اس کی حقیقت کو جان لیتے وہ جو استنباط کرتے ہیں۔

اس فرمان عالیشان سے صاف معلوم ہوا کہ احادیث واخبار اور قرآنی آیات کو پہلے استنباط کرنے والے علماء کے سامنے پیش کریں پھر جس طرح وہ فرمادیں اس پر عمل کیا جائے۔

(۵):۔﴿وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ﴾

(سورہ لقمان:۱۵)

اور اس راہ پر چل جو میری طرف رجوع لایا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ کی طرف رجوع کرنے والوں کی اتباع (تقلید) ضروری ہے۔

Marfat.com

اقوال مفسرین ومحدثین

(۱):۔ دارمی باب الاقتداء بالعلماء میں ہے:

''خبر دی ہم کو یعلی نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا عبدالملک نے انہوں نے عطا سے روایت کی کہ اطاعت کرو اللہ ﷻ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے میں سے صاحب امر کی فرمایا عطا نے کہ اولی الامر سے مراد علم اور فقہ والے حضرات ہیں۔''

(۲):۔ تفسیر صاوی سورہ کہف ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ﴾ کی تفسیر میں ہے۔

''چاروں مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اگر چہ وہ صحابہ کے قول اور صحیح حدیث اور ان کے موافق ہی ہو جو ان چار مذہبوں سے خارج ہے وہ ضال مضل ہے۔

(۳):۔ حدیث: مسلم شریف جلد اول باب الایمان ﴿اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ﴾ میں ہے۔

''تمیم داری سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دین خیر خواہی ہے ہم نے عرض کی کس کی؟ فرمایا اللہ ﷻ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی مسلمانوں کے امام کی اور عامہ مومنین کی۔''

''یہ حدیث ان اماموں کو بھی شامل ہے جو علمائے دین ہیں اور علماء کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی روائیت کی ہوئی روایت کو قبول کرنا اور ان کے احکام میں تقلید کرنا اور ان کے ساتھ نیک گمان کرنا۔

Marfat.com

تقلید شخصی کا بیان

(۱):۔ مشکوۃ شریف کتاب البیوع میں باب الفرائض میں بروایت بخاری ہے:

''کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے حضرت ابن مسعود ﷺ کے بارے میں فرمایا۔ ﴿لَاتَسْئَلُوْا فِیْ مَادَامَ هٰذَاالْحِبْرُ فِیْکُمْ﴾ جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہیں مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھا کرو۔

معلوم ہوا کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی اطاعت نہ کی جائے اور ہر مقلد کی نظر میں اپنا امام افضل ہوتا ہے۔

(۲):۔ مشکوۃ کتاب الامارۃ میں ہے۔

﴿مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَیْعَةٌ مَاتَ مَیْتَةً جَاهِلِیَّةً﴾

جو مر جائے اس حالت میں کہ اس کے گلے میں کسی کی بیعت نہ ہو وہ جہالت کی موت مرا

اس میں بیعت یعنی تقلید اور بیعت اولیاء سب ہی داخل ہیں ورنہ بتاؤ فی زمانہ غیر مقلد وہابی کس سلطان کی بیعت میں ہیں۔

(۳):۔ قرآن حکیم میں ارشاد گرامی ہوتا ہے: (پ ۵ ع ۱۴)

''اور جو رسول کی مخالفت کرے اور بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستہ چلے ہم اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیں گے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی''

اس سے معلوم ہوا کہ جو راستہ عام مسلمانوں کا ہو اس کو اختیار کرنا فرض ہے اور

Marfat.com

تقلید پر عام مسلمانوں کا اجماع ہے لہذا تقلید کرنا مقلد ہونا اس فرمان عالی شان پر عمل ہے۔

اس سے پہلے عام مسلمان تقلید شخصی کے قائل رہے اور اس کو اچھا جانتے رہے اور مقلد ہی ہوئے آج بھی عرب وعجم میں مسلمان تقلید شخصی کرتے ہیں اور جو غیر مقلد ہوا وہ

﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ﴾

کے مطابق جمیع مسلمین کے راستہ کو چھوڑ کر اور اجماع کا منکر ہو کر جہنم کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ تبع تابعین کے زمانہ سے لے کر اب تک ساری امت مرحومہ تقلید شخصی کی عامل رہی اور ہے۔

تقلید پر اعتراضات

(۱):۔ اگر تقلید ضروری تھی تو صحابہ کرام کسی کے مقلد کیوں نہ ہوئے؟

ج:۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کسی کی تقلید کی ضرورت نہ تھی وہ پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی صحبت کی برکت سے تمام مسلمانوں کے پیشوا ہوئے۔ ائمہ دین تو ان کی پیروی کرتے ہیں وہ کس کی پیروی (تقلید) کرتے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

﴿اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم﴾

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان کے نقش قدم پر چلو راہ پا جاؤ گے۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

(۲):۔ قرآن حکیم میں ہر خشک وتر کا بیان موجود ہے اور کوئی چیز باقی نہ چھوڑی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا بیان قرآن پاک میں فرما دیا ہے تو مجتہد کے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی۔

ج۔ بیشک قرآن وحدیث رہبری کے لئے کافی ہے اوران میں سب کچھ ہے مگران سے مسائل نکالنے کے لئے صلاحیت وقابلیت کی ضرورت ہے جیسے سمندر میں موتی تو موجود ہیں مگران کونکالنے کے لئے غوطہ خور کی ضرورت ہے۔ائمہ دین اس سمندر کے غوطہ زن ہیں جواپنی علمی قابلیت صلاحیت سے غوطہ زنی کر کے مسائل نکالتے ہیں قرآن وحدیث روحانی دوائیں ہیں ۔ائمہ دین روحانی طبیب ہیں جوان دواؤں سے ہماری روحانی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔

(۳):۔ تم کہتے ہو چاروں مذہب سچے ہیں اسقدر اختلاف ہونے کے باوجود یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ چاروں حق ہوں حق تو صرف ایک ہی ہوسکتا ہے۔امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں امام کے پیچھے قراءت مکروہ تحریمی ہے امام شافعی فرماتے ہیں واجب ہے دونوں صحیح کیسے ہوئے۔

ج۔ حق کے معنی یہاں صحیح یا واقعہ کے موافق نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں میں سے کسی کی پیروی کرلو خدا کے یہاں پکڑ نہ ہوگی کیونکہ مجتہد کی خطا بھی معاف ہے۔

مشکوۃ کتاب الامارۃ باب العمل فی القضاء میں ہے۔

''جب حاکم فیصلہ کرے تو اس کو دو ثواب ہیں اور جب فیصلہ کرے اجتہاد سے اور خطا کرے تو اس کو ایک ثواب ہے۔ (متفق علیہ)

مجتہدین بھی شریعت کے حاکم ہیں جو قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلہ کرتے ہیں لہذا اگر شافعی رفع یدین کرے تو ٹھیک ہے غیر مقلد رفع یدین کرے تو جرم ہے

Marfat.com

کیونکہ شافعی حاکم شرع مجتہد سے فیصلہ کرا کر رفع یدین کر رہا ہے اگر غلطی کرتا ہے تو بھی معاف ہے اور غیر مقلد کسی مجتہد سے فیصلہ کرائے بغیر رفع یدین کر رہا ہے اگر صحیح بھی ہے تو خطا کار ہے جیسے آج کوئی شخص مجرم کو حاکم سے فیصلہ کرائے بغیر جرم کی سزا دے تو خود جرم دار ہے سزاوار ہے اگر حاکم سے فیصلہ کرا کر سزا دے تو صحیح ہے۔

(٤):۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما دونوں حنفی ہیں مقلد ہیں تو جگہ جگہ امام صاحب کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔

ج۔ یہ دونوں بزرگوار فقہ کے اصول وقواعد میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں اصول وقواعد میں مخالفت نہیں کرتے۔ فرعی مسائل میں مخالفت کرتے ہیں اس لئے کہ وہ خود مجتہد ہیں۔

(٥):۔ پھر تم بہت سے مسائل میں صاحبین (امام ابو یوسف وامام محمد) کے قول پر فتوی دیتے ہو اور امام ابوحنیفہ کے قول کو چھوڑ دیتے ہو پھر تم حنفی کیسے ہوئے؟

ج:۔ بعض درجہ کے فقہاء اصحاب ترجیح بھی ہیں جو چند قولوں میں سے بعض کو ترجیح دیتے ہیں اسی لئے ہم کو ان فقہاء کا ترجیح دیا ہوا قول ملا اس پر عمل کرتے ہیں اور ہمارے مفتیان عظیم اس ترجیح دیئے ہوئے قول پر فتوی دیتے ہیں۔

بعض سر پھرے غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہم میں اجتہاد کرنے کی قوت ہے ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے ایسوں کے لئے جواب عرض ہے کہ جلیل القدر بزرگان دین، جید علمائے دین، مشائخ عظام اور محدثین کرام جیسے حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت امام محمد غزالی، حضرت امام ترمذی، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، حضور غوث الثقلین، حضرت بایزید بسطامی، شاہ بہاؤ الحق نقشبند، حضور داتا گنج بخش علی ہجویری، فرید الدین

Marfat.com

گنج شکر، معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمت اللہ علیہم اجمعین ایسے پایہ کے علماء ومشائخ گزرے ہیں۔اہل اسلام ان پر جس قدر فخر کریں کم ہے مگر ان حضرات میں سے کوئی مجتہد نہ گزرا سب مقلد ہوئے خواہ امام شافعی کے مقلد ہوں یا امام صاحب کے مقلد ہوں۔

موجودہ زمانہ میں ان کی قابلیت کا کون ہے؟ جب ان کا علم مجتہد بننے کے لئے کافی نہ ہوا تو جو بیچارے گرائمر صرف نحو کے قواعد سے بے خبر ہوں، حدیث کی اقسام نہ جانتے ہوں، حدیث کی عبارت ہی نہ پڑھ سکیں بلکہ حدیث کی کتابوں کے نام بھی نہ جانتے ہوں وہ کس منہ سے مجتہد بننے کا دعوی کر سکتے ہیں۔

:-اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں:-

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ایک صاحب نے اجتہاد کا دعوی کیا میں نے ان سے صرف اتنا پوچھا کہ سورۃ تکاثر سے آپ کس قدر مسائل نکال سکتے ہیں اور اس میں حقیقت مجاز، صریح وکنایہ اور ظاہر ونص کتنے ہیں؟ خاموش ہو گئے۔ان بیچاروں نے ان کے نام بھی نہ سنے تھے۔

ختم شد

آج بتاریخ ۲ مارچ ۲۰۰۰ء بعد نماز عشاء ۹ بجکر ۴۰ منٹ

Marfat.com

شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دونوں جہاں تابع فرمان محمد ﷺ — اللہ سے کم سب سے بڑی شان محمد ﷺ

رتبے میں ہے عرش معلیٰ سے اونچی — اللہ غنی کرسی ایوان محمد ﷺ

جب گنگ نے کی تصدیق رسالت — پھر کیوں نہ ہو کونین ثنا خوان محمد ﷺ

کی بھیڑیئے نے دشت میں گلے کی حفاظت — چرواہا بھی ہونے لگا قربان محمد ﷺ

بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا — صدقے ترے اے چشمۂ فیضان محمد ﷺ

سجدہ کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ — حیوان بیابان تھے مسلمان محمد ﷺ

سجدہ کیا اور لوٹ گیا اپنی جگہ پیڑ — اشجار بھی پہچانتے ہیں شان محمد ﷺ

دو ماہ کے لڑکے نے دی حضرت کی گواہی — جس وقت کہ دیکھا رخ تابان محمد ﷺ

چھ کنکروں نے صاف پڑھا کلمہ طیب — بوجہل نہ لایا مگر ایمان محمد ﷺ

رونے لگا استن حنانہ یہ کہہ کر — اٹھتا نہیں دل سے اب صدمہ ہجران محمد ﷺ

پتھر تو بنے موم ہوں مہتاب کے دو ٹکڑے — ہے ارض وسماوات میں فرمان محمد ﷺ

یہ رحم کہ صیاد سے ہرنی کو چھڑایا — بچے نہ گیہوں اس کے ثنا خوان محمد ﷺ

گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے نبی ہو — کیا شان ہے اے صل علی شان محمد ﷺ

غمزدوں کو کھلایا بھی پلایا بھی مگر پاس — جز نام خدا کچھ نہ تھا سامان محمد ﷺ

کھل جائیں ترے عیب یہ ممکن نہیں اکبر — کافی ہے چھپا لینے کو دامان محمد ﷺ

Marfat.com

پانچواں باب

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

فرض، واجب، سُنّت و مُستحب، احادیث

تعریفات

چند ضروری اصطلاحات

فرائض، واجبات، سنت، مستحبات، مکروہات وحرام وغیرہ کی اقسام

فرض دو قسم پر ہے فرض اعتقادی اور فرض عملی

فرض اعتقادی: وہ ہے جو دلیل سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا ائمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اس کی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن وواضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے۔ ایسا جو اس منکر کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر صحیح قصداً ایک بھی چھوڑ دے وہ فاسق، مرتکب گناہ کبیرہ مستحق عذاب نار ہے۔ جیسے نماز رکوع سجود وغیرہ۔

فرض عملی: وہ ہے کہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں بحکم دلائل شرعیہ جزم ہے۔ کہ اس کے ادا کئے بغیر آدمی بری الذمہ نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت میں فرض ہے۔ تو وہ عبادت بے اس کے ادا کئے باطل وکالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار فسق وگمراہی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے۔ دلیل شرعی سے اس کا نکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے ائمہ دین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں مگر دوسرے نہیں کہتے۔ مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے، شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے۔ حنفیہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنت ہے۔ اور شافعیہ حنبلیہ کے نزدیک فرض

Marfat.com

ہے۔اس کے علاوہ اور بہت سی مثالیں ہیں۔اس فرض عملی میں ہر شخص اس کی پیروی کرے جس کا وہ مقلّد ہے۔

واجب دو قسم پر ہے واجب اعتقادی اور واجب عملی

واجب اعتقادی: وہ ہے کہ دلیل ذہنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔

واجب عملی: وہ ہے کہ بے اس کے کئے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہو۔اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے کئے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ اور چند بار کرنا گناہِ کبیرہ۔

سنت دو قسم پر ہے سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ

سنت مؤکدہ: وہ کہ جس کو حضور اقدس ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیانِ جواز کے لئے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا یہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو۔مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرمائی ہو۔اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور ترکِ عادت پر استحقاق عذاب۔

سنت غیر مؤکدہ: وہ کہ جس کو حضور اقدس ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی نہ کیا ہو۔اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا موجبِ عتاب نہیں۔

مستحب: وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو اور ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو۔خواہ خود حضور

انور ﷺ نے اسے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو۔ یا علمائے تحقیق نے اسے پسند فرمایا ہو اگر چہ احادیث میں اس کا ذکر آیا ہو یا نہ، اس کا کرنا ثواب نہ کرنے پر عتاب وعذاب مطلقاً کچھ نہیں۔

مباح: وہ کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرام قطعی: یہ فرض کا مقابل ہے۔ اس کا ایک بار بھی کرنا گناہِ کبیرہ اور بچنا فرض وثواب ہے۔

مکروہ کی تین قسمیں ہیں مکروہ تحریمی

اساءت، مکروہ تنزیہی

مکروہ تحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے۔ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور ادا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگر چہ اس کا کرنا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

اساءت: جس کا کرنا بُرا اور نادراً کرنے والا مستحق عتاب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب۔ یہ سنت مؤکدہ کا مقابل ہے۔

مکروہ تنزیہی: وہ ہے جس کا کرنا شریعت مطہرہ کو پسند نہیں۔ مگر نہ اس حد تک اس پر وعید عذاب فرمائی گئی ہو۔ یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خلاف اَولیٰ: وہ ہے کہ نہ کرنا بہتر ہے۔ اگر وہ کام کر گذرا تو کچھ مضائقہ اور عتاب

نہیں ۔یہ مستحب کا مقابل ہے۔ان کے بیان میں مختلف عبارتیں ملیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

الحمد لله رب العالمين رب السمٰوٰت والارضين رب الملٰئكةالمقربين وله الكبرياء فى السمٰوٰت و هو العزيز الحكيم والصلوة والسلام علٰى رسوله النبى الكريم الامين سيد نا ومولانا محمد شفيع المذنبين انيس الغرباء والمساكين وعلى آله واصحابه واهل بيته اجمعين.

Marfat.com

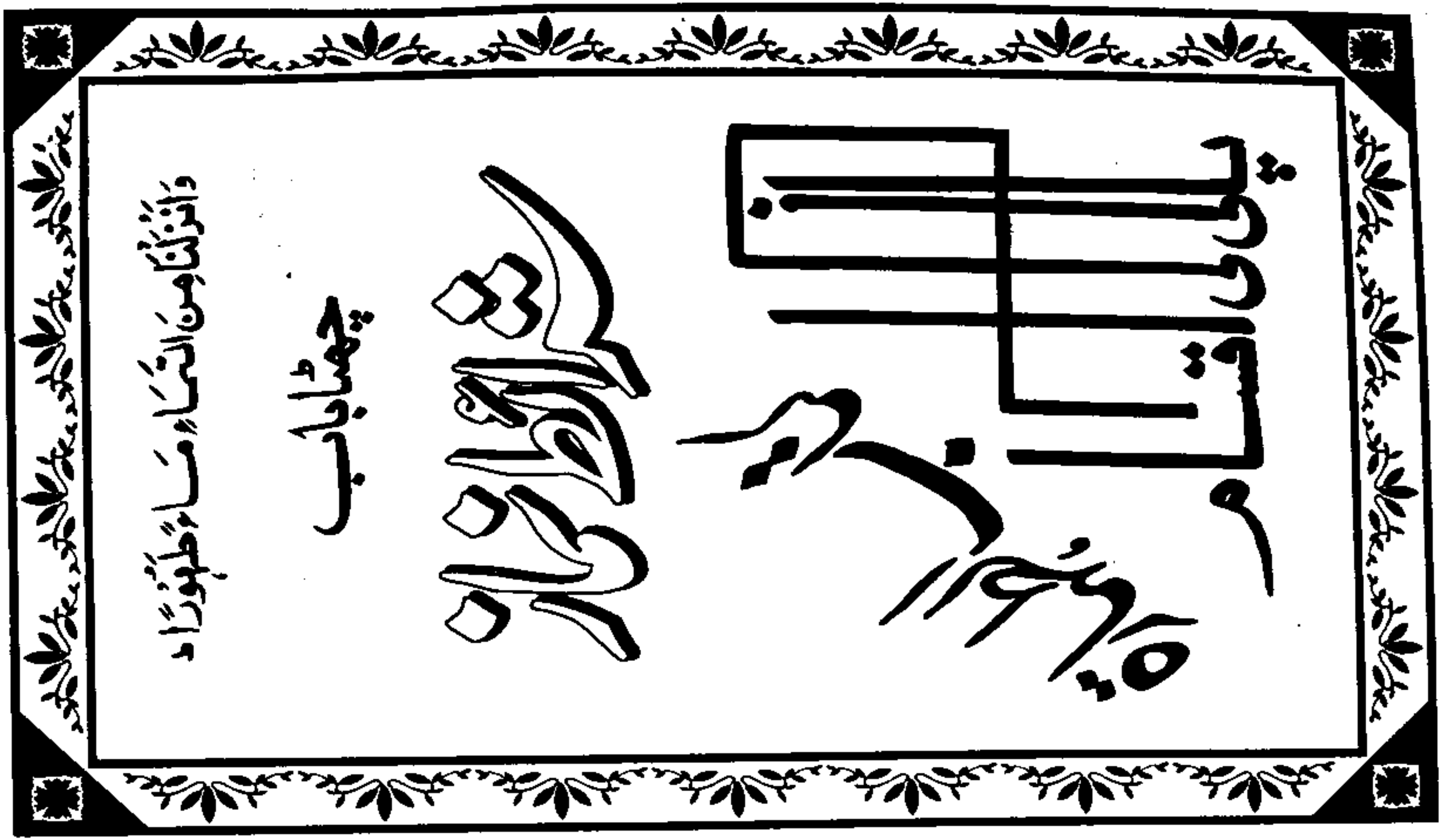

Marfat.com

شرائط نماز کا بیان

شرائط نماز چھ ہیں اور وہ یہ ہیں

(۱):----------طہارت

(۲):---------- ستر عورت

(۳):----------استقبال قبلہ

(٤):----------وقت

(٥):---------- نیت

(٦):---------- تحریمہ

ان مذکورہ شرائط نماز میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو یا کامل نہ ہو تو نماز نہ ہوگی ۔پہلی شرط طہارت ہے ۔طہارت میں وضو، غسل ، استنجا ، تیمم ، کپڑوں کا پاک ہونا اور نجاستوں کا بیان ہے اب ان کے متعلقہ مسائل بالترتیب بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

کتاب الطہارت

طہارت نماز کے لئے ایسی ضروری ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر کہتے ہیں کیونکہ بے وضو اور بے غسل عبادت کرنے والے نے عبادت کی توہین اور بے ادبی کی ہے۔ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات فرماتے ہیں۔ ﴿اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ﴾ نماز جنت کی کنجی ہے اور فرمایا ﴿اَلطَّھَارَۃُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ﴾ اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔

(رواہ احمد)

ایک روز نبی پاک ﷺ نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت فرما رہے تھے دوران تلاوت تشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز پڑھتے ہیں ہمارے ساتھ مگر طہارت اچھی طرح نہیں کرتے انہی کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑھتا ہے

(رواہ النسائی بروایت شبیب بن روح)

فائدہ: ۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ حال ہے تو بالکل ہی بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا حال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو نماز پڑھنے کی توفیق دے اور نماز کے آداب بجالانے کی اور کامل طہارت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اللہ تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے۔

ترمذی شریف میں ہے ﴿اَلطَّھَارَۃُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ﴾ طہارت نصف ایمان ہے۔

Marfat.com

طہارت دو قسم پر ہے

طہارت صغری اور طہارت کبری: طہارت صغری وضو ہے اور طہارت کبری غسل ہے جن چیزوں سے صرف وضو جاتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل جاتا ہے ان کو حدث اکبر کہتے ہیں۔

پانی کا بیان از قرآن واحادیث

چونکہ حدث اصغر اور حدث اکبر پانی سے دور ہوتی ہے اس لئے ہم پانی کا بیان شروع کرتے ہیں پہلے قرآنی آیات بعد اس کے احادیث رسول ﷺ اس کے بعد فقہی مسائل۔

قرآنی آیات بینات

آیت ۱:۔ ﴿وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ﴾

(پ۲۵ زخرف آیت ۱)

ترجمہ: اور وہ جس نے پانی اتارا آسمان سے ایک اندازہ سے۔

آیت ۲:۔ ﴿وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا﴾

(پ۱۹ الفرقان آیت ۴۸)

ترجمہ: اور اتارا ہم نے آسمان سے پاک پانی۔

آیت ۳:۔ ﴿وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ﴾

(پ۹ الانفال آیت ۱۱)

Marfat.com

ترجمہ: اور اتارا ہے آسمان سے پانی تا کہ ستھرا کر دے تمہیں۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ۱ :۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی سے (جو دہ در دہ سے کم ہو) نہ نہائے لوگوں نے عرض کی تو ابو ہریرہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے اور نہائے

(رواہ مسلم)

حدیث ۲ :۔ حضرت حکم بن عمر رضی اللہ عنہ راوی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔

(رواہ ابو داؤد و ترمذی)

حدیث ۳:۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کر سکتے ہیں فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال یعنی مچھلی۔ (رواہ ابو داؤد و ترمذی)

حدیث ٤:۔ سیدنا امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ چاروں حدیثیں بہار شریعت سے نوٹ کی گئیں ہیں۔

Marfat.com

مسائل فقہی از کتب معتبرہ

پانی کی اقسام

وہ پانی جن سے طہارت حاصل کرنی جائز ہے **سات قسم** پر ہیں۔

(۱)۔ آسمان کا پانی یعنی بارش کا پانی (۲)۔ سمندر کا پانی (۳)۔ ندی کا پانی (٤)۔ کنوئیں کا پانی (٥)۔ وہ پانی جو برف سے پگھلے (٦)۔ اولے کا پانی (۷)۔ چشمہ کا پانی

سوال:۔ برف یا اولے کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟

جواب:۔ اس لئے کہ پگھلے ہوئے نمک سے وضو جائز نہیں ہاں کھاری پانی سے وضو جائز ہے جب تک اس کا نمک نہ بنایا جائے۔

پانی کی پھر پانچ قسمیں ہیں

(۱):۔ طاہر، مطہر، غیر مکروہ، یعنی خود پاک ہو، دوسری چیزوں کو پاک کرنے والا ہو اور نہ ہو مکروہ اور وہ ماء مطلق ہے یعنی سونف گلاب وغیرہ کوئی ایسی چیز اس میں نہ ملی ہو جس سے وہ مقید ہو جائے کیونکہ ایسے پانی کو عرق گلاب یا عرق سونف کہیں گے۔

(۲):۔ طاہر، مطہر، مکروہ یعنی خود پاک دوسری چیزوں کو پاک کرنے والا مگر کراہت کے ساتھ یہ وہ پانی ہے جس سے بلی یا بلی جیسے کسی جانور نے پانی پیا ہو اور وہ ہو تھوڑا۔

Marfat.com

سوال:۔ جنگلی بلی کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جنگلی بلی کا جوٹھا ناپاک ہے یہ حکم گھریلو بلی کا ہے۔

(۳):۔ طاہر غیر مطہر یعنی خود پاک ہو اور دوسری چیزوں کو پاک کرنے والا نہ ہو اور یہ وہ پانی جو رفع حدث کے لئے استعمال کیا جائے یا قربت وثواب حاصل کرنے کے لئے جیسے وضو پر وضو کی نیت سے۔ اور پانی بدن سے جدا ہوتے ہی مستعمل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ راجح اور معتمد یہ ہے کہ مکلّف پر جس عضو کا دھونا نجاست حکمیہ مثل حدث و جنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل ہے وہ عضو یا اس کا کوئی حصہ اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ جاری نہ ہو نہ دہ در دہ ہو بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو اور غسل نہیں رہنے دیتا یعنی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کر سکتا اگرچہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں عامہ کتب میں اس کی تصریح ہے اور یہ خود ہمارے ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے سوا چالیس ائمہ وکتب میں نصوص موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بے دھلے بدن کا ایک ذرہ پانی سے لگ جانا سارے پانی کو مستعمل کر دیتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد اول)

مسئلہ:۔ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا اور وہ پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں یونہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دہ در دہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم

Marfat.com

کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر وضو کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔

کن صورتوں سے پانی مستعمل نہ ہوگا؟

۵. جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہوا تنا معاف ہے مستعمل نہ ہوگا۔

۵. پانی لگن یا چھوٹے میں ہے کہ وہ دہ در دہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلو لینے کے لئے اس میں ہاتھ ڈال کر پانی نکالنے سے مستعمل نہ ہو گا۔

۵. مٹکے وغیرہ میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کے لئے جتنا پانی ہاتھ میں ڈالا مستعمل نہ کرے گا اگرچہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے بے ضرورت پانی میں ہاتھ یا کوئی عضو ڈالنے سے مستعمل کرتا ہے ضرورت ہو تو نہیں۔

﴿ان المحدث اذا دخل عضوه قبل غسله فی ماء قلیل فانه یجعل الماء مستعملا الا ما کان عن ضرورة فعفی﴾

(فتاوی رضویه)

Marfat.com

مستعمل پانی کو قابل استعمال کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا کسی اور طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہے کہ قابل استعمال ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں تو یہ قابل استعمال ہو جائے گا نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈال دیں کہ دوسری طرف بہہ جائے سب پانی پاک اور پاک کرنے والا ہو جائے گا۔

(٤):۔ ناپاک پانی وہ ہے کہ اس میں نجاست حلول کر گئی اور یہ پانی ٹھہرا ہوا ہو قلیل ہو اور قلیل وہ ہوتا ہے جو دہ در دہ سے کم ہو پس قلیل پانی ناپاک ہو جائے گا اگر چہ ناپاکی کا اثر اس میں ظاہر نہ ہو یا جاری پانی ہے اور نجاست کا پانی اس میں ظاہر ہو گیا تو پانی ناپاک ہو گا۔

مسئلہ:۔ ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں علمائے احناف کے دو قول ہیں۔

(۱):۔ یہ کہ جس پر آدمی کا دل شہادت دے کہ ایک کنارے کی پڑی ہوئی نجاست کا اثر دوسرے کنارے تک نہ پہنچے گا اس کے حق میں وہی کثیر ہے اور اثر نہ پہنچنے کا معیار یہ کہ ایک کنارے پر وضو کیا جائے تو دوسرے کنارے کا پانی فوراً اوپر تلے نہ ہونے لگے حرکت یا دیر کے بعد پانی کے اٹھنے بیٹھنے کا اعتبار نہیں۔

(۲):۔ دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دہ در دہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یونہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اگر گول ہے تو تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ اور سو ہاتھ لمبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا پانی کہیں گے اگر چہ کتنا ہی گہرا ہو۔

Marfat.com

اور اگر گہرا اتنا کہ لپ میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے عام ائمہ حنفیہ نے قول ثانی کو اختیار کیا ہے اور بکثرت مشائخ اعلام نے اس پر فتوی دیا ہے یہ قول باقی تمام مذاہب کے اقوال سے زیادہ احتیاط رکھتا ہے۔

تنبیھہ:۔ حوض کے چھوٹے یا بڑے ہونے میں خود اس حوض کی پیائش کا اعتبار نہیں بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی تو حوض اگر بڑا ہو مگر اب پانی کم ہے کہ دہ دردہ نہ رہا ہو تو اس صورت میں بڑا حوض نہیں کہلائے گا نیز حوض اس کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں میں عید

گاہوں میں بنا لئے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیائش سو ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اس سے کم ہے تو چھوٹا۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کی دکھائی نہ دے جیسے پیشاب شراب تو ہر جانب سے اس میں وضو جائز ہے اگر دیکھنے میں آتی ہے جیسے پاخانہ یا مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کر لے۔

تنبیہ:۔ جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو نجاست مرئیہ اور جو دکھائی نہیں اس کو نجاست غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ:۔ ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو ہاں اس میں کلی ڈالنا یا ناک سنکنا نہ چاہیئے کہ نظافت کے خلاف ہے۔

(۵):۔ پانچواں پانی ماء مشکوک ہے یعنی وہ پانی جس کی پاکی میں شک کیا گیا ہے اور وہ

Marfat.com

پانی ہے جس میں گدھا یا خچر پی جائے۔ (نور الایضاح)

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ درخت یا پھل (جیسے کیلے تربوز) کے پانی سے وضو جائز نہیں۔ اگر چہ وہ نچوڑے بغیر خود نکلے۔ (نور الایضاح)

مسئلہ:۔ اس پانی سے بھی وضو کرنا جائز نہیں جس کی طبیعت اصلیہ زائل ہو چکی ہو یا جس پانی پر کسی دوسری چیز کا غلبہ ہو جائے۔

پانی پر دوسری چیزوں کا غلبہ دو قسم پر ہے

مسئلہ:۔ پانی میں یا تو کوئی جامد چیز مل گئی ہے یا بہنے والی چیز مل گئی ہے اگر جامد چیز مل گئی تو وہاں پانی کے اوصاف یعنی رنگ مزہ بو کے رہنے یا نہ رہنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس میں دارو مدار پانی کی رقت اور سیلان پر ہے اگر پانی کی رقت اور سیلان باقی ہے تو وضو جائز ورنہ ناجائز۔ جیسے زعفران، پھل اور درخت کے پتوں وغیرہ سے مل جانے سے نیز یہ حکم اس وقت تک ہے کہ رنگنا مقصود نہ ہو چنانچہ پانی میں زعفران اتنی مقدار میں پڑ جائے کہ اس سے رنگا جا سکے تو اب وضو جائز نہیں۔

دوسرا غلبہ ہے بہنے والی چیز کا، بہنے والی چیز کے تین وصف ہوں گے جیسے سرکہ اس کے تین وصف ہیں (۱)۔ رنگ (۲)۔ مزہ (۳)۔ بو

تو ان تینوں وصفوں میں اگر دو وصف پانی پر غالب آجائیں تو وضو اور غسل جا نہیں یا بہنے والی چیز کے دو وصف ہوں گے جیسے دودھ کہ اس کے دو وصف ہ

Marfat.com

(۱) رنگ (۲) مزہ ان دوصفوں میں ایک وصف پانی پر غالب آجائے تو وضو جائز نہیں جیسی کچی لسی وغیرہ اور اگر غلبہ ایسی چیز کا ہے جس کا وصف ہی کوئی نہیں جیسے ماء مستعمل یا عرق گلاب وہ جس کی خوشبو منقطع ہوگئی ہو اس میں غلبہ کا اعتبار وزن پر ہوگا پس اگر مستعمل پانی یا عرق گلاب کے دو رطل مطلق پانی کے ایک رطل میں مل گئے یا اپنے لفظوں میں مستعمل پانی کے دو کلو مطلق پانی کے ایک کلو میں مل گئے تو وضو اور غسل جائز نہیں اور اس کے برعکس جائز ہے۔

مسئلہ:۔ اسی مذکورہ مسئلہ اور قاعدہ سے یہ سمجھ لیا جائے کہ غسل کے دوران ماء مستعمل کی باریک چھینٹیں بالٹی میں گر جاتی ہیں وہ اگر صحیح پانی پر غالب آجائیں تو اس سے غسل کرنا جائز ہے۔ بالٹی میں چند چھینٹے پڑنے سے اس پانی میں حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ بو اور مزہ کو بدل نہ دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو پانی ناپاک ہوگیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست تہہ نشین ہو جائے اور پانی کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے اور اگر پاک چیز نے رنگ و بو مزہ کو بدل دیا تو وضو غسل اس سے جائز ہیں۔

مسئلہ:۔ چھت کے پرنالے سے بارش کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر بارش رک گئی اور پانی کا بہنا موقوف ہوگیا تو اب ٹھہرا ہوا پانی

Marfat.com

قطرہ قطرہ کر کے چھت سے ٹپکے وہ نجس ہے۔

مسئلہ:۔ یونہی نالیوں سے برسات کا بہتا ہوا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ بو مزہ اس میں ظاہر نہ ہو۔

مسئلہ:۔ نالی کا پانی بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں کہ نجاست کا رنگ بو محسوس ہو تو ناپاک ورنہ پاک۔

Marfat.com

ساتواں باب

بھوپالی کا بیان

Marfat.com

جھوٹے پانی کا بیان

قلیل پانی میں جب کوئی جاندار پانی پی جائے تو اس کی چار قسمیں ہیں اور اس کو سؤر (جھوٹا) کہتے ہیں۔

اول:۔ طاہر، مطہر یعنی خود پاک اور دوسری چیز کو پاک کرنے والا وہ وہ ہے جس میں سے آدمی نے یا گھوڑے یا اس جانور نے پیا ہو جس کا گوشت کھایا جاتا ہو یعنی حلال جانور گائے بکری بھینس وغیرہ۔

دوم:۔ ناپاک کہ اس کا استعمال جائز نہیں وہ وہ ہے جس میں سے کتا یا خنزیر یا درندوں میں سے کسی نے پانی پیا ہو جیسے چیتا بھیڑیا وغیرہ۔

سوم:۔ وہ پانی کہ جس کا استعمال دوسرے پانی کی موجودگی میں مکروہ ہے۔

چہارم:۔ وہ پانی جس کے مطہر ہونے میں شک ہے۔ وہ جھوٹا خچر اور گدھے کا ہے تو اگر نمازی صحیح پانی نہ پائے تو اس مشکوک پانی کے ساتھ وضو کرے اور تیمم بھی کرے پھر نماز پڑھے۔

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ مسلمان ہو یا کافر، جنبی ہو یا حیض ونفاس والی عورت، چھوٹا یا بڑا سب کا جھوٹا پاک ہے البتہ کافر کے جھوٹے سے بچنا چاہیئے جیسے تھوک رینٹھ کھنگار کہ پاک ہیں مگر آدمی ان سے گھن کرتا ہے اور کوئی آدمی تھوک کر چاٹتا نہیں تو اس سے بھی بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیئے۔

(کتب فقہ)

Marfat.com

مسئلہ:۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی منہ بھر قے کرے پھر فوراً ہی پانی پی لے تو اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔

مسئلہ:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرندوں کا جھوٹا پاک ہے جیسے گائے بھینس بکری کبوتر تیتر وغیرہ۔

مسئلہ:۔ جو مرغی چلتی پھرتی ہو اور غلاظت پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور بند رہتی ہو تو پاک۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ کتا، سور، شیر، چیتا، بھیڑیا ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا مطلقاً ناپاک ہے۔

مسئلہ:۔ کتے نے برتن میں منہ ڈالا اگر وہ برتن چینی یا دھات کا ہے یا روغنی مٹی کا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری اور چیل کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ اور یہی حکم کوے کا ہے کہ اس کا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ:۔ مشکوک پانی کے قابل وضو ہونے میں شک ہے لہذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ:۔ جو جھوٹا پاک ہے اس سے وضو غسل جائز مگر جنبی نے بغیر کلی کئے پانی پی لیا

Marfat.com

تو اس جھوٹے پانی سے وضو نا جائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا۔

مسئلہ:۔ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اس کا اعتبار بھی وزن پر ہوگا۔ یعنی اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو اس سے وضو اور غسل جائز ہے اس کے برعکس ہے تو جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک اور جس کا جھوٹا پاک ہے۔

اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی مکروہ۔

مسئلہ:۔ گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے پر لگ جائے کپڑا پاک ہے۔

Marfat.com

قَالَ اللّٰہ تعالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

تمہارے پاس تمہارا ایک ایسا رسول آیا ہے جو (ظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے کسی

اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ

شدید محبت کرنے والا ہے کہ تمہاری ہر پریشانی اس پر بھاری ہے (کہ میرے محبوب کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے

حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ

سے بھٹک کر دوزخ کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کیلئے وہ بڑے حریص ہیں اور بڑے ہی زیادہ مہربان ہیں

رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

Marfat.com

توحید و تثلیث

از
ابوالکلام آزاد

Marfat.com

کنوئیں کے پانی کا بیان

مسئلہ:۔ کنوئیں میں بہتا خون، آدمی یا جانور کا پیشاب یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری اور کنوئیں میں کتے یا بکری یا آدمی کے گر کر مر جانے سے اور جانور کے پھول پھٹ جانے سے اگر چہ وہ چھوٹا ہی ہو، اور خنزیر کے گر جانے سے اگر چہ وہ زندہ ہی نکل آئے اور اگر چہ اس کا منہ بھی پانی تک نہ پہنچا ان سب صورتوں میں کنوئیں کا تمام پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ:۔ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب سے کنواں ناپاک ہو جائے گا یونہی مرغی بطخ کی بیٹ سے بھی ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ:۔ مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا کوئی اور دموی جانور جس میں خون ہو مر کر پھول پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر یہ سب باہر مر کر کنوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر گری اگر چہ پھول پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا

مسئلہ:۔ مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو۔
گیا کل پانی نکالا جائے گا اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے کیونکہ ہڈی پاک

Marfat.com

ہے مگر سور کی ہڈی سے مطلقا ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ کافر مردہ اگر چہ سو بار دھویا گیا ہو کنوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی میں لگ جائے نجس ہو جائے گا کل پانی نکالا جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جس کنوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس کا ایک قطرہ بھی پاک کنوئیں میں پڑے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا جو حکم اس کا تھا وہی حکم اس کا ہو گیا یونہی ڈول گھڑا جس میں ناپاک کنوئیں کا پانی لگا تھا پاک کنوئیں میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو گیا۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ دو بلیاں کنوئیں میں مر جائیں تو کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ:۔ آدمی کا گوشت ایک ناخن کے برابر پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا مگر ناخن کے گرنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ جوتا یا گیند کنوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے گا اگر نجس ہونا یقینی نہیں تو بیس ڈول نکالے جائیں گے۔

مسئلہ:۔ کچا بچہ یا جو مردہ پیدا ہوا ہو کنوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے گا اگر چہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔

مسئلہ:۔ پانی کا جانور جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر پانی میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا اگر چہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک ہی حکم ہے اس کے مرنے سے پانی نجس

Marfat.com

نہ ہوگا۔ مگر جنگل کا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر وہ پانی میں رہتا ہے جیسے بطخ اس کے مرنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جن جانوروں کا بہتا خون نہیں ہوتا جیسے مکھی مچھر پسو وغیرہ ان کے کنوئیں میں مرنے سے کنواں نجس نہ ہوگا۔

سوالات

(۱)۔ پانی پاک کرنے والا کتنی قسم پر ہے۔

(۲)۔ نیز پانی کی کتنی قسمیں ہیں۔

(۳)۔ مستعمل پانی کونسا ہے۔

(٤)۔ کیا مستعمل پانی سے وضو غسل جائز ہے۔

(٥)۔ کن صورتوں میں پانی مستعمل نہ ہوگا۔

(٦)۔ ماء قلیل اور ماء کثیر کون کون سے ہیں۔

(۷)۔ جھوٹا پانی کتنی قسم پر ہے۔

(۸)۔ کتا، بکرا، آدمی کنوئیں میں گر کر مریں تو کتنا پانی نکالنے کا حکم ہے۔

(۹)۔ چوہا، چڑیا، چھپکلی وغیرہ گر کر مریں تو کتنا پانی نکالا جائے گا۔

(۱۰)۔ کبوتر، مرغی، بلی گر کر مریں تو کس قدر پانی نکالنے کا حکم ہے۔

(۱۱)۔ خنزیر کے کنوئیں میں گر کر مرنے سے کل پانی نکالا جائے گا یا کہ فقط گرنے سے کل پانی نکالا جائے گا۔

(۱۲) پانی کے جانور پانی میں مر جائیں اور پھول پھٹ جائیں تو شریعت کا کیا حکم ہے

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

30 ستمبر 1981

Marfat.com

نواں باب

کنوئیں میں سے کم مقدار میں پانی نکالنے کا بیان

Marfat.com

کم مقدار میں پانی نکالنے کا بیان

مسئلہ: چوہا، چھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر کا کوئی دموی جانور یا ان سے چھوٹا کنوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس (20) ڈول سے تیس (30) ڈول تک نکالا جائے گا۔

مسئلہ: کبوتر، مرغی، بلی گر کر مرے تو چالیس (40) ڈول سے ساٹھ (60) تک ہیں۔

مسئلہ: دو چوہے ایک چوہے کے حکم میں ہیں یعنی بیس (20) ڈول نکالے جائیں گے۔

مسئلہ: تین سے پانچ تک بلی کے حکم میں ہیں۔ یعنی چالیس سے ساٹھ تک نکالیں جائیں گے

مسئلہ: چھ سے لے کر بکری کے حکم میں ہیں یعنی کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ: جانور چوہے اور بلی کے درمیان ہیں ان کا حکم ایک چوہے کا ہے یعنی بیس (20) ڈول سے تیس (30) ڈول تک۔

مسئلہ: جو جانور بلی اور بکری کے درمیان ہیں ان کا حکم بلی کا ہے۔ یعنی چالیس (40) سے ساٹھ (60) تک۔ یاد رہے کہ جو جانور چھوٹے جسم اور اور متوسط جسم کے درمیان کا ہے۔ وہ ہمیشہ چھوٹے جانور کے حکم میں ہوگا اور جو جانور متوسط اور کبیر الاندام کے درمیان کا ہے۔ وہ ہمیشہ متوسط الاندام کے حکم میں رہے گا۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن کے گرنے یا مرنے سے کنوئیں کا سارا پانی نکالنا واجب ہے تفصیل سے بیان ہو چکا اب اختصار سے بیان کر دیا جائے تو بہتر ثابت ہوگا؟

جواب: وہ سات قسم کی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے سارا پانی نکالا جائے گا۔

اول: کنوئیں میں گر کر مر جانے سے کبیر الاندام جاندار کا مثل بکری آدمی وغیرہ کے۔

دوم: ان جانوروں کے جن کے اندر خون جاری ہے۔ پھولنے پھٹنے سے (پھولنے پھٹنے میں بالوں کا جھڑنا بھی داخل ہے) خواہ وہ جانور چھوٹے ہوں۔ جیسے چڑیا اور چوہا وغیرہ یا متوسط ہوں مرغی یا اس کے برابر کے دیگر جانور مگر آبی جانور نہ ہوں جیسے کچھوا مینڈک وغیرہ۔ چاہے یہ جانور کنوئیں سے باہر پھول پھٹ کر کنوئیں میں گرے ہوں یا کنوئیں میں گر کر پھولے پھٹے ہوں ہر لحاظ سے کل پانی نکالا جائے گا۔

سوم: خنزیر کا کنوئیں میں گرنا چاہے مرے یا نہ مرے یہ حکم اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے ہے اس کا ایک بال بھی گر جائے تو کل پانی نکالا جائے گا۔

چہارم: کافر مردہ کا گرنا خواہ غسل کے بعد گرے یا قبل غسل گرے۔

پنجم: مسلمان مردہ کا غسل سے پہلے گرنا۔

ششم: اس جانور کا زندہ برآمد ہونا جس کا جھوٹا ناپاک ہو یا مشکوک ہو اس شرط کے ساتھ کہ منہ اس کا گرتے وقت پانی میں ڈوبا ہو۔

ہفتم: نجاست حقیقیہ کا گرنا خواہ خفیفہ یا غلیظہ، قلیل ہو یا کثیر جیسے شراب کا قطرہ یا پیشاب کا قطرہ خواہ وہ پیشاب آدمی کا ہو یا گائے بھینس بکری وغیرہ کا۔

(عالمگیری، مراقی الفلاح، در مختار)

Marfat.com

مسئلہ:۔ جس چیز کے کنوئیں میں گرنے یا مرنے سے کنوئیں سے پانی نکالنا ضروری ہے اس چیز کا پہلے نکالنا ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ پانی نکال دیا جائے اور وہ چیز کنوئیں میں ہی پڑی رہے۔ اگر ایسا ہوگا تو کنواں پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی ایسی چیز کنوئیں میں گر گئی جس کا نکالنا ناممکن ہو تو اس صورت میں پانی کی واجب مقدار نکالنے سے وہ چیز بھی پاک ہو جائے گی اور کنواں بھی پاک ہو جائے گا۔ (عالمگیری ،شامی)

مسئلہ:۔ سڑے بھسے سالن کا یا کھانیکا، کھانا حرام ہے مگر وہ سالن ناپاک نہ ہوگا (حرام ہے مگر ناپاک نہیں ہے) مگر گھی تیل دودھ اور شربتوں کا یہ حکم نہیں۔ ان میں اگر بو آنے لگے تو ان کا کھانا پینا بھی حرام نہیں ہوتا۔

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن کے گرنے سے پانی کا نکالنا مستحب ہے؟

جواب: وہ تین قسم کی چیزیں ہیں۔

اول: چوہے کے گر کر زندہ نکل آنے سے بیس (20) ڈول نکالنے مستحب ہیں۔

دوم: بلی اور مرغی جو کھلی پھرتی ہے ان کے گرنے سے چالیس (40) ڈول پانی نکالنا مستحب ہیں۔

سوم: جنبی اور بے وضو کے کنوئیں میں اترنے سے چالیس (40) ڈول پانی نکالنا مستحب ہیں۔

مسئلہ:۔ مینگنی، لید اور گوبر کے گرنے سے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ اگر مینگنیاں اتنی زیادہ ہو جائیں کوئی ڈول مینگنی یا (اس قسم کی دوسری چیزوں سے) خالی نہ آئے تو کنواں لامحالہ

Marfat.com

ناپاک ہوگا۔

مسئلہ:۔ جوڈول جس کنوئیں پر مقرر ہے اسی ڈول کی مقدار اس کنوئیں کے لئے معتبر ہے اور اگر ڈول مقرر نہیں تو ایسا ڈول ہونا چاہیئے جس میں ایک صاع پانی آجائے یعنی ۴ کلو۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے۔ نہ اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کنوئیں کی دیوار وغیرہ دھونے کی ضرورت ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ معین مقدار میں پانی نکالنے کے بعد ڈول رسی پانی نکالنے والے کے ہاتھ کنوئیں کی دیوار تہہ کی مٹی اور بچا ہوا پانی ہر چیز پاک ہو جائے گی ان کو دھونے کی ضرورت نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ کنوئیں میں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے۔ ایک ہی دفعہ نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورتوں میں کنواں پاک ہو جائے گا۔

(فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

پانی نہ ٹوٹنے والے کنوئیں کے پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ جو کنواں ایسا ہو کہ پانی ٹوٹتا ہی نہیں، چشمہ دار کنواں ہے اس میں نجاست گر گئی، یا کوئی ایسا جانور گر گیا کہ جس کی وجہ سے کل پانی نکالنے کا حکم ہے مگر پانی رکتا نہیں نہ کم ہوتا ہے۔ اس کے پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ رسی سے کوئی پتھر باندھ کر کنوئیں میں اس طرح چھوڑیں کہ رسی کو خم نہ آئے جس وقت پتھر تہہ کو پہنچ جائے فوراً ہاتھ

روک لیں۔ پھر جسقدر رسی پانی میں بھیگی اس کو ناپ لیں۔ اور مثلا چار شخص پچیس پچیس ڈول جلد جلد کھینچیں پھر ناپیں بعد ناپنے کے معلوم ہوا کہ پانی ایک فٹ کم ہوا ہے۔ اور رسی دس فٹ ہے۔ ایک فٹ کے 100 ڈول دس فٹ کے 1000 ڈول 100 ڈول پہلے نکل گئے تھے 900 ڈول بعد میں نکالیں تو اس طرح دس فٹ کا ہزار ڈول پانی نکل گیا۔ کنواں پاک ہوگیا۔ اور یہ تعداد پوری کرنا ضروری ہے خواہ ایک ہی دم نکالیں یا وقفہ وقفہ سے نکالیں، خواہ ہر روز پچاس ڈول نکالیں یا دس ڈول نکالیں کنواں پاک ہوگیا۔

ڈول کی مقدار معین کرنے کا وہاں حکم ہے جہاں بیس سے تیس یا چالیس سے ساٹھ ڈول نکالنے ہوں۔ اور جہاں کل پانی نکالنا ہے وہاں ڈول کی مقدار معین کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہی موٹر وغیرہ کے لیے ہے کہ مثلاً اسی مذکورہ طریقہ کے مطابق پہلے پانی ناپیں تو پانی دس فٹ یا پندرہ فٹ بنتا ہے۔ پھر موٹر ایک گھنٹہ متواتر چلائیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد فورا ناپیں تو مثلا پانی ایک فٹ کم ہوا۔ تو دس گھنٹے دس فٹ کے پندرہ فٹ کے لئے پورے کرلیں۔ اب موٹر خواہ متواتر چلائیں یا وقفہ وقفہ سے چلائیں وقت پورا ہونے کے بعد کنواں پاک ہو جائے گا۔ نص علیہ فی الدر المختار من معتمدات الاستعار اور بعض فقہاء نے فرمایا جس کنوئیں کا پانی کم نہ ہوتا ہو۔ وہاں دوسو (200) ڈول یا تین سو (300) ڈول نکالنے کا فتوی دیا ہے۔ وہ بغداد شریف کے کنوئیں کے اعتبار سے ہے کہ وہاں کنوئیں میں اسقدر پانی ہوتا ہو گا۔ اور جہاں کل پانی نکالنے کا حکم ہے دو سو (200) ڈول یا تین سو (300) ڈول سے ہزار (1000) ڈول کیسے ادا ہو سکتے ہیں

واللہ تعالیٰ اعلم

اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی

لمبائی چوڑائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کنوئیں میں پانی اتنا ہے تو اس حساب سے اتنے ڈول نکالے جائیں وہ جتنے ڈول کہیں نکال دیئے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ:۔ کنوئیں سے مرا ہوا جانور نکالا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے۔ اس کے بعد اگر کسی نے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا اور نہ غسل ۔اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہ ہوئیں۔ یونہی اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے پر لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے۔

اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں۔ اور پہلے وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے حرج نہیں۔ تیسیراً (آسانی کے لئے) اسی پر عمل ہے۔

مسئلہ:۔ مسلمان مردہ بعد غسل کے کنوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ اور شہید گر جائے اور بدن پر خون لگا ہو تو بھی پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور بہنے کے قابل نہیں اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر ڈھل کر پانی میں مل جائے۔ اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا اور شہید کے کنوئیں میں گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک ہے کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے خواہ کتنا ہی ہو پاک ہے۔ ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں ملا تو اب کنواں ناپاک ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ سؤر کے علاوہ اگر کوئی جانور کنوئیں میں گرا اور وہ زندہ نکل آیا اور اس کے جسم پر

Marfat.com

نجاست لگی ہونا یقینی نہ ہو اور پانی میں اس کا منہ بھی نہ پڑا ہو تو پانی پاک ہے اور اس کا استعمال جائز مگر احتیاطاً بیس (20) ڈول نکالنا بہتر ہیں۔ اور اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی ہو تو کل پانی نکالا جائے گا۔ اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا ہو تو جو حکم اس کے لعاب اور جھوٹے کا ہے وہ حکم اس پانی کا ہے۔ اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک ہے تو پانی ناپاک اور کل پانی نکالا جائے گا اور جھوٹا مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس (20) ڈول مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس (20) ڈول نکالنے بہتر ہیں۔ مثلاً بکری گری زندہ نکل آئی بیس (20) ڈول نکال دیں۔ اس کے مر جانے کی صورت میں کل پانی نکالنا ہوگا۔

سوال: کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ہے جس کا پانی کبھی نہیں ٹوٹتا اس میں سے ایک چوہا پھولا بودار نکلا اب اس کے پاک کرنے کی کیا صورت ہے۔ ایسی صورت میں نماز لوٹائی جائے گی یا نہیں۔ اگر لوٹائی جائے گی تو کتنے دنوں کی مفتیٰ بہ قول تحریر فرمائیں؟

جواب: پانی توڑنے کی حاجت نہیں جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اتنے ڈول نکال دیں کنواں پاک ہو جائے گا۔ تین دن رات کی نماز کا اعادہ بہتر ہے۔

(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اگر جانور مرا ہوا کنوئیں سے ملے اور اس کے گرنے کا وقت معلوم نہیں تو ایک دن ایک رات سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا جائے گا اور ایک دن رات کی نمازیں لوٹانا ہوں گی۔ اور اگر پھول پھٹ گیا تو تین دن رات کی نماز ضروری ہوں گی۔

Marfat.com

سوال: اگر ناپاک کنوئیں سے کپڑا دھویا جائے یا نہایا جائے اور یہ معلوم نہیں کہ یہ ناپاک ہے تو اب معلوم ہوا۔ کپڑے کو کیا کرے اور جو نہایا تھا وہ بھی کیا کرے۔ اور اگر اس پانی سے کھانا پکایا جائے تو اس کھانے کو کیا کرے اور وہ کھانا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: کپڑے پاک کئے جائیں۔ نہایا یا وضو یا ہاتھ دھوئے غرض جتنے بدن کو پانی لگا تھا۔ پاک کیا جائے۔ اور کھانا جو اس پانی سے تیار کیا کتوں کو ڈال دیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی رضویہ)

آخر میں میں یہ چاہتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم پیر طریقت رہبر شریعت حافظ الحدیث والقرآن مولائی ومرشدی وکنزی پیر لاثانی حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے ایک فتوی کو اس باب میں شامل کردوں۔

سوال: از حاجی محمد عالم صاحب (مرحوم) منگلا ہملٹ متولی مسجد غوثیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کنوئیں سے پانی نکالا اور گدھوں کو پلایا۔ اور جس بالٹی سے پانی نکالا اور اسی بالٹی سے بار بار پانی نکالتا رہا اور پلاتا رہا۔ اس صورت میں کنوئیں کے پانی کے متعلق کیا حکم ہے۔ اور پاک کرنے کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینوا وتجورا؟

جواب: مذکورہ سوال میں کنوئیں کا سارا پانی نکالنا ضروری نہیں بلکہ صورت ہذا میں پانچ کلو کے ڈول کے ساتھ کنوئیں کے پچاس ڈول نکال دیں کنواں ٹھیک ہو جائے گی۔

مرسلہ ابوالمظہر مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب بھکھی شریف۔

بقلم خود منشی عطا محمد صاحب

Marfat.com

اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ
اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ

دسواں باب

طہارت کے بیان میں

نجاستوں کا بیان

ازاحادیث پاک

حدیث نمبر ۱: ۔ حضرت اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی طرف سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ہم سے جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کپڑا خون حیض سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس سے نماز پڑھے۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲: ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں موجود ہوتا۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳: ۔ انہیں سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی پھر حضور اقدس ﷺ اس میں نماز پڑھتے ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر ٤: ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں چمڑا پکالیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ٥: ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ

Marfat.com

حضور انور ﷺ کے پاس سے گزرے جو اپنی مری ہوئی بکری کو گدھے کی طرح کھینچ رہے تھے۔ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کی کھال لے لی ہوتی۔وہ بولے یہ تو مردار ہے۔رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور ببول کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔

(رواہ ابوداؤد)

حدیث نمبر۶:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جب مردار کی کھالیں پکالی جائیں (تو وہ پاک ہو جاتی ہیں) انہیں کام میں لایا جائے۔ (رواہ مالك)

حدیث نمبر۷:۔ حضور سرور عالم ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔

(ابوداؤد)

حدیث نمبر۸:۔ دوسری روایت میں ہے حضور اقدس ﷺ نے ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیک وسلم فداک امی وابی

Marfat.com

نجاستوں کے متعلق مسائل

نجاستوں کی اقسام اوران کے احکام

مسئلہ:۔ اولاً نجاست دو قسم پر ہے۔نجاست حکمیہ اور نجاست حقیقیہ نجاست حکمیہ وہ ہے جو کہ جو نظر نہ آئے۔جیسے حدث اکبر یا حدث اصغر کہ بظاہر بدن پر لگی ہوئی کوئی ناپاکی نظر نہیں آتی۔چونکہ اس نجاست کے وجود کا تحقق محض شارع کے حکم سے ہے اس واسطے اس کا نام حکمیہ رکھا گیا ہے۔

مسئلہ:۔ نجاست حکمیہ مطلق پانی سے دور ہوتی ہے مقید سے نہیں۔

سوال:۔ مطلق پانی اور مقید پانی میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ مطلق پانی وہ ہے جس کے اندر بہنا پیاس کا دور کرنا اور نباتات کا اگانا اور بے رنگ ہونا پایا جاوے جو کہ اس کی پیدائشی صفتیں ہیں۔جیسے بارش کا پانی، سمندر کا پانی، کنوئیں کا پانی، اولے کا پانی، چشمہ کا پانی اور وہ پانی جو برف سے پگھلے۔پانی کا مفصل بیان باب اول پانی کی اقسام میں ہو چکا ہے۔اور مقید پانی وہ ہے جو بغیر قید نہ بولا جائے جیسے کیلے کا پانی، تربوز کا پانی عرق گلاب، عرق کیوڑہ وغیرہ وغیرہ۔

ایسے پانیوں سے یعنی مقید پانی سے نجاست حقیقی دور ہو سکتی ہے۔نجاست حکمی دور نہیں ہوتی۔

مسئلہ:۔ نجاست حقیقیہ وہ ہے جو نظر آوے جیسے پاخانہ، پیشاب، خون اور شراب وغیرہ اور نجاست حقیقیہ کے لئے پانی کی مقدار بھی معین ہے۔چونکہ اس کے وجود کا تحقق

حقیقۃً ہوتا ہے اس لئے اس کو حقیقہ کہتے ہیں۔

سوال: نجاست حقیقہ کتنی قسم پر ہے؟

جواب:۔ نجاست حقیقہ دو قسم پر ہے۔ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں۔دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

حکم: نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو کفر ہوا اور قصداً پڑھی تو گناہ گار بھی ہوا۔تو اگر اس حکم کو ہلکا جان کر پڑھی تو کفر ہوا۔اور اگر درہم کے برابر ہے۔تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی اور وہ نماز واجب الاعادہ ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا۔اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر کم یا زیادہ کے یہ معنی ہیں کہ وزن میں اس کے برابر، کم یا زیادہ ہو۔اور درہم کا وزن شریعت میں اندازاً چار ماشہ ہے۔

اور اگر پتلی نجاست ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی مراد ہے۔تو شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے مطابق بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر رکھیں اور آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے۔اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے۔اور اس کی مقدار یہاں کے روپے کے برابر ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ نجس تیل کپڑے پر گرا اس وقت درہم کے برابر نہ تھا۔ بعد میں پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن راجح قول یہ ہی ہے کہ اس کا پاک کرنا واجب ہے۔

حکم: نجاست خفیفہ کا یہ ہے کہ بدن کے جس عضو پر لگی ہو یا کپڑے کے جس حصہ پر لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے۔ مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم، یوں ہی ہاتھ میں لگی تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے۔ اس سے نماز ہو جائے گی۔ اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ نجاست غلیظ اور خفیفہ کے یہ الگ الگ جو حکم بیان کئے گئے یہ حکم اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اور کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل پانی ناپاک ہو جائے گا اگر چہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز دہ دردہ نہ ہو۔

(بہار شریعت)

نجاستِ غلیظہ اشیاء حسب ذیل ہیں

☆۔ انسان کے بدن سے ایسی چیز نکلے جس کے نکلنے سے وضو یا غسل واجب ہو جائے تو وہ نجاست غلیظہ ہے جیسے پیشاب، خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض، نفاس، استحاضہ کا خون، منی، مذی اور ودی۔

(بہار شریعت)

☆۔ دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔ اس طرح ناف یا پستان سے درد کے ساتھ نکلنے والا پانی بھی نجاست غلیظہ ہے۔

(بہار شریعت)

☆۔دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔

(فتوی رضویہ ،بہار شریعت)

تنبیہ: یہ جوعوام میں مشہوار ہے کہ دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

☆۔مردار کا گوشت اور چربی، خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون نجاست غلیظ ہے۔

مردار: وہ جانور ہے۔جو بغیر ذبح شرعی کے مرجائے اور اگر ذبح شرعی سے ذبح کیا گیا اگر چہ حرام جانور ہو تو ذبح شرعی کی بدولت اس کا گوشت تو پاک ہو گیا مگر اس کا کھانا حرام ہے۔سوائے خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا۔

(بہار شریعت)

☆۔حرام چوپائے جیسے شیر، لومڑی، گدھا، خچر، چوہا، کتا، بلا، سور کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ کی مینگنی یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (بہار شریعت)

☆۔ جو پرندے اونچا اڑیں ان کی بیٹ جیسے مرغی، بطخ چھوٹی ہو یا بڑی اور ہر قسم کی شراب نجاست غلیظ ہے۔ (بہار شریعت)

☆۔ سانپ کا پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہو اگر چہ ذبح کر لئے گئے ہوں نجاست غلیظ ہیں۔ (بہار شریعت)

☆۔سور کا گوشت، ہڈی اور بال سب کچھ نجاست غلیظ ہیں اگر چہ وہ ذبح کر لیا گیا ہو۔

(بہار شریعت)

☆۔چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاست غلیظ ہے۔ (بہار شریعت)

☆۔ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔ (بہار شریعت)

☆۔ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا ہے۔لہذا حرام جانور کا پتا نجاست غلیظ ہے۔

☆۔حرام جانور کا دودھ نجس یعنی نجاست غلیظہ ہے۔

نجاست خفیفہ اشیاء حسب ذیل ہیں

☆۔جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

(بہار شریعت)

☆۔جن جانوروں پرندوں کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہوں یا غیر شکاری جیسے کوا ،چیل، شکرا باز ان کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ (بہار شریعت)

☆۔حلال جانوروں کا پتہ نجاست خفیفہ ہے۔ (بہار شریعت)

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا مرغابی وغیرہ ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ:۔ جانور کی چوگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا حکم ہے یعنی پاخانہ اگر نجس ہے تو چوگالی بھی نجس ہے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔

مسئلہ:۔ مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر بدن پر یا کپڑے پر گریں تو کپڑا اور بدن پاک رہیں گے۔

مسئلہ:۔ جس کپڑے پر ایسی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب وہ کپڑا خود ناپاک نہیں ہوا تو پاک پانی کو ناپاک کیسے کریگا

مسئلہ:۔ جو خون بدن سے جدا نہ ہوا ہو وہ پاک ہے۔ کیونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ نجاست اپنے معدن میں نجاست کے حکم میں نہیں ہوتی۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ گوشت میں تلی اور کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں شامل ہو گئیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر نماز پڑھی جیب میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب ہے یا خون نماز نہ ہو گی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر پینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ چوہے کی مینگنی گندم میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ ناپاک بستر یاناپاک مٹی سونے والے شخص کے پسینہ یاپاؤں کی تری سے تر ہو جائے اور ناپاکی کا اثر بدن اور پاؤں میں نمایاں ہو جائے تو یہ دونوں (بدن اور پاؤں) ناپاک ہوجائیں گے۔اوراگرناپاکی کااثرنمایاں نہ ہوتوناپاک نہ ہوں گے۔

(نور الایضاح)

مسئلہ:۔ پاک کپڑا خشک ناپاک کپڑے میں لپیٹ دیا گیا جوگیلا تھااوروہ ایسا گیلا تھا کہ نچوڑنے سے اس کی کچھ بوندیں نہ ٹپکیں تو محض خشک پاک کپڑا گیلے ناپاک کپڑے میں لپیٹنے کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی تری کا اثر اس کو نہ پہنچے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہوگیا تو بدن ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ شلوار وغیرہ گیلی تھی ہوا خارج ہوئی تو شلوار ناپاک نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہ ہوں گے۔یونہی ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں ان سے بھی بدن یا کپڑا وغیرہ ناپاک نہ ہوں گے بشرطیکہ نجاست کا اثر اس میں ظاہر نہ ہو۔

مسئلہ:۔ اس ہوا سے بھی کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔جو کسی نجاست پر چلی ہو پھر کپڑے پر پہنچی ہو تاوقتیکہ نجاست کا اثر اس میں نمایاں ہو جائے۔

مسئلہ:۔ گوبر کا دھواں روئی پر لگا تو روئی ناپاک نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ پاخانہ کی مکھیاں اڑکر کپڑے پر بیٹھیں تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا ناپاک ہونا یقینی نہ ہو۔ اگر پاؤں یا کپڑے پر لگی بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوگی۔ مگر اس کا دھولینا بہتر ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ سڑک پر پانی چھڑکا جارہا تھا۔ زمین سے چھینٹیں اڑکر پڑیں نجس نہ ہوگا مگر دھولینا بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ آدمی کی کھال اگرچہ ناخن کے برابر تھوڑے پانی میں (جو دہ در دہ نہ ہو اور رکا ہو) گر جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔ خود ناخن گرے تو ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ بعد پاخانہ اور پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کرلیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے کو لگا تو بدن ناپاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ:۔ کتا کپڑے یا بدن کو چھو جائے اگرچہ اس کا جسم تر ہو کپڑا اور بدن پاک ہے۔ اگر اس کے جسم پر نجاست لگی ہو تو ناپاک یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ کتے وغیرہ یا کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں منہ ڈالا اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس نے منہ ڈالا وہاں سے علیحدہ کرلے باقی پاک ہے۔ اگر خشک تھا تو جتنا تر ہوگیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ:۔ سوائے خنزیر کے تمام جانوروں کے بدن کی وہ چیز جس میں خون سرایت نہیں کرتا موت سے ناپاک نہیں ہوتی جیسے بال۔ اور وہ پر جو کاٹ دیا گیا ہو سینگ، دانت

سم، ہڈی بشرطیکہ اس پر (چربی) چکناہٹ نہ ہو پاک ہیں۔

مسئلہ:۔ مشک کا نافہ مشک کی طرح پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔

مسئلہ:۔ زباد پاک ہے جو اس کو لگا تا ہے اس کی نماز صحیح ہے۔ (نور الایضاح)

سوال: زباد کیا چیز ہے؟

جواب: زباد زاء کے فتح کے ساتھ یہ ایک قسم کا مادہ ہے۔ جو جنگلی بلیوں کی دم کی نیچے پاخانہ کے مقام پر جمع ہوتا ہے۔ نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔

ناپاک چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

نجاست دو طرح کی ہے۔

(۱)۔ مرئیہ (۲)۔ غیر مرئیہ

مسئلہ:۔ نجاست مرئیہ وہ ہے جو نظر آ رہی ہو اور جرم دار ہو۔ اس نجاست کے جرم کے زائل ہونے سے چیز پاک ہو جاتی ہے اگر چہ ایک مرتبہ دھونے سے ہی جرم زائل ہو گیا ہو۔

مسئلہ:۔ نجاست غیر مرئیہ وہ جو جرم دار نہ ہو۔ اور نجاست غیر مرئیہ تین دفعہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہے۔ اور ہر مرتبہ دھونے کے بعد نچوڑنے سے اور نجاست کپڑے اور بدن سے پانی اور ہر ایسی چیز کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے جو زائل کر دینے والی ہو یعنی ناپاکی کو دور کرنے والی ہو جیسے سرکہ اور عرق گلاب وغیرہ۔

نوٹ: سرکہ اور عرق گلاب وغیرہ سے نجاست حقیقیہ دور کی جاتی ہے۔ حکمیہ نہیں۔

مسئلہ:۔ پاک ہوجاتا ہے موزہ اور اس کی مثل اور چیز رگڑ دینے سے نجاست جس کا جرم ہوا گرچہ وہ تر ہو۔

مسئلہ:۔ جو چیزیں نجس ہوتی ہیں وہ بھی دو قسم پر ہیں۔ کچھ وہ جو خود ہی نجس ہیں اور دوسری وہ جو نجس چیز لگنے یا ملنے سے نجس ہوجاتی ہے لیکن خود پاک ہوتی ہے۔ جو چیزیں ذاتی طور پر نجس ہوتی ہیں جب تک اپنی اصلیت چھوڑ کر کچھ نہ ہوجائیں نجس ہی ہوتی ہیں پاک نہیں ہوسکتیں جیسے شراب یا اس جیسی دوسری چیزیں۔ شراب تو شراب ہی ہے نجس ہی رہے گی جب سرکہ ہوجائے تو پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ:۔ جس برتن میں شراب تھی سرکہ ہوگئی وہ برتن بھی اندر سے پاک ہوگیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے۔ پیاز اور لہسن شراب میں پڑ گئے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہوگئے۔

مسئلہ:۔ شراب میں چوہا گر کر پھول پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد پاک نہ ہوگا۔ اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اس کی دو صورتیں ہوں گی: اگر سرکہ ہونے سے قبل نکال کر پھینک دیا گیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے۔ اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا گیا تو سرکہ بھی ناپاک۔

مسئلہ:۔ نجس جانور جیسے کتا گدھا وغیرہ نمک کی کان میں جا کر نمک ہوگیا تو وہ نمک پاک وحلال ہے۔

مسئلہ:۔ جو چیزیں بذات خود نجس نہیں نجاست وغیرہ لگنے سے نجس ہوتی ہیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے دھو کر پاک

Marfat.com

کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور عرق گلاب کہ ان سے نجاست دور کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت)

فائدہ:۔ بغیر ضرورت سرکہ اور گلاب وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ یہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ:۔ اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا اثر باقی ہے (رنگ یا بو) تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بَدِقّت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تین مرتبہ دھولیا پاک ہوگیا۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو، حرج نہیں۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا گیا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا کوئی اور نجاست گر گئی اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین مرتبہ دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا۔

کپڑے وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ اگر نجاست رقیق ہو یعنی پتلی ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ کپڑا دھونے والا اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر اچھی

Marfat.com

طرح نہ نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ کپڑے وغیرہ پاک کرنے کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کو بھی پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا۔ پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیئے۔ اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک بار دھویا جائے گا۔ یونہی اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا کوئی پاک کپڑا بھیگا تو یہ دو بار دھویا جائے گا۔ اور دوسری بار نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار نچوڑنے سے وہ کپڑا پاک ہوجائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر بار نچوڑ لیا گیا کہ اب نچوڑنے سے پانی نہ نچڑے گا پھر اس کو لٹکا دیا گیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے۔ اور خوب نہ نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ دودھ پیتے بچے بچی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے پر گرا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا ہوگا۔ اور بدن پر لگا ہو تو بدن کو تین بار دھونا ضروری ہے۔

Marfat.com

لحاف (رضائی، تلائی) وغیرہ روئی دار کپڑے جو نچوڑے نہ جائیں ایسے ہی سوت وغیرہ ناپاک ہو جائیں ان کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ جو کپڑے نچوڑنے میں نہ آسکیں جیسے ہلکی تلائی، رضائی وغیرہ وہ یونہی دھونے سے پاک ہو جائیں گے (نچوڑنے کی ضرورت نہیں) یا ان پر پانی بہائیں یہاں تک کہ نجاست باقی نہ رہے۔ مگر ظن غالب ہو یا ان کو بہتے دریا میں ڈالیں یا تین بار دھوئیں اور ہر بار اتنا وقفہ کریں کہ پہلا پانی نکل جائے ایسے ہی ناپاک سوت دھونے سے بخوبی پاک ہو جاتا ہے۔ بلکہ دری بنا کر سوت کی تطہیر آسان ہے کہ نچوڑنے میں سہل ہے۔ درالمختار و فتاوی رضویہ جلد دوم

واللہ سبحانہ و تعالی اعلم کمافی

مسئلہ:۔ جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی ایسے ہی پاک کیا جائے گا کہ اسے دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ یونہی دوسری مرتبہ، پھر تیسری مرتبہ۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔

مسئلہ:۔ کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کونسی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا کپڑا دھو ڈالیں۔ یعنی جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا حصہ ناپاک ہے۔

اور اگر معلوم ہے مثلاً آستین یا کلی نجس ہو گئی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ناپاک ہے تو آستین یا کلی دھونا ایسا ہی ہے جیسے پورا کپڑا دھویا۔

Marfat.com

اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولیا جب بھی پاک ہو جائے گا۔
اور بلا سوچے کپڑے کا کوئی حصہ دھولیا جب بھی پاک ہے۔ مگر اس صورت میں چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا پھر معلوم ہونے کے بعد پھر دھوئے اور جو نمازیں اس سے پڑھی ہیں ان کا اعادہ کرے۔
اور اگر سوچ کر کوئی حصہ دھویا تھا بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب اصل نجس جگہ دھو لے اور نمازوں کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہ حکم تحری کی وجہ سے ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں۔ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کریں جب بھی پاک ہو جائے گا۔

لوہے، تانبے، پیتل دھاتوں وغیرہ کی چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ لوہے کی چیز جیسے چاقو، چھری اور تلوار وغیرہ جس میں زنگ نہ ہو اور نقش ونگار بھی نہ ہوں تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی۔
نجاست پتلی ہو یا گاڑھی اس طرح سونے، چاندی، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں یا لوہے میں زنگ نہ لگا ہوا گر نقشی ہیں یا زنگ آلودہ کوئی چیز ہے تو اسے دھونا ضروری ہے۔ پونچھنے سے پاک نہ ہوگی۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزوں کو تین بار دھولیا جائے پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ:۔ ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

آئینہ اور چینی کے برتن وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتے وغیرہ سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ ناپاکی کا اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔(بہار شریعت)

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ دری، ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں تو پاک ہو جائے گا۔ اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ غالب ہو جائے یعنی یہ یقین ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

اگر ہلکا کپڑا ہے یا چھوٹی دری یا ٹاٹ ہو جسے دھویا جا سکے حسب ضابطہ تین بار دھونا تین بار نچوڑنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ:۔ جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہو گئی بعد خشک ہونے کے پاک ہو گئی بعد اس کے زمین سے الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے کے بعد پاک نہ ہوگی۔ زمین میں ملی ہے تو زمین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ:۔ ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پکانے کے پاک ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا دیا گیا اور آگ سے اس کی تری جاتی رہی اب روٹی لگائی گئی تو روٹی پاک ہے۔

مسئلہ:۔ رانگ سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جاء نماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر نجاست ہو تو حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قریب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ:۔ کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹا کر دوسری طرف جدھر نجاست لگی نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ وہ کپڑا کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست موضع سجود سے الگ ہو یعنی اعضائے سجدہ کے نیچے نہ آئے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جو کپڑا دو تہہ کا ہوا گر ایک تہہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر ملا کر سی لئے ہوں تو دوسری طرف نماز جائز نہیں۔ اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہو کہ موٹائی میں چیر سکے تو لوٹا کر اس پر پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگر چہ کپڑے میں تری ہو مگر اس قدر نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی رہا باہر نہ لگا تو معاف ہے۔

ناپاک شہد کے پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ شہد ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے تین مرتبہ اس طرح کریں شہد پاک ہو جائے گا۔

ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ ناپاک تیل کے پاک کرنے کے چار طریقے ہیں۔

اول:۔ یہ کہ اتنا پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں اسی طرح تین بار کریں۔

دوم:۔ یہ کہ اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہہ جائے تیل رہ جائے اس طرح تین ہی بار کریں۔

سوم:۔ یہ کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے

Marfat.com

اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین بار کریں۔

چھارم:۔ یوں بھی تیل پاک کیا جا سکتا ہے کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار پاک کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا نہ پہلے پہنچے نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا اور یہ طریقہ بہت ہی مشکل ہے۔

ناپاک گھی کے پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ ناپاک گھی کے پاک کرنے کے تین طریقے ہیں۔

اول:۔ یہ کہ اتنا ہی پانی اس میں ملا کر جنبش دیتے رہیں یہاں تک کہ سب گھی اوپر آجائے اسے اتار لیں اور دوسرا پانی اس قدر ملا کر یونہی کریں پھر اتار لیں پھر اتار کر تیسرے پانی سے اسی طرح دھوئیں گھی پاک ہو جائے گا۔

اور اگر گھی سرد ہو کر جم گیا ہو تو تینوں بار اس کے برابر پانی ملا کر جوش دیں یہاں تک کہ گھی اوپر آجائے اتار لیں (اَقُوْلُ) جوش دینے کی پہلی ہی بار ضرورت ہے پھر تو گھی رقیق (پتلا) ہو جائے گا اور پانی ملا کر جنبش دینا ہی کافی ہو جائے گا۔

(کما فی ردالمحتار)

دوم:۔ ناپاک گھی جس برتن میں ہے اگر جمنے کی طرف مائل ہو گیا آگ پر پگھلا لیں اور ویسا ہی پگھلا ہوا پاک گھی اس برتن میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ گھی سے بھر کر ابل جائے سب گھی پاک ہو جائے گا۔ جامع الرموز میں ہے ﴿المائع کالماء والوبس وغیرھما ظھارته با جرائه مع جنسه مختلطا به﴾

Marfat.com

سوم:۔ دوسرا پاک گھی لیں اور اونچی جگہ بیٹھ کر نیچے ایک خالی برتن رکھیں اور پرنالے کی مثل کسی برتن میں وہ پاک گھی ڈالیں اس کے ساتھ ہی یہ ناپاک بھی اسی طرح ڈالیں یوں کہ دونوں کی دھاریں ایک ہو کر اوپر سے نیچے برتن میں گریں اسی طرح پاک ناپاک دونوں گھی ملا کر ڈالیں یہاں تک کہ سب ناپاک گھی پاک گھی سے ایک دھار ہو کر برتن میں پہنچ جائے سب پاک ہو گیا خزانہ وخلاصہ وبزازیہ وردالمحتار میں ہے﴿ **انـاء ان ماء احـد هما طاهر والاخر نجس فصبا من مكان عال فاختلطا فى الهواء ثم نـزلا طهر كله**﴾ پہلے طریقہ میں پانی سے گھی کو تین بار دھونے میں گھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور دوسرے طریقہ میں ابل کر گھی ضائع ہو جائے گا تیسرا طریقہ بالکل صاف ہے مگر احتیاط بہت درکار ہے کہ برتن میں ناپاک گھی کی کوئی بوند پاک سے نہ پہلے پہنچے نہ بعد کو گرے نہ اونچی جگہ سے بہاتے وقت اس کی چھینٹ اڑ کر پاک گھی سے جدا برتن میں پڑے ورنہ جتنا گھی برتن میں پہنچایا اب پہنچے گا سب ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ جلد دوم)

مسئلہ:۔ جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہا نکال کر اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں۔ اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں نجاست کا استعمال ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

Marfat.com

مادہ منویہ کے متعلق مسائل

مسئلہ:۔ خشک منی کپڑے اور بدن سے رگڑ دینے سے کپڑا یا بدن پاک ہو جاتا ہے اس میں عورت و مرد اور انسان و حیوان، تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ:۔ پیشاب کر کے طہارت نہ کی، نہ پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوئی بلکہ دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا بعد بھیگ جانے کے ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ اگر منی کپڑے سے لگی ہے اور تر ہے تو وہ کپڑا دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں۔

پلید زمین، کھڑی فصل، درخت اور گھاس وغیرہ کے متعلق حکم

مسئلہ:۔ وہ چیزیں جو زمین میں لگی ہوں یعنی درخت یا کھڑی فصل گھاس وغیرہ زمین کے ساتھ ساتھ وہ بھی ناپاکی کے اثر سے خشک ہو جانے سے پاک ہو جاتی ہیں (مگر ضروری نہیں کہ وہ درخت یا گھاس یا فصل بھی سوکھ جائے)

مسئلہ:۔ جب نجاست کا اثر زمین سے جاتا رہے اور زمین خشک ہو جائے تو اس نماز پڑھنی جائز ہے تیمم جائز نہیں۔

اصلیت بدل جانے سے حکم بھی بدل جاتا ہے

مسئلہ:۔ وہ ناپاکی جس کی ذات بدل گئی مثلاً گدھا نمک کی کان میں جانے سے نمک ہوگیا پاک ہوگیا یا نجاست آگ سے جل گئی ہو پاک ہوجاتی ہے جیسے گوبر نجاست غلیظہ ہے جل کر راکھ ہوجائے تو اس راکھ سے برتن مانجھنے جائز ہیں۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں پلنگ پر برتن میں کھانا رکھا تھا اور قریب ہی ایک کتے کو کھڑے دیکھا کسی نے منہ ڈالتے نہیں دیکھا البتہ کچھ کھانے کے گرنے کے اور برتن میں بھی اس طرف جس طرف کتا کھڑا تھا کچھ جگہ خالی دیکھی اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جب کہ اس طرف برتن خالی ہونے اور کھانا گرنے کی اور کوئی وجہ ظاہر نہ ہو اور کتا موجود ہے تو اس نے ضرور کھایا اور کھانا ناپاک ہوگیا اگر تر ہے جیسے دودھ وشوربا وغیرہ تو سب ناپاک ہے اور خشک ہے تو جہاں منہ لگا ہے وہاں سے اتنا پھینک دیں باقی پاک ہے۔ (بحوالہ فتاوی رضویہ جلد دوم)

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان متین شرع مبین اس مسئلہ میں کہ ایک نطفہ آدمی کی پیدائش کا جو قرار پاتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب:۔ منی مطلقاً ناپاک ہی ہے سوائے ان پاک نطفوں کے جن سے تخلیق حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہوئی اور خود انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے نطفے کہ ان کے پیشاب بھی پاک ہیں یونہی تمام فضلات امت کے حق میں پاک۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی رضویہ جلد دوم)

Marfat.com

ہمارے پیارے نبی، آنکھ کے تارے نبی، دل کے سہارے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے فضلات (پیشاب وخون) صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم وعلیہن نے پیئے ایک حجام نے حضور اقدس ﷺ کا خون مبارک پی لیا آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تو نے اپنی پناہ گاہ تلاش کر لی یعنی اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

(مدارج، جلد اول)

مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کے زخموں کو اپنے منہ سے چوس کر زبان سے زخموں کو صاف کیا اور خون مبارک پی گئے حضور انور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

جو جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(مدارج النبوت، جلداول)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا خون پی لیا حضور ﷺ نے ان کے لئے شجاعت مردانگی کی دعا کی۔

(مدارج النبوت جلد اول)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا حضور ﷺ نے سن کر تبسم فرمایا اور فرمایا اب تمہیں پیٹ میں درد نہ ہوگی۔

(مدارج النبوت جلد اول)

حضرت برکہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور انور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا آپ نے ارشاد فرمایا: اصحت یا ام یوسف! اے ام یوسف اب تم ہمیشہ کے لیے تندرست ہوگئی کبھی بیمار نہ ہوگی۔

(مدارج النبوت جلداول)

کھالوں کے مسائل

مسئلہ:۔ مردار کی کھال دباغت حقیقیہ سے مثلاً کیکر کے پتوں سے پاک ہو جاتی ہے اور دباغت حکمیہ سے مثلاً مٹی مل دینے یا دھوپ میں سکھا دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ خنزیر اور آدمی کی کھال کہ ان سے دباغت کے بعد بھی کسی طرح کا نفع اٹھانا درست نہیں۔

سوال:۔ خنزیر تو خنزیر ہے پلید ہے انسان کی کھال کا اس کے ساتھ ذکر کرنے کا کیا معنی؟

جواب:۔ خنزیر نجس العین ہے اس کا گوشت پوست کھال اس کی ہر شی نجس العین ہے پلید ہے کسی طور پر پاک نہیں ہو سکتی دباغت سے صرف وہی کھالیں پاک ہوتی ہیں اور ان سے نفع اٹھانا درست ہوتا ہے جن کی ناپاکی گندی قسم کی رطوبت لگے رہنے کی وجہ سے ہو کہ اس کو دباغت سے دور کیا جا سکتا ہے باقی جو کھال خود ہی گندی ہو اس پر دباغت کیا اثر کر سکتی ہے جس طرح پیشاب پاخانہ وغیرہ کہ دھونے سے پاک نہیں ہو سکتا البتہ جس چیز پر پیشاب پاخانہ وغیرہ لگ جائے اس کو دھو کے پاک کیا جا سکتا ہے یہی حال خنزیر کا ہے کہ مثل پاخانہ کے ہے کہ وہ ملنے، پکانے، سکھانے سے پاک نہیں ہو سکتا کیونکہ نجس العین ہے۔ رہا انسان اس کی کھال اس لیے پاک نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کھال کا استعمال کرنا بلکہ خود دباغت کا اس پر عمل کرنا کرانا انسان کی کھلی توہین ہے جو کہ ناقابل برداشت ہے۔

مسئلہ:۔ سؤر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اس کی کھال ہو تو

Marfat.com

اس کو بچھا کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ سؤر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھایا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔

مسئلہ:۔ درندے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیئے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں انکسار پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

سوالات

(۱)۔ نجاست کتنی قسم پر ہے؟

(۲)۔ نجاست حقیقیہ کتنی قسم پر ہے؟

(۳)۔ نجاست غلیظہ کا حکم بیان کریں؟

(٤)۔نجاست خفیفہ کا حکم بیان کریں؟

(٥) ۔ نجاست کا اثر کتنی قسم پر ہے تحریر کریں؟

(٦)۔گھوڑی کا دودھ پاک ہے یا ناپاک؟

(۷)۔ لحاف کے ناپاک ہوجانے پر اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(۸)۔شہد کے ناپاک ہونے پر پاک کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

(۹)۔تیل کے ناپاک ہونے پر پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(۱۰)۔انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے فضلات کے متعلق کیا حکم ہے؟

تلک عشرۃ کاملۃ

یا رب صل و سلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

نجاستوں کا باب اور نجاستوں کے متعلقہ مسائل آج مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۴ء بعداز نماز عشاء رات ۳۰ ۔۹ پر جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں مسند درس و تدریس پر ختم ہوئے۔

Marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لا یؤمن احدکم

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

حتی اکون احب الیہ من

اپنی اولاد، والدین، خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

ولدہ ووالدہ ومن نفسہ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

والناس اجمعین

او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ؕ

○

گیارواں باب

باب الاستنجاء

باب الاستنجاء

استنجے کا بیان از قرآن

آیت نمبر ۱:۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾

(پ۲ رکوع ۱۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ستھروں کو پسند فرماتا ہے

آیت نمبر ۲:۔ ﴿فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ﴾

(پ ۱۱ رکوع ۲)

ترجمہ: اس مسجد میں یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:۔ حضرت ابوایوب انصاری حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ﴿فیه رجال یحبون ان یتطهروا﴾ نازل ہوئی تو رسول کریم رءوف الرحیم ﷺ نے انصار صحابہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی ہے تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟ عرض کی: نماز کیلئے ہم وضو کرتے ہیں اور غسل جنابت کرتے اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی طہارت ہے اس کا التزام رکھو۔ (رواه ابن ماجه)

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ پائخانے، جن اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے۔ تم میں سے جب بھی کوئی بیت الخلاء کو جائے تو یہ دعا پڑھ لیا کرے ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

(رواه ابو داوٗد)

حدیث نمبر ۳:۔ بخاری و مسلم شریف میں یہ دعا یوں ہے ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

حدیث نمبر ٤:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ﴾ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے دور کی

اذیت اور مجھے عافیت دی۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر۵:۔ بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پائخانہ کو جاؤ تو قبلہ کو منہ نہ کرو نہ پیٹھ کرو اور عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوؤ اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

متعدد کتب احادیث)

حدیث نمبر۶:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا کو جاتے تو انگوٹھی اتار لیتے کیونکہ اس پر نام مبارک کندہ تھا۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی)

حدیث نمبر۷:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ (ابو داؤد و الترمذی و النسائی)

حدیث نمبر۸:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہیں ۔ترمذی، نسائی اور ابوداؤد کی روایت میں کوئلے سے بھی استنجا کرنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

حدیث نمبر۹:۔ حضرت عبداللہ بن فضل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے (اگر کرے) پھر اس میں نہائے یا وضو کرے تو اکثر وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ (رواہ ابو داؤد و النسائی)

حدیث نمبر۱۰:۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

حضور اقدس ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(رواہ ابوداؤ د والنسائی)

حدیث نمبر ۱۱:۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں جو سبب لعنت ہیں ان سے بچو۔

(۱) گھاٹ پر پیشاب کرنا (۲) راستہ میں پیشاب کرنا (۳) درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

حدیث نمبر ۱۲:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص یہ کہے کہ حضور انور ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اسے سچا نہ جانو حضور ﷺ پیشاب نہ کرتے تھے مگر بیٹھ کر۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا خلاف سنت ہے مگر آج کا مسلمان پیشاب بھی کھڑے ہو کر کرتا ہے، کھانا بھی کھڑے ہو کر کھاتا ہے پھر اپنے آپ کو مہذب کہلاتا ہے۔ اپنے پیارے نبی کی تہذیب نہیں اپناتا انگریز کی تہذیب اپناتا ہے ایسے انسان اور مویشی میں کیا فرق رہا۔ افسوس صد افسوس۔

حدیث نمبر ۱۳:۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول خدا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص پاخانہ کو جائیں ستر کھول کر باتیں کرنے لگیں ان پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۴:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر گذر ہوا تو ارشاد فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی

Marfat.com

کھاتا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے کھجور کی تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کئے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرما دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب کی تخفیف ہوتی رہے۔

(متفق علیہ)

معلوم ہوا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا اور بے جا بے مقصد و مطلب یعنی جس میں کسی دوسری کی اصلاح مقصود نہ ہو چغلی کھانا عذاب قبر کا باعث ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز اور باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے مردے کا دل بھی بہلتا ہے۔

Marfat.com

استنجا کے مسائل

مکروہات استنجا

❁۔ کنوئیں یا حوض یا چشمے کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہو یا گھاٹ پر یا پھل دار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہیں یا مسجد میں یا عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان میں یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

❁۔ یونہی جس جگہ وضو یا غسل ہوتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

❁۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا بالکل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

❁۔ یونہی پیشاب کرتے ہوئے کلام کرنا مکروہ ہے۔

❁۔ بچے کو پاخانہ پھرانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرا کر پیشاب کرانا مکروہ ہے۔

❁۔ ہڈی اور کھانے کی اشیاء اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارہ اور ایسی چیز جس کی کچھ قیمت ہو ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

❁۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا ہو تو اس مجبوری سے استنجا کرنا جائز ہے۔

❁۔ جس ڈھیلے سے استنجا کر لیا گیا ہو اسی سے دوبارہ استنجا کرنا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔

❁۔ آلہ (پیشاب گاہ) کو داہنے ہاتھ سے چھونا یا داہنے ہاتھ سے ڈھیلا لے کر اس پر

Marfat.com

گذارنا مکروہ ہے۔

❁۔ آب زمزم سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو بالکل ناجائز ہے۔

ممنوعات

❁۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت یا طہارت کرنے میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے اور یہ حکم عام ہے چاہے بند مکان یا میدان میں ہو اور اگر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی رخ بدل لے امید ہے کہ اس کی مغفرت فرمادی جائے۔

❁۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھے نہ پیٹھ کرے۔

❁۔ خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرانی بھی ممنوع ہے۔

❁۔ ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا یا کوئی ایسی چیز جس پر کوئی دعا یا اللہ اور رسول کا نام لکھا ہو اس کو ساتھ لے جانا بھی ممنوع ہے۔

❁۔ کاغذ سے استنجا کرنا اگر چہ اس پر کچھ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو ممنوع ہے۔

استنجا کرنے کا طریقہ

جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ

Marfat.com

کو نہ دیکھے اور نہ اس نجاست کی طرف دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی اور دیر تک بھی نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا خطرہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنگارے، نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے، نہ بیکار بدن کو چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم سے سر جھکائے رہے۔ جب فارغ ہو جائے تو مرد اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سوتے کہ جو قطرے رکے ہوئے ہوں نکل جائیں پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے۔

اور سیدھا کھڑا ہونے سے قبل اپنا بدن چھپا لے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لئے بیٹھے اور پہلے تین تین بار ہاتھ دھوئے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کے جائے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے جن پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم۔

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے۔ پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بو باقی نہ رہے اور کھڑے ہو کر اپنی مقعد کو خشک کر لیں کپڑے سے یا ہاتھ

Marfat.com

سے پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طُهُوْرًا وَالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَ قَائِدًا وَ دَلِیْلًا اِلَی اللّٰهِ وَ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَ مَحِّصْ ذُنُوْبِیْ﴾

سب تعریفیں اللہ کے لے ہیں جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا۔ اے اللہ تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔

استنجا تین قسم پر ہے

سنت ۔واجب۔ اور فرض

سنت: ۔ ہر وہ ناپاکی جو سبیلین (دونوں راستوں) سے نکلے جب تک مخرج (نکلنے کی جگہ) سے آگے نہ بڑھے تو استنجا کرنا سنت ہے۔

واجب: ۔ اور اگر نجاست آگے بڑھ جائے اور ایک درہم کی مقدار ہو تو اس نجاست کا دور کرنا پانی کے ذریعہ سے واجب ہے۔

فرض : ۔اور اگر وہ ناپاکی درہم سے زیادہ ہے تو اس کا دھونا فرض ہے۔

Marfat.com

استنجاء کے لئے تین الفاظ مستعمل ہیں

استنجاء ۔ استبراء ۔ استنقاء

استنجاء :۔ پیشاب کے بعد پتھر یا پانی کا استعمال کرنا۔

استبراء:۔ ٹہلنا یا کھنکارنا تا کہ پیشاب کا اثر زائل ہو جائے اور اس کو قطروں کے رکنے پر اطمینان حاصل ہو جائے۔

استنقاء:۔ پاکیزگی اور صفائی کا حاصل کرنا بایں طور کہ ڈھیلے لینے کے وقت ڈھیلے یا پانی سے استنجا کرتے وقت انگلیوں سے اتنا ملے کہ بدبو جاتی رہے۔

استنجاء کے مستحبات

مسئلہ:۔ آگے اور پیچھے سے پیشاب پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج پر نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھوڈالنا مستحب ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین نہیں بلکہ جتنے ڈھیلوں سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی۔ اگر تین ڈھیلے لئے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم از کم تین ہو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے اگر چار سے صفائی ہوئی تو ایک اور ملا لے تا کہ طاق ہو جائیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ

مسئلہ: ۔ پاخانہ کے بعد مرد کے لئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ موسم گرما میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کو لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور موسم سرما میں اس کے برعکس یعنی پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو لے آئے دوسرا آگے سے پیچھے کو تیسرا پیچھے سے آگے کو آئے۔

مسئلہ:۔ عورت ہر موسم میں ڈھیلا اس طرح استعمال کرے جس طرح مرد موسم گرما میں استعمال کرتا ہے۔

مسئلہ: ۔ پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا بعد استعمال کے بائیں جانب ڈال دینا اس طریقہ پر کہ جس رخ پر نجاست لگی ہو نیچے رہے تو یہ مستحب ہے۔

پانی سے استنجاء کرنے کا مستحب طریقہ

مسئلہ:۔ پائخانہ کے بعد پانی سے استنجاء کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرا نہ لگے پہلے درمیانی انگلی اونچی رکھے پھر اس کے ساتھ والی اونچی رکھے پھر چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی اونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک چکنائی جاتی رہے۔ ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جاتی ہے عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بنسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بھی نہ بیٹھے طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو جاتے ہیں مگر پھر ہاتھوں کو دھونا اور مٹی لگا کر مستحب ہے (فوائد) مٹی کی جگہ صابن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

مسئلہ: ۔ پاخانہ کو جاتے ہوئے مستحب ہے کہ بیت الخلاء سے باہر یہ دعا پڑھ لے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾

پھر بایاں قدم بیت الخلاء میں داخل کرے۔فارغ ہو کر نکلتے وقت داہنا قدم پہلے باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے ﴿غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ﴾ یا یہ پڑھے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَ اَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ﴾

مسئلہ: ۔ روزے کی حالت میں زیادہ پھیل کر بیٹھے اور نہ مبالغہ کرے۔

پانچوں انگلیوں کے عربی نام

انگوٹھا ابہام،شہادت کی انگلی سبابہ، بیچ کی انگلی وسطیٰ ،اس کے ساتھ والی بنصر ،سب سے چھوٹی خنصر۔

متفرق مسائل

مسئلہ: ۔ کنکر پتھر پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی بلا کراہت استنجاء جائز ہے۔

مسئلہ: ۔ مرد لنجا ہو یعنی ہاتھوں سے معذور ہو تو اس کی بیوی استنجاء کرا سکتی ہے اور اگر عورت ایسی ہے تو اس کا شوہر کرا سکتا ہے اور اگر مرد کی بیوی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار مثلاً بیٹا بیٹی بہن بھائی کہ بھائی کو بھائی بہن کو بہن باپ کو بیٹا ماں کو بیٹی استنجاء کرا سکتے ہیں بلکہ معاف ہے

مسئلہ: ۔ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں بعض اس کو پھینک

دیتے ہیں یہ اسراف میں داخل ہے مگر وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء کرنا خلاف اَولیٰ ہے۔

مسئلہ: ۔ ڈھیلا نہ مل سکے یا ڈھیلا استعمال کرنے کی جگہ نہ ہو تو ہاتھ سے ہی استنجاء کیا جائے گا۔

استنجاء کے مسائل ختم

افسوس صد افسوس جس کو استنجاء کرنا بھی نہ آتا ہو وہ حضور اقدس ﷺ کے علم غیب کا انکار کرتا ہے اور تنقیص شان مصطفیٰ ﷺ کو موضوع سخن بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ کتاب ہذا میں استنجاء کے متعلق کتنی حدیثیں بیان کی گئی ہیں؟

(۲):۔ استنجاء کے مکروہات میں سے پانچ مکروہات بیان کریں؟

(۳):۔ استنجاء کے ممنوعات میں سے پانچ ممنوعات بیان کریں؟

(٤):۔ استنجاء کا طریقہ سپرد قلم کریں؟

(٥):۔ عربی میں پانچ انگلیوں کے نام لکھیں؟

(٦):۔ طہارت خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اور بعد کی دعا تحریر کریں؟

(۷):۔ استنجاء کتنی قسم پر ہے؟

(۸):۔ استنجاء کے مستحبات میں سے کم از کم چار سپرد قلم کریں؟

(۹):۔ پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

(۱۰):۔ ڈھیلوں کے استعمال کرنے کا مستحب طریقہ بتائیں؟

تلک عشرة کاملة

Marfat.com

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا
بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ

۱۲واں باب

۳۵

باب التیمم

باب التیمم

ارشادخداوندی

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ﴾ (النساء ٤:٤٣ ، المائدة ٥:٦)

ترجمہ: اوراگرتم مریض ہو یا سفر میں ہو یا آئے تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے یا قربت کی ہو تم نے اپنی عورتوں سے پھر نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرو تم پاک مٹی سے تو مسح کرو تم اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر ۱:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے کہ جب بیدا یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے میری ہیکل ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لئے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی اقامت کی نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔لوگوں نے حضور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی کہ آپ کی بیٹی نے یہ کیا کیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو ٹھہرالیا اور نہ یہاں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے (میرے والد گرامی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور

لوگوں کوروک لیا ہے حالانکہ نہ یہاں پانی تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور مجھ سے خفا ہو ئے اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ سے کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر یہ کہ حضور اقدس ﷺ میرے زانوؤں پر آرام فرما رہے تھے تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور ﷺ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آیت تیمم ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا الخ﴾ نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی تمہاری بدولت اور بھی بہت برکات ملیں) آپ فرماتی ہیں میری سواری کا اونٹ جب اٹھایا گیا تو وہ ہیکل اس کے نیچے سے ملی۔

(رواہ البخاری)

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں حضور اقدس ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں سے جن سے ہم کو اور لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱):۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں۔

(۲):۔ اور ہمارے لئے روئے زمین مسجد بنادی گئی۔

(۳):۔ اور جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۳:۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم فخر بنی آدم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگر چہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے یعنی غسل و وضو کرے کہ یہ اس کے

لئے بہتر ہے۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

حدیث نمبر٤:۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ دو شخص سفر پر گئے اور نماز کا وقت آ گیا ان کے پاس پانی نہ تھا پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کر لیا دوسرے نے اعادہ نہ کیا۔ پھر جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا اس سے فرمایا تجھے دوگنا ثواب ہے۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی)

حدیث نمبر٥:۔ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے حضور انور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے۔ ملاحظہ فرمایا ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کون سی چیز مانع تھی؟ عرض کی: مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں۔ ارشاد فرمایا: مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔

(صحیحین)

حدیث نمبر٦:۔ حضرت ابوجہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ بئر جمل کی جانب تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کو سلام کیا حضور اقدس ﷺ نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

(صحیحین)

نوٹ:۔ یہ تمام احادیث بہار شریعت سے لی گئی ہیں۔

Marfat.com

مسائل تیمّم

مسئلہ: ۔جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے پانی نہ ہونے کی دس صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: ۔ یہ کہ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ بیمار ہونے کا یا دیر میں اچھا ہونے کا اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہو تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی حکیم حاذق جو ظاہر افاسق نہ ہو اس نے اسے بتایا ہو کہ پانی استعمال کرے گا تو بیماری بڑھے گی اس صورت میں تیمم کرنا جائز ہے۔

دوسری صورت:۔ یہ کہ ایسی جگہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل دور تک پانی نہ ملتا ہو۔

میل کی مقدار یہ ہے

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے کہ برید چار فرسخ کا ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور میل ایک ہزار باع کا ہوتا ہے باع چار ہاتھ کا اور ایک ہاتھ چوبیس انگلیوں کا اور ایک انگلی کی موٹائی چھ جو کے برابر جو اس طرح رکھے جائیں کہ ایک جو کی کمر دوسرے جو کے پیٹ سے ملی ہو اور جو خچر کی دم کے چھ بالوں کے برابر ہے۔

اور صاحب مراقی الفلاح نے میل کی مقدار چار ہزار قدم بیان کی ہے اور قدم ڈیڑھ ہاتھ کا بیان کیا اس صورت سے ایک میل چھ ہزار ہاتھ لمبا ہے بہر حال مقصود یہ ہے کہ غالب گمان یہ ہو کہ پاک پانی ایک میل سے کم فاصلہ پر دستیاب نہیں۔

Marfat.com

ہاں یہ خیال ضرور رہے کہ جس جانب جارہا ہے اس جانب سے پانی دو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو تو تیمم جائز اور اس سے دائیں بائیں پیچھے وغیرہ کا ایک میل کا حکم ہے اس لئے کہ آنے جانے میں دو میل کا فاصلہ بن جاتا ہے۔

تیسری صورت: ۔ یہ کہ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا شدید بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز نہ ہو جسے نہانے کے بعد اوڑھے نہ ہی آگ ہو جسے تاپے تو تیمم جائز ہے۔

چوتھی صورت: ۔ یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ پانی دشمن کے قریب ہے تو خطرہ ہے دشمن نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا تو تیمم جائز ہے۔

پانچویں صورت: ۔ یہ کہ پانی تو ہے مگر اس کے حاصل کرنے کے اسباب نہیں مثلاً کنواں ہے مگر اس سے پانی نکالنے کے لئے ڈول رسی وغیرہ نہیں تو اس صورت میں تیمم جائز۔

چھٹی صورت: ۔ یہ کہ پیاس کا خوف ہے یعنی اس کے پاس پانی موجود ہے مگر وضو یا غسل کرتا ہے تو پیاسا رہ جائے گا یا اس کا دوسرا مسلمان ساتھی ہے یا اس کا کوئی جانور ہے (اگرچہ کتا ہی کیوں نہ ہو) جس کی دیکھ بھال نگہداشت اس کے ذمہ ہے پانی اس قدر ہے کہ اس سے غسل یا وضو کرے تو اس کا ساتھی یا اس کا جانور پیاسے رہیں خواہ یہ صورت وقتی طور پر پیش آئے یا آئندہ اس کا اندیشہ ہے اور دور تک پانی بھی اس سے زائد دستیاب نہ ہو تو اس صورت میں تیمم جائز۔

ساتویں صورت: ۔ یہ کہ پانی بہت مہنگا ہو یعنی اس جگہ قیمتاً ملتا ہو تو معمول کے مطابق اس جگہ پانی کا جو بھاؤ ہو اس سے کہیں زیادہ پانی مہنگا ہے تو اس صورت میں تیمم

Marfat.com

جائز اگر قیمت میں زیادہ مہنگا نہیں تو تیمم جائز نہیں۔

آٹھویں صورت:۔ اگر کسی قافلہ کے ساتھ سفر کر رہا ہے پانی تلاش کرنے کی صورت میں یہ گمان ہے کہ قافلہ سے بچھڑ جائے گا تو تیمم جائز ہے۔

نویں صورت:۔ یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے خواہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے یا زوال کا وقت آ جائے دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

دسویں صورت:۔ غیر ولی کو جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم جائز ولی کے لئے نہیں کیونکہ ولی کا تو لوگ انتظار کریں گے غیر ولی کا نہیں کریں گے اور لوگ ولی کی شرکت و اجازت کے بغیر پڑھ بھی لیں تو ولی دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ محض خیال ہی سے بیماری کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو تیمم جائز نہیں یا کسی کافر یا فاسق یا غیر تجربہ کار طبیب و ڈاکٹر نے کہا کہ اگر غسل یا وضو کرے گا تو بیماری بڑھ جائے گی تو اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ:۔ بے وضو کے اکثر اعضائے وضو یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو تیمم جائز۔

مسئلہ:۔ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو تیمم جائز ہے ایسے ہی اگر کسی کے ہاتھ پھٹ گئے خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو تیمم کر سکتا ہے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے جسم پر نہیں تو گلے سے نہائے پورے جسم پر پانی بہائے اور پورے سر کا مسح کر لے۔

مسئلہ:۔ تیمم کر کے نماز شروع کر دی بحالت نماز کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ پانی دے دیگا تو اسے چاہیے کہ نماز توڑ دے اور پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور نماز پوری کر دی اب اگر اس نے خود یا اس نمازی کے مانگنے پر پانی دے دیا تو اس نماز کا اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دے دیا جب بھی اعادہ کرے۔

مسئلہ:۔ پانی موجود ہے مگر اس قدر کہ صرف آٹا گوندھنے کے کام آسکے یا وضو و غسل کے لئے تو پانی سے آٹا گوندھے اور تیمم کرے مگر شوربے کی ضرورت کے لئے تیمم جائز نہیں کیونکہ شوربے کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے آٹے کے بغیر گزارہ مشکل ہے۔

مسئلہ:۔ سلام کا جواب دینے یا درود شریف پڑھنے، وظائف وغیرہ کرنے یا سونے کے لئے یا مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پاک پڑھنے کے لئے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لئے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے نہانے کے اسباب ڈول رسی بالٹی وغیرہ مسجد میں ہو اور کوئی ایسا بھی نہ ہو جو لا دے تو تیمم کرے اور مطلوبہ چیز جلدی لے آئے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ مسجد میں سویا اور نہانے کی ضرورت پڑ گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ قرآن پاک چھونے کے لئے یا سجدہ تلاوت کے لئے یا سجدہ شکر کے لئے تیمم کرنا جائز نہیں جبکہ پانی پر قدرت ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عورت حیض ونفاس سے فارغ ہوئی پانی پر قادر نہیں تو تیمم کر لے۔

مسئلہ:۔ مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اس کے بدن کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا یا نعش اس قدر خراب ہوگئی کہ غسل دینا دشوار ہے تو اسے تیمم کرایا جائے

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی دستیاب ہے کہ جس سے تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز کے بلانیت بجالائے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں تیمم کرتا ہے تو نہیں ٹپکتے تو اسے لازم ہے کہ تیمم ہی کرے۔

مسئلہ:۔ وضو بھی کرنا ہے اور نہانے کی بھی حاجت ہے اور پانی اس قدر ہے کہ یا وضو کر سکتا ہے یا غسل تو پانی سے وضو کرے اور غسل کے لئے تیمم کرے۔

کس تیمّم سے نماز جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ:۔ نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لئے کیا گیا ہے جو بلا طہارت جائز نہ ہو مثلاً مسجد میں جانے یا نکلے یا قرآن مجید چھونے یا اذان واقامت (یہ سب عبادتیں مقصودہ نہیں)

Marfat.com

یا سلام کرنے، یا سلام کا جواب دینے، یا زیارت قبور کرنے، یا دفن میت، یا بے وضو نے حفظ قرآن مجید پڑھنے کے لئے تیمم کیا ہو کہ ان کے لئے طہارت شرط نہیں ان مذکورہ چیزوں کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لئے تیمم کیا اس کے سوا کوئی دوسری عبادت بھی جائز نہیں۔

عبادت مقصودہ کیا ہے؟

عبادت مقصودہ:۔ وہ عبادت ہے جو بذات خود فرض ہو کسی دوسری عبادت کے تابع ہو کر فرض نہ ہو مثلاً نماز پڑھنا اور قرآن پاک چھونا عبادت مقصودہ ہیں اور وضو وغسل وتیمم وغیرہ اس لئے عبادت ہیں کہ نماز اور تلاوت قرآن پاک بغیر ان کے نہیں ہو سکتے لہذا نماز اور تلاوت قرآن پاک عبادت مقصودہ ہوئے، وضو وغسل وتیمم وغیرہ عبادت غیر مقصودہ ہیں۔

مسئلہ:۔ جنبی تھا تو اس نے جنابت دور کرنے طہارت حاصل کرنے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے کیونکہ جنبی کے تیمم کرنے کا پہلا مقصود پاکی ہوگا اور پاکی کی نیت سے تیمم کیا جائے تو اس سے نماز ہو جاتی ہے اور جنبی نہیں تھا صرف بے وضو تھا تو اس نے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں۔

ایسے ہی اگر کوئی شخص مسجد میں سویا اس کو احتلام ہو گیا اب اگر باہر آنے کے لئے تیمم کیا تو اس سے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ اس تیمم کا مقصد صرف مسجد سے باہر نکل جانا ہے کسی عبادت مقصودہ کے لئے نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ جنبی نے تلاوت قرآن پاک کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ سجدہ شکر کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ:۔ دوسرے کو تیمم کرانے کا جو طریقہ سکھایا اس بھی نماز درست نہیں۔

مسئلہ:۔ نماز عیدین، جنازہ یا سنتوں کے لئے اس غرض سے تیمم کیا کہ اگر وضو کرتا ہے تو یہ نمازیں جاتی رہیں گی یعنی نماز جنازہ اور عیدین نہیں مل سکیں گی تو اس تیمم سے صرف وہ خاص نماز (جس کے لئے تیمم کیا ہے) پڑھ سکتا ہے کوئی دوسری نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ یا عیدین کے لئے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی نہ تھا اب اس تیمم سے دیگر نمازیں پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ:۔ سجدہ تلاوت کے لئے جو تیمم کیا اس سے بھی دیگر نمازیں پڑھنی جائز ہیں۔

مسئلہ:۔ جس پر نہانا فرض ہے اس پر یہ ضروری نہیں کہ غسل اور وضو کے لئے علیحدہ علیحدہ تیمم کرے بلکہ دونوں کا ایک تیمم ہے ایک ہی نیت میں دونوں کی نیت کرے دونوں ہو جائیں گے۔

مسئلہ:۔ بیمار یا بے دست و پا خود بخود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا اسے تیمم کرا دے اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ تیمم کرنے والے کی نیت چاہیئے۔

Marfat.com

تیمّم کے فرض

تیمم میں تین فرض ہیں۔

(۱) **نیت:**۔ اگر کسی نے زمین پر ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا تو اس سے تیمم نہ ہوگا کیونکہ نیت نہ کی۔

(۲) **سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا:**۔ اس طرح کہ منہ کا کوئی حصہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ ہاتھ پھیرنے سے رہ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ منہ کی چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے۔

منہ کی لمبائی جہاں پیشانی کے عموماً بال اگتے ہیں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے منہ کے اس حصہ میں داڑھی، مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے بھوؤں کے نیچے آنکھوں سے اوپر اور ناک کے حصہ زیریں کا خاص خیال رکھیں اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان جگہوں پر اگر ہاتھ نہ پھیریں گے تو تیمم نہیں ہوگا۔

مسئلہ:۔ عورت نے ناک میں پھول پہنے ہوں تو پھول اتار دے ورنہ پھول کی جگہ رہ جائے گی اور تیمم نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ نتھنوں کے اندر مسح کرنے کی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً ظاہر رہتا ہے اس پر مسح کرنا ضروری ہے اور اگر مسح کرتے وقت ہونٹ بند کر لئے تیمم نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

(۳)۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں خیال رکھنا ضروری

Marfat.com

ہے کہ بال برابر بھی جگہ اگر ہاتھ پھیرنے سے رہ جائے تیمم نہ ہوگا اس کی احتیاطیں وضو سے بھی زیادہ ہیں۔

مسئلہ:۔ انگوٹھی چھلے پہنے ہوں ان کو اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا ضروری ہے عورتوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے کنگن چوڑیاں جتنے زیوارت پہنے ہوں سب کو اتار کر یا ہٹا کر زیورات والی جگہ پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ:۔ جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ایک پہنچے تک کٹا ہو تو بقیہ کہنیوں تک جتنا ہاتھ باقی رہ گیا اس پر مسح کیا جائے اور اگر کہنیوں سے اوپر کٹ گیا ہے تو اسے بقیہ ہاتھ کا مسح کرنے کی ضرورت نہیں اگر کرے تو بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تو تیمم نہ ہوگا اور اگر ایک ضرب سے منہ اور ایک ہاتھ کا مسح کر لیا تو تیمم ہو گیا مگر خلاف سنت ہے۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

تیمم کی سنتیں

تیمم کی دس سنتیں ہیں

(۱)۔بسم اللہ شریف پڑھنا۔

(۲)۔ہاتھوں کوزمین پر مارنا۔

(۳)۔انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(٤)۔ہاتھوں کوجھاڑنا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کودوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی آواز نکلے۔

(٥)۔زمین پر ہاتھ مار کر واپس لوٹا دینا۔

(٦)۔ پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۷)۔دونوں کا مسح پے در پے کرنا۔

(۸)۔پہلے دائیں ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹)۔داڑھی کا خلال کرنا۔

(۱۰)۔انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ سے تیمم کیا تو انگلیوں کا خلال فرض ہے۔

Marfat.com

ہاتھوں کے مسح کا بہتر طریقہ

ہاتھوں کے مسح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹ تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یونہی داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

اس کے علاوہ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک دم پوری ہتھیلی اور انگلیوں کا مسح کرلیا تب بھی تیمم ہوگیا خواہ کہنی سے انگلیوں کے سروں کی طرف آئے یا انگلیوں کے سروں سے کہنی تک جائے مگر پہلا طریقہ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک آنا یہ خلاف سنت ہے

مسئلہ:۔ اگر تین انگلیوں سے مسح کیا تو تیمم ہوگیا اگر ایک انگلی یا دو انگلیوں سے تیمم کیا تو تیمم نہ ہوا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ تیمم ہونے کی صورت میں دوبارہ تیمم نہ کرے۔

ان چیزوں کا بیان جن سے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ:۔ ہر وہ چیز جو جنس زمین سے ہے اس کے ساتھ تیمم جائز ہے اور جو جنس زمین سے نہیں اس کے ساتھ تیمم جائز نہیں۔ جنس زمین کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز جو جلانے سے جل کر راکھ نہ ہو نہ پگھلے نہ نرم ہو اس کے ساتھ تیمم جائز ہے جیسے ریت، چونا، سرمہ، ہڑتال، گندھک، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ:۔ گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔

مسئلہ:۔ مسجد کی دیوار سے تیمم جائز ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسجد کی دیوار پر تیمم کرنا ناجائز ومکروہ ہے، یہ کہنا سمجھنا سراسر غلط ہے۔

مسئلہ:۔ جس جگہ ایک نے تیمم کرلیا دوسرا بھی کرسکتا ہے۔

ان چیزوں کا بیان جن سے تیمم کرنا جائز نہیں

مسئلہ:۔ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوجاتی ہو جیسے لکڑی گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی ہو یا نرم ہوجاتی ہو جیسے سونا چاندی تانبا پیتل لوہا وغیرہ ان سے تیمم جائز نہیں کہ یا تو جلنے والی ہیں یا پگھلنے والی اور نرم ہونے والی ہیں۔

مسئلہ:۔ دھاتیں سونا چاندی وغیرہ زمین سے نکال کر پگھلا نہ گئی ہوں کہ ان پر مٹی کا اثر باقی ہے تو اس سے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ:۔ مشک، عنبر، کافور، لوبان سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ راکھ، سونے، چاندی اور فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ موتی اور سیپ سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں جو کان سے نکلتا ہے اس سے تیمم جائز ہے۔

ان چیزوں کا بیان جن سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے

مسئلہ:۔ ناقض وضو، ناقض تیمم ہیں یعنی جو چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں وہ تیمم کو بھی توڑ دیتی ہیں اور ان پر ایک زیادہ یہ کہ پانی پر استعمال کی قدرت بھی تیمم کو توڑ دیتی ہے۔

سوالات

(۱)۔ تیمم کی شرائط بیان کریں؟

(۲)۔ تیمم کے فرائض بیان کریں؟

(۳)۔تیمم کی سنتیں کس قدر ہیں اور کیا کیا ہیں؟

(٤)۔ ہاتھوں پر مسح کا طریقہ بیان کریں؟

(٥)۔ ان چیزوں کا بیان کریں جن سے تیمم کرنا جائز ہے؟

(٦)۔ ان چیزوں کا بیان کریں جن سے تیمم کرنا جائز نہیں؟

(۷)۔ان چیزوں کا بیان کریں جن سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

(۸)۔تیمم کا ذکر کون کونسے پارہ میں ہے؟

(۹)۔تیمم کے متعلق کوئی سی تین احادیث بیان کریں؟

(۱۰)۔تیمم سے کون سی نماز جائز ہے اور کون سی جائز نہیں؟

Marfat.com

قوانین صرف کو سمجھانے والی لاجواب کتاب

قانون صرف

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ

☆ اس کے مقدمہ میں تعریفات اٹھ اقسام بوضاحت بیان کی گئی ہیں۔

☆ سبھ اقسام مختصر اور جامع انداز میں بیان کی گئی ہیں۔

☆ صیغہ کی بنا نہایت تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

☆ قوانین میں بڑی جامعیت ہے۔

☆ تمام کتاب جامع مسجد محمدیہ نوریہ میں باوضو لکھی گئی ہے۔

☆ ۱۶ قانون نمبروار لکھ کر ان کی بہترین شرح مثالیں دے کر بیان کی گئی ہے۔

☆ صحیح کا باب ضَرَبَ یَضْرِبُ نقشہ میں لکھ کر صیغہ اس کا ترجمہ اور پھر جواس میں ضمیر ہے مثلاً بارز یا مستتر وہ بھی لکھ دی ہے۔

☆ علماء، طلباء، طالبات کیلئے بہت مفید، بہت مفید، بہت مفید ہے۔

Marfat.com

اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ ۔

○

۱۳واں باب

Marfat.com

موزوں پر مسح کا بیان

احادیث رسول مقبول ﷺ

حدیث نمبر۱:۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) کیا آپ بھول گئے؟ فرمایا تو بھولا مجھے رب تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا۔ (ابو داؤد)

حدیث نمبر۲:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت فرمائی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (دار قطنی)

حدیث نمبر۳:۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے کہ تین دن اور تین راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔

(رواہ الترمذی والنسائی)

حدیث نمبر۴:۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزوں کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح کے لئے بہتر ہوتا۔

(رواہ ابو داؤد)

حدیث نمبر۵:۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

Marfat.com

فقہی مسائل

مسئلہ:۔ موزوں پر مسح حدثِ اصغر میں مردوں اور عورتوں کے لئے جائز ہے اگر چہ موزے چمڑے کے سوا کسی گاڑھی چیز کے ہوں موزوں کا تلا چمڑے کا ہو یا کسی اور چیز کا ہو۔

مسئلہ:۔ مسح وضو کے لیے ہے غسل کے لیے نہیں لہذا جس پر غسل فرض ہو وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

موزوں پر مسح کے جواز کے لیے سات شرطیں ہیں

اول:۔ موز . ، ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایک انگل کم ہوں جب بھی مسح درست ہے جبکہ ایڑھی نہ کھلی ہو۔

دوم:۔ ان موزوں کو پہن کر لگا تار چلنے کا امکان ہو چنانچہ شیشے لکڑی لوہا وغیرہ کے موزوں پر مسح جائز نہ ہوگا۔

سوم:۔ موزے چمڑے کے ہوں یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی کسی گاڑھی چیز کے۔

چہارم:۔ دونوں موزوں کا پیروں کو دھونے کے بعد پہننا اگر چہ وضو کو پورا کرنے سے قبل ہو بشرطیکہ وضو کے پیش آنے سے پہلے وضو کو پورا کر لیا ہو۔

پنجم:۔ نہ حالت جنابت میں پہنے ہوں نہ پہننے کے بعد جنب ہوا ہو۔

ششم:۔ مدت کے اندر پہنے ہوں مقیم کی مدت ایک دن ایک رات، مسافر کی

Marfat.com

مدت تین دن تین راتیں۔

ہفتم:۔ کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہو تو بھی مسح ہو سکتا ہے اگر دونوں موزے تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ کا ہے تو بھی مسح جائز ہے۔ سلائی کھل جائے تب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم پھٹے ہوں تو مسح جائز ہے تین انگل سے زیادہ ہو تو مسح جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ پھٹے ہوئے کی یہ مقدار ٹخنوں سے نیچے ہے ٹخنوں کے اوپر جسقدر پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ اور متفرق مسائل

مسح کرنے کا طریقہ

مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

مسئلہ:۔ انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی ہے اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ابھی ہاتھ میں تری باقی ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ نئی تری سے مسح کرے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ مسح میں نہ نیت ضروری ہے نہ تین بار سنت بلکہ ایک بار بھی کر لینا کافی ہے

مسئلہ:۔ اگر ایک ہی انگل سے تین بار تین جدید پانیوں سے تین جگہ مسح کیا جب بھی مسح ہو گیا اور اگر مسح میں سنت ادا نہ ہوئی اور ایک ہی جگہ مسح بار بار کیا یا ہر بار انگلیوں کو تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔

موزوں پر مسح کے فرائض

مسئلہ:۔ موزوں پر مسح کے دو فرائض ہیں۔

(۱):۔ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲):۔ موزوں کی پیٹھ پر ہونا۔

مسئلہ:۔ موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنوں یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔

موزوں پر مسح کی سات سنتیں ہیں

پوری(۱) تین(۲) انگلیوں(۳) کے پیٹ(۴) سے مسح کرنا اور پنڈلی(۵) تک کھینچنا(۶) اور مسح کرتے وقت انگلیاں(۷) کشادہ رکھنا سنت ہے۔

مسئلہ:۔

(۱):۔ انگلیوں کی پشت سے مسح کیا

(۲):۔ یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا

(۳):۔ یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا

(٤):۔ یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں

(٥):۔ یا ہتھیلی سے مسح کیا ان سب صورتوں میں مسح تو ہو گیا مگر خلاف سنت ہے۔

موزوں پر مسح کی مدت

مسئلہ:۔ مسافر کے لیے مدت مسح تین دن تین راتیں ہیں اور مقیم کے لیے مدت مسح ایک دن ایک رات ہے۔

مسئلہ:۔ مدت مسح کی ابتداء حدث (وضو ٹوٹنے) کے بعد سے ہے جو موزوں کو پہننے کے بعد پیدا ہوا اور اگر مقیم نے مسح کیا پھر مدت (ایک دن ایک رات) پوری ہونے سے پہلے مدت سفر پر چل نکلا تو وہ مدت مسافر تین دن تین راتیں پوری کرے اور اگر ایک دن ایک رات مدت پوری کرنے کے بعد سفر ختم ہو گیا تو وہ موزوں کو نکال دے ورنہ ایک دن ایک رات مدت پوری کرے۔

مسئلہ:۔ مدت مسح کی ابتداء موزے پہننے کے بعد سے وضو ٹوٹنے کے وقت سے ہے مثلاً دو بجے وضو کر کے اور پاؤں دھو کر موزے پہنے پھر مغرب تک وہی وضو رہا تو اب مدت مسح بعد مغرب شروع ہو گی مقیم ہے تو اگلے روز بعد مغرب مدت مسح ختم ہو گی یعنی مغرب سے مغرب تک ۲۴ گھنٹے گزار کر اور مسافر ہے تو تین دن تین راتیں یعنی مغرب سے چوتھے دن کی مغرب تک ۷۲ گھنٹے گزار کر مدت مسح ختم ہو گی۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب

Marfat.com

کن چیزوں سے مسح ٹوٹتا ہے

(۱):۔ جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲):۔ مدت مسح پوری ہونے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ وضو اگر نہ ٹوٹا ہو تو مسح ٹوٹنے کی صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کرے۔

(۳):۔ موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگر چہ ایک ہی اتارا ہو۔

(٤):۔ اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر آجائے تو مسح جاتا رہے گا۔

مسئلہ:۔ موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اس میں اعتبار نہیں۔ موزے اتار دینے یا موزے سے آدھے سے زیادہ پاؤں کے باہر آجانے سے ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

(٥):۔ موزہ ڈھیلا ہونے کی صورت میں ایڑی موزہ سے باہر آجائے تو مسح نہ ٹوٹے اگر اتارنے کی نیت سے قصداً ایڑی موزہ سے باہر کی تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

کن چیزوں پر مسح کرنا جائز نہیں

مسئلہ:۔ عمامہ، برقعہ، نقاب، ٹوپی، دستانوں، جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔

پٹی وغیرہ پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ:۔ اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا کوئی اور بیماری ہو

ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو ان پر بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور اگر یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے۔ (بہار شریعت)

سبحان اللہ ! شریعت کے احکام صاحب عذر کے لیے کتنے آسان ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی پھوڑے یا زخم پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کرے یہی حکم پلستر کا ہے۔

اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہیں تو بے مسح کیے پٹی کرنا جائز نہیں۔

اور زخم کے گرداگرد پانی بہانا ضرر کرتا ہو تو دھونا ضروری نہیں اگر ضرر کرتا ہو تو اس پر مسح کرلیں۔

اور اگر اس پر مسح بھی نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں۔

اور اگر پٹی پر مسح نہ کر سکتا ہو تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام آجائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ ہو تو فوراً مسح کرلے۔

اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔

پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں

پھر اتنا آرام آجائے کہ زخمی عضو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً عضو پر مسح کرلے۔

پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو پانی بہائے۔

Marfat.com

غرض: یہ کہ اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو جائے اور جس قدر حاصل ہوتی جائے اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ پر اکتفا کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی یا پلستر لگایا گیا اس کا بھی یہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔

مسئلہ:۔ تختی یا پٹی کھل جائے اور ابھی باندھنے کی ضرورت باقی ہے تو اس کا حکم موزوں پر مسح کی مانند نہیں یعنی دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا پہلا مسح کافی ہے۔

مسئلہ:۔ اور یہ دھونے کی مانند ہے پس موزوں پر مسح کی طرح کسی مدت پر موقوف نہ ہوگا اور نہ ہی وضو کے بعد اس پٹی کا باندھنا شرط ہوگا۔

مسئلہ:۔ ایک پیر کی پٹی پر مسح کرنا دوسرے پیر کے دھونے کے باوجود جائز ہوگا اور صحت یاب ہونے سے پہلے پٹی کے گر جانے اتر جانے پر مسح باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ جس پٹی پر مسح کیا ہے اس کی جگہ دوسری پٹی کا بدلنا جائز ہے۔ اور دوسری پٹی پر مسح کا لوٹانا واجب نہ ہوگا لیکن اگر مسح کر لیا جائے تو افضل ہے۔

وضو غسل اور تیمّم کی حکمتیں

وضو کرنے میں حکمت

نماز سے قبل وضو کرنے میں حکمت یہ ہے کہ نماز دل کو پاک کرتی ہے وضو اس لیے کیا جاتا ہے کہ نماز سے قبل جسم پاک ہو جائے کیونکہ ظاہری پاکی باطنی پاکی کا ذریعہ ہوتی ہے۔

وضو کے فرائض کی حکمت

وضو کے چار فرائض کی حکمت یہ ہے کہ اکثر گناہوں میں ان اعضا کا زیادہ حصہ ہوتا ہے یعنی ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک، کان، دماغ، دل وضو میں ہاتھ دھوئے ہاتھوں کے گناہ دھل گئے ہاتھ پاک ہوئے پاؤں دھوئے پاؤں کے گناہ دھل گئے پاؤں گناہوں سے پاک ہوئے منہ دھویا آنکھ کان ناک کے گناہ دھل گئے اور منہ پاک ہوا۔
دل بادشاہ ہے اور دماغ اس کا وزیر دل کو دھویا نہیں جاتا دماغ سر میں ہے اور سر پر مسح کیا جاتا ہے مسح سے دماغ پاک ہوا اور دماغ کے ذریعہ سے دل بھی پاک ہوا۔

پاخانہ، پیشاب، ریح، قے، خون سے وضوٹوٹنے کی حکمت

حضرت آدم علیہ السلام نے گندم کا دانہ کھایا یہ آپ سے بتقاضائے بشریت لغزش واقع ہوئی اور اس میں ہاتھ پاؤں اور منہ نے کام کیا لہٰذا حکم ہوا کہ نماز کے لئے ان ہی اعضا پر پانی بہادو تا کہ وضو کی برکت سے یہ اعضا گناہوں سے شفاف ہو جائیں تو اس کے بعد نماز پڑھو تو وضو چونکہ گندم کی وجہ سے لازم ہوا اور یہ چیزیں پائخانہ ، پیشاب، ہوا خون وغیرہ گندم سے بنتی ہیں اس لیے حکم ہوا کہ جب جسم سے ان چیزوں کا اثر ظاہر ہو تو وضو کرلو۔

غسل کی حکمت

منی کے خارج ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے منی نفس سے خارج ہوتی ہے صرف نفس کو دھونا ہی کافی نہیں ہوگا بلکہ سارے جسم پر پانی بہانا فرض ہوگا اس لیے کہ منی کا تعلق سارے جسم سے ہے کہ ہر عضو کے خون سے بنتی ہے اور اس کے نکلتے وقت سارے جسم کو لذت آتی ہے لہٰذا سارے جسم کا پاک ہونا ضروری ہوا۔

تیمّم کی حکمتیں

پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنے میں حکمت یہ ہے کہ عناصر اربعہ یعنی مٹی، پانی، آگ، ہوا میں دلوں کی شفا اور جسم کی پاکیزگی ہے اس لیے بہت سی چیزیں آگ سے پاک کی جاتی ہیں جیسے مٹی تانبہ وغیرہ کے ناپاک برتن۔

Marfat.com

ہوا سے ناپاک زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے بہت سی صورتوں میں مٹی سے مانجھ کر برتن پاک کیے جاتے ہیں یا مٹی سے رگڑ کر پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔

پانی کے ذریعہ سے تو طہارت حاصل کی جاتی ہے شب و روز مسلمانوں کا معمول ہے غرضیکہ ان عناصر میں طہارت کا اثر ہے لہذا طہارت حکمی یعنی وضو اور غسل کے لیے تو پانی کو تو اصل مانا ہی گیا ہے اور بوقت ضرورت مٹی یا جنس مٹی کو پانی کا نائب قرار دیا گیا ہے کہ مٹی یا جنس مٹی سے تیمم کر لو۔

طہارت کے مسائل آج ۲۰ ستمبر ۱۹۹۵ء بمطابق ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ

بوقت چار بجے سہ پہر مسند تدریس پر ختم ہوئے۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ موزوں پر مسح کے بارے میں کوئی سی تین احادیث سپرد قلم کریں؟

(۲):۔ موزوں پر مسح کی شرائط بیان کریں؟

(۳):۔ موزوں پر مسح کا طریقہ کیا ہے؟

(٤):۔ موزوں پر مسح کے فرائض کیا ہیں؟

(٥):۔ موزوں پر مسح کی سنتیں کیا ہیں؟

(٦):۔ موزوں پر مسح کی مدت کیا ہے؟

(۷):۔ کن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے؟

(۸):۔ کن چیزوں پر مسح کرنا جائز نہیں؟

(۹):۔ پٹی پر، تختی پر، پلستر پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

(۱۰):۔ اگر صحت یابی سے تختی پلستر اتر جائے تو نئی پٹی پر مسح لوٹایا جائیگا یا نہیں؟

تلک عشرة كاملة

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا
تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا حَتّٰى تَغْتَسِلُوا

۱۴واں باب

باب التیمم

باب الغسل

غسل کا بیان از آیات قرآن

آیت نمبر۱:۔﴿یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُواالصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُباً حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا﴾ (پ۵،رکوع٤)

ترجمہ: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرلو مگر سفر کی حالت میں۔

آیت نمبر۲:۔﴿وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا﴾ (پ٦،رکوع٦)

ترجمہ: اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت کرلو۔

احادیث رسول مقبول ﷺ

حدیث نمبر۱:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء یوں فرماتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حدیث نمبر۲:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے نہانے کے لیے

Marfat.com

پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور ﷺ نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ (کہنیوں تک) دھوئے پھر سر کا مسح فرمایا سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پاؤں مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے ایک کپڑا لا کر دیا تو حضور ﷺ نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حدیث نمبر۳:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا حضور اقدس ﷺ نے اس کو کیفیت کی تعلیم دی پھر ارشاد فرمایا کہ مشک آلودہ ایک کپڑا لے کر اس سے طہارت کر عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں؟ فرمایا سبحان اللہ! اس سے طہارت کر ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا پگلی اس خون کے اثر کو صاف کر۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حدیث نمبر۴:۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں فرمایا نہیں تیرے لیے صرف یہی کافی ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہوں کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو چوٹی کھولنا فرض ہے۔

(رواہ مسلم)

Marfat.com

حدیث نمبر۵:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو ہر بال کو دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔

(رواہ الترمذی و ابو داؤد وابن ماجہ)

حدیث نمبر۶:۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوڑ دے کہ اس کو نہ دھوئے تو اس کو آگ کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا یعنی عذاب دیا جائے گا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی لیے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی یعنی سر کے بال منڈوا ڈالے کہ کہیں بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

(رواہ ابو داؤد)

حدیث نمبر۷:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر۸:۔ (حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو کھلے میدان میں نہاتے دیکھا تو منبر پر تشریف لا کر حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے جب تم میں سے کوئی نہائے تو اس پر لازم ہے کہ پردہ کرے۔

(رواہ ابو داؤد)

حدیث نمبر۹:۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالیٰ حق بیان

Marfat.com

فرمانے سے نہیں شرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو کیا اس پر نہانا فرض ہے فرمایا ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے ام سلمہ نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو بچہ کیونکر ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

(رواہ البخاری و مسلم)

فائدہ:۔ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن خدمت نبوی ﷺ میں حاضری سے قبل اور بعد ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں احتلام سے محفوظ رکھا کیونکہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے اور ازواج النبی ﷺ شیطانی مداخلت سے پاک ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو (وہ کیا کرے) فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ جس کو احتلام کا یقین ہے مگر تری نہیں پاتا اس پر غسل نہیں۔ ام سلیم نے عرض کی تو اس صورت میں عورت کیا کرے فرمایا عورتیں مثل مردوں کے ہیں۔ (رواہ ابو داؤد والترمذی)

حدیث نمبر ۱۱:۔ ام المؤمنین سے مروی ہے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(رواہ الترمذی)

حدیث نمبر ۱۲:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ ارشاد فرمایا: وضو کر لو عضو تناسل کو دھو لو

Marfat.com

(متفق علیہ)

اور سو رہو۔

حدیث نمبر۱۳:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ جنب ہوتے کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرماتے

(متفق علیہ)

حدیث نمبر۱۴:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس دوبارہ جانا چاہے تو وضو

(رواہ مسلم)

کرے۔

حدیث نمبر۱۵:۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر اور کتا اور جنب ہو۔

(رواہ ابو داؤد)

حدیث نمبر۱۶:۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں فرشتے تین شخصوں کے قریب نہیں جاتے۔

(۱):۔ کافر مردہ

(۲):۔ خلوق میں لتھڑا ہوا (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے جو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے)

(۳):۔ جنب مگر یہ کہ وضو کرے۔

نوٹ:۔ یہ احادیث بہار شریعت کی ترتیب پر لکھی گئی ہیں۔

Marfat.com

فرائض غسل کے مسائل

غسل کے تین فرائض ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی ہوئی یا ایک بھی صحیح طور پر ادا نہ ہوا غسل نہ ادا ہوگا چاہے جتنا بھی پانی جسم پر بہائے۔

(۱):۔ کلی۔

(۲):۔ ناک میں پانی چڑھانا۔

(۳):۔ تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

کلی کہ منہ کے ہر پرزے گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان میں ہر کروٹ میں اور حلق کے کنارے تک پانی کا بہہ جانا فرض ہے اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لیکر اگل دینے کا نام کلی ہے نہیں بلکہ اس کلی سے مراد یہ ہے کہ پانی منہ میں لے کر باقاعدہ غرارے کیے جائیں کہ منہ کے ہر گوشے اور حصے میں پہنچ جائے۔

مسئلہ:۔ دانتوں کی جڑوں اور کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز ہو جو پانی بہنے سے روکے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر یا تکلیف کا باعث ہو تو معاف ہے۔

ناک میں پانی اوپر چڑھانا یوں کہ دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے اس جگہ کا دھلنا کہ پانی سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

تمام ظاہر بدن۔ یعنی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک ہر بال ہر روئیں پر پانی بہہ جائے یوں کہ بدن کے دائیں بائیں اوپر نیچے آگے پیچھے ہر پرزے ہر روئیں اور ہر بال کے پورے حصے پر پانی بہانا فرض ہے بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر

Marfat.com

بدن پر اِدھر اُدھر ہاتھ پھیرنے اور بدن پر ہاتھ مل لینے کو کافی خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں غسل ہو گیا حالانکہ بدن میں بعض حصے ایسے ہیں کہ اگر پورے خیال اور احتیاط کے ساتھ ان جگہوں کا دھیان نہ رکھا جائے وہاں پانی نہیں پہنچے گا اور بدن کا وہ حصہ خشک رہ جائے گا۔ تو اس طرح اگر آپ منوں کے حساب سے جسم پر پانی بہادیں جب تک فرائض غسل ادا نہ ہوں گے غسل کیسے ہوگا تو فرائض کے ادا نہ ہونے سے رسمی غسل ہوگا۔

فرض غسل کرتے وقت خاص طور پر ان جگہوں پر پانی پہنچانے کا خیال رکھیں۔ مثلاً

❁۔ سر کے بال اگر گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے سننے میں آیا ہے کہ بعض عورتیں صرف جسم پر پانی بہالیتی ہیں اور بالوں کو نہیں بھگوتیں کہ خشک ہونے میں دیر لگے گی ایسی عورتوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب ایک بال بھی خشک رہ جائے غسل نہیں ہوتا تو جب سارے بال ہی خشک رہ جائیں تو غسل کیسے ہوگا؟

❁۔ اگر بال گندھے ہوں تو مرد کے لئے ضروری ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اگر عورت کے گندھے ہوں تو عورت کے لئے رعایت یہ ہے کہ صرف جڑوں کو تر کر دے ☆۔ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی بہانے میں نتھ کو حرکت دے۔

❁۔ کانوں میں بالی وغیرہ زیورات کا وہی حکم ہے جو نتھ کا حکم ہے۔

❁۔ بھوؤں، مونچھوں اور داڑھی کے بالوں کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھلنا۔

❁۔ کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اور اس کے سوراخ۔

❁۔ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بغیر منہ اٹھائے نہ دھلے گا۔

Marfat.com

❁۔بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی لہٰذا ہاتھ اٹھا کر دھونی ضروری ہیں۔

❁۔بازو کا ہر پہلو اور پیٹ کا ہر حصہ دھونا ضروری ہے۔

❁۔ناف اگر تنگ ہو اس میں پانی بہنے میں شک ہو تو انگلی ڈال کر دھوئیں۔

❁۔جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک۔

❁۔ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

❁۔دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

❁۔ذکر اور خصیتین کے ملنے کی جگہ۔

❁۔عورتوں کے لیے خاص احتیاط کے یہ مقام ہیں مثلاً ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا

❁۔پستان اور شکم کے جوڑ کی تحریر۔

❁۔عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ۔

❁۔اگر عورت حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو شرمگاہ میں سے پرانے کپڑے سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے سے ضرر (تکلیف) یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے تو اس پورے عضو پر مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے۔اور پٹی ضرورت کی جگہ سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی ضرورت کی جگہ پر بندھی ہے مثلاً بازو پر زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی پوری گولائی پر اس کا ہونا ضروری ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آجائے گا جہاں پانی تکلیف نہیں پہنچاتا تو اس صورت میں اگر پٹی کا کھولنا ممکن ہو تو کھول کر بدن کے اس تندرست حصے کا دھونا فرض ہے اور زخم پر اگر پٹی کا کھولنا ممکن نہ ہو

Marfat.com

یعنی پٹی کھولنے سے زخم کو تکلیف پہنچے یا جسے پلستر لگا دیا گیا ہو تو ایسے ہی بے کھولے پٹی پر ہی چاروں طرف مسح کر دیا جائے۔

مسئلہ:۔ پکانے والی عورت یا مرد کے ناخن میں آٹا پھنس جائے یا لکھنے والے کے ہاتھ یا ناخن پر سیاہی کا جرم ہو تو غسل ہو جائے گا ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے جو نماز پڑھی ہوگئی۔

مسئلہ:۔ رنگ یا مہندی وغیرہ ہاتھ پاؤں یا بالوں پر لگے ہونے سے غسل میں فرق نہیں آتا۔

تنبیہ:۔ ناخن پالش جرم دار چیز ہے، ناخن کے ایک معمولی سے حصے پر لگی ہو تو بغیر اس کے اتارے غسل وضو وغیرہ نہیں ہوگا اسلامی بہنوں کو اس مسئلہ کا خاص خیال رکھنا چاہیے ناخنوں پر ناخن پالش لگے ہونے سے نہ غسل ہوتا ہے اور نہ وضو، ایسی عورت کا جسم پلید ہی رہتا ہے۔ پھر حیرت ہے ان عورتوں پر جو شادی کے موقع پر لڑکیوں کو دلہن بناتے وقت ان کا میک اپ کرتی ہیں ان کے خیال میں میک اپ کے لوازمات میں سے ناخن پالش بھی اس کا جز ہے اس لیے ناخن پالش خوب انداز سے تھپتی ہیں سمجھتی ہیں سرخی اور ناخن پالش کے بغیر میک اپ ہی نہیں۔ جو اسلامی بہنیں اس کتاب کو پڑھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خود بھی ناخن پالش کی لعنت کو ترک کریں اور اپنی اسلامی بہنوں کو بھی اس مسئلہ سے آگاہ کریں۔

Marfat.com

غسل کی سنتیں

غسل کی حسب ذیل ۱۸ سنتیں ھیں

(۱):۔ غسل کی نیت کرنا۔

(۲):۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھونا۔

(۳):۔ پھر استنجے کی جگہ دھونا خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔

(٤):۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دور کرنا۔

(٥):۔ پھر نماز کا سا وضو کرنا مگر پاؤں نہ دھوئے۔ ہاں اگر چوکی یا تختے پر نہائے تو پاؤں بھی دھوئے۔ یہ پاؤں نہ دھونے کا حکم اس لئے ہے کہ اگر فرش پر پاؤں رکھے تو جسم کا سارا پانی فرش پر گرتا ہے اس لئے پاؤں وضو کے بعد نہ دھوئے بلکہ غسل سے فارغ ہو کر دھوئے

(٦):۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا خصوصا سردیوں میں۔

(۷):۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پانی بہانا۔

(۸):۔ پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی بہانا۔

(۹):۔ پھر سر پر اور تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

(۱۰):۔ پھر جائے غسل سے الگ ہو کر اگر وضو میں پاؤں نہ دھوئے تھے تو دھونا۔

(۱۱):۔ اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا۔

(۱۲):۔ اور بعد نہانے کے تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا۔

(۱۳):۔ اور ملنا۔

Marfat.com

(۱٤):۔ اور ایسی جگہ نہانا کہ جہاں کوئی نہ دیکھے۔ یہ حکم پردہ کے لیے اگر پردہ کی جگہ ہو تو دور جانے کی کیا ضرورت اور اگر وہ جگہ ممکن نہ ہو اور دور جانا بھی ممکن نہ ہو تو پاک کپڑا باندھ کر نہائے کہ ناف سے گھٹنے تک کا ستر ضروری ہے۔

(۱۵):۔ اور غسل کے دوران کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱٦):۔ اور برہنہ حالت میں کوئی دعا وغیرہ نہ پڑھے۔

(۱۷):۔ اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔

(۱۸):۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لینا سنت ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ لفظ (پھر) کے بعد جس جس سنت کا ذکر ہے ان میں ترتیب مسنون ہے تو اگر آگے پیچھے کر دیا تو سنت ادا نہ ہوئی۔ مثلاً دائیں کندھے پر پہلے پانی ڈالنا سنت ہے اور بائیں پر بعد میں اس کے خلاف اگر کیا تو سنت ترتیب وار ادا نہ ہوئی۔

مسئلہ:۔ ستر کھلا ہو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے تہہ بند باندھے تو حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ اگر بہتے پانی میں نہایا جیسے دریا، نہر، ندی، نالہ تو تھوڑی دیر اس میں رکے رہنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وضو وغیرہ سب سنتیں ادا ہو جائیں گی۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ تین بار بدن کو حرکت دے تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینا یا جگہ بدلنے سے تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی مینہ میں نہایا تو چلتے پانی کے حکم میں ہے۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ نیت کے بغیر اگر اتفاقاً پانی میں گھس گیا یا بارش سے خود بخود نہا گیا تو فرض غسل ادا ہو جائے گا اور اگر جنبی تھا تو پاک ہو جائے گا مگر چونکہ نیت نہ تھی اس لیے سنت ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھولنا یا ستر کھول کر نہانا حرام ہے اس طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے جس گھر میں جنبی ہو یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل کرنا فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی تاخیر کر چکا کہ نماز کا وقت آ گیا تو اب فوراً غسل کرنا فرض ہے تاخیر کرے گا تو گنہ گار ہوگا۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جس شخص پر غسل فرض ہے اور وہ کھانا کھانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے یا کم از کم ہاتھ منہ دھو لے اور کلی کرے اور اگر بغیر ہاتھ منہ دھوئے کھا پی لیا تو گناہ نہیں مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے ایسے ہی جنبی آدمی اگر عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وضو کر لے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو گناہ نہیں مگر احتلام والے کو بے نہائے عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔ (بہار شریعت)

جنب کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا (جنب) کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو جنابت کہتے ہیں جنب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرے مندرجہ ذیل چیزیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں۔

(۱):۔ مسجد میں جانا۔

(۲):۔ خانہ کعبہ میں داخل ہونا یا طواف کرنا۔

(۳):۔ قرآن پاک کا چھونا۔

(٤):۔ قرآن پاک کا پڑھنا دیکھ کر یا زبانی۔

(٥):۔ کسی آیت کو لکھنا۔

(٦):۔ تعویذ لکھنا یا چھونا یا انگوٹھی چھونا جس پر مقطعات ہوں۔

وہ چیزیں کہ جن سے غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے وہ پانچ ہیں۔

(۱):۔ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا۔

(۲):۔ احتلام یعنی خواب کی حالت میں منی کا نکلنا۔

(۳):۔ حشفہ یعنی ذکر کا سر عورت کے آگے، پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل فرض کر دیتا ہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے انزال ہو یا نہ بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے دوسرا نابالغ تو بالغ پر فرض ہے کہ غسل کرے اور نابالغ

Marfat.com

کو غسل کا حکم دیا جائے گا۔

(٤):۔ حیض کا ختم ہونا۔

(٥):۔ نفاس سے فارغ ہونا۔

وہ چیزیں کہ جن سے غسل فرض نہیں ہوتا

(١):۔ مذی (٢):۔ ودی

(٣):۔ احتلام بغیر تری کے یعنی خواب میں دیکھے مگر بدن پر یا کپڑے پر منی کا کوئی اثر یا نشان نہ ہو

(٤):۔ داخل کرنا ذکر کا کسی ایسے کپڑے کے ساتھ جو لذت کے حصول سے مانع ہو۔

(٥):۔ حقنہ لینا۔

(٦):۔ انگلی یا اس جیسی کسی چیز کا سبیلین میں سے کسی ایک میں داخل کرنا۔

(٧):۔ جانور یا مردہ شخص سے وطی کرنا (العیاذ باللہ منہ) جب کہ انزال نہ ہو۔

(٨):۔ کسی باکرہ عورت سے ایسا جماع ہو جو اس کی بکارت زائل نہ کر سکے بشرطیکہ انزال نہ ہو

Marfat.com

منی، ودی، مذی میں فرق

مذی اس پتلی قسم کی رطوبت کو کہا جاتا ہے جو شہوت کے وقت منی سے قبل خارج ہوتی ہے اس کی رنگت سفید ہوتی ہے مذی میں اور منی میں دو طرح کا فرق ہے۔

اول:۔ یہ کہ مذی کے خروج کے وقت کوئی شہوت اور لذت حاصل نہیں ہوتی جبکہ منی میں حاصل ہوتی ہے۔

دوم:۔ یہ کہ منی کا خروج قوت اور جست کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس کے خروج کے بعد انتشار ختم ہو جاتا ہے مذی میں یہ سب باتیں نہیں ہوتیں اس کے علاوہ یہ کہ منی کی رنگت زیادہ صاف ہوتی ہے اور کچے چھوہارے کی سی بو اس میں پائی جاتی ہے۔

ودی بھورے رنگ کی ہوتی ہے جو پیشاب کے بعد اور پیشاب سے قبل خارج ہوتی ہے اور پیشاب سے گاڑھی ہوتی ہے۔

پانچ قسم کے غسل مسنون ہیں

(۱):۔ جمعۃ المبارک کا غسل۔

(۲):۔ عیدالفطر کا غسل۔

(۳):۔ عیدالاضحیٰ کا غسل۔

(٤):۔ عرفہ کے دن کا غسل۔

(٥):۔ احرام باندھتے وقت کا غسل۔

Marfat.com

چھبیس (۲۶) قسم کے غسل مستحب ہیں

(۱):۔ وقوف عرفات کے لیے۔ (۲):۔ وقوف مزدلفہ کے لیے۔

(۳):۔ حاضری حرم کے لیے۔ (٤):۔ بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں حاضری کے لیے۔

(٥):۔ طواف۔ (٦):۔ دخول منٰی۔

(۷):۔ جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن۔

(۸):۔ شب براءت کو۔ (۹):۔ شب قدر کو۔

(۱۰):۔ عرفہ کی رات۔ (۱۱):۔ مردہ نہلانے کے بعد۔

(۱۲):۔ مجنوں کے جنون کے بعد۔ (۱۳):۔ غشی سے فاقہ کے بعد۔

(۱٤):۔ نشہ جاتے رہنے کے بعد (۱٥):۔ گناہ سے توبہ کرتے وقت۔

(۱٦):۔ نیا کپڑا پہننے کے لیے۔ (۱۷):۔ سفر سے واپس آنے کے وقت۔

(۱۸):۔ استحاضہ کا خون بند ہونیکے بعد (۱۹):۔ نماز کسوف کے وقت۔

(۲۰):۔ نماز خسوف کے وقت۔ (۲۱):۔ نماز استسقاء کے وقت۔

(۲۲):۔ نماز خوف کے وقت۔ (۲۳):۔ تاریکی کے وقت۔

(۲٤):۔ مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کے لیے۔

(۲٥):۔ سخت آندھی کے وقت نماز پڑھنے کے لیے۔

Marfat.com

(۲٦):۔ بدن پر نجاست لگی ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے اس کے لیے اور ان سب مذکورہ امور کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ جس پر چند غسل ہوں وہ سب کی نیت سے ایک ہی غسل کرے تو سب غسل بھی ادا ہو گئے اور اسے سب کا ثواب بھی ملے گا۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ غسل میں کتنے فرض ہیں؟

(۲):۔ غسل کی سنتیں کس قدر ہیں؟

(۳):۔ کیا ناخن پالش لگانے سے غسل ہو جاتا ہے؟

(٤):۔ ستر کھلا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے غسل کرنا جائز یا ناجائز؟

(٥):۔ خلاف سنت غسل کیا جائے ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(٦):۔ جنبی کے احکام کیا ہیں؟

(۷):۔ وہ کیا چیزیں ہیں جن سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟

(۸):۔ وہ کیا چیزیں ہیں جن سے غسل فرض نہیں ہوتا؟

(۹):۔ مسنون غسل کون کون سے ہیں؟

(۱۰):۔ مستحب غسل کتنے ہیں۔ اور ان میں ۱۰ بتایئے؟

تلک عشرة كاملة

Marfat.com

حضور نبی پاک صاحب لاالوک فخر موجودات جانِ کائنات روحِ کائنات
آنکھوں کے تارے دل کے سہارے اللہ کے پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ
کے میلاد شریف کے ہر پہلو پر لکھی گئی شاندار لاجواب کتاب

فضائلِ میلادِ مصطفیٰ

والثناء
التحیۃ
علیہ

تصنیفِ لطیف

محقق اہلسنت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری جلالی

☆ اس کتاب کے بیس ابواب ہیں۔

☆ ۱۸ صفحات مکۃ المکرمہ مسجد حرام میں بیت اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کر ۳ نشستوں میں لکھے۔

☆ ۴۰ صفحات مدینہ شریف مسجد نبوی میں ۴ نشستوں میں لکھے۔

☆ موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اس سے قبل میلاد شریف کے موضوع پر اس انداز سے کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس کا پندرھواں باب بعنوان (حضور انور ﷺ تاریخ کے آئینہ میں) جدید طرز پر لکھا گیا ہے جو کہ بہت ہی اہم ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ کا ایک ایک پہلو تاریخ کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے علماء، طلباء، وکلاء اور تعلیم یافتہ لوگوں کیلئے اور ذہنی آزمائش کیلئے بہت مفید ہے۔

☆ تمام کتاب جامع مسجد محمدیہ نوریہ میں باوضو لکھی گئی ہے۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا
بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

۱۵واں باب

بَاب الوضو

باب الوضو

بیان وضو از قرآن مجید فرقان حمید

وفضائل وضو از احادیث

اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلا کا ارشاد گرامی ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ﴾ (پ٦،رکوع ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

فضائل وضو از احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ، ہاتھ اور پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا تمہیں ایسی چیز

Marfat.com

نہ بتاؤں کہ جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو کردے اور درجات بلند فرمائے۔ عرض کی: ہاں یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا: جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کفار کی سرحد پر بلاد اسلام کی حمایت کے لیے گھوڑے باندھنے کا ثواب۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر۳:۔ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو منہ کے گناہ نکلے یہاں تک کے پلکوں کے بھی نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے نکلے یہاں تک کہ کانوں کے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کے نکلے یہاں تک کے ناخنوں سے بھی اور پھر مسجد کو جانا اس کا ثواب اس سے کہیں زیادہ۔ (النسائی و مؤطا امام مالك)

حدیث نمبر۴:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر۵:۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان وضو کرے اور اچھا اور کامل وضو کرے اس

Marfat.com

کے بعد پڑھے ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔ (مسلم شریف)

حدیث نمبر۶:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(رواہ الترمذی)

حدیث نمبر۷:۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی اس کا کامل وضو نہیں۔

(الترمذی ،ابن ماجه)

حدیث نمبر۸:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا بدن پاک ہو گیا جتنے پر پانی گزرا۔ (دار قطنی ،بیهقی)

حدیث نمبر۹:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ (البخاری و مسلم)

حدیث نمبر۱۰:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور

Marfat.com

ارشاد فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب تم جنت میں میرے آگے جارہا تھا جس رات میں جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) میں جب بھی اذان کہتا ہوں تو اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو کر لیتا ہوں ارشاد فرمایا بس اسی سبب سے۔ (مشکوۃ شریف)

مسواک کی اہمیت

حدیث نمبر ۱۰:۔ حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر وضو کے ساتھ مسواک کرنے پر شاق ہونے کا احساس نہ ہوتا تو ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا امر فرما دیتا (یعنی فرض فرما دیتا)۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث نمبر ۱۱:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا کا۔ (رواہ احمد)

حدیث نمبر ۱۲:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو مسواک کے بغیر پڑھی جائیں۔

حدیث نمبر ۱۳:۔ ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ وہ نماز جو مسواک کر کے پڑھی اس نماز سے ستر حصے افضل ہے جو مسواک کے بغیر پڑھی جائے۔ (بہار شریعت

Marfat.com

حدیث نمبر۱۴:۔ حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد گرامی ہے کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت)

حدیث نمبر۱۵:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔

(مسلم)

نماز تحیۃ الوضو کی فضیلت

حدیث نمبر۱۶:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب تم جنت میں میرے آگے جا رہا تھا جس رات میں جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں اذان کے بعد دو رکعت پڑھتا ہوں اور مجھے جب حدث ہوا اسی وقت وضو کیا اور سمجھ لیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے لیے دو رکعتیں لازم ہیں (یعنی وضو کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پابندی سے ادا کرتا ہوں) تب رسول کریم ﷺ نے فرمایا انہی کی وجہ سے (یہ درجہ ملا)

(رواہ الترمذی)

حدیث نمبر۱۷:۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ نے فجر کے وقت حضرت بلال ؓ سے فرمایا اے بلال مجھے اپنے امید افزا کام کی خبر دو جو تم نے اسلام میں کیا کیونکہ میں نے تمہارے نعلین کی آہٹ جنت میں اپنے آگے سنی۔ عرض کی میں (فرائض کے علاوہ اور) کوئی امید افزا کام نہیں کیا بجز اس کے کہ دن اور رات کی کسی گھڑی میں وضو کروں تو وضو کے بعد اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مقدر میں تھی۔ (متفق علیہ)

تشریح: ان مبارک احادیث سے چند فوائد حاصل ہوئے۔

(۱):۔ معلوم ہوا حضور انور ﷺ جنت میں کئی بار تشریف لے گئے شب معراج جسمانی طور پر اس کے علاوہ روحانی طور پر۔

(۲):۔ حضرت بلال حبشی ؓ کو خادمانہ طور پر آگے آگے پایا ایسا ہی ان شاء اللہ بعد قیامت جنت میں داخل کے وقت ہوگا کہ حضرت بلال ؓ خادم کی حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔

(۳):۔ حضرت بلال حبشی ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور ہر وضو کے بعد دو نفل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔ اذان کے بعد دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتا ہوں۔

مسئلہ:۔ وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے قبل دو رکعت نفل تحیۃ الوضو مستحب ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہے

Marfat.com

مسئلہ:۔ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ وضو کے بعد فرض سنت وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔

مشائخ کرام کا قول

مشائخ کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ اور جو افیون وغیرہ کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا۔

احکام فقہی.....فرائض وضو

سورۂ مائدہ دوسرا رکوع پہلی آیت سے یہ ثابت ہے کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱):۔ منہ دھونا۔

(۲):۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔

(۳):۔ سر کا مسح کرنا۔

(٤):۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

فائدہ:۔ کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے تیل کی طرح پانی چپڑ لینے کو دھونا نہیں کہتے نہ اس سے غسل و وضو ہو گا۔ اس امر کا خاص لحاظ رکھا جائے لوگ اس طرف توجہ نہیں دیتے اور نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں اب ان فرائض کی تشریح کی جاتی ہے۔

Marfat.com

اول منہ دھونا:۔

شروع پیشانی یعنی جہاں سے عموماً بال جمنے کی انتہاء ہو اس سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک منہ کی لمبائی ہے۔ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک منہ کی چوڑائی ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصے پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔اس حد کے اندر اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ جس کے سر کے اگلے حصے کے بال گر گئے یا جمتے نہیں اس پر وہیں تک منہ دھونا فرض جہاں تک عادتاً بال ہوتے ہیں اس سے اوپر اوپر نہیں اور اگر عادتاً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس کے نیچے آ گئے تو ان بالوں کو جڑوں سمیت دھونا فرض ہے۔

مسئلہ:۔ لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں لبوں کا ظاہری حصہ چھپ گیا اور اس پر پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوگا البتہ وہ حصہ جو عادتاً منہ بند کرنے سے ظاہر نہیں ہوتا منہ کا اندرونی حصہ کہلاتا ہے اس کا دھونا فرض نہیں۔

مسئلہ:۔ رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جس کو کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ:۔ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے۔

مسئلہ:۔ پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ یا کوئی ایسی جم گئی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔

Marfat.com

دوم ہاتھ دھونا:۔ کہنیاں اس میں داخل ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی ذرہ بھر بھی جگہ دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا

مسئلہ:۔ ہر قسم کے جائز ناجائز چھلے، انگوٹھیاں، کنگن، چوڑیاں ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ ان کے نیچے پانی نہ پہنچے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی نیچے بہہ جائے گا تو اتارنا یا ہلانا ضروری نہیں۔

مسئلہ:۔ جرم دار کوئی چیز بدن پر یا ناخنوں پر لگی ہو اس کا اتارنا دور کرنا بدن یا ناخنوں سے ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ ناخن پالش ناخنوں پر لگی ہو تو بوقت وضو یا غسل اس کا اتارنا ضروری ہے ۔اس کے لگے رہنے سے نہ وضو ہوگا نہ غسل۔

تنبیہ:۔ آج کل ناخن پالش کا رواج ہے مہذب گھرانوں کی عورتیں بھی ناخن پالش استعمال کرتیں ہیں اور اس کے لگے رہنے سے غسل بھی نہیں ہوتا اور وضو بھی نہیں ہوتا بے وضو نماز پڑھیں قرآن پاک پڑھیں تو گناہ کبیرہ اور اگر بے غسل رہیں تب بھی گناہ عظیم۔

خداوند کریم اسلامی خواتین کو اس لعنت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ:۔ رنگ یا مہندی وغیرہ کے لگے ہونے سے وضو یا غسل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ کوئی بھی ایسی چیز جو بدن تک پانی پہنچے کو مانع ہو اس کا دور کرنا ضروری ہے جیسے گندھا ہوا آٹا جو ناخنوں میں پھنس گیا بوقت وضو اس کا نکالنا ضروری ہے اگر ناخنوں کی جھڑیوں میں میل ہے تو وہ معاف ہے۔

مسئلہ:۔ بجائے پانچ انگلیوں کے چھ انگلیاں ہوں تو سب کا دھونا ضروری اور فرض ہے اور اگر ایک کاندھے پر دو ہاتھ نکلے ہوں تو جو پورا ہو اس کا دھونا فرض ہے دوسرے کا دھونا فرض نہیں۔

سوم، سر کا مسح:۔ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

مسئلہ:۔ مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ ہاتھ میں تری اعضاء کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خالص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عمامے، ٹوپی اور دوپٹے وغیرہ پر مسح کرنا کافی نہ ہوگا۔
سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔

چہارم، پاؤں کو ٹخنوں سمیت ایک دفعہ دھونا:۔

مسئلہ:۔ چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حکم ہے جو اوپر دوسرے فرض کے مسائل میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ:۔ بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کا دھاگہ باندھ

دیتے ہیں کہ اس دھاگے کے نیچے پانی اتارنا تو درکنار وہ جگہ تر بھی نہیں ہوتی ان کو اس سے بچنا ضروری ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ:۔ گھائیاں، انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں غرض کہ پاؤں کے ہر حصے کا دھونا فرض ہے کہیں بھی پاؤں کا حصہ ذرہ بھر بھی خشک رہ گیا وضو نہ ہوگا۔

وضو کی سنتیں سولہ ہیں

(۱):۔ وضو پر ثواب پانے کے لیے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضروری ہے بے نیت وضو تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ ملے گا۔

(۲):۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وضو کرنے سے قبل پڑھنا۔

(۳):۔ ہاتھوں کو کہنوں تک تین بار دھونا۔

(٤):۔ مسواک کرنا۔

مسئلہ:۔ مسواک نہ بہت نرم نہ سخت ہو۔ پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو چھنگلیا (یعنی سب سے چھوٹی انگلی) کے برابر موٹی زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو اور بالشت سے زیادہ بھی نہ ہو کہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دینا چاہیے یا کسی ایسی جگہ احتیاط سے رکھ دینی چاہیے کہ ناپاک جگہ نہ گرے کیوں؟ اس لیے کہ وہ آلہ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیے، دوسرا آب دہن مسلم اس کے ساتھ لگا ہے اسی لیے پائخانہ میں تھوکنے کو علماء نے نامناسب لکھا ہے۔

Marfat.com

مسواک کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ کم سے کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھو کر منہ میں ڈالے کہ مسواک کا باہر نکالنا ایسے ہی ہے جیسے منہ سے تھوک نکالی کہ مسواک کے ساتھ تھوک لگی ہوتی ہے بے دھوئے مسواک کو دوبارہ منہ میں ڈالنا ایسا ہی ہے جیسے تھوک کو چاٹ لیا اور کوئی شخص ایسا کرنا پسند نہیں کر سکتا لہذا پانی کے پاس بیٹھ کر مسواک کرنی چاہیے اور جب منہ سے نکالیں دوبارہ دھو کر ہی منہ میں ڈالنی چاہیے۔

تنبیہہ:۔

آج کل ہم نے خود کئی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جو سیر کو جاتے ہیں تو راستے میں کسی درخت کی ٹہنی کو توڑ کر مسواک کرنا شروع کر دیتے ہیں منہ سے جھاگ نکل رہی ہوتی ہے مسواک کر رہے ہوتے ہیں مسواک کو کتنی ہی بار نکالتے ہیں بے دھوئے دوبارہ منہ میں ڈال دیتے ہیں نہ مسواک کی لمبائی کا احساس نہ دھونے کا نہ کر چکنے کے بعد اس کو محفوظ کرنے کا بس ایسے ہی جہاں خیال آیا پھینک دی ایسے اپ ٹو ڈیٹ لوگوں کو ان مسائل سے آگاہی ہونی ضروری ہے ہائے افسوس یہ مسلمان ہیں جس کو مسواک کرنے کا بھی پتہ نہیں باقی مسائل سے کیا واقفیت ہوگی۔

مسئلہ:۔ مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھوٹی انگلی نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں مسواک کے اوپر اور انگوٹھا سر پر ہو۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں اور چت لیٹ کر بھی مسواک کرنی ممنوع ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ پہلے دائیں جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب سے اوپر کے دانت

پھر دائیں جانب کے نیچے کے دانت صاف کرے پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت صاف کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جب مسواک کرنی ہو تو پہلے دھولے پھر جب مسواک کر چکے تو پھر بھی دھوئے پھر جب فارغ ہو جائے تو مسواک زمین پر لٹانے کی بجائے کھڑی کر کے رکھے اور ریشہ اوپر ہو۔

مسئلہ:۔ جب مسواک نہ ہو تو انگلی یا کپڑا دانتوں پر مل لے۔ انگلی بھی مسواک کے قائم مقام ہے اگر دانت نہ ہو تو مسوڑھوں پر ہی مل لے۔ (بہار شریعت)

نماز کے لیے مسواک نہیں وضو کے لیے مسواک ہے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا مطالبہ نہیں۔

Marfat.com

مسواک کے فوائد اور اس کی برکات

مراقی الفلاح شریف میں حضرت علامہ شرنبلالی علیہ الرحمۃ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عطا علیہ الرحمہ سے مسواک شریف کے جو فضائل وفوائد اور برکات کو نقل کیا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱): ۔ مسواک شریف کو لازم پکڑو، اس سے غفلت دور کرو، ایسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

(۲): ۔ اس سے نماز کا ثواب ستر یا ننانوے یا چار سو گنا ہے۔

(۳): ۔ ہمیشہ مسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور برکت رہتی ہے۔

(٤): ۔ دردسر دور ہوتا ہے سر کی تمام رگوں کو سکون ملتا ہے یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور حرکت کرنے والی رگ ساکن نہیں ہوتی۔

(٥): ۔ مسواک بلغم دور کرتی ہے۔

(٦): ۔ مسواک نظر کو تیز کرتی ہے۔

(۷): ۔ مسواک معدہ کو درست کرتی ہے۔

(۸): ۔ مسواک انسان کو فصاحت (خوش بیانی) عطا کرتی ہے۔

(۹): ۔ مسواک جسم کو توانائی بخشتی ہے۔

(۱۰): ۔ مسواک قوت حافظہ کو تیز کرتی ہے۔

(۱۱): ۔ مسواک دل کو پاک کرتی ہے ۔

Marfat.com

(۱۲):۔ مسواک نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔

(۱۳):۔ مسواک کرنے والے سے فرشتے خوش ہوتے ہیں اوراس کے چہرے کے نور کی وجہ سے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

(١٤):۔ اور جب وہ مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۵):۔ مسواک کرنے والے کے لیے انبیاء اور رسل علیہم الصلوۃ والسلام دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(١٦):۔ مسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے اوراس کو دھتکارتی ہے۔

(۱۷):۔ مسواک کھانا ہضم کرتی ہے۔

(۱۸):۔ مسواک بچوں کی پیدائش بڑھاتی ہے۔

(۱۹):۔ مسواک کرنے والے کو بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔

(۲۰):۔ مسواک سستی کو بدن سے دور کرتی ہے۔

(۲۱):۔ مسواک پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے۔

(۲۲):۔ مسواک بدن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اطاعت کے لیے قوت دیتی ہے۔

(۲۳):۔ مسواک نزع میں آسانی اور کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے۔

(٢٤):۔ مسواک قیامت میں نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دلاتی ہے۔

(۲۵):۔ مسواک پل صراط سے بجلی کی طرح تیز گزار دے گی۔

(٢٦):۔ مسواک کے عادی کو حاجات کے پورا ہونے میں امداد کی جاتی ہے۔

(۲۷):۔ مسواک کے عادی کی قبر کو کشادہ کیا جاتا ہے۔

(۲۸):۔ مسواک کا عادی قبر میں آرام سکون پاتا ہے۔

(۲۹):۔ مسواک کا عادی کبھی مسواک کرنا بھول بھی جائے تب بھی اجر دیا جاتا ہے۔

(۳۰):۔ مسواک کے عادی کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(۳۱):۔ مسواک کے عادی کو فرشتے کہتے ہیں یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرنیوالا ہے۔

(۳۲):۔ مسواک کرنے والوں کی ہر دن رہنمائی مانگنے والا ہے۔

(۳۳):۔ مسواک کرنے والے کے لیے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۳٤):۔ مسواک کا عادی دنیا سے صاف ہو کر رخصت ہوتا ہے۔

(۳۵):۔ مسواک کرنے والے کی روح کو قبض کرنے کے لیے ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کے دوستوں کی شکل میں آتے ہیں۔(تا کہ اس کو گھبراہٹ نہ ہو) بلکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ ایسی شکل میں آتے ہیں جس شکل میں انبیاء علیہم السلام کی ارواح قبض کرتے ہیں۔

(۳٦):۔ مسواک کرنے والا انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے طریقے پر چلنے والا ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتیں ہیں

(۱):۔ ختنہ کرانا۔ (۲):۔ عطر لگانا۔

(۳):۔ نکاح کرنا۔ (٤):۔ مسواک کرنا۔

Marfat.com

(۳۷):۔ مسواک کرنے والے کو مرنے سے قبل حضور اقدس ﷺ کے حوض سے جام نصیب ہوتا ہے۔

(۳۸):۔ مسواک سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا اور منہ کی صفائی ہوتی ہے۔

(مراقی الفلاح)

(۳۹):۔ مسواک کرنے والوں کو ہر دانت اور انگلیوں کے ہر پورے کے بدلے پانچ پانچ نیکیاں ملتی ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین)

(٤٠):۔ مسواک کرنے والوں کو قیامت تک ہونے والے مسلمانوں کی گنتی کے برابر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔سبحان اللّٰہ (تذکرۃ الواعظین)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

مسواک نہ کرنے اور غلط طریقہ سے کرنے کے نقصانات

(۱):۔ مسواک نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے پیارے رسول مقبول ﷺ کی ناراضگی ہے۔

(۲):۔ مسواک نہ کرنے سے آدمی حضور انور ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۳):۔ مسواک نہ کرنے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

(٤):۔ مسواک نہ کرنے سے انسان بہت بڑی برکات اور اس کے فوائد و فضائل سے

Marfat.com

محروم ہو جاتا ہے۔

(۵):۔ مسواک نہ کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

(٦):۔ مسواک نہ کرنے سے جان کنی میں مشکل ہوگی۔

(۷):۔ مسواک نہ کرنے سے پل صراط پر گزرنے میں دشواری ہوگی۔

(۸):۔ مسواک نہ کرنے والے کو قبر میں آرام وراحت نصیب نہ ہوگا۔

(۹):۔ مسواک نہ کرنے والے کا معدہ خراب ہو جاتا ہے اور پیٹ کی بہت بیماریاں معدہ کے خراب ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ محفوظ رکھے۔

(۱۰):۔ مسواک نہ کرنے والے کی روزی میں برکت نہیں ہوتی۔

(۱۱):۔ مسواک زمین پر ڈال دینے سے پاگل ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۱۲):۔ مسواک دانتوں کی لمبائی میں کرنے سے مسوڑھوں کے زخمی ہونے کا خوف ہے۔

(۱۳):۔ مسواک مٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۱٤):۔ مسواک چت لیٹ کر نہ کریں اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

(۱۵):۔ مسواک بیت الخلاء میں کرنی مکروہ ہے

(۱٦):۔ مسواک نہ کرنے والے کی قبر تنگ ہوگی۔

Marfat.com

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ اگر بڑے برتن میں پانی ہو اور کوئی چھوٹا برتن موجود نہ ہو کہ اس میں انڈیل کر ہاتھ دھوئے تو اسے چاہیئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف دو انگلیاں پانی میں ڈالے ہتھیلی نہ ڈالے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے پانی نکال کر داہنا ہاتھ دھوئے پھر دایاں ہاتھ جس قدر دھویا جا چکا ہے پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ مکمل دھوئے بعد ازاں دونوں سے نکال کر وضو کر سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ مذکورہ طریقہ سے پانی میں ہاتھ ڈال کر پانی نکالنے کی اجازت تب ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنے کی اجازت نہیں ناپاک ہاتھ ڈالے گا تو تمام پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس سے پانی نکالنے کی بجائے بے دھویا ہاتھ اس میں ڈال دیا یہاں تک کہ انگلی کا پورا یا ناخن تک اس میں ڈال دیا تو پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے قابل نہ رہا اب وہ پانی ناپاک ہے پاک کرنے والا نہیں۔

مسئلہ:۔ یہ صورت اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں ڈالا اس کا وہ حصہ بے دھلا ہوا ہے اگر پہلے دھو چکا اور اس کے بعد حدث بھی نہیں ہوا تو جس قدر دھلا ہوا ہے اتنا حصہ بے تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے پانی مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کہنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اس پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا اس نے دھویا ہے کہ اس سے سارے جسم پر حدث ہے۔(بہار شریعت)

Marfat.com

داڑھی اور پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ

مسئلہ:۔ داڑھی کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ انگلیوں کو داڑھی میں گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔

مسئلہ:۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا ایک مخصوص طریقہ ہے وہ یوں کہ پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کے ساتھ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور پھر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے اور بے خلال کیے پانی انگلیوں میں نہ گزرتا ہو تو خلال کرنا فرض ہے سنت اس صورت میں ہے کہ انگلیاں کشادہ ہوں یعنی گھائیوں میں پانی پہنچانا ضروری ہے اگرچہ بے خلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا جائز ہے یا پاؤں ندی نالہ میں یا حوض میں رکھ دیئے۔

مسئلہ:۔ وضو میں ترتیب بھی مسنون ہے یعنی پہلے ہاتھ، پھر منہ، پھر سر کا مسح اور پھر پاؤں دھوئے جائیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا وضو تو ہو گیا مگر ایک آدھ دفعہ کرنا برا ہے اور ترک سنت کو عادت بنانے والا سخت گنہگار ہے۔

Marfat.com

مستحبات وضو

(۱):۔ ہر عضو کو دھوتے وقت داہنی جانب سے ابتداء کرنا۔

(۲):۔ مگر دونوں رخساروں کو ایک ہی بار دھونا۔

(۳):۔ ایسے ہی کانوں کا مسح بھی ساتھ کرنا خدانخواستہ کسی کا ایک ہی ہاتھ ہو تو وہ

(٤):۔ منہ دھونے اور

(۵):۔ مسح کرنے میں داہنے کو مقدم رکھے۔

(٦):۔ انگلیوں کی پشت سے۔

(۷):۔ گردن کا مسح کرنا۔

(۸):۔ وضو کرتے وقت قبلہ رو ہونا۔

(۹):۔ اونچی جگہ۔

(۱۰):۔ بیٹھنا۔

(۱۱):۔ وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔

(۱۲):۔ اعضا پر پانی بہانے سے قبل تر ہاتھ پھیرنا خصوصا سردیوں میں۔

(۱۳):۔ پہلے تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خصوصا جاڑے میں۔

(۱٤):۔ اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

(۱۵):۔ دوسرے وقت کے لیے پانی کا انتظام کر لینا۔

(۱٦):۔ وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے کی مدد نہ لینا۔

(۱۷):۔ انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو۔

(۱۸):۔ صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

Marfat.com

(۱۹):۔ اطمینان سے وضو کرنا۔

(۲۰):۔ ٹپکتے قطروں سے کپڑوں کو محفوظ کر لینا۔

(۲۱):۔ کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔

احتیاط:۔ جو شخص کامل وضو کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو اسے ٹخنوں، ایڑیوں، گھائیوں، کہنیوں کا بالخصوص خیال رکھنا مستحب ہے۔ اور بے خیالی کرنے والوں کے لیے تو فرض ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں یہ ان کی بے خیالی کا نتیجہ ہے۔ خیال رکھنا فرض ہے

(۲۲):۔ وضو کا برتن مٹی کا ہونا مستحب ہے۔

(۲۳):۔ اگر تانبے کا ہو تو قلعی کیا ہوا ہو

(۲٤):۔ اگر وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھنا۔

(۲۵):۔ اگر طشت کی قسم سے ہو تو دائیں جانب رکھنا۔

(۲٦):۔ آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو تو دستہ کو تین بار دھو لینا۔

(۲۷):۔ ہاتھ اس کے دستہ پر رکھنا منہ پر نہ رکھنا۔

(۲۸):۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

(۲۹):۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۳۰):۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں ناک میں داخل کرنا۔

Marfat.com

(۳۱):۔ پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا۔

تنبیہ:۔ بعض لوگوں کو خود دیکھا ہے جو دائیں ہاتھ سے پاؤں کو ملتے ہیں دھوتے ہیں سمجھانے پر انہوں نے غلطی کا اعتراف کیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ صحیح عمل کیا ہے۔

اس لیے مسائل سے واقفیت بہت ضروری ہے۔

(۳۲):۔ منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا حصہ بھی دھل جائے۔

تنبیہ:۔ بہت سے لوگ یوں بھی کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلو پانی ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھانا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح۔

(۳۳):۔ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

(۳٤):۔ ہاتھ اور پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔

(۳۵):۔ چہرے۔

(۳٦):۔ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس سے زیادہ بہانا مثلاً نصف بازو کہنی سے اوپر اور نصف پنڈلی تک۔

(۳۷):۔ مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی انہیں تین انگلیوں کے سرے ملائے اور پیشانی کے بال یا بال نہ ہوں تو کھال پر رکھ کر انگلیوں کو اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے

Marfat.com

جدار ہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے گدی کا مسح کرتا ہوا واپس لائے۔

(۳۸):۔ کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کریں اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔

(۳۹):۔ ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیئے کہ بوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصا جب مسجد میں جانا ہو کہ مسجد میں قطروں کا ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے۔

(٤٠):۔ بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصا کمزور آدمی کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا

(٤١):۔ زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں۔

(٤٢):۔ ہر عضو کے دھونے یا مسح کرتے وقت نیت وضو حاضر رہنا۔

(٤٣):۔ بسم اللہ کہنا۔

(٤٤):۔ درود شریف پڑھنا۔

(٤٥):۔ کلمہ شہادت پڑھنا ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾

(٤٦):۔ کلی کرتے وقت ﴿اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ صلی اللہ علیہ وسلم وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾

ترجمہ: اے اللہ میری مدد فرما کہ تلاوت قرآن پاک اور تیرا ذکر و شکر اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(٤٧):۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت ﴿اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ لَا

Marfat.com

تُرِحُنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ﴾

ترجمہ: اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور دوزخ کی بو سے بچا۔

(٤٨):۔ منہ دھوتے وقت ﴿اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ﴾

ترجمہ: اے اللہ میرا چہرہ روشن کر کہ جس دن کچھ چہرے روشن ہوں اور کچھ چہرے کالے۔

(٤٩):۔ داہنا ہاتھ دھوتے وقت ﴿اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا﴾

ترجمہ: اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں عطا فرما اور میرا حساب آسان کرنا۔

(٥٠):۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت ﴿اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ﴾

ترجمہ: اے اللہ میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ پیٹھ پیچھے۔

(٥١):۔ سر کا مسح کرتے وقت ﴿اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ﴾

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سائے تلے رکھنا جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(٥٢):۔ کانوں کا مسح کرتے وقت ﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

Marfat.com

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ﴾

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں کردے جو بات کو سنتے ہیں اور اچھی بات کو اپنا لیتے ہیں۔

(۵۳): ۔ اور گردن کا مسح کرتے وقت ﴿اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کردے۔

(۵٤): ۔ اور دایاں پاؤں دھوتے وقت ﴿اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَدِلُّ الْاَقْدَامُ﴾

ترجمہ: اے اللہ! پل صراط پر مجھے ثابت قدم رکھ جس دن قدم لغزش کر رہے ہوں گے۔

(۵۵): ۔ اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا﴾

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بارآور کر (اور میری تجارت ہلاک نہ کر)۔

(۵٦): ۔ یا پھر ہر عضو کے دھوتے وقت درود شریف پڑھے اور یہی افضل ہے۔

(۵۷): ۔ اور وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

ترجمہ: اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں اور ستھروں میں کردے۔

(۵۸): ۔ لوٹے وغیرہ میں اگر وضو کا بچا ہوا پانی ہو تو بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا

مستحب ہے اور شفائے امراض ہے۔

(۵۹):۔ اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے پڑھے ﴿سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ﴾

ترجمہ: پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور کلمہ شہادت پڑھے۔

(۵۹):۔ اعضاء بے ضرورت نہ پونچھنا مستحب ہیں اور اگر پونچھے تو زیادہ خشک نہ کرے۔

(٦٠):۔ اعضا پر قدرے نمی رہنے دے کہ بروز قیامت پلہ حسنات میں رکھی جائے گی

(٦١):۔ اور ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(٦٢):۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھے۔ (بحوالہ بہار شریعت)

Marfat.com

مکروہات وضو

(۱):۔ عورت کے غسل اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔

(۲):۔ وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا مکروہ ہے۔

(۳):۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔

(٤):۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔

(٥):۔ اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے کا ٹپکانا۔

(٦):۔ پانی میں رینٹھ یا کھنگار ڈالنا۔

(۷):۔ قبلہ کی طرف تھوک یا کھنگار ڈالنا یا تھوکنا۔

(۸):۔ بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔

(۹):۔ زیادہ پانی خرچ کرنا۔

(۱۰):۔ اتنا کم پانی استعمال کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

(۱۱):۔ منہ پر پانی زور سے مارنا۔

(۱۲):۔ یا منہ میں پانی ڈالتے وقت پھوکنا۔

(۱۳):۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا روافض اور ہنود کا شعار ہے۔

(۱٤):۔ گلے کا مسح کرنا۔ (۱٥):۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا۔

(۱٦):۔ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

Marfat.com

(۱۷):۔ تین (نئے) پانیوں سے سر کا مسح کرنا۔

(۱۸):۔ اپنے لیے کوئی لوٹا یا ٹونٹی خاص کر لینا۔

(۱۹):۔ جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔

(۲۰):۔ دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔

(۲۱):۔ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور کچھ عضو خشک رہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا۔

(۲۲):۔ ہر ترک سنت مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

اقسام وضو

وضو تین قسم پر ہے۔

اول فرض، دوم واجب، سوم مستحب

❁۔ وضو کرنا فرض ہے اس شخص پر جو بے وضو ہو نماز کے لیے اگر چہ نفلی نماز ہی ہو اور نماز جنازہ کے لیے اور سجدہ تلاوت کے لیے اور قرآن پاک کو چھونے کے لیے اگر چہ ایک ہی آیت ہو۔

❁۔ خانہ کعبہ شریف کے طواف کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔

❁۔ باوضو سونے کے لیے جب کہ نیند سے جاگے اور ہمیشہ باوضو رہنے کے لیے، وضو پر وضو، غیبت، جھوٹ، چغلی کے بعد، ہر گناہ کے بعد، دنیاوی و نفسیاتی شعر پڑھنے کے بعد، خارج نماز چلا کر ہنسنے (کے بعد)، غسل میت کے بعد، جنازہ اٹھانے کے بعد،

Marfat.com

باوضو ہونے کے باوجود ہر نماز کے وقت، سونے کے لیے، وطی کرنے کے وقت، غصہ کے وقت، حفظ قرآن پاک پڑھنے، حدیث پاک، روایت حدیث اور کسی شرعی علم پڑھنے پڑھانے کے وقت، باقی خطبوں کے لیے، اور کتب دینیہ کے چھونے کے لیے، ستر غلیظ کے چھونے کے بعد، گالی، فحش لفظ بولنے، کافر کا بدن چھو جانے کے بعد، لغو عبارات پڑھنے، اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے بدن بے حائل ہونے کسی چیز کے مس ہو جانے کے بعد وضو کرنا، ان مذکورہ صورتوں میں مستحب ہے۔

❁۔ غسل جنابت سے پہلے اور جنب کو کھانے پینے اور سونے کے لیے اذان، اقامت، جمعہ اور عیدین کے خطبہ کے لیے روضہ رسول ﷺ کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کرنا سنت ہے۔

نواقض وضو

ان چیزوں کا بیان جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۱):۔ پاخانہ۔ (۲):۔ پیشاب۔

(۳):۔ ودی۔ (٤):۔ مذی۔

(٥):۔ منی۔ (٦):۔ کیڑا۔

(۷):۔ پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں ناقض وضو ہیں۔

(۸):۔ خون۔ (۹):۔ پیپ۔

(۱۰):۔ زرد پانی جسم کے کسی حصہ سے نکل کر بہنا ناقض وضو ہے۔

Marfat.com

(۱۱):۔ منہ بھرتے۔ (۱۲):۔ نیند اگر دونوں سرین زمین پر نہ جمے ہوں۔

(۱۳):۔ بے ہوشی۔ (۱٤):۔ جنون۔

(۱۵):۔ غشی۔ (۱٦):۔ اتنا نشہ کے چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔

(۱۷):۔ رکوع وسجود والی نماز میں بالغ کا قہقہہ لگا کر ہنسنا ناقض وضو ہے۔

(۱۸):۔ مباشرت فاحشہ یوں کہ مرد اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ یا مرد اپنی شرمگاہ کسی سے غیر کسی چیز کے حائل ہونے سے ملائے ناقض وضو ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا پر دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو تو ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے گا وضو توڑ دے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ زخم یا ناک یا کان یا منہ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا بلغم کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی) کٹ کر گرا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ:۔ منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

فائدہ:۔ غالب ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے اور اگر زرد ہو تو تھوک غالب ہے خون غالب نہیں۔

مسئلہ:۔ اندھے کی آنکھ سے بوجہ مرض جو رطوبت نکلتی ہے ناقص وضو ہے۔

مسئلہ:۔ سرین جمے ہوں تو اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا چت لیٹے یا کھڑے کر کے بیٹھنے یا کسی ایسی حالت میں بیٹھنے سے کہ سرین زمین پر یا کسی

Marfat.com

بھی بیٹھنے والی چیز پر نہ جمے ہوں نیند یا اونگھ یا جھونکا لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز میں ہنسنا

رکوع وسجود والی نماز میں ہنسنا تین طرح کا ہے۔

(۱):۔ **مسکراہٹ** ۔اس سے وضو بھی برقرار اور نماز بھی برقرار۔

(۲):۔ **ہنسنا آواز سے** ۔کہ اپنی آواز خود سنے مگر دوسرا نہ سنے تو ایسا ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر وضو برقرار رہتا ہے وضو نہیں ٹوٹتا لہذا نئے سرے سے نیت کر کے نماز پڑھ لے۔

(۳):۔ **قہقہ مار کے ہنسنا** ۔یعنی دوسرا آدمی بھی اس کی آواز کو سن لے تو ایسا ہنسنے سے نماز بھی گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا تازہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔

مسئلہ:۔ جو رطوبت انسان کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون نکل کر نہ بہے یا تھوڑی قے یعنی جو منہ بھر کر نہ ہو پاک ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ سوتے ہوئے جو رال منہ سے نکلے اگرچہ بدبودار ہو پاک ہے ناقض وضو نہیں۔

مسئلہ:۔ مردے کے منہ سے جو پانی نکلے نجس ہے۔

مسئلہ:۔ شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر منہ بھر ہے نجس ہے جس چیز سے اگر درہم سے زیادہ لگ جائے اسے ناپاک کر دے گا اگر معدہ سے نہیں بلکہ سینہ تک کر واپس آ گیا تو پاک ہے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ اگر وضو کرنے کے دوران کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اگر زندگی کا پہلا شک ہے تو اسے دھو لے اور اگر اکثر شک پڑتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہ دے اسی طرح اگر بعد وضو کے شک گزرے تو بھی اس طرف دھیان نہ دے۔

مسئلہ:۔ جو شخص باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے کہ نہیں تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں ہاں وضو کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہو تو ہرگز اس کی طرف توجہ نہ دے اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا بھی احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے کہ ایسے وسوسے شیطان ڈالتا ہے۔

مسئلہ:۔ یہ مذکورہ مسئلہ اس صورت میں ہے کہ باوضو تھا تو وسوسہ پڑا کہ وضو ہے کہ نہیں تو بلا وضو ہی ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔

وضو کے مسائل آج ۱۷ ذی الحج مطابق ۱۷ مئی بروز بدھ قبل از نماز عصر ختم ہوئے۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ کون سے پارہ میں کونسی سورۃ میں اور کونسی آیت میں وضو کا بیان ہے پڑھ کر سنایئے؟

(۲):۔ وضو کے فرائض کیا ہیں اور کتنے ہیں؟

(۳):۔ وضو کی سنتوں میں سے دس سنتیں بیان کریں؟

(٤):۔ مستحبات وضو میں سے دس مستحبات بیان کریں؟

(٥):۔ مکروہات وضو میں سے پانچ بیان کریں؟

(٦):۔ مستحب دعاؤں میں سے پانچ دعائیں بیان کریں؟

(۷):۔ نواقض وضو بیان کریں؟

(۸):۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ کیا ہے؟

(۹):۔ مسواک کرنے کا مسنون طریقہ تحریر کریں؟

(۱۰):۔ فضائل وضو میں سے چار احادیث بیان کریں۔

تلک عشرة کامله

Marfat.com

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا
فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِى الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ
حَتّٰى يَطْهُرْنَ ط (قرآن کریم)

۱۶واں باب

باب الحیض

Marfat.com

باب الحیض

حیض کا بیان از قرآن حکیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ ھُوَ اَذًی لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ ج فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ﴾

(پارہ:۲ رکوع ۱۲)

ترجمہ:۔ اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرمادو وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور نزدیکی نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہولیں تو جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند فرماتا ہے ستھروں کو۔

شان نزول:۔ عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح ایام حیض میں عورتوں سے نفرت کرتے تھے حائضہ عورتوں کو نہ اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام جانتے اور الگ تھلگ مکان میں بند کر دیتے اس کے برعکس نصاریٰ ایام حیض میں عورتوں سے بڑی محبت سے مشغول ہوتے اور میل ملاقات میں بہت مبالغہ کرتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور اقدس ﷺ سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو افراط وتفریط کی راہ چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی

Marfat.com

گئی اور بتایا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے جماع منع اور باقی معاملات جائز۔

حیض کا بیان از احادیث

حدیث نمبر:۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :ہم حج کے لیے نکلے جب مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائضہ ہوگئی ؟ میں نے عرض کی: ہاں، فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے سوائے طواف کعبہ کے سب کچھ ادا کرے جیسے حج کرنے والا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ نے ازواج مطہرات کی طرف سے گائے بھی قربانی دی۔

(رواہ البخاری)

حدیث نمبر:۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں پانی پیتی پھر حضور کو دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا ہوتا حضور وہیں اپنا دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو آپ سرکار وہیں اپنا منہ مبارک رکھ کر گوشت کو ہڈی سے جدا کرتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر:۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حائضہ ہوتی اور حضور ﷺ میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پاک پڑھتے

(متفق علیہ)

حدیث نمبر:٤۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت ہے فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ نے مجھے فرمایا ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلی اٹھا دو میں نے عرض کی میں حائضہ ہوں فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر:5۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا اور کچھ حصہ حضور ﷺ پر ہوتا جبکہ میں حائضہ ہوتی۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر:6۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص حائضہ عورت سے یا عورت کے پیچھے مقام میں جماع کرے اس نے کفران کیا اس چیز کا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حدیث نمبر:7۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور انور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! (ﷺ) میری عورت حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے۔ فرمایا تہبند کے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔

نظام قدرت اور حیض کی حکمت

بالغہ عورت کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے۔ جو حمل کی حالت میں بچے کی غذا بن جاتا ہے اور وہ ناف کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ بن جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت کی جان خطرہ میں پڑ جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور بعد از جماع خون حیض کا رک جانا حمل کی نشانی قرار پایا اور جس زمانہ میں دودھ پلانا ہو اور نہ حمل ہو تو وہ خون حیض کی صورت میں بدن سے خارج ہوتا ہے اگر وہ بدن سے خارج نہ ہو تو قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہوں یہی وجہ ہے کہ جن عورتوں کا خون حیض بند ہو جاتا ہے یا عادت کے خلاف یا کم یا زیادہ آتا ہے وہ کافی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ:۔ بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے عادت کے طور پر جو خون نکلتا ہے بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اس کو حیض کہتے ہیں اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد خارج ہو اس کو نفاس کہتے ہیں اور جو بیماری کے سبب سے آئے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ:۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن اور تین راتیں ہیں یعنی پورے بہتر گھنٹے جو خون اس سے کم مدت میں بند ہو گیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں اگر دس دن اور دس راتوں سے زیادہ خون آیا اور یہ

Marfat.com

حیض پہلی بار اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور دس دنوں کے اوپر جو خون آیا وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے اس عورت کو حیض آ چکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو جتنا عادت سے زیادہ ہے استحاضہ ہے اور جو عادت کے مطابق ہے وہ حیض ہے اسے یوں سمجھو کہ اسے ہر مہینہ پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب دس دن آیا تو دسوں دن حیض ہے کیونکہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے اور اگر اسے پندرہ دن خون آیا تو پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور باقی دس دن استحاضہ کے یعنی بیماری کے اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن حیض آیا کرتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ۔

مسئلہ:۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت حیض میں خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر وقفہ وقفہ سے یعنی بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہی ہے۔

مسئلہ:۔ کم سے کم نو برس کی عمر میں عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ کہتے ہیں یعنی حیض اور اولاد سے نا امید ہونے والی۔ نو برس سے قبل جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (بیماری) ایسے ہی پچپن سال کے بعد جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں استحاضہ ہے لیکن اگر کسی عورت کو پچپن برس کی عمر کے بعد بھی خون بالکل ایسے رنگ کا آیا جیسے حیض کے زمانہ کا تھا تو وہ حیض مان لیا جائے گا۔

مسئلہ:۔ دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے یونہی نفاس اور حیض کے درمیان پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ

Marfat.com

دن سے قبل خون آ گیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:۔ حاملہ عورت کو جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔

خونِ حیض کے رنگ

مسئلہ:۔ خونِ حیض کے چھ رنگ ہیں۔

(۱):۔ سیاہ (۲):۔ سرخ (۳):۔ سبز (٤):۔ زرد

(٥):۔ گدلا (٦):۔ مٹیلا خالص سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (عالمگیری جلد اول)

مسئلہ:۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرہ بھر بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اگر دس دن کے بعد بھی میلا پن ہے تو عادت والی کے لیے جو عادت کے دن ہیں وہ حیض ہے اور عادت کے بعد استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات حیض شمار کرے اور باقی دن استحاضہ کے۔

مسئلہ:۔ گدی جب تر تھی تو اس میں زردی اور میلا پن تھا سوکھ جانے کے بعد سفید ہو گئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اس کے برعکس گدی کو دیکھا تو سفید تھی سوکھ جانے کے بعد زرد ہو گئی تو حیض نہیں۔

مسئلہ:۔ جس عورت کو پہلی بار خون آیا اور وہ خون مہینوں یا برسوں جاری رہا بیچ میں پندرہ دن بھی نہیں رکا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن حیض کے سمجھے اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ اور جس کو اس سے قبل بھی حیض آچکا تو اس سے پہلے اس کی عادت کے مطابق جتنے دن حیض کے تھے اتنے دن حیض کے سمجھے اور باقی جو ہوں وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:۔ جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر خون آیا ہی نہیں پھر برابر خون بھی جاری رہا تو اس زمانہ میں نماز روزہ کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے اور باقی استحاضہ کے۔

مسئلہ:۔ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا تو ہے مگر تین دن سے کم آیا اور وہ عمر بھر پاک رہی ایک بار تین دن رات خون آیا اس کے بعد نہیں تو وہ صرف تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔

مسئلہ:۔ جس عورت کو حیض کے دن یاد نہیں اور یہ بھی یاد نہیں کہ کن تاریخوں میں خون آیا اب تین دن یا زیادہ دن خون آکر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا پھر ہمیشہ جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی بار خون آیا اور ہمیشہ جاری ہی رہا تو ایسی عورت دس دن حیض کے شمار کرے اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے۔

مسئلہ:۔ کسی عورت کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دس دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ اگر ایسا نہیں تو دس دن حیض کے باقی استحاضہ کے۔

مسئلہ:۔ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی اس کے بعد پھر

Marfat.com

تین دن رات سے کم خون آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ دوسری مرتبہ کا بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی عورت کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں میں آتی رہی تو اس کے لیے وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور اس کی عادت بدل گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلنَّحْوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ

مرآت العوامل

شرح: شرح مائۃ عامل

تصنیف لطیف

محقق اہلسنت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری جلالی

☆ درس نظامی کے نصاب میں شامل کتاب شرح مائۃ عامل عربی با عراب۔

☆ مع ترجمہ تشریح اور اردو میں شاندار ترکیب۔

☆ ہر فصل کے آخر میں ایسا کسی بھی مناسب مقام پر گزشتہ سبق میں سے طلبا کے ذہنی آزمائش اور اجراء کیلئے دس سوالات۔

☆ درس نظامی کے طلباء، طالبات، بی اے کے طلباء، فاضل عربی کے طلباء اور دیگر عربی گرائمر سے وابستگی اور دلچسپی رکھنے والے طلباء اور طالبات کیلئے بہت مفید، بہت مفید، بہت مفید ہے۔

☆ اساتذہ، علماء، طلباء کی ضرورت۔

☆ ہر طالب علم کیلئے قندیل علم۔

☆ تمام کتاب باوضو لکھی گئی۔

☆ تمام کتاب جامع مسجد محمدیہ نوریہ میں بیٹھ کر لکھی گئی ہے۔

Marfat.com

وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ

(قرآن کریم)

۱۷واں باب

نفاس کا بیان

Marfat.com

نفاس کا بیان

مسئلہ:۔ نفاس کی کم از کم کوئی مدت مقرر نہیں بچہ پیدا ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ بھی خون آیا تو وہ بھی نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس عورت کو پہلی ہی بار پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے قبل بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تو چالیس دن اور رات نفاس ہے اور باقی استحاضہ ہے اور جس کو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس اور باقی استحاضہ ہے جیسے پچیس دن نفاس کی عادت تھی اور خون پچاس دن آیا تو پچیس دن نفاس کے اور باقی استحاضہ کے یا تیس دن نفاس کی عادت تھی اور اب کی بار پنتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے مانیں جائیں گے اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

مسئلہ:۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

حمل کے دوران خون آنے کے مسائل

مسئلہ:۔ حمل ساقط ہو گیا اور اس کا عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں اور انگلیاں تو یہ خون نفاس کا ہے ورنہ اگر تین دن رات رہا اور اس سے قبل پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا تو وہ حیض ہے اور اگر تین دن سے قبل بند ہو گیا اور ابھی پندرہ دن طہارت کے بھی نہ گزرے تھے تو یہ استحاضہ ہے

Marfat.com

مسئلہ:۔ حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد تو پہلے والا استحاضہ ہے اور بعد والا نفاس یہ مسئلہ اس صورت میں ہے کہ عضو بن چکا ہو اگر عضو ابھی نہیں بنا تو یا خون حیض ہے یا استحاضہ کا۔ یعنی عادت کے مطابق وقت مقررہ پر خون آیا ہے تو حیض ہے اور اگر عادت کے خلاف بے وقت آیا ہے تو استحاضہ ہے۔

جڑواں بچے پیدا ہونے کے مسائل

مسئلہ:۔ جس عورت کے دو بچے جڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم کا فاصلہ ہے تو پہلے بچے کے پیدا ہونے کے بعد جو خون آیا نفاس ہے پھر اگر دوسرا بچہ چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون جاری ہے تو چالیس دن تک نفاس ہے باقی استحاضہ مثلاً دوسرا بچہ بیسویں دن پیدا ہوا اور خون ساٹھ دن آیا تو چالیس دن نفاس ہے اور باقی بیس دن استحاضہ۔

اور اگر چالیس دن کے بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا تو اس دوسرے بچے کے بعد جو خون آیا وہ مطلقاً استحاضہ ہے مگر دوسرے کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

مسئلہ:۔ اگر دونوں بچوں میں چھ مہینے سے زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہ آیا سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو۔

Marfat.com

خون نفاس کے رنگ

مسئلہ:۔ خون نفاس کے وہی رنگ ہیں جو حیض کے ہیں۔

حیض ونفاس کا مختصر اور مشترکہ بیان

❁۔ فرج سے حیض ونفاس اور استحاضہ خارج ہوتا ہے۔

❁۔ حیض وہ خون ہے جس کو بالغ عورت کا رحم خارج کرے جس کو نہ کوئی مرض ہو نہ حمل ہو اور نہ سن ایاس کو پہنچی ہو۔

❁۔ کم از کم حیض کے تین دن ہیں اوسط پانچ دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔

❁۔ نفاس وہ خون ہے جو ولادت کے بعد خارج ہو۔

❁۔ نفاس کے زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہیں کم کی کوئی حد نہیں۔

❁۔ استحاضہ وہ خون ہے جو تین دن سے کم ہو یا حیض ہونے کی صورت میں دس دن سے اور نفاس میں چالیس دن سے زائد ہو۔

❁۔ خون حیض تین دن سے کم آیا یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے ایسے ہی نفاس چالیس دنوں سے زیادہ تجاوز کر جائے تو نفاس نہیں استحاضہ ہے ایسی صورت میں عورت کے لیے حرام کام حلال ہو جاتے ہیں مثلاً عورت نماز روزہ کر سکتی ہے قرآن پاک پڑھ سکتی ہے مسجد میں داخل ہو سکتی ہے۔ شریعت کی طرف سے لگائی گئی دیگر پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

حیض اور نفاس کے احکام

مسئلہ:۔ حیض ونفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔

(۱):۔ نماز (۲):۔ روزہ (۳):۔ قرآن پاک کی تلاوت

(٤):۔ قرآن پاک کو چھونا (٥):۔ مسجد میں جانا

(٦):۔ طواف کرنا (۷):۔ حیض ونفاس میں جماع کرنا۔

(۸):۔ ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے کسی بھی حصہ سے لطف اندوزی کرنا۔

مسئلہ:۔ جب حیض ونفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت پر خون بند ہوتو مجامعت بلاغسل جائز ہے اور اگر آخری مدت سے کم مدت پر اس کی عادت کے پورے ہوجانے کے باعث خون بند ہوتو مجامعت بلاغسل جائز نہیں مگر یہ کہ وہ غسل کرے اور اگر غسل پر قادر نہ ہوتو تیمم کرے اور نماز پڑھ لے۔

مسئلہ:۔ تمام وظائف کلمہ شریف درود شریف وغیرہ حیض اور نفاس کی حالت میں بلا کراہت کرسکتی ہے بلکہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کرکے اتنی دیر تک درود شریف اور وظائف کرتی رہے تاکہ عادت برقرار رہے۔

(عالمگیری جلد اول)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں قرآن پاک کو چھونا حرام ہے ہاں اگر جزدان میں قرآن پاک ہوتو اس کے چھونے میں حرج نہیں۔ یعنی قرآن پاک اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنا ہوتو اٹھا کر رکھ سکتی ہے۔

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عورت اگر عیدگاہ میں داخل ہو جائے تو حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عوت اگر مسجد سے باہر رہ کر ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھالے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔

مسئلہ:۔ حالت حیض ونفاس میں بیوی سے جماع کو حلال جانتے ہوئے کرنا کفر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کرلیا تو سخت گناہگار ہوگا۔اس پر توبہ کرنی فرض ہے اور اگر شروع میں حیض ونفاس میں ایسا فعل کیا تو ایک دینار صدقہ کرلے اگر آخر یعنی قریب ختم کے کیا تو نصف دینار صدقہ کرلے تا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان میں آئے۔

(عالمگیری جلد اول)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے آپ کو قابو نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر سے جدا رکھے بلکہ اگر غالب یقین ہو کہ اپنی شہوت پر قابو نہ رکھے سکے گا تو عورت کو اپنے بستر پر سلانا حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ روزے کی حالت میں اگر حیض ونفاس شروع ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضا ضروری ہے اگر روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اگر نفلی تھا تو قضا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ حالت نفاس میں عورت کا زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے یونہی۔

- ۔اس کے ہاتھ کے دھلے ہوئے کپڑے پہننا۔
- ۔اس کو اپنے ساتھ کھلانا پلانا سب جائز۔

بلکہ اس کا جھوٹا کھانے میں بھی حرج نہیں۔

تنبیہ:۔ بعض جگہ جاہل عورتیں حیض ونفاس والی عورتوں کے برتنوں کو الگ کر دیتی ہیں اور ان عورتوں کے استعمالی برتنوں کو نجس گمان کرتی ہیں یاد رکھو! یہ سب مجوسیوں ہندوؤں کی جاہلانہ رسمیں ہیں اسلام کا ان رسموں سے کوئی تعلق نہیں ایسی بیہودہ رسموں سے مسلمان عورتوں کو مردوں کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ اکثر عورتوں میں رواج پایا جاتا ہے کہ خون نفاس اگر چالیس روز سے قبل بند ہو جائے مگر جب تک چالیس روز پورے نہیں ہو جاتے نہ وہ غسل کرتی ہیں اور نہ نماز شروع کرتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ چالیس روز کی مدت پوری کرنی ضروری ہے یہ بھی محض جہالت ہے، بے علمی ہے۔ شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ جونہی نفاس کا خون بند ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے سے بیماری کا خطرہ ہو تو تیمم کر کے نماز شروع کر دیں نماز ہرگز نہ چھوڑیں۔

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عورت کو قرآن پاک کا پڑھنا دیکھ کر یا زبانی یا اس کا قرآن پاک چھونا اگرچہ ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کے کسی حصے سے یہ سب حرام ہے۔ ایسے ہی کاغذ کے کسی پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا حرام ہے یہ ضروری نہیں کہ پورا قرآن پاک ہی ہو۔

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو وہ عورت اوڑھے یا پہنے ہوئے ہے اس سے قرآن پاک کا چھونا حرام ہے۔ اگر اس کپڑے کا تعلق اس کے جسم سے نہیں تو حرج نہیں۔

معلمہ کو حیض ونفاس ہوا ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے متفرق ا

Marfat.com

اور ہجے کرانے میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایسی حالت میں عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے۔(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر چور یا درندے سے ڈر کر ایسی عورت مسجد میں چلی جائے تو جائز ہے مگر تیمم کر لینا بہتر ہے یونہی مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے اور کہیں پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عورت کو خانہ کعبہ شریف کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگر چہ مسجد حرام سے باہر ہی ہو حرام ہے۔

مسئلہ:۔ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں مگر روزے قضاء جتنے روزے چھوٹ جائیں اس قدر دوسرے دنوں میں پورے کرنے فرض ہیں بطور قضا۔(نماز مکمل معاف)

مسئلہ:۔ نماز کا وقت آخر ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہو گیا تو اس وقت کی نماز معاف ہے۔

مسئلہ:۔ نماز پڑھنے میں حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ بھی نماز معاف ہے ہاں اگر نفلی نماز تھی اس کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے نماز پڑھے غسل کی ضرورت نہیں پھر اگر پندرہ دن کے اندر دوبارہ خون آ گیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا کرے ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی

Marfat.com

حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جس عورت کو تین دن کے بعد خون حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے تھے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہوتے ہی غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔

مسئلہ:۔ عادت سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن پورے کرے اور اگر اس مدت کے اندر خون بند ہو گیا تو فوراً نہا دھو کر نماز پڑھے اور اگر مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد کے دنوں کی قضا کرے۔

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی کو عادت میں سجدہ شکر، سجدہ تلاوت حرام ہیں اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ:۔ سوتے وقت پاک تھی صبح اٹھی تو حیض کا اثر پایا تو اسی وقت حیض کا حکم دیا جائے گا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو اس کی قضا فرض ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ حائضہ سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض نہیں پایا وہ رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی نماز قضا کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ حیض کے دس دن پورے ہوئے تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے اگر چہ اس نے ابھی غسل نہ کیا ہو لیکن غسل کے بعد جماع کرے تو یہ مستحب ہے (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عادت کے دن پورے ہونے سے قبل حیض بند ہو گیا تو وہ عورت غسل کر

Marfat.com

کے نماز پڑھے مگر جماع جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہولیں مثلا ایک عورت کی عدت پانچ دن کی ہے تو چار دن پر حیض ختم ہوگیا تو اب وہ عورت غسل کر کے نماز شروع کرے مگر جماع کے لیے ایک اور دن انتظار کرنا واجب ہے۔

Marfat.com

فِی مَدحِ الرَّسُولِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم بَاسِطُ الْمَعْرُوفِ جَامِعُهٗ

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ مِنْ مُضَرٍ

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ رُسُلِ اللّٰہِ کُلِّهِمْ

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم ذِکْرُهٗ رُوْحٌ لِاَنْفُسِنَا

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم شُکْرُهٗ فَرْضٌ عَلَی الْاُمَمِ

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ بُعِثَ لِنَاسِ شَافِعُنَا

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم نُوْرُهُ الْهَادِیْ مِنَ الظُّلَمِ

(لِلْاِمَامِ الْبُوْصِیْرِی علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

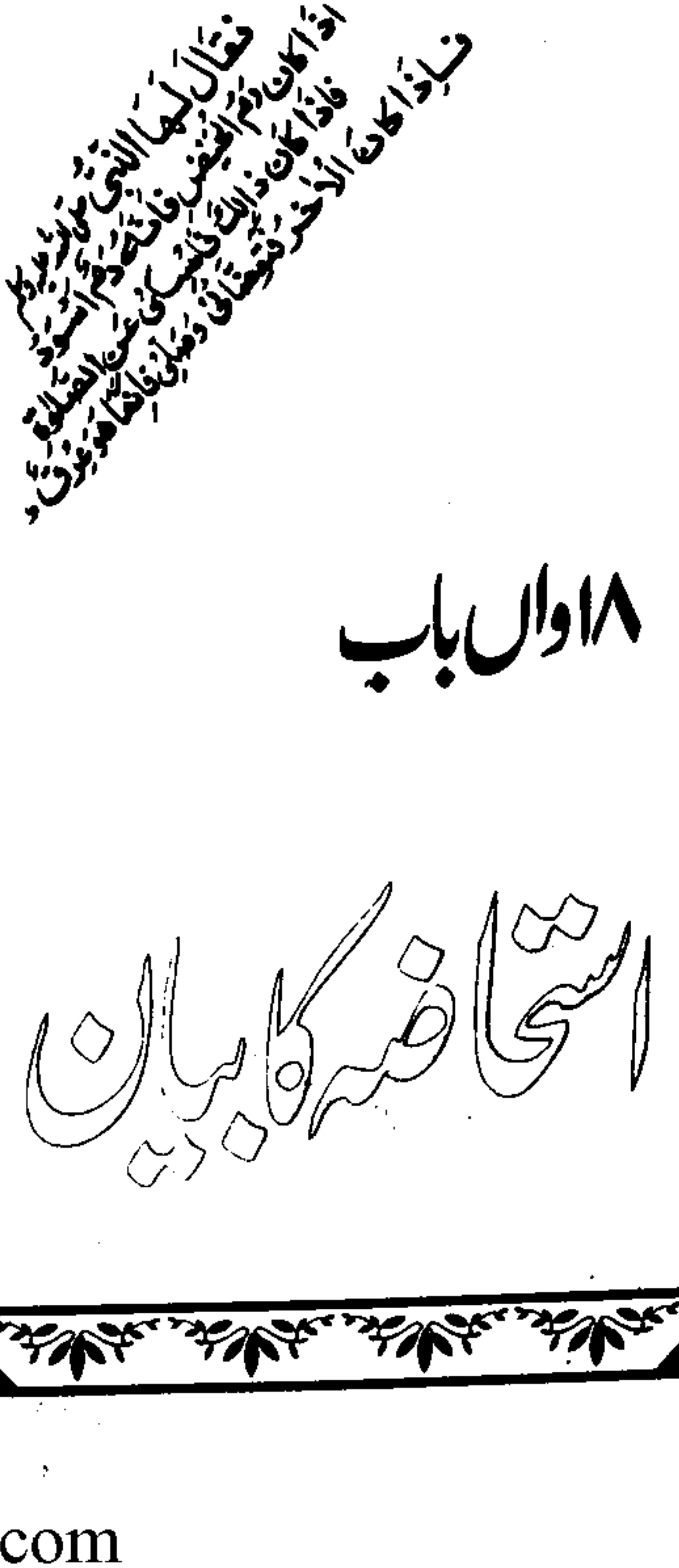

۱۸واں باب

استخاضہ کا بیان

Marfat.com

استحاضہ کا بیان

از احادیث مبارکہ

حدیث نمبر۱:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیس رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: یہ تو رَگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب اس دوران حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر۲:۔ ایک عورت کو خون بہتا رہتا ہے اس کے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ سے فتوی طلب کیا ارشاد فرمایا: کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔ (رواہ ابو داؤد والدارمی)

حدیث نمبر۳:۔ ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن دنوں میں حیض آئے عورت ان دنوں میں نمازیں چھوڑ دے پھر نہائے (اور مستحاضہ ہونے کی حالت میں) ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

استحاضہ کے احکام

مستحاضہ عورت پر نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ بلکہ ایسی عورت مستحاضہ نماز پڑھے گی، روزہ رکھے گی، کعبہ میں داخل ہوگی، طواف کعبہ بھی کرے گی، قرآن پاک کی تلاوت بھی کرسکتی ہے، وضو کر کے قرآن پاک کو ہاتھ بھی لگا سکتی ہے، اسی حالت میں شوہر اس سے ہم بستری بھی کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ خون استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا وقت شروع سے لے کر آخر تک گزر جانے کی وجہ سے اس کو شریعت مطہرہ معذور قرار دیتی ہے۔ نماز شروع کرنے سے قبل وضو کرے پھر اس ایک وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون جاری رہنے سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا

مسئلہ:۔ اگر کپڑا رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض ادا کرے تو عذر ثابت نہ ہوگا یعنی اس کو ایسی گنجائش نہ ملے گی۔ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے اور نماز پڑھے۔

مسئلہ:۔ ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا گزر جائے اور وہ وضو کے ساتھ فرض نماز نہ ادا کر سکے تو وہ معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کرے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسے پیشاب کے قطروں کا مرض یا دست کا آنا یا ہوا کا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان ناف پستان سے پانی نکلنا حالانکہ ان سب بیماریوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر جب ایک پورا وقت گزر

Marfat.com

جائے کہ ہر چند کوشش کرے کہ طہارت کے ساتھ نماز پڑھ لے مگر نہ پڑھ سکے تو عذر ثابت ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا کا مرض ہے قطرے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ:۔ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے گا نہ وہ معذور ہوگا اور نہ وہ رطوبت ناپاک ہوگی۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ خون حیض کس کو کہتے ہیں؟

(۲):۔ خون حیض کی کم سے کم مدت کتنی ہے اور زیادہ سے زیادہ کتنی ہے؟

(۳):۔ خون نفاس کس کو کہتے ہیں؟

(٤):۔ خون نفاس کی کم سے کم کتنی مدت ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کتنی ہے؟

(٥):۔ حیض ونفاس کے احکام بیان کیجیے؟

(٦):۔ خون حیض کے رنگ کیا ہیں؟

(۷):۔ کیا خون حیض اور نفاس کے ایک ہی رنگ ہیں یا کوئی فرق ہے؟

(۸):۔ استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

(۹):۔ استحاضہ کے احکام بیان کیجئے؟

(۱۰):۔ معذور کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

تلک عشرة کاملة

Marfat.com

خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۱۹واں باب

دوسری شرط

ستر عورت

Marfat.com

ستر عورت از قرآن واحادیث

آئت نمبرا:۔ ﴿.....خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ.....﴾

(الاعراف ۷: ۳۱)

ترجمہ:۔ ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔

تفسیر:۔ زینت کے لفظی معنی آراستگی کے ہیں کبھی آراستگی کے سامان کو بھی زینت کہہ دیتے ہیں قرآن میں لفظ زینت بہت سے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۱):۔ زیور جیسے ﴿.....وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ .....﴾

(النور ۲٤: ۳۱)

ترجمہ:۔ اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں اپنے شوہروں پر۔

(۲):۔ محل زینت یعنی وہ اعضاء ہیں جن پر زیور استعمال ہوتا ہے جیسے

﴿.....لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ.....﴾ (النور ۲٤: ۳۱)

ترجمہ:۔ تا کہ جانا جائے جسے وہ چھپائے رکھتی ہیں اپنی زینت سے۔

(۳):۔ اعلیٰ درجہ کا لباس۔

(٤):۔ ستر ڈھانپنے والا لباس۔

یہاں آخری دو معنوں میں سے کوئی سے معنی مراد ہیں مگر اعلیٰ درجہ کا لباس مراد ہے تو یہ حکم استحبابی ہے کہ عمدہ لباس پہن کر نماز پڑھنا یا اعلیٰ لباس پہن کر مساجد میں آنا یہ مستحب ہے۔ ہمارے امام اعظم امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت قیمتی لباس، قمیص، پاجامہ، عمامہ شریف جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی پہن کر نماز تہجد

Marfat.com

پڑھا کرتے تھے اور ہر روز اس جیسے قیمتی لباس میں نماز تہجد ادا فرماتے اور فرماتے جب ہم لوگوں سے اعلیٰ لباس/ اچھے لباس میں ملتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے کیوں نہ اچھے لباس میں ملاقات کریں سبحان اللہ۔ (تفسیر روح البیان)

مگر افسوس:۔اب اتنا بڑا اہتمام کون کرے اب تو لوگ دفتروں میں سکول وکالج میں بازاروں میں جاتے ہیں یا کسی معمولی آدمی کے گھر بھی مہمان جاتے ہیں تو شان وشوکت سے اور صاف ستر ے لباس میں ۔لیکن جب اللہ تعالیٰ کے گھر میں آتے ہیں اور اس شان والے اللہ جل جلالہ سے ملاقات کرنے آتے ہیں تو ہلکے اور گندے لباس میں ۔کچہری جاتے ہیں تو سر پر کپڑا لے کر۔ مسجد میں آتے ہیں تو ننگے سر۔یہ انصاف کا تقاضا نہیں۔ایسے لوگوں کے سر پر اگر من آٹا رکھ دو تو اٹھا کر گھر لیں جائیں مگر دس گرام کی ٹوپی سر پر رکھنی دشوار۔

❁۔اور اگر خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ سے ستر ڈھانپنے والا لباس مراد ہے تو خُذُوْا امر وجوبی ہے۔کیونکہ نماز کے لیے سر ڈھانپنا فرض ہے۔﴿عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾ یہ عبارت خُذُوْا کا ظرف ہے۔مسجد سے یا تو سجدہ مراد ہے اور سجدے سے نماز مراد۔تو معنی یہ ہوں گے ہر نماز کے وقت ستر ڈھانپنا فرض ہے نماز اندھیرے میں ہو، یا اجالے میں رات میں ہو یا دن میں، بند کمرہ میں ہو یا کھلی جگہ میں ستر کا ڈھانپنا ہر حال میں ہر وقت ضروری ہے۔

❁۔یا مسجد سے مراد عام مسجدیں ہیں تم کسی بھی مسجد میں جاؤ تو ننگے بدن نہ جاؤ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے شرم وحیا کرو اور مسجد میں پورے لباس سے آؤ خصوصاً عیدین اور جمعہ میں۔

آئت نمبرا:۔ ﴿.....وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا.....﴾

(النور ٢٤: ٣١)

ترجمہ:۔ اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت کو مگر وہ جو خود ہی ظاہر ہے۔

یہ آیت کریمہ عورتوں کے متعلق ہے اور اس میں عورتوں کو بحالت نماز سوائے ان اعضاء کے جن کا نماز میں ڈھانپنے کا حکم نہیں باقی جسم کے ڈھانپنے کا حکم دیا جارہا ہے

احایث مبارکہ

حدیث نمبرا:۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (مرد کے لیے) ناف کے نیچے تک عورت ہے۔ (دار قطنی)

حدیث نمبر۲:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر۳:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا عورت بغیر ازار پہنے کرتے اور دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے فرمایا جب کہ کرتہ پورا ہو کہ پشت قدم چھپالے (تو نماز پڑھ سکتی ہے)

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

Marfat.com

مسائل

مسئلہ:۔ ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز ہو یا نہیں تنہا یا کسی کے سامنے بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی ستر کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر عورت بلا جماع فرض ہے یہاں تک کہ اندھیرے مکان میں نماز پڑھی اگرچہ وہاں پر کوئی اور نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے سکے اور ننگے نماز پڑھی بلا جماع نماز نہ ہوئی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اتنا باریک کپڑا جس سے بالوں کی سیاہی چمکے ستر کے لیے کافی نہیں ایسا باریک کپڑا اوڑھ کر یا پہن کر نماز پڑھی نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا حرج نہیں اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو بشرطیکہ نجس کپڑا گیلا نہ ہو اگر نجس کپڑا گیلا ہے تو مطلقاً ایسا کپڑا پہننا منع ہے جسم کو ناپاک کردے گا۔

مسئلہ:۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک عورت ہے یعنی اتنی جگہ کا چھپانا فرض ہے ناف اس میں داخل نہیں گھٹنے داخل ہیں۔

مسئلہ:۔ آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکیہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے تلووں کے سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن بھی عورت ہے یعنی چھپانے کی جگہ۔

مسئلہ:۔ جن اعضاء کا ستر فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا نماز ہو

Marfat.com

گئی اور اگر چوتھائی کھل گیا اور فوراً چھپالیا تب بھی ہوگئی اور اگر چوتھائی کھل گیا اور بقدر ایک رکن یعنی بقدر تین سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا نماز بالکل نہ ہوئی۔

(در المختار)

مسئلہ:۔ مرد کے لیے اعضائے عورت ۹ ہیں۔

(۱):۔ ذکر (یعنی مرد کے چھوٹے پیشاب کا مقام)

(۲):۔ خصیتین دونوں مل کر ایک عورت۔

(۳):۔ دبر یعنی بڑے پیشاب کی جگہ۔

(٤،٥):۔ دونوں سرین ہر ایک سرین ایک مستقل عورت ہے۔

(٦،٧):۔ دونوں رانیں ہر ایک ران ایک مستقل عورت ہے۔

(۸):۔ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے۔

یہ آٹھ اعضائے عورت علامہ ابراہیم حلبی وعلامہ شامی اور علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بیان فرمائے۔

(۹):۔ اعلیحضرت عظیم المرتبت نور اللہ مرقدہ کی تحقیق کے مطابق دبر اور خصیتین کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔ مرد کے ۹ اعضائے عورت بیان ہوئے۔

Marfat.com

عورت کے اعضائے عورت کا شمار

مسئلہ:۔ آزاد عورتوں کے لیے علاوہ ان پانچ اعضاء کے جن کا اوپر بیان ہوا سارا بدن عورت ہے۔ جس میں تیس اعضاء ہیں۔

(۱):۔ سر یعنی ماتھے کے اوپر سے جہاں عموماً سر کے بال جمتے ہیں شروع کر کے گردن تک ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک۔

(۲):۔ بال جو لٹکے ہوں۔

(۴،۳):۔ دونوں کان۔

(۵):۔ گردن۔

(۷،۶):۔ دونوں شانے۔

(۹،۸):۔ دونوں بازو کہنیوں سمیت۔

(۱۱،۱۰):۔ دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد گٹوں تک۔

(۱۲):۔ سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے نیچے تک۔

(۱۴،۱۳):۔ دونوں پستان۔

(۱۵):۔ پیٹ یعنی سینے کی انتہا سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک کہ ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔

(۱۶):۔ پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔

(۱۷):۔ دونوں شانوں کے درمیان جو جگہ ہے بغل کے نیچے سے سینہ کی نچلی حد تک

(۱۸، ۱۹): ۔ دونوں سرین ہر ایک مستقل عورت۔

(۲۰): ۔ فرج۔

(۲۱): ۔ دبر۔

(۲۲، ۲۳): ۔ دونوں رانیں یعنی چڈھے سے گھٹنے تک گھٹنہ ران میں شامل ہے علیحدہ عورت نہیں۔

(۲٤): ۔ ناف کے نیچے سے پیڑو اور اس کے ساتھ ملی ہوئی جو جگہ اور ان کے بالمقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔

(۲۵، ۲٦): ۔ دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

Marfat.com

احکام ستر عورت

مسئلہ:۔ عورت و مرد کے لیے جسم کے جن اعضا کا نماز میں چھپانا فرض ہے۔ اگر ان اعضاء میں سے چوتھائی حصہ کھل گیا نماز مطلقاً نہ ہوئی اگر چوتھائی سے کم ہے نماز ہو جائے گی۔

اگر چند اعضاء میں سے کچھ حصہ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کانوں کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ہے لہذا نماز اس صورت میں ہوگی۔

مسئلہ:۔ نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی اور اسی حالت میں اللہ اکبر کہا نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

مسئلہ:۔ اگر مرد کے پاس ستر کے لئے کپڑا نہیں اور ریشمی کپڑا ہے اس پر فرض ہے کہ اسی کپڑے سے ستر کرے اور نماز پڑھے البتہ دوسرا کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا جائز نہیں ریشمی کپڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:۔ اگر ایسا کپڑا نمازی کے پاس ہے جس کا چوتھائی حصہ پاک ہے باقی سارا ناپاک ہے اسی کپڑے سے نماز پڑھ لے۔

مسئلہ:۔ اور اگر ایسا کپڑا ہے جو سارا ہی ناپاک ہے اور اس کے پاس اور کپڑا بھی نہیں تو برہنہ نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ وہ ناپاک کپڑا ہی پہن کر نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ اوراگر ایسا کپڑا پاتا ہے جو صرف قبل اور دبر کو چھپائے تو قبل اور دبر کو چھپائے اور نماز پڑھے اوراگر ایسا کپڑا پاتا ہے جو صرف ایک چیز کو چھپاتا ہے یا قبل اور یا دبر کو تو دونوں میں سے ایک کو چھپائے اور نماز پڑھے بہتر یہ ہے کہ قبل یعنی اگلے حصے کو چھپائے۔

مسئلہ:۔ اوراگر خدانخواستہ اس کے پاس کپڑا ہے ہی نہیں بلکہ برہنہ (ننگا ہے) تو ننگا ہی پڑھ لے اور ننگا ہونے کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھے اور طریقہ یہ کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھے اوراشارہ سے نماز پڑھے رکوع وسجود نہ کرے۔

سبحان اللہ! شریعت مطہرہ نے ہر آسانی مہیا فرمادی اس کے باوجود جو شخص نماز نہ پڑھے اس پر افسوس اور بدقسمتی ہے۔

مسئلہ:۔ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگے سے دے دیگا تو مانگنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے کے چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی اوراگر سر اس سے باہر نکال دے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ جس نے مجبوری کی حالت میں برہنہ نماز پڑھی بعد نماز کے کپڑا مل جانے کی صورت میں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ قرآن حکیم میں کونسے پارے اور کس آیت میں ستر عورت کا ذکر ہے؟

(۲):۔ ستر عورت کے بارے میں دو احادیث مبارکہ بیان کریں؟

(۳):۔ کیا ستر عورت ہر حال میں واجب ہے یا کہ صرف نماز میں؟

(٤):۔ عورت کے دوپٹے میں سے بالوں کی سیاہی نظر آئے نماز ہوگی یا نہیں؟

(٥):۔ مرد کا ستر کہاں سے کہاں تک ہے؟

(٦):۔ مرد کے جسم میں کتنے اعضاء ستر عورت ہیں؟

(۷):۔ عورت کے جسم میں سے کتنے اعضا مستثنیٰ ہیں؟

(۸):۔ خنثیٰ مشکل کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۹):۔ ستر عورت کے احکام کیا ہیں؟

(۱۰):۔ اگر خدانخواستہ ستر عورت کے لئے کپڑا نہیں تو کیا حکم ہے؟

تلک عشرة کاملة

Marfat.com

فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

۲۰واں باب

(۳)

اِستقبالِ قبلہ

Marfat.com

استقبال قبلہ.....از قرآن مجید

آیت کریمہ :۱ ﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (سورہ بقرہ:۱۴۲)

ترجمہ: اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے جس پر وہ پہلے تھے تم فرما دو مشرق مغرب سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔

شان نزول: ۔یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کیے کیونکہ تبدیلی قبلہ انہیں ناگوار تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفار کے سب گروہ مراد ہوں کیونکہ تبدیلی قبلہ پر طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن سے قبل اس کی خبر دے دینا غیبی خبروں میں سے ایک ہے۔ طعن کرنے والوں کو بیوقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر معترض ہوے باوجودیکہ انبیاء سابقین نے نبی آخرالزماں کے خصائص میں آپ کا لقب ذوالقبلتین ذکر فرمایا اور تحویل قبلہ اس کی دلیل ہے کہ وہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور معترض ہونا کمال حماقت ہے۔ ﴿خزائن العرفان)

آیت کریمہ :۲ ﴿.....وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ

Marfat.com

هَدَى اللّٰهُ ط وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرہ:۱۴۳)

ترجمہ: اور اے محبوب! جس قبلہ پر تم پہلے تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں ہم کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھرتا ہے۔ اور بیشک وہ بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کرے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت مہربان مہر والا ہے۔

شان نزول: ۔ فرمان عالی شان ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ﴾ کا شان نزول یہ ہے کہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ اتری اور اس میں اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا۔

آیت کریمہ: ۳ ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (سورہ بقرہ:۱۴۴)

ترجمہ: بیشک ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا تو ہم ضرور تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری رضا ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے (یہود و نصاریٰ) ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ان کے اعمال سے بے خبر نہیں

شان نزول:۔ عبادت کے لیے کوئی سمت ضرور چاہیئے ملائکہ اور جن وانسان سب کی عبادتوں کے لیے سمتیں مقرر ہیں جسے ان کا قبلہ کہا جاتا ہے۔ حاملین عرش کا قبلہ عرش اعظم، ملائکہ بررہ کا قبلہ کرسی، ملائکہ سفرہ کا قبلہ بیت المعمور ہے۔ ضرورت تھی اس کی کہ فرشتوں کا کوئی قبلہ ہو ان کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک بیت المقدس قبلہ بنا۔ وحی کے نزول سے قبل بچپن و جوانی زندگی کے ہر دور میں حضور ﷺ رب تعالیٰ جل وعلا کے عابد و ساجد تھے مگر نزول وحی سے قبل آپ کی عبادت کسی دین کے اتباع میں نہ تھی بلکہ وہ عبادت کشفی تھی اور عبادت میں قبلہ خانہ کعبہ شریف کو ہی اختیار فرماتے۔ نزول وحی کے بعد بھی معراج شریف تک جس قدر عبادت فرمائی خانہ کعبہ شریف کی طرف رخ فرمایا۔

شب معراج بیت المقدس میں پہنچ کر نماز ادا فرمائی جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی تمام انبیاء مقتدی اور حضور امام الانبیاء نے امامت فرمائی یہاں بیت المقدس کو قبلہ اختیار فرمایا۔

معراج میں ہی نماز فرض ہوئی اور قبلہ بیت المقدس مقرر ہوا معراج سے واپس شریف لا کر جب تک سرکار دو عالم ﷺ نے مکہ شریف میں قیام فرمایا بیت المقدس کی ف ہی منہ کر کے نماز ہوتی رہی مگر انداز یہ تھا کہ جب نماز پڑھتے بیت المقدس کی ف منہ کرتے مگر سامنے خانہ کعبہ شریف کو لے لیتے۔ مدینہ شریف پہنچ کر دو قبلوں کا تو ممکن نہ تھا کیونکہ مدینہ شریف میں خانہ کعبہ شریف جنوب میں واقع ہے اور بیت ال میں واقع ہے اس قدر فرق ہوتے ہوئے دو قبلہ کا اجتماع کیسے ہو سکتا ہے

Marfat.com

لہذا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے رہے۔

اب بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے تقریباً سترہ مہینے ہو گئے تھے مشرکین عرب کو تو یہ شکایت تھی کہ حضور ﷺ بنی اسمعیل ہو کر بیت المقدس کی طرف نماز کیوں پڑھتے ہیں اور یہودیوں کا طعنہ یہ تھا کہ ہمارے قبلہ ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور ہماری ہی مخالفت کرتے ہیں ان وجوہ سے حضور اقدس ﷺ کی خواہش مبارک یہ تھی کہ ہمارا قبلہ قبلہ ابراہیمی ہو جائے۔

پندرھویں رجب بروز سوموار (پیر) نماز ظہر سے قبل حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ عالی شان میں حاضر ہوئے حضور انور ﷺ نے فرمایا اے جبریل ہمارا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خانہ کعبہ شریف کی طرف پھیر دے۔ انہوں نے عرض کی آپ اللہ کے محبوب ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ یہ عرض کر کے جبریل علیہ السلام آسمان پر چلے گئے اور آپ ﷺ نے مسجد بنی سلمہ میں مع اپنے صحابہ کے نماز ظہر کی نیت باندھ لی اور قبلہ کی تبدیلی کے لیے وحی کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دیکھتے۔ رب تعالیٰ نے اس ناز و محبوبانہ انداز کو قرآن پاک کی آیت بنا دیا اور فرمایا ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ﴾ اے شان والے محبوب تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دیکھنا ہم دیکھ رہے ہیں یعنی تمہاری نگاہ ہماری طرف ہے ہماری نگاہ تمہاری طرف ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تم کیوں آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دیکھتے ہو تبدیلی قبلہ کے لیے دیکھتے ہو لہذا ہم جلد ہی تمہاری خوشی پوری کر دیں گے تو دیر نہ کیجیے سلام کا انتظار کیے بغیر بحالت نماز ابھی اپنا منہ اس کی طرف پھیر لیجیے جس میں تمہاری خوشی ہے یعنی مسجد حرام کی طرف۔

Marfat.com

اے مسلمانو! اے میرے پیارے محبوب کے غلاموں! یہ حکم خاص اس محبوب یا اس وقت کے لیے نہیں بلکہ تم سب قیامت تک جہاں کہیں بھی ہو جس طرح بھی ہو سفر میں یا حضر میں بحر میں یا بر میں، تحت الثری یا آسمان کی فضاء میں، مشرق، مغرب، شمال، جنوب میں نماز کے لیے اپنا منہ مسجد حرام کی طرف ہی کرنا ہے۔

معلوم ہوا کہ کعبہ کو قبلہ بنانے والے اور کعبہ کو عزت دینے والے حضور نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ ہیں کہ اگر حضور ﷺ ہی خواہش نہ کرتے تو کعبہ شریف کیسے قبلہ بنتا؟

اس لئے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت نے کیا خوب فرمایا:

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اور فرمایا!

ہوتے کہاں خلیل بنا کعبہ و منا
لولاک والے صاحبی سب ترے گھر کی ہے

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کل جہاں خدا کی رضا کا طالب ہے اور خداوند عالم اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ کی رضا کا طالب ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

خانہ کعبہ شریف کا مختصر تعارف

(۱):۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو عرض کی یا اللہ! میں کس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کروں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے جہاں آج خانہ کعبہ شریف ہے یہ زمین کا سنٹر ہے یہاں اپنا پر مار کر ساتویں زمین تک بنیاد ڈال دی جس کو فرشتوں نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بھر دیا کوہ لبنان، جودی، حرا، طور، اور کوہ زیتا سے بنیاد بھر کر چاروں طرف سے دیوار کو اوپر اٹھا دیا تب آدم علیہ السلام اس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور طواف بھی کرتے رہے۔

(۲):۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ تک یہ عمارت برقرار رہی جب طوفان نوح آیا تو یہ عبارت منہدم ہوگئی اور یہ کعبہ کی جگہ اونچے ٹیلے کی مانند رہ گئی مگر لوگ برابر برکت حاصل کرنے کے لیے آتے رہے اور آ کر دعائیں مانگتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک یعنی آپ کی تشریف آوری تک یہ ٹیلہ اسی طرح رہا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرمان عالیشان کے مطابق بیوی حضرت ہاجرہ اور بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو فلسطین سے یہاں آ کر چھوڑ گئے جہاں خانہ کعبہ شریف ہے انہیں کے دم قدم سے پہاڑ سے آب زمزم نکلا اور انہیں کی برکت سے یہاں آبادی ہوگئی قبیلہ جرہم یہاں آ کر آباد ہوا اور اسی قبیلہ نے آپ کو نہ صرف ایک بلکہ یکے بعد دیگرے دو رشتے پیش کیے پھر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس جگہ خانہ کعبہ بناؤ اس کی نشانی اس طرح قائم فرمائی کہ

بادل کا ایک ٹکڑا بھیجا گیا تا کہ اس کے سایہ کی مقدار خط کھینچا جائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خط پر اس قدر بنیاد کھودی کہ بنیاد حضرت آدم علیہ السلام کی ظاہر ہوگئی اور اس بنیاد پر عمارت بنائی جس کی مقدار یہ ہے۔

- اس کی بلندی ۹ ہاتھ۔
- رکن اسود سے رکن شامی تک کی دیوار ۳۳ ہاتھ۔
- اور رکن شامی سے رکن غربی تک کی دیوار ۲۳ ہاتھ۔
- اور رکن غربی سے رکن یمانی تک کی دیوار ۳۱ ہاتھ۔
- اور رکن یمانی سے رکن اسود تک کی دیوار ۲۰ ہاتھ۔

اس وقت یہ کعبہ مستطیل شکل کا تھا اس کا طول عرض سے زیادہ شرقی اور غربی دیواروں میں ایک غیر محسوس سا فرق اس کا دروازہ زمین سے ملا ہوا جس میں کواڑ زنجیر وغیرہ نہ تھی پھر کچھ دیر بعد طبع حمیری نے اس دروازہ میں کواڑ لگائے اور زنجیر اور کفل لگائے اس کے دروازے دو تھے ایک اندر داخل ہونے کا دوسرا نکلنے کا کعبہ بنانے والے اللہ کے پیارے خلیل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کو گارا اور پتھر پکڑانے والے حضرت اسمعیل ذبیح اللہ علیہ السلام تھے۔ سبحان اللہ باپ نبی معمار بیٹا نبی مزدور اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر دو نبی کر رہے تھے اسی کا بیان ہے اس فرمان عالیشان میں۔

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

ترجمہ: اور یاد کرو اے محبوب! جب اٹھا رہے تھے بنیادیں اس گھر کی ابراہیم اور

Marfat.com

اسمعیل (عرض کی) اے ہمارے رب قبول فرما ہماری طرف سے بیشک تو سنتا جانتا ہے

اس عمارت میں تین پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے۔

(۱):۔ کوہ ابوقبیس (۲):۔ کوہ حرا (۳):۔ کوہ درقان

(۳):۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد قوم عمالقہ اور جرہم نے خانہ کعبہ بنایا۔

(٤):۔ پھر قصی بن کلاب نے بنایا۔

(٥):۔ پھر قریش نے اس کی تعمیر کی۔ جب آقائے نامدار فخر موجودات ﷺ کی عمر شریف ۳۵ برس کی تھی۔ کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے جب دیواریں حجر اسود کے نصب کرنے تک پہنچیں تو ہر ایک نے جھگڑا کیا کہ حجر اسود ہم نے اس مقام پر رکھنا ہے۔ یہ سعادت ہمیں ملنی چاہیے۔ قریب تھا کہ لڑائی شروع ہو جاتی پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ آج حجر اسود نہ رکھو۔ علی الصبح جو آدمی سب سے پہلے حرم شریف میں آئے اس سے فیصلہ کرواؤ جس کے حق میں وہ فیصلہ دے وہی حجر اسود رکھ دے۔

دوسرے دن صبح ہمارے پیارے نبی کریم رءوف الرحیم رحمت اللعالمین علیہ التحیۃ والتسلیم سب سے پہلے حرم شریف میں تشریف لائے۔ سبھی خوش ہوئے کہ محمد ﷺ صادق وامین تشریف لے آئے ہیں یہ جو فیصلہ فرمادیں گے قبول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایک چادر بچھاؤ اس پر حجر اسود رکھو اور ہر قبیلہ کا بڑا آدمی اس چادر کا کونا پکڑ لے چاروں طرف سے ہر ہر قبیلہ کے سرداروں نے چادر کو پکڑ لیا فرمایا اب اوپر اٹھاتے جاؤ جب حجر اسود رکھنے کے مقام تک چادر پہنچی تو حجر اسود اپنے نورانی ہاتھوں سے پکڑ کر خود ہی اس مقام پر رکھ دیا اس حکمت عملی سے پوری قوم لڑائی اور کشت وخون سے بچ گئی۔

Marfat.com

قریش نے تعمیر ابراہیمی سے چند گز زمین چھوڑ دی اسے حطیم کہتے ہیں۔جس میں اب پرنالہ شریف گرتا ہے۔اوراس کی بلندی وگنی کردی پہلے ۹ ہاتھ اس کی اونچائی تھی ۔اب ۱۸ ہاتھ ہوگئی حضور اقدس ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو زمین کھود کر بنیاد ابراہیمی دکھائی اور ارشاد فرمایا قریش نے روپے کی کمی کی وجہ سے بنیاد ابراہیمی کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے۔

(٦):۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ٦٤ ھ میں بنیاد ابراہیمی پر خانہ کعبہ تعمیر فرمایا اور قریش کے فَرقوں کو دور کیا۔

(۷):۔ پھر حجاج بن یوسف نے ۷۴ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی عمارت کو گرا کر پھر قریش کی تعمیر کے مطابق خانہ کعبہ شریف تعمیر کیا۔

(۸):۔ پھر ہارون رشید نے چاہا کہ خانہ کعبہ گرا کر عبداللہ بن زبیر کی تعمیر پر خانہ کعبہ کو تعمیر کرے مگر علماء نے منع کر دیا اور کہا کہ بار بار بنانا گرانا کھیل ہو جائے گا جو سلطان آئے گا اپنے دور میں گرائے گا بنائے گا اس طرح ٹھیک نہیں پھر اسلامی سلطان اس کی مرمت تو کرتے رہے مگر کسی نے گرا کو دوبارہ بنایا نہیں۔

(۹):۔ پھر ۱۰۴۰ھ میں مراد بن احمد خان شاہ قسطنطنیہ نے جب دیکھا کہ عمارت میں بہت دراڑ پڑ گئے اس لئے شاہ قسطنطنیہ نے اس رکن کے گوشہ یا کونا کو جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے سب کو گرا کر نئے سرے سے حجاج بن یوسف کے مطابق کعبہ بنایا اس کے اندر سنگ مرمر کا فرش بچھایا۔

نہایت نفیس سیاہ غلاف تمام کعبہ پر چڑھایا جس پر کلمہ شریف ﴿لا الـــہ الا

Marfat.com

اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھوایا۔ خیال رہے کہ سب سے پہلے خانہ کعبہ شریف پر غلاف چڑھانے والے کا نام اسعد ہے جو شاہ یمن تھا جسے تبع اول حمیری کہتے ہیں یہی مدینہ شریف کو آباد کرنے والا ہے دوران سفر حضور پیارے مصطفےٰ ﷺ کے شوق ملاقات میں اس نے سرزمین مدینہ پر سکونت اختیار کرلی کہ قسمت نے ساتھ دیا تو حبیب کبریاء کا دیدار نصیب ہو جائے گا۔

بہرحال اب موجود کعبہ سلطان مراد خان شاہ قسطنطنیہ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کتنے بڑے نصیب ہیں شاہ قسطنطنیہ شاہ مراد خان علیہ الرحمۃ کے۔ سلطان مراد کی قسمت پر ناز کرنا چاہیے مصر سے ہر سال غلاف تیار ہو کر دھوم دھام سے آتا رہا اور ۱۳۸۲ھ میں لاہور سے غلاف کعبہ تیار ہوا ریل گاڑی پر غلاف کعبہ رکھ کر ریلوے اسٹیشنوں پر اس کی زیارت کرائی گئی میں نے بذات خود بچپن کے زمانہ میں منڈی بہاؤ الدین ریلوے اسٹیشن پر غلاف کعبہ کی زیارت کی۔ اب نجدیوں کی حکومت ہے اب غلاف کعبہ کسی اور ملک سے تیار ہو کر نہیں جاتا نجد میں ہی تیار ہوتا ہے۔ ۹ ذوالحج کو جب حجاج میدان عرفات میں چلے جاتے ہیں غلاف کعبہ تبدیل کیا جاتا ہے پہلا غلاف کعبہ یا خدام کو عنایت کیا جاتا ہے اور پھر ان سے حاجی لوگ تبرکاً خرید لیتے ہیں یا سعودی حکومت محفوظ کر لیتی ہے مجھ سیاہ کار کے پاس غلاف کعبہ کے ٹکڑے اور حجر اسود کے غلاف کے ٹکڑے موجود ہیں جو مجھے خادم حرم حاجی صوفی محمد صدیق صاحب نے پیش کیے۔

خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ پہلی مرتبہ کعبہ شریف کو عمارتی شکل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا اور ان کے بعد سات مرتبہ کعبہ شریف کو عمارتی شکل میں آخری سلطان مراد خان شاہ قسطنطنیہ کی ۱۰۴۰ھ بنائی گئی عمارت ہے۔

Marfat.com

فضائل خانہ کعبہ وزیارت خانہ کعبہ شریف

(۱):۔ جب آدم علیہ السلام بنائے کعبہ سے فارغ ہوئے تو عرض کیا:

اے میرے رب ہر مزدور کی مزدوری ہوتی ہے میری مزدوری کیا ہے؟

فرمایا! جس وقت تو نے میرے گھر کا طواف کیا میں نے تجھے بخش دیا

عرض کیا: اے میرے رب! کچھ اور زیادہ

فرمایا: جب تیری اولاد اس کا طواف کرے گی میں اسے بھی بخش دوں گا۔

عرض کی: اے میرے رب! کچھ اور زیادہ۔

فرمایا ہر اس شخص کو بخش دوں گا جس کے حق میں طواف کرنے والے دعا مانگے گے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوش ہو کر عرض کی:

میرا رب کافی ہے، کافی ہے۔

(۲):۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: مولائے کریم ہر زائر کا حق ہوتا ہے اس پر جس کی وہ زیارت کرے پس تیرے گھر کی جو زیارت کرے گا تو اس کو کیا ملے گا۔

ارشاد فرمایا: اے داؤد (علیہ السلام) جو میرے گھر کی زیارت کریں گے ان کو دنیا میں معافی دوں گا اور ملاقات کے وقت ان کے گناہ بخش دوں گا۔

(۳):۔ جب عرب میں بت پرستی عام ہوگئی ہر قبیلے کا بلکہ ہر گھر کا علیحدہ علیحدہ بت تھا اور ہر کام کا علیحدہ علیحدہ بت تھا انتہاء یہ کہ خانہ کعبہ شریف میں ۳۶۰ بت تھے۔ ایک دفعہ خانہ کعبہ شریف نے بتوں اور بت پرستوں سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حضور

Marfat.com

عرض کی: الٰہی میں تیری عبادت کے لیے بنایا گیا تھا اور یہاں ایک نہیں ۳۶۰ بتوں کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ بت پرستی کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے بیت اللہ! وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ میں تجھے بت پرستوں سے پاک کر دوں گا میں عنقریب ایک نور (محمد ﷺ) مبعوث فرماؤں گا جو تجھے بتوں سے پاک و صاف کر دے گا اور اس کی امت میں ایسے آدمی پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے دوڑ کر آئیں گے جیسے مادہ اپنے انڈوں (یا بچوں) کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

(٤):۔ حضرت مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو کوئی ایمان اور تصدیق قلبی سے خانہ کعبہ شریف کی طرف نظر کرے وہ گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا آج ہی اس کی ماں نے جنا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

(٥):۔ خانہ کعبہ شریف اتنی برکت والا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کی ۱۲۰ رحمتیں اس پر نازل ہوتی ہیں چالیس، ان نمازیوں پر جو وہاں نماز پڑھتے ہیں۔ ساٹھ رحمتیں خانہ کعبہ شریف کا طواف کرنے والوں کے لیے اور ۲۰ کعبہ شریف کی طرف نظر کرنے والوں کے لیے جس پر اس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں وہ کیسے برکت والا نہ ہوگا۔

(٦):۔ جو شخص مکہ معظمہ میں ایک رمضان کے روزے رکھے اس کو ایک لاکھ رمضان کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اسی طرح جو مکہ معظمہ (حرم پاک) میں ایک نماز پڑھے اس کو ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔

(٧):۔ پرندے کعبہ شریف پر نہیں بیٹھتے گویا پرندے بھی کعبہ شریف کا ادب واحترام کرتے ہیں

Marfat.com

(۸):۔ پرندے کعبہ شریف کے اوپر پرواز نہیں کرتے بلکہ جو اڑتا ہوا کعبہ شریف کے بالمقابل جاتا ہے وہ باقی پرندوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے ادھر ادھر ہٹ جاتا ہے۔

(۹):۔ جب کوئی پرندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اپنا علاج یوں کرتا ہے کہ کعبہ معظمہ کی فضا سے گزر جاتا ہے اسے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

(۱۰):۔ کعبہ معظمہ کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

(۱۱):۔ جو بھی کعبہ شریف کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔

(تفسیر حسینی و جلالین شریف)

استقبال قبلہ کے معنی

قبلہ کے معنی ہیں جہت، سمت،، رخ اور استقبال کے معنی ہیں رخ کرنا۔ شرعی اصطلاح میں وہ خاص جہت اور سمت ہے جس کی طرف نماز پڑھی جاتی ہے جو زمین سے لے کر ساتویں آسمان تک ہے اور خاص وہ تعمیر جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے کعبہ کہلاتی ہے اور اس کے گرداگرد احاطہ کا نام مسجد حرام ہے اور شہر کا نام جہاں کعبہ ہے، مکہ ہے۔ خانہ کعبہ کی تعمیر قبلہ نہیں اور نہ وہ مسجود ہے اگر اس کی طرف رخ نہیں کرے گا تو نماز نہیں ہو گی سجدہ اس کو نہیں سجدہ صرف خدا کو ہے قبلہ اس جگہ اور فضا کا نام ہے جو اس تعمیر سے محدود ہے خدانخواستہ تعمیر خانہ کعبہ منہدم ہو جائے تب بھی قبلہ بدستور قائم رہے گا۔ نماز کے لیے وہ جگہ یا فضا اس لیے معین کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی نماز میں اختلافی شان پیدا نہ ہو، نظم و نسق برقرار رہے۔ اگر عبادات کے لیے ایک رخ مقرر و معین نہ کیا جاتا تو غور کیجیے مسلمانوں کی عبادت میں اختلاف کی کیا پوزیشن ہوتی۔ ایک ہی مسجد میں کسی کا رخ

Marfat.com

ایک طرف ہوتا دوسرے کا دوسری طرف ہوتا اگر جماعت ہوتی تو ایک اپنی طرف امام کو کھینچتا دوسرا اپنی طرف۔

مسائل

مسئلہ:۔ استقبال عام ہے کہ بعینہٖ خانہ کعبہ شریف کی طرف منہ ہو جیسے مکہ شریف والوں کے لیے اور بالخصوص مسجد حرام میں نماز پڑھنے والوں کے لیے قبلہ عین ضروری ہے اور جو حرم شریف سے باہر ہو مگر کعبہ شریف کو دیکھتا ہو اس کے لیے بھی عین ضروری ہے۔ کعبہ سے اگر انحراف ہو تو نماز نہ ہوگی اور جن سے خانہ کعبہ اوجھل ہو کہ کعبہ نظر نہ آتا ہو خواہ وہ مکہ شریف میں ہو جیسے کسی بند مکان میں نماز پڑھنی ہو یا تہہ خانہ میں یا مکہ شریف سے باہر ہو دور دراز علاقوں میں اس کے لیے جہت کعبہ کافی ہے۔

(افادات رضویہ)

مسئلہ:۔ کعبہ شریف کی چھت پر پڑھی تو جدھر چاہے رخ کر کے نماز پڑھ لے اور کعبہ شریف کی چھت پر نماز پڑھی نماز ہو جائے گی۔ مگر چھت پر پڑھنا ممنوع ہے۔

مسئلہ:۔ جہت کعبہ کو منہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ شریف کی سمت میں واقع ہو۔ تو اگر قبلہ سے انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے استقبال قبلہ نہ پایا گیا نماز نہ ہوئی

Marfat.com

مثلاً ا ،ب ایک خط ہے اس پر ہ ، ج عمود ہے اور فرض کرو کعبہ معظمہ عین نقطہ ج کے محازی ہے دونوں قائمے ر ہ ج اور ج ہ ب کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ہ ر ، ہ ح کھینچئے تو یہ زاویہ ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے اگر نقطہ ج کی طرف منہ کرے تو عین کعبہ کی طرف منہ ہے اور اگر داہنے بائیں ر یا ح کی طرف جھکے تو جب تک ر ج یا ج ح کے اندر ہے جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا تو اب جہت سے نکل گیا نماز نہ ہوگی۔ (در مختار، فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

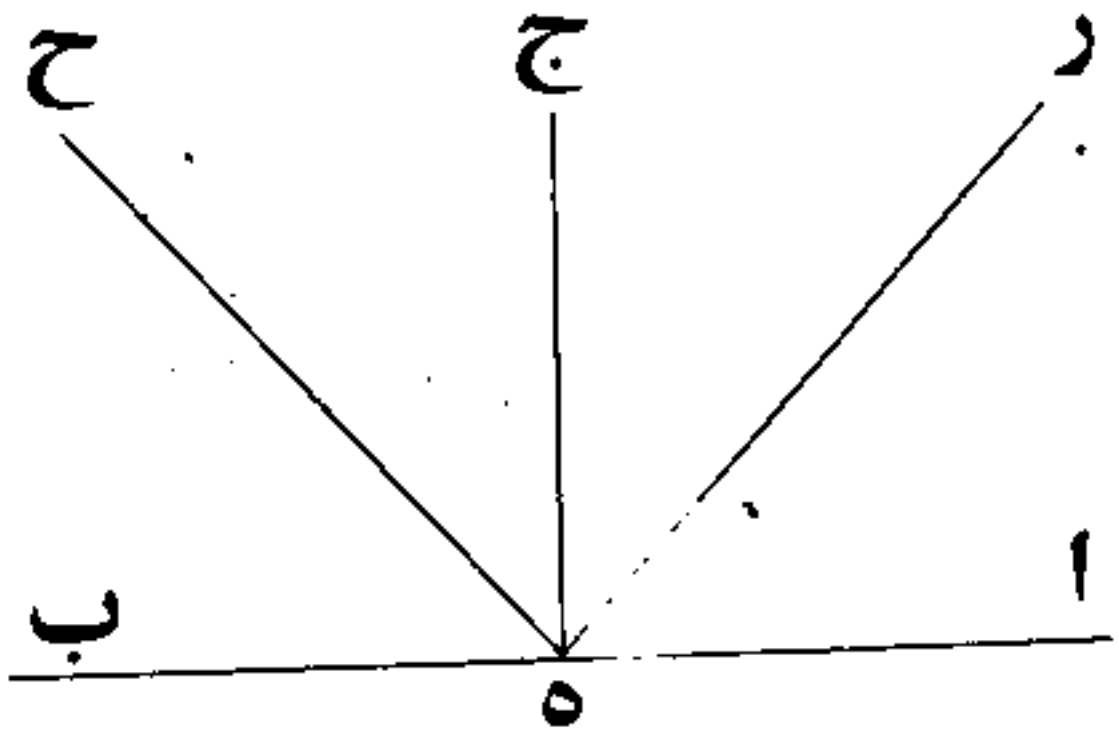

مسئلہ:۔ قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے جو اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک ہے قبلہ ہی قبلہ ہے تو اگر وہ عمارت بالفرض وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اب اگر اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی نماز نہ ہوئی اور اگر عمارت موجود نہیں اور اس کی فضا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہوگئی۔(رد المحتار)

Marfat.com

قبلہ نا معلوم ہونے کی صورت میں تحری کا حکم

تحری کا معنی ہے غور وفکر

مسئلہ:۔ جو شخص ایسی جگہ ہو کہ وہاں قبلہ کی شناخت نہ ہو سکتی ہو نہ وہاں کوئی مسجد ہے کہ اس کے رخ سے قبلہ معلوم ہو سکے نہ وہاں کوئی بتانے والا ہے نہ چاند سورج ستارے ہیں کہ ان کے رخ سے اندازہ لگایا جا سکے یعنی کوئی ایسے اسباب نہیں جن سے قبلہ کا تعین ہو سکے تو ایسی جگہ اور ایسے وقت میں نمازی کے لیے حکم یہ ہے کہ تحری کرے غور وفکر کرے کہ خانہ کعبہ کدھر ہے جدھر اس کا دل جمے ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

مسئلہ:۔ تحری کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی اس کے باوجود تحری کی وجہ سے اس کی نماز ہو گئی اعادہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ:۔ ایسا شخص جس کو قبلہ نا معلوم ہوا گر اس نے بے تحری کیے کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی نماز نہ ہوئی اگر چہ فی الواقع خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کیا ہو کیونکہ اس کا تعین نہیں کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ ہے اگر بعد نماز کے قبلہ کی طرف منہ ہونے کا یقین ہوا نماز ہو گئی اگر دوران نماز قبلہ کا ہونا معلوم ہوا اگر چہ یقین کے ساتھ ہو وہ نماز نہ ہوئی اعادہ ضروری ہے۔ (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ:۔ اگر سوچا تو ایک طرف قبلہ کا ہونا یقین کر لیا لیکن نماز پڑھتے وقت منہ اس

سوچ کے بخلاف دوسری طرف کرلیا نماز نہ ہوئی اگر چہ قبلہ ادھر ہی تھا جدھر منہ کیا کیونکہ تحری کے خلاف منہ کیا ہے۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ اگر جاننے والا پاس موجود ہے اس سے پوچھے بغیر تحری کر کے نماز شروع کر دی تو اگر قبلہ کی طرف منہ ہے نماز ہوگئی ورنہ نہیں ہوگی۔ (رد المحتار)

مسئلہ:۔ جاننے والے سے پوچھا اس نے بتایا نہیں نمازی نے تحری کر کے نماز شروع کر دی بعد نماز اس کو بتایا گیا نماز ہوگئی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایک شخص تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں بلکہ اسے بھی تحری کرنے کے حکم ہے اگر اس کی اتباع کی تحری نہ کی نماز نہ ہوئی۔

(رد المحتار)

مسئلہ:۔ اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں اگر چہ سجدہ سہو میں ہو قبلہ کے متعلق رائے بدل گئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو نماز پڑھ چکا ہے اس میں بھی خرابی نہ آئے گی یعنی وہ بھی ہو جائے گی اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چاروں جہات میں پڑھیں ہو جائیں گی کہ بار بار اپنی جہت تبدیل کرتا رہا اگر رائے بدلنے کے بعد فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ:۔ نابینا امام غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا بینا آیا جس نے کو قبلہ کی جانب سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی تو اگر کوئی ایسا شخص تھا جس سے امام قبلہ کا حال دریافت کر سکتا تھا مگر نہ پوچھا تو دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی

Marfat.com

ایسا نہ تھا جس سے پوچھتا تو امام کی نماز ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی نماز شروع کی پھر دوران نماز رائے بدلی پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی پہلے والی رائے ہوئی تو اس طرح پھر جائے نئے سرے سے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (در مختار)

معذور کے لیے استقبال قبلہ کا حکم

مسئلہ:۔ جو شخص قبلہ کی طرف رخ کرنے سے کسی مرض کی وجہ سے عاجز ہو یا اپنی سواری سے اترنے سے عاجز ہو یا کسی دشمن کا خوف ہو تو اس کا قبلہ وہی رخ ہے وہی جہت ہے جس طرف منہ کرنے پر قادر ہو اور جس طرف رخ کرنے میں اس کا خطرہ نہ ہو ادھر ہی رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:۔ چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کر لے وہ گھومتی رہے یہ بھی اپنا رخ بدلتا رہے اگرچہ نفل نماز ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ قید کرنے والے اسے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے روکنے والے ہیں تو جدھر ہو سکے نماز پڑھ لے۔ پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد میں نماز لوٹا لے۔ (رد المحتار)

استقبال قبلہ کے مسائل ختم

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ خانہ کعبہ شریف کا مختصر تعارف سپرد قلم کریں؟

(۲):۔ رکن اسود سے رکن شامی تک دیوار کی لمبائی کس قدر ہے؟

(۳):۔ رکن شامی سے رکن غربی تک دیوار کی لمبائی کس قدر ہے؟

(٤):۔ جن کی نظروں سے خانہ کعبہ شریف اوجھل ہو ان کا رخ عین قبلہ کی طرف ضروری ہے یا جہت قبلہ کی طرف کافی ہے اور جہت قبلہ سے کیا مراد ہے؟

(٥):۔ رکن غربی سے رکن یمانی تک دیوار کی لمبائی کس قدر ہے؟

(٦):۔ رکن یمانی سے رکن اسود تک دیوار کی لمبائی کس قدر ہے؟

(۷):۔ حطیم سے کیا مراد ہے؟

(۸):۔ خانہ کعبہ آخر بار کس خوش نصیب نے بنایا جو عمارت اب تک ہے؟

(۹):۔ خدائے بزرگ و برتر کی کتنی رحمتیں ہر روز خانہ کعبہ پر نازل ہوتی ہیں؟

(۱۰):۔ تحری کس صورت میں کی جاتی ہے؟

تلک عشرة كاملة

Marfat.com

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ط

○

۲۱واں باب

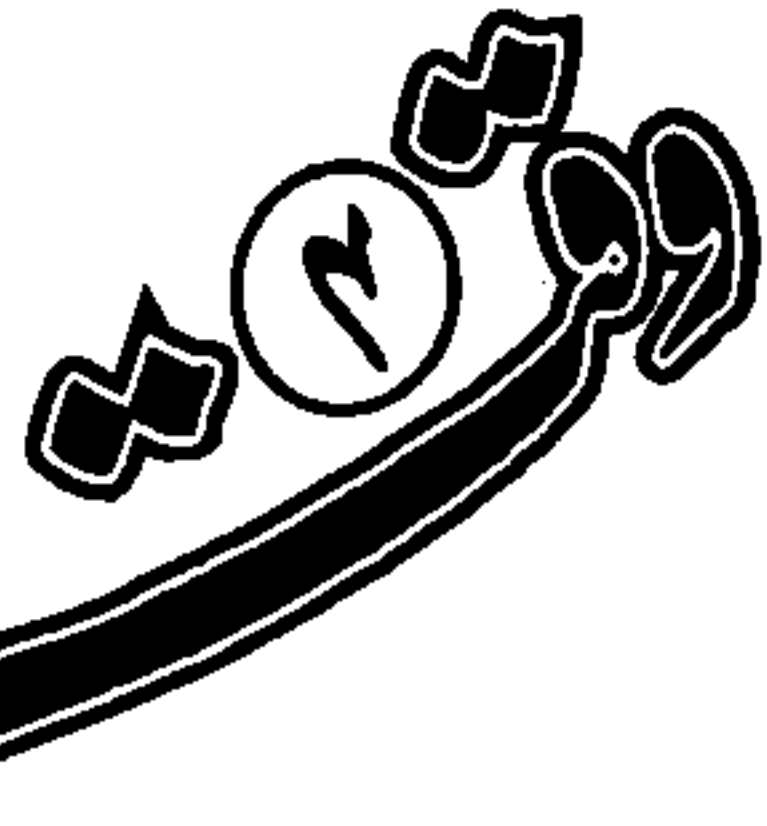

Marfat.com

اوقات نماز

قرآن مجید فرقان حمید

آیت نمبر۱:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَاباً مَّوْقُوْتاً﴾ (النساء٤:١٠٣)

ترجمہ:۔ بیشک نماز ایمان والوں پر فرض ہے وقت مقررہ پر۔

آیت نمبر۲:۔ ارشاد رب العالمین ہے:

﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ O وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ O﴾ (الروم ٣٠:١٨،١٧)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو جس وقت تمہیں شام ہو یعنی نماز مغرب وعشاء اور جس وقت صبح ہو یعنی نماز فجر اور اسی کی حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور پچھلے پہر یعنی نماز عصر اور جب تمہیں دن ڈھلے یعنی نماز ظہر۔

فائدہ:۔ ان آیات بینات میں پانچوں نمازوں کا ذکر آ گیا۔

Marfat.com

احادیث رسول مقبول ﷺ

حدیث نمبر ۱:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال اور دوسری وہ کہ جس میں نماز فجر حرام اور کھانا حلال جس کو فقہ کی اصطلاح میں صبح کاذب اور صبح صادق کہا جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے ایک رکعت طلوع آفتاب سے قبل پائی تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی اور) جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی اور یہاں دونوں جگہوں میں رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی اور تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا بچہ بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان ہوا یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔ (النسائی)

حدیث نمبر ۳:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوائے دو رکعت فجر کے۔
(طبرانی شریف)

حدیث نمبر ۴:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بعد صبح نماز نہیں تا وقتے کہ آفتاب بلند ہو جائے اور بعد نماز عصر کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔ (صحیحین)

حدیث نمبر 5:۔ حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے جب آفتاب بلند ہوتا ہے تو یہ جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے تو جب ڈھل جاتا ہے تو یہ ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے تو شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے ان تینوں وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔

(بخاری شریف و مسلم شریف)

نماز فجر اجالے میں پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر 6:۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں عظیم ثواب ہے۔

(رواہ الترمذی)

حدیث نمبر 7:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور اس کے قلب کو روشن کرے گا اور اس کی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

(دیلمی، بہار شریعت)

حدیث نمبر 8:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ آپ فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی یعنی حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔

(طبرانی شریف)

Marfat.com

گرمیوں میں ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر۹ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی الٰہی! میرے بعض اجزاء بعض کو کھا گئے تو اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک سردیوں میں ایک گرمیوں (جب جہنم باہر سانس نکالتی ہے تو گرمی بنتی ہے جب اندر سانس کھینچتی ہے تو سردی بنتی ہے)

(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر۱۰ :۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ سفر میں تھے مؤذن نے اذان کہنا چاہی فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔

(بخاری شریف)

تعجب ہے کہ بعض لوگ جون جولائی میں بھی ظہر ایک بجے یا ڈیڑھ بجے پڑھتے ہیں اور حنفی ہونے کے بھی دعویدار ہیں۔

نماز مغرب وقت پر ادا کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر۱۱:۔ حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گھ جائیں۔

(رواہ ابو داؤد و احمد)

Marfat.com

نماز عصر میں جلدی اور مغرب میں تاخیر

حدیث نمبر ۱۲:۔ حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نماز عصر ابر کے دن جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔

نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۱۳:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشاء کی نماز تہائی اور آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ پچھلی رات اللہ تعالیٰ جل جلالہ آسمان دنیا پر خاص تجلی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں؟

(رواہ احمد)

Marfat.com

مسائل

مسئلہ:۔ فرض نمازیں پانچ ہیں۔فجر ،ظہر،عصر،مغرب،عشاء۔

مسئلہ:۔ ان کے اوقات بھی پانچ ہیں۔فجر،ظہر،عصر،مغرب،عشاء۔

وقت فجر:۔ فجر یعنی صبح دو قسم پر ہے۔(۱):۔صبح صادق (۲):۔ صبح کاذب

صبح صادق وہ روشنی ہے جو شرق کی جانب آسمان کے کنارے پر شمالا جنوبا پھیلی ہوئی نظر آئے اور یہ بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پورے آسمان پر پھیل جاتی ہے ۔اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل ایک روشنی آسمان کے بیچ میں نظر آتی ہے جو تھوڑی دیر بعد غائب ہو جاتی ہے وہ فجر کاذب یعنی صبح کاذب کہلاتی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں وہ رات ہی میں داخل ہے۔

وقت ظہر:۔ وقت ظہر یا جمعہ آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ اصلی کے دو مثل ہو جائے ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے کہ اس آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور موسم اور علاقوں کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے دن جتنا گھٹتا ہے سایہ اسی قدر بڑھتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے سایہ اسی گھٹتا ہے یعنی سردیوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم ہوتا ہے۔

آفتاب:۔ ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح گاڑ دیں کہ مشرق مغرب کی طرف بالکل نہ جھکی ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب سایہ موقوف ہو جائے یعنی ٹھہر جائے تو اس وقت خط نصف النہار پر

پہنچا اور یہ سایہ سایہ اصلی ہے پھر بڑھنا شروع ہو جائے گا جونہی متجاوز ہو کر سایہ مشرق کی طرف جھکے تو وقت ظہر شروع ہو گیا اور وقت ظہر سایہ اصلی سے متجاوز ہو کر دو مثل سایہ تک رہتا ہے۔

وقت عصر:۔ بعد ختم ہونے ظہر کے یعنی سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے غروب آفتاب تک ہے۔

وقت مغرب:۔ غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ شفق اس روشنی کا نام ہے جو مغرب کی جانب سرخی ڈوبنے کے بعد جنوبا شمالا صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔

(هدایه ،شرح وقایه ،عالمگیری ،افادات رضویه ،اور بهار شریعت)

وقت عشاء و وتر:۔ شفق ابیض یعنی وہ روشنی جو غروب آفتاب سرخی ڈوبنے کے بعد آسمان پر پھیلتی ہے اس کے ختم ہونے کے بعد سے لے کر صبح تک وقت عشاء و وتر ہے۔

مسئلہ:۔ عشاء اور وتر کا وقت ایک ہی ہے مگر ان میں باہم ترتیب فرض ہے کہ عشاء پہلے اور وتر بعد میں اگر وتر نماز عشاء سے پہلے پڑھ لیے تو نہیں ہوں گے البتہ بھول کر پڑھ لیے تو ہو جائیں گے۔ (در مختار ،عالمگیری)

مسئلہ:۔ جن شہروں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے بھی پہلے فجر طلوع ہو جاتی ہے جیسے بلغاریہ ولندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں۔ بعض دنوں میں سیکنڈوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے کہ وہاں رہنے والوں کے لیے حکم یہ ہے کہ ان دنوں عشاء اور وتر قضا پڑھیں

(در مختار ،رد المحتار)

Marfat.com

اوقات مستحبہ

مسئلہ:۔ نماز فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی اجالے میں کہ حضور ﷺ نے فرمایا نماز فجر میں اجالا کرو۔ جب خوب اجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے تو شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت ترتیب کے ساتھ پڑھے اگر نماز میں فساد ظاہر ہو یعنی نماز فاسد ہو جائے دوبارہ پڑھنی پڑے تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیات تک دوبارہ پڑھ سکے اگر اتنی تاخیر ہو کہ آفتاب کے طلوع ہونے کا شک ہو جائے تو مکروہ ہے۔

(عالمگیری ،در مختار ،رد المحتار ،بہار شریعت)

مسئلہ:۔ حاجیوں کے لیے مزدلفہ میں نہایت اول وقت میں نماز فجر پڑھنا مستحب ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اول وقت مستحب ہے)اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کر لیں جبکہ جماعت کا وقت معلوم ہو اور جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔

مسئلہ:۔ سردیوں میں ظہر جلدی مستحب ہے مگر گرمیوں میں تاخیر مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ موسم بہار سردیوں کے حکم میں ہے۔

مسئلہ:۔ جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر اتنی تاخیر کہ قرص آفتاب میں زردی آجائے، نہیں ہونی چاہیے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ ظہر مثل اول میں ادا کرنی چاہیے اور عصر دو مثل کے بعد ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ:۔ قرص آفتاب میں زردی غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل آتی ہے اس سے قبل نماز عصر ادا کر لینی چاہیے بامر مجبوری یعنی عارضہ کے پیش آنے کی وجہ سے نماز عصر غروب آفتاب سے پانچ منٹ پہلے تک ادا کی جا سکتی ہے جبکہ یقین ہو کہ غروب آفتاب سے قبل نماز سے فارغ ہو جاؤں گا ایسے ہی طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد جواز اُنماز کا وقت ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ نماز مغرب جلدی ادا کرنی مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح ہے۔(در مختار)

مسئلہ:۔ نماز عشاء سے پہلے سونا یا نماز عشاء کے بعد دنیاوی باتیں کرتے رہنا قصے کہانیاں بیان کرنے، سننے، سنانے کے لئے جاگتے رہنا مکروہ ہے۔ تلاوت قرآن پاک کرنا، ضروری باتیں کرنا، ذکر وغیرہ کرنا، دینی مسائل، تعلیم اور بزرگان دین کے واقعات بیان کرنے، سننے، سنانے کے لیے اور مہمان نوازی یا مہمانوں سے بات چیت کی وجہ سے دیر سے سونے میں حرج نہیں۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ:۔ جس شخص کو سو کر اٹھنے پر اعتماد ہو اس کو وتر (نماز تہجد کے ساتھ) آخر رات میں پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے قبل نماز عشاء کے ساتھ پڑھ کر سونا چاہیئے۔

مسئلہ:۔ عرفہ مزدلفہ کی نمازیں ان اوقات مقررہ سے خارج ہیں ظہر اور عصر عرفات میں وقت ظہر میں ملا کر پڑھی جائیں گی اور مغرب اور عشاء ملا کر وقت عشاء میں پڑھی جائیں گی۔

Marfat.com

اوقات مکروہ

مسئلہ:۔ تین وقت وہ ہیں کہ ان میں کوئی نماز فرض ہو یا سنت یا واجب جوان اوقات کے آنے سے قبل اس پر واجب ہو گیا ہو صحیح نہیں وہ اوقات حسب ذیل ہیں۔

(۱):۔ آفتاب نکلنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔

(۲):۔ آفتاب کے سیدھے کھڑے ہونے کے وقت یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے۔

(۳):۔ آفتاب کے زرد ہونے کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

مسئلہ:۔ جو فرائض ان ہی اوقات میں لازم ہوئے ہیں ان کی ادائیگی ان اوقات میں صحیح ہے مگر کراہت کے ساتھ جس طرح کہ ان اوقات میں نماز جنازہ حاضر ہو یا سجدہ سہو اس آیت کا سجدہ جو ان ہی اوقات میں تلاوت کی گئی ہو اسی دن کی عصر غروب آفتاب کے وقت کراہت کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ ان تینوں وقتوں میں جن کا اوپر بیان ہوا کسی قسم کی کوئی نماز ان میں جائز نہیں

مسئلہ:۔ ان تین وقتوں کے علاوہ دیگر ۱۲ وقتوں میں نوافل پڑھنے منع ہیں۔ پھر ان وقتوں میں نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔ (بہار شریعت)

(۱):۔ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اس میں سوائے دو رکعت سنت فجر کوئی نفل جائز نہیں۔

(۲):۔ اپنے مذہب کی جماعت کی اقامت ہو رہی ہو تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے البتہ نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا

جب بھی جماعت مل جائے گی اگر چہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے جماعت سے الگ سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی جماعتوں میں اگر جماعت ملنا معلوم ہو (جماعت چھوڑ کر) سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔

(عالمگیری ،در مختار)

(۳):۔ نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل نماز منع ہے نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضاء بھی اس وقت منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (در مختار رد المحتار)

(٤):۔ غروب آفتاب سے فرض مغرب تک نفل نماز مکروہ ہے۔

(٥):۔ جس وقت امام اپنی جگہ خطبہ جمعہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ (خطبہ کے دوران) جمعہ کی سنتیں بھی۔

(در مختار)

(٦):۔ عین خطبہ کے وقت اگر چہ پہلا خطبہ ہو یا دوسرا اور خطبہ جمعہ کا یا عیدین کا یا کسوف کا استسقاء کا حج کا خطبہ یا نکاح کا ہر قسم کی نماز حتی کہ قضا نماز بھی ناجائز ہے مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضاء کی اجازت ہے۔

(در مختار)

(۷):۔ نماز عیدین سے پہلے گھر، مسجد یا عیدگاہ میں نفل نماز مکروہ ہے خواہ اس پر عید واجب ہو یا نہ ہو یہاں تک کہ عورت اگر گھر میں چاشت کی نماز پڑھنا چاہے وہ بھی عید کی

Marfat.com

نماز ہو جانے کے بعد پڑھے۔ (در مختار)

(۸):۔ نماز عیدین کے بعد مسجد میں یا عیدگاہ میں نفل نماز مکروہ ہے لیکن گھر میں پڑھی جا سکتی ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔

(۹):۔ عرفات میں جو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل وسنت مکروہ ہے۔

(۱۰):۔ مزدلفہ میں جو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی جاتی ہے ان کے درمیان میں بھی نفل وسنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری ،در مختار)

(۱۱):۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز حتیٰ کہ سنت فجر وظہر بھی مکروہ ہے۔
(بہار شریعت)

(۱۲):۔ جس بات سے دل بٹے یعنی دل ادھر مشغول ہو اور اس کو دور کئے بغیر ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ، پیشاب اور ریح کا غلبہ ہو تو حکم ہے پہلے ان چیزوں سے فارغ ہو پھر طہارت کر کے سکون کے ساتھ نماز پڑھے مگر جب کہ وقت تنگ ہو تو پڑھ لے مگر اعادہ کرے۔

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ جن نفل نمازوں کے لیے کوئی سبب ہو مثلاً منت مانی ہوئی نفلوں کے لیے منت سبب ہے یا طواف کی دو رکعتوں کے وجوب کے لیے طواف سبب ہے اسی طرح تحیۃ الوضو کے لیے وضو سبب ہے اور تحیۃ المسجد کے لیے مسجد میں داخل ہونا سبب ہے ان نمازوں کو ذات السبب بھی کہتے ہیں یعنی سبب والی نماز۔ مکروہ اوقات میں ایسی نماز

Marfat.com

مکروہ تحریمی ہیں خواہ ان کے استحباب یا وجوب کے لیے کوئی سبب ہو یا نہ ہو خود ہی پڑھنے لگا دونوں صورتوں میں کراہت یا حرمت ہے۔

مسئلہ:۔ صبح صادق سے فرض نماز تک سوائے سنت فجر کے نفل منع ہیں فرض ادا کرنے کے بعد سنت بھی ادا کرنی منع ہے۔

مسئلہ:۔ سنت فجر اگر فرض کے ساتھ ادا نہ کر سکے تو طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد ادا کرے۔

مسئلہ:۔ جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کرے۔

طلوع:۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے یعنی نگاہ سورج پر ٹھہر نہ سکے اس کی مقدار چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے۔

غروب:۔ اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے آفتاب ڈوبنے تک کا نام غروب ہے یہ بھی وقت ۲۰ منٹ ہے۔

مسئلہ:۔ جب سورج کا سایہ کم ہونا موقوف ہو جائے اس وقت کو نصف النہار کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

نصف النہار اور ضحوٰی کبری کا بیان

مسئلہ:۔ نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے اسی کو ضحوی کبری بولتے ہیں۔

نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا طریقہ

نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے بنتے ہیں ان کے دو حصے کریں پہلے حصے کے ختم ہونے سے نصف النہار شروع ہو جائے گا اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گا مثلاً آج صبح ۶ بجے سورج طلوع ہوا اور ۶ بجے ہی غروب ہوا تو ٹھیک ۱۲ بجے دوپہر ہوئی اور صبح کو ۴ بجے صبح صادق ہوئی اور سورج ڈوبنے تا ۱۴ گھنٹے ہوئے جس کا نصف سات گھنٹے ہوا اب صبح صادق شروع سے لے کر پونے سات گھنٹے گزرے تو سوا گیارہ بج جائیں گے اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی ضحوی کبری شروع ہوا اور ٹھیک ۱۲ بجے جب سورج مغرب کی طرف جھکا اور سایہ مشرق کی طرف نکلا ضحوی کبری ختم ہوا۔ اس طرح طلوع غروب اور صبح صادق کے شروع کے ٹائم کے مطابق نصف النہار پونہ گھنٹہ رہا یعنی سوا گیارہ بجے سے ۱۲ بجے تک اور یہی وقت ناجائز وقت ہے اس کو زوال کہتے ہیں جس میں رکوع سجود والی عبادت منع ہے۔

نوٹ:۔ یہ ایک تمثیل ہے ہر مقام اور ہر موسم کے لیے یہ ضروری نہیں کہ یہی وقت ہو بلکہ مختلف مقامات اور مختلف زمانوں و موسم میں وقت کم و بیش بھی ہوگا۔ بہر حال یہ ایک قاعدہ ہے اس قاعدہ کے تحت آپ ٹھیک ٹھیک ضحوی کبری نکال لیں گے۔

Marfat.com

الاعمال بالنیات

۲۲ واں باب

نیت ۵

Marfat.com

نیت کا بیان

از قرآن و حدیث

آیت کریمہ:۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ واعظم شانہ کا پیارا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾

(پ ۳۰،سورۃ البینۃ)

ترجمہ:۔ اوران لوگوں کوتو یہی حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں خالص اسی پر عقیدہ لاتے ہوئے ہر باطل سے جدا ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے

حدیث شریف:۔ حضور نبی کریم رءوف الرحیم رحمت اللعالمین ختم المرسلین ﷺ کا بروایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد گرامی ہے۔''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ (صحیحین)

مسائل

مسئلہ:۔ نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ کونسی نماز پڑھتا ہے تو فورا بلا تامل بتادے کہ فلاں نماز پڑھتا ہوں اگر سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

(در مختار رد المحتار)

مسئلہ:۔ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں ظہر کا ارادہ کیا کہ ظہر کی نماز

Marfat.com

پڑھتا ہوں اور زبان سے لفظ عصر نکل گیا تو نماز ہو جائے گی۔ (در مختار)

مسئلہ: ۔نیت قلب کافی ہے مگر زبان سے نیت کرنا مستحب ہے۔اور اس میں عربی کی بھی تخصیص نہیں جس زبان میں چاہے نیت کرلے۔ (در مختار)

مسئلہ: ۔تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہونا چاہیے عربی میں نَوَیْتُ (نیت کی میں نے کہے یہ نہ کہے نیت کرتا ہوں میں)

مسئلہ: ۔تکبیر سے پہلے نیت کی پھر شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی ایسا امر اجنبی فاصل ہو گیا جو غیر متعلقہ نماز ہے جیسے کھانا کھانا، پانی پینا ایسا امر واقع ہونے سے نماز نہ ہوگی۔

اور اگر ایسا امر فاصل ہو گیا جو کہ متعلقہ نماز ہے۔جیسے وضو یعنی وضو سے قبل اگر نماز کی نیت کرے اس کے بعد وضو کرے وضو کے فوراً بعد نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی کیونکہ یہ چلنا نماز کے لیے ہے اس لیے یہ فاصل اجنبی نہیں۔

فرض نماز کی نیت

مسئلہ: ۔فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مطلق نماز کی نیت یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں اگر فرض جانتا ہی نہیں مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھ لیتا ہے مگر فرضیت کا علم ہی نہیں تو نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا لازم ہے، فرض ہے۔اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور جانتا ہی نہیں کہ کونسی نماز ہے اور کہتا ہے کہ جو نماز امام کی ہے وہی میں بھی پڑھتا ہوں تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: ۔فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ خاص اس نماز مثلاً نماز فجر ظہر، عصر کی

Marfat.com

نیت کرے۔وقت کی نیت وقت میں کریں مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں بلکہ خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ:۔نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں یہ کافی نہیں جب تک کہ کسی نماز کو معین نہ کیا جائے مثلا یوں کہنا چاہیے آج کی ظہر، آج کی عشاء۔(رد المحتار)

نفل نماز کی نیت

مسئلہ:۔اصح یعنی زیادہ صحیح یہ ہے کہ نفل وسنت وتراویح مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی کریم ﷺ کی متابعت کی نیت کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اگر چہ نفل نیت میں نہ ہوں (در مختار)

مسئلہ:۔اگر نفل کی نیت کر کے نماز شروع کی درمیان میں فرض کا خیال آگیا اور فرض کے خیال پر ہی یوں پوری کی تو وہ نفل نماز ہی ہوگی اگر فرض نماز شروع کی درمیان میں گمان کیا کہ نفل ہے اور اسی گمان پر پوری کی تو وہ فرض ہی ادا ہوئے۔(عالمگیری)

Marfat.com

امام کی نیت مقتدی کے لیے

مسئلہ: ۔امام کی نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور مقتدی نے امام کی اقتدا میں نماز ادا کی تو اس کی نماز ادا ہوگئی اگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو جماعت کا ثواب نہ پائے گا جماعت کا ثواب حاصل ہونے کے لیے امام کا مقتدی کے لیے جماعت میں شرکت سے قبل نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ بروقت بھی نیت کرسکتا ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوجائے اور وہ نماز نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے عورتوں کی امامت کی نیت نہیں کی تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی امام کی یہ نیت نماز کے شروع کرنے کے وقت درکار ہے بعد کو اگر امام نے نیت کی تو صحت اقتداء زن کے لیے کافی نہ ہوگی۔

(در مختار، رد المحتار)

مسئلہ: ۔جنازہ میں عورت مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو عورتوں کی امامت کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جمعہ وعیدین میں بھی حاجت نہیں باقی نمازوں میں عورت اگر مرد کے محاذی نہ ہو عورت کی نماز ہوجائے گی امام نے خواہ عورتوں کی امامت کی نیت کی ہو یا نہ ہو۔

(در مختار)

Marfat.com

مقتدی کی نیت

مسئلہ: ۔مقتدی نے اگر صرف نماز امام کی نیت کی یا فرض امام کی نیت کی اور اقتداء کا قصد نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعین نہ کی تو فرض ادا نہ ہوا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔نماز واجب میں واجب کی نیت کرنا چاہیے بلکہ اسے معین بھی کرے جیسے نماز عیدالفطر اور نماز عیدالاضحیٰ میں نماز عیدالفطر واجب اور نماز عیدالاضحیٰ واجب نذر کی نماز بھی واجب ہے۔طواف کے بعد کی نماز واجب یا نفل جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔مقتدی کو اقتداء کی نیت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: ۔اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو بدستور نماز میں ہے مگر جب تک کوئی ایسا فعل نہ کرے کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو۔(در مختار)

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

کون ہے جو طلبگار جنت نہیں یہ بھی مانا کہ جنت ہے باغ حسیں
حسن جنت کو جب بھی سمیٹا گیا سرور انبیاء کی گلی بن گئی

تذکرہ جب چھڑا حسن محبوب کا والضحی پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہوگئی بات بھی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میری سرکار کے سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
ہوگئی شام جب زلف لہرا گئی جب تبسم ہوا چاندنی بن گئی

سب سے صائم زمانے میں کمزور تھا سب سے بیکس بے بس و مجبور تھا
میرے حالات پر ان کو رحم آ گیا میری عظمت میری بے بسی بن گئی

Marfat.com

اَللّٰہُ اَکبَر

○

۲۳ واں باب

تفسیر

(۶)

تکبیر تحریمہ

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾

ترجمہ: ''اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی''۔ (پ ۳۰)

حدیث نمبر۱: ۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر۲: ۔حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے ہاتھ بلند فرمائے جب داخل ہوئے نماز میں اور تکبیر کہی۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر۳: ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف قیام فرماتے تو تکبیر تحریمہ کہتے، جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے الخ۔

(متفق علیہ)

حدیث نمبر٤: ۔حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہاتھ بلند کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

Marfat.com

مسائل

مسئلہ: ۔نمازِ جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔باقی نمازوں میں شرط۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر پھینک دے نماز منعقد ہو جائے گی۔یونہی بروقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا، یا قبلہ سے منہ پھرا ہوا تھا، یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے قبل عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپالیا، یا قبلہ کو منہ کرلیا، یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا نماز منعقد ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔فرض کی تحریمہ پر نفل کی نماز کی بنا کرسکتا ہے مثلاً عشاء کی چاروں رکعتیں فرض پوری کرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا۔چار رکعات فرض اور دو سنت ادا ہو جائیں گے۔لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے اور منع ہے۔اور اگر قصداً ایسا نہ کیا ہو تو حرج نہیں۔مثلاً ظہر کی چار رکعات فرض پڑھ کر قعدہ اخیر کیا تھا خیال آیا کہ دو رکعت ہی پڑھی ہیں تیسری کے لئے کھڑا ہو گیا۔پانچویں کا سجدہ کرنے کے بعد اب معلوم ہوا کہ چار رکعات مکمل ہوئیں اور یہ پانچویں ہے اس کے ساتھ ایک اور ملا لے تاکہ دو رکعتیں ہو جائیں۔تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی بلکہ بھولے سے ہو گئی۔لہذا اس میں کراہت نہ ہوئی۔پہلی رکعات فرض اس کے ساتھ آخری دو نفل۔

(درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ۔ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کرسکتا ہے۔ایک فرض پر فرض کی بنا یا نفل پر فرض کی بنا نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

Marfat.com

سوالات

(۱)۔پنجگانہ نمازوں کے اوقات بیان کریں؟

(۲)۔ اوقات مکروہ کون کون سے ہیں؟

(۳)۔ نیت کے متعلق قرآن پاک کی آیت اور حدیث مبارک بیان کریں؟

(٤)۔ بتایئے نیت کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

(٥)۔ بتایئے نیت میں زبان کا استعمال معتبر ہے کہ نہیں۔یعنی زبان سے نیت نہ کی جائے دل میں کرلی جائے تو کیا حکم ہے؟

(٦)۔ زبان سے نیت کرتے وقت تلفظ میں کونسا صیغہ استعمال کرنا چاہیے؟

(۷)۔ فرض نماز کی نیت میں کیا لفظ فرض کا استعمال ضروری ہے۔؟

(۸)۔ کیا امام کی نیت مقتدی کے لئے کرنا ضروری ہے کہ فلاں کی امامت کرتا ہوں۔مردوں کی امامت کرنی ہو تو کیا حکم ہے اور اگر عورتوں کی امامت کرنی ہو تو کیا حکم ہے؟

(۹)۔ مقتدی کو امام کی اقتدا کی نیت کرنے کے متعلق شریعت کا کیا حکم عالیشان ہے؟

(۱۰)۔ تحریمہ کے متعلق دو احادیث بیان کریں؟

تلک عشرة کاملة

مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں بعد نماز مغرب سنہ ۱۹۹۳ء میں جون تا جولائی میں بیان کئے گئے یہ مسائل آج بروز جمعہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۹۵ء کو ختم ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

۲۴واں باب

Marfat.com

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں

۱۔ تکبیر تحریمہ: یعنی پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنا جس سے نماز شروع کی جاتی ہے۔

۲۔ قیام: یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قراءت ادا ہو۔

۳۔ قراءت: یعنی کم از کم ایک آیت پڑھنا جو چھوٹی سے چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو

۴۔ رکوع: یعنی اتنا جھکنا کہ وہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

۵۔ سجدہ: یعنی ماتھے کا زمین پر جمنا اس طرح کہ کم از کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگا ہو۔

۶۔ قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی رکعتیں ختم کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات... رسولہ تک پڑھی جا سکے۔

۷۔ خروج بصنعہٖ: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ اور عمل سے نماز ختم کر دینا خواہ سلام، کلام سے ہو یا کسی اور عمل سے۔

Marfat.com

متفرق مسائل تکبیر تحریمہ

مسئلہ:۔ جو شخص تکبیر کے تلفظ ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اس پر تلفظ واجب نہیں ارادہ کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الٰہی کے تلفظ ہوں مثلاً اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یااَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یااَللّٰہُ اِلٰہٌ یَالَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہ ایسے الفاظ کہنے سے نماز کی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر دعا یا طلب حاجت کے الفاظ ہوں۔ جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ،اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظ کہے تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔

یونہی اگر صرف اَکْبَرُ یا اَجَلُّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰہُ نہ ملایا جب بھی نماز منعقد نہ ہوئی۔ یونہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یااَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ کہا یا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا یامَا شَاءَ اللّٰہ کہا یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا تو بھی نماز منعقد نہ ہوئی اور صرف اَللّٰہُ یااَللّٰھُمَّ کہا تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ۔لفظ اللہ کو اللّٰہ یا اکبر کو اَکْبَر یا اَکبار کہنے سے نماز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر ایسے الفاظ جان بوجھ کر اور معانی بدلنے کی غرض سے بگاڑ کر کہے تو کافر ہو جائے گا۔ (درمختار)

قیام ۔۲: قیام کی حد یہ ہے کہ کسی جانب ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو سکے۔ (درمختار ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ: ۔قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔یعنی بقدر قراءت فرض قیام فرض اور بقدر واجب قیام واجب اور بقدر سنت قیام سنت ہے۔ (درمختار)

اور یہ مذکورہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے۔پہلی رکعت میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے اور قیام مسنون میں مقدار ثنا وتعوذ اور تسمیہ کے مسنون ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔قیام وقراءت کا واجب وسنت ہونا اس معنی پر ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب وسنت کا حکم دیا جائے ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے۔فرض ہی کا ثواب پائے گا۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ۔فرض وتر وعیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے بلا عذر صحیح یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں نہ ہوں گی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ۔جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہو، یا زخم بہتا ہو اور بیٹھنے سے نہیں آتا اور کسی طور پر روک نہیں سکتا تو اس پر فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ایسے ہی اگر کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جاتا ہے یا قراءت بالکل نہیں کرسکتا تو بیٹھ کر پڑھے اگر کھڑے ہو کر قراءت کرسکتا ہے تو جس قدر کھڑے ہو کر قراءت کرسکتا ہے اتنی دیر تک قراءت میں کھڑا ہے۔باقی قراءت کے لئے بیٹھ جائے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔اگر اتنا کمزور ہے کہ گھر میں سے جماعت کے لئے جانے کے بعد قیام نہیں کرسکتا اور گھر میں پڑھے تو قیام کرسکتا ہے تو ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ گھر میں پڑھے جماعت میسر ہو تو جماعت سے پڑھے ورنہ تنہا پڑھے۔(درمختار ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ: ۔کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں۔قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا ہی نہ ہوسکے، یا کھڑا ہونے سے قطرہ آتا ہے، یا چوتھائی ستر کھل جاتا ہے، یا قراءت سے مجبور ہو جاتا ہے، یا مرض میں زیادتی ہو جاتی ہے، یا کھڑے ہونے سے مرض دیر سے ٹھیک ہوتا ہے، یا کھڑا ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ: ۔اگر عصا یا دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہو تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ (غنیہ)

قیام کی انتہا

مسئلہ: ۔اگر کچھ دیر تک ہی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنی دیر ہی کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر تکبیر کہے پھر بیٹھ جائے۔ (غنیہ)

تنبیہ ضروری

آج کل عموماً یہ بات دیکھی گئی ہے کہ ذرا بخار یا ہلکی سی اور معمولی سی تکلیف ہوئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔حالانکہ وہی لوگ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی لایعنی باتیں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کرتے رہتے ہیں اور تھکتے نہیں۔مگر نماز کے لئے کمزوری کا احساس ہونے لگتا ہے۔ان کو چاہیے کہ ایسے مسائل سے آگاہ ہوں اور جس قدر نمازیں باوجود قدرت نہ ہونے کے بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کا اعادہ کریں۔

مسئلہ: ۔کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ چکر

Marfat.com

کا غالب گمان ہو اور نیچے نہ اتر سکتا ہو۔ (بہار شریعت)

قراءت: قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔ اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضرور ہے کہ کم از کم خود سنے۔ اگر حروف کی ادائیگی تو صحیح کی اور خود نہ سنا اور کوئی مانع چیز بھی نہیں یعنی شور وغل یا ثقل سماعت (یعنی بہرا پن) نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے مقصود اس سے یہ ہے کہ کم از کم اتنا کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے والا طلاق کے الفاظ خود سنے، جانور ذبح کرنے والا ذبح کے الفاظ خود سنے، آزاد کرنے والا اپنی آواز خود سنے، دل ہی میں طلاق کے الفاظ اور ذبح کے الفاظ کہنے کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں وتر اور نوافل کی ہر رکعت میں امام اور منفرد پر فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں۔ نہ فاتحہ نہ کوئی اور آیت نہ سری نماز میں، نہ جہری نماز میں امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔

(عام کتب فقہ)

مسئلہ: ۔فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے ص۔ن۔ق۔ اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ اگرچہ اس کی تکرار کرے یعنی بار بار پڑھے کیونکہ بعض قراءتوں میں ان کو

Marfat.com

آیت مانا گیا ہے اور بعض میں نہیں۔ (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ: ۔مُدْهَامَّتَانِ ایک کلمہ کی آیت ہے۔اس میں اختلاف ہے، بچنے میں احتیاط۔ (بہار شریعت)

رکوع (۳): رکوع کی حد یہ ہے کہ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔اور پورا رکوع یہ کہ پشت سیدھی بچھادے۔(درمختار)

سجود (۵): سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ پیشانی کا زمین پر جمنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا شرط۔تو اگر کسی نے یوں سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے ہوئے تھے نماز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تب بھی نماز نہ ہوگی۔عوام الناس کو اس مسئلہ سے آگاہ کرنا چاہیے۔بہت سے لوگ مسئلہ سے غافل ہیں۔بعض پاؤں الٹے کر دیتے ہیں۔بعض دونوں کو اٹھا لیتے ہیں۔

ہائے افسوس: اس قوم کی بے علمی نا سمجھی پر۔

سجدہ کی فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس وقت ہے کہ جب سجدہ میں ہو۔غالباً علامہ اقبال کا شعر یوں ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
سب سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

حقیقت سجدہ: یہ ہے کہ پیشانی کا زمین پر جمنا۔

شرط سجدہ: یہ ہے کہ پاؤں کی کم از کم ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگے۔ تو اگر کسی نے یوں سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے نماز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر انگلی کی صرف نوک لگی جب بھی شرط ادا نہ ہوگی۔ (فتاوٰی رضویہ، درمختار)

مسئلہ:۔ اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا اور صرف ناک پر سجدہ کر سکتا ہے تو کرے لیکن ناک کی نوک لگنی کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ رخسار یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر ہو۔ اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔ رخسار یا ٹھوڑی پر سجدہ جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

مسئلہ:۔ اژدہام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کرتا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے تو سجدہ جائز ہے۔ ورنہ جائز نہیں خواہ وہ نماز میں ہی نہ ہو یا نماز میں ہو مگر اس کا شریک نماز نہ ہو۔ یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی ایسے کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ ادا ہو گیا اور ماتھا خوب نہیں جما تو سجدہ نہ ہوا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایسی جگہ پر سجدہ کیا جو قدم کی بہ نسبت بارہ انگل اونچی ہے سجدہ نہیں ہوگا۔ اگر بارہ انگل سے کم ہے تو ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر نماز پڑھی سجدہ کیا اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ مزید دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے۔ورنہ جائز نہیں۔

(عالمگیری)

قعدہ اخیرہ ۶: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے کہ پوری التحیات یعنی عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھ لی جائے۔

مسئلہ: ۔چار رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کیا کہ تین رکعتیں ہوئیں۔کھڑا ہوگیا۔پھر یاد کر کے کہ چار ہوئیں، بیٹھ کر سلام پھیر دیا۔اگر دونوں کا بیٹھنا مجموعی طور پر بقدر تشہد ہوا فرض ادا ہوگیا، ورنہ نہیں۔

مسئلہ: ۔چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا اور کھڑا ہوگیا جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا بیٹھ جائے ۔اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔مغرب میں ایک اور رکعت نہ ملائے دیگر نمازوں میں ایک اور رکعت ملا لے۔

(بہار شریعت)

خروج بصنعہٖ ۷: قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز نہ ہو قصداً کرنا فرض ہے۔مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی نماز قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہے۔اور بلا قصد کوئی منافی نماز فعل پایا گیا تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ: ۔قیام، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ ان سب میں ترتیب فرض ہے۔اگر رکوع پہلے کر لیا پھر قیام کیا، یا سجدہ پہلے کر لیا پھر رکوع کیا نماز نہ ہوئی۔اگر رکوع پہلے کر لیا پھر قیام

Marfat.com

کے بعد دوبارہ رکوع کرلیا تو نماز ہو جائے گی۔ یونہی پہلے سجدہ کرلیا پھر رکوع کے بعد اپنے مقام پر دوبارہ سجدہ کرلیا تو نماز ہو جائے گی۔

واجبات

۱۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کا ہونا۔

۲ تا ۸ الحمد شریف پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر آیت ایک مستقل واجب ہے۔ ان میں سے ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا نہ پڑھنا بھی ترک واجب ہے۔

۹۔ الحمد شریف کے ساتھ دوسری سورت کا ملانا۔ یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر الخ یا چھوٹی تین آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ، ثُمَّ عَبَسَ وَ بَصَرَ، ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ یا ایک بڑی آیت یا دو بڑی آیات جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہوں۔

۱۰۔۱۱۔ نماز فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

۱۲۔۱۳۔ ہر رکعت میں الحمد ہی ہونا۔ اور اس کے ساتھ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر ونفل اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ کا ملانا واجب ہے۔

۱۴۔ الحمد کا سورت سے پہلے ہونا۔

۱۵۔ ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد کا ہونا واجب ہے۔

۱۶۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد اور بسم اللہ تابع سورۃ ہے

۱۷۔ قراءت کے بعد متصلاً رکوع کرنا واجب ہے۔

۱۸۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا یوں کہ دونوں سجدوں کے درمیان کوئی رکن

فاصل نہ ہو

۱۹۔تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدوں، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا واجب ہے۔

۲۰۔قومہ کے لئے رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے۔

۲۱۔جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے۔

۲۲۔قعدہ اولیٰ واجب ہے اگر چہ نماز نفل ہی ہو۔

۲۳۔فرض و وتر، سنت و نوافل کے قعدہ اولیٰ کے تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

۲۴۔۲۵۔دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔

۲۶۔ایسے ہی جتنے قعدے کرنے ہوں سب میں پورا تشہد واجب ہے۔ایک لفظ بھی چھوڑا جائے تو ترک واجب ہے۔

۲۷۔اور لفظ السلام دو بار واجب ہے۔

۲۸۔وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

۲۹۔تکبیر قنوت اولیٰ بھی واجب ہے۔

۳۰۔۳۵۔عیدین کی چھ تکبیریں واجب ہیں اور یہ چھ واجب ہوئے۔

۳۶۔عیدین میں دوسری تکبیر رکوع واجب ہے۔

۳۷۔اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر کا ہونا بھی واجب ہے۔

۳۸۔ہر جہری نماز میں امام کا جہر سے تلاوت کرنا واجب ہے۔

۳۹۔غیر جہری آہستہ واجب ہے۔

۴۰۔ہر واجب و فرض کا اپنی اپنی جگہ ہونا۔

Marfat.com

۴۱۔رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

۴۲۔ہر رکعت میں دو سجدے ہی ہونا۔

۴۳۔دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ ہونا۔

۴۴۔چار رکعات والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ کرنا۔

۴۵۔سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

۴۶۔دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کے برابر وقفہ ہونا۔

۴۷۔امام جب قراءت کرے، جہری نماز ہو یا سری تو مقتدی کا چپ رہنا۔

۴۸۔سوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

متفرق مسائل

مسئلہ:۔فرائض میں کسی ایک فرض کے ترک سے نماز ہوتی ہی نہیں۔اور واجبات میں سے کوئی ایک واجب ترک ہو جائے تو اس کمی کو پورا کرنے کیلئے سجدہ سہو کر لیا جائے تو کمی پوری ہو جاتی ہے اور نماز ہو جاتی ہے۔اگر سجدہ سہو نہ ادا کیا جائے تو نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

مسئلہ:۔الحمد کی کوئی ایک آیت بلکہ الحمد کا کوئی ایک لفظ بھی رہ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے

مسئلہ:۔ایک رکعت میں تین سجدے کر لئے، یا دو رکوع کر لئے، یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ:۔کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: ۔آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر کردی تو سجدہ سہولازم ہے۔

مسئلہ: ۔سورت پہلے پڑھ لی اس کے بعد الحمد شریف پڑھی یا الحمد اور سورۃ کے درمیان دیر تک کم از کم تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: ۔مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ لے تو خاموش ہو جائے درود شریف اور دعا وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ: ۔فرض وتر وسنن کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد پر اتنا زیادہ پڑھ لیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا اگر اس قدر سہواً پڑھا تو سجدہ سہو کرے۔ اگر عمداً پڑھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (درمختار)

- الحمد شریف نمازی نہ پڑھے۔
- یا الحمد شریف کی کوئی ایک آیت نہ پڑھے۔
- یا الحمد شریف کے ساتھ سورت پڑھنا بھول جائے۔
- یا درمیان والا قعدہ نہ بیٹھے۔
- یا درمیانہ قعدہ نہ پڑھے۔
- یا تشہد سے زیادہ پڑھ جائے یعنی علی محمد تک۔
- قنوت کی تکبیر یا قنوت پڑھنا بھول جائے۔
- جہری نماز میں قراءت خفیہ کرے یا سری میں جہر سے کرے۔
- درمیانہ قعدہ چھوڑ کر قیام میں آ گیا یعنی سیدھا کھڑا ہو گیا، لقمہ ملنے کے بعد

Marfat.com

واپس نہ لوٹے اپنی باقی ماندہ رکعت پوری کرنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔

﴿ قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔(یہ فرق ماہ رمضان شریف میں اکثر حفاظ کو لگتا ہے) لقمہ ملنے کے بعد واپس نہ آئے رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے آخر میں سجدہ سہو کرے، ان مذکورہ تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

مسئلہ: ۔نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد آخری التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر ایک طرف یعنی دائیں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے اور پھر قعدہ بیٹھ کر پوری التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے۔اگر قصداً التحیات نہ بیٹھا یا التحیات اس نے نہ پڑھی تو نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ: ۔الفاظ تشہد سے ان کے معانی کا قصد کرے۔گویا اللہ تعالیٰ کے لئے تحیت کر رہا ہے۔اور حضور سرور عالم ﷺ اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے۔نہ یوں کہ واقعہ معراج کی حکایت مدنظر ہو۔

تنبیہ: بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ السلام علیک ایھا النبی سے حضور اقدس ﷺ کی ضمیر خطاب سے یا حرف ندا سے مخاطب کرنا مقصود نہیں بلکہ یہ صرف واقعہ معراج کے الفاظ ہیں جو کہ التحیات میں پڑھے جاتے ہیں، یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ التحیات میں واقعہ معراج کے الفاظ دہرائے جاتے ہیں۔نہیں بلکہ بارگاہ مصطفیٰ میں سلام اتنی عقیدت واحترام سے نمازی پیش کرے اور یقین کرے کہ حضور

Marfat.com

پیارے مصطفیٰ ﷺ کو سلام عرض کر رہا ہوں۔ عاشق رسول شیخ المحققین حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

"ونیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومناں وقرۃ العین عابد انست ودر جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالت عبادت وآخر آں کہ وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر قوی تر است۔

وبعضے از عرفاء گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریاں حقیقت محمدیہ است در زوائد موجودات وافراد ممکنات، پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نہ بود تا بانوار قرب واسرار معرفت متنور فائز گردد۔

یعنی حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات ہمیشہ ایمانداروں کے پیش نظر ہیں اور عبادت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال واوقات میں اور خصوصاً حالت عبادت میں اور اس کی التحیات میں کہ نورانیت وانکشاف زیادہ تر قوی تو ہوتا ہے۔ بلکہ بعض عرفاء فرماتے ہیں کہ ایھا النبی کا خطاب اس جہت سے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرے ذرے میں اور ممکنات کے افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ حضور اکرم ﷺ نمازیوں کی ذاتوں میں موجود اور حاضر ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس سے باخبر رہے اور شعور سے غافل نہ ہو کہ انوار قرب اور اسرار معرفت کے ساتھ متنور وفائز ہو۔

احیاء العلوم میں محی السنہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وَاحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ ﷺ وَ شَخْصَهُ الْکَرِیْمَ وَ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ.

Marfat.com

یعنی جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صورت مبارکہ کو حاضر کر اور حضور ﷺ کا تصور دل میں جما کر "السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ" عرض کر (اور یقین کر کہ یہ سلام حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ کو پہنچا ہے)

سنن نماز

۱۔تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا۔

۲۔ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی ہوں

۳۔ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ کی طرف ہونا۔

۴۔بوقت تکبیر سر نہ جھکانا۔

۵۔ایسے ہی تکبیر قنوت سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔

۶۔تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔

۷۔تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے۔ان مقامات کے علاوہ اور کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

۸۔عورت کیلئے سنت یہ ہے کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

۹۔امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا۔

۱۰۔اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بلند آواز سے کہنا۔

۱۱۔اور سلام بقدر ضرورت بلند آواز سے کہنا۔

۱۲۔بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا۔

Marfat.com

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے اور چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی تینوں انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے۔

عورت اور خنثی بائیں ہتھیلی کو سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھے۔

۱۳۔ثنا پڑھنا۔

۱۴۔تعوذ پڑھنا۔

۱۵۔تسمیہ پڑھنا۔

۱۶۔آمین آہستہ کہنا۔

۱۷۔پھر ان سب کا آہستہ ہونا مسنون ہے اور ان میں ترتیب بھی مسنون ہے۔

۱۸۔پہلے ثنا پڑھے۔

۱۹۔پھر تعوذ پڑھے۔

۲۰۔پھر تسمیہ۔

۲۱۔اور ہر ایک کے بعد فوراً دوسرے کو پڑھنا کہ وقفہ نہ ہو۔

۲۲۔رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا۔

۲۳۔رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔

۲۴۔مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیاں کشادہ رکھیں۔

۲۵۔عورتوں کے لئے سنت یہ ہے کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھیں۔

۲۶۔رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔

۲۷۔رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا۔

۲۸۔رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رہے یہاں تک اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔

۲۹۔رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا کرے بلکہ پیٹھ کے برابر رکھے۔

۳۰۔عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح سیدھے نہ کرے۔

۳۱۔رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔

۳۲۔رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے ہاتھ لٹکے ہوئے چھوڑ دینا مسنون ہے۔

۳۳۔سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی دال کو لمبا نہ پڑھنا ہ کو ساکن کرنا اس پر حرکت ظاہر نہ کرنا۔

۳۴۔اور مقتدی کے لئے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا۔

۳۵۔اور منفرد کو دونوں کہنا مسنون ہے۔

۳۶۔سجدہ میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہنا۔

۳۷۔سجدہ سے اٹھنے کیلئے اللہ اکبر کہنا۔

۳۸۔سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔

۳۹۔سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا۔

Marfat.com

۴۰۔سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے۔

۴۱۔پھر ہاتھ

۴۲۔پھر ناک

۴۳۔پھر پیشانی۔جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے۔یعنی

۴۴۔پہلے پیشانی اٹھائے

۴۵۔پھر ناک

۴۶۔پھر ہاتھ

۴۷۔پھر گھٹنے

۴۸۔مرد کے لئے سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں۔

۴۹۔اور پیٹ رانوں سے جدا رکھے۔

۵۰۔کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔مگر جب صف میں شامل ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ کرے۔

۵۱۔اور کتے کی طرح کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔

۵۲۔عورت سمٹ کر سجدہ کرے۔یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے۔

۵۳۔اور پیٹ رانوں سے ملا دے۔

۵۴۔اور رانوں کو پنڈلیوں سے ملا دے۔

۵۵۔اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دے۔

۵۶۔دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا۔

Marfat.com

۵۷۔اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔

۵۸۔سجدوں میں انگلیوں کا قبلہ رو ہونا۔

۵۹۔ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

۶۰۔سجدہ میں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔

۶۱۔اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔جبکہ ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔

۶۲۔جب دونوں سجدے کر چکے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل کھڑا ہونا۔

۶۳۔اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔ہاں کمزوری یا کسی عذر کے سبب زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو تو اجازت ہے۔دوسری رکعت میں ثنا تعوذ نہ پڑھے۔

دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر قعدہ میں۔

۶۴۔مرد کیلئے مسنون طریقہ بایاں پاؤں بچھانا۔

۶۵۔دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔

۶۶۔اور داہنا پاؤں کھڑا رکھنا۔

۶۷۔اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رو ہونا مسنون ہے۔

۶۸۔عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔

۶۹۔اور بائیں سرین پر بیٹھے۔

۷۰۔مرد وعورت دونوں کا داہنا ہاتھ دائیں ران پر۔

۷۱۔اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر۔

۷۲۔اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا کہ نہ بالکل ملی ہوں نہ کشادہ ہوں۔

۷۳۔انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا قعدہ میں انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑنا نہیں۔

۷۴۔شہادت پر انگشت شہادت سے اشارہ کرنا یعنی شہادت والی انگلی کو اٹھانا۔

۷۵۔بعد تشہد کے دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا۔

۷۶۔نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔

۷۷۔درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

۷۸۔دعا عربی زبان میں ہونا۔

۷۹۔مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔

۸۰۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ دوبار ہونا۔

۸۱۔پہلے دائیں جانب

۸۲۔پھر بائیں جانب

۸۳۔امام کے لئے دونوں بآواز بلند کہنا مسنون ہے۔

۸۴۔مگر دوسرا اسلام بنسبت پہلے سلام کے کم آواز سے ہونا۔

۸۵۔سلام کے بعد امام کا دائیں یا بائیں جانب انحراف کرنا مگر دائیں جانب افضل ہے۔

احادیث اور بالترتیب متفرق مسائل

مسئلہ: ۔امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال میں جہر مسنون ہے۔یعنی بلند آواز سے تکبیریں مسنون ہے۔

مسئلہ:۔اگر امام کی آواز نمازیوں کو نہ پہنچی ہو تو بہتر ہے کہ کوئی بھی مقتدی بلند آواز سے تکبیریں کہے۔تا کہ نماز شروع ہونے اور انتقال کا حال سب کو معلوم ہو جائے بلا ضرورت مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔بوقت تحریمہ اگر ایک ہاتھ اٹھتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور جس قدر اٹھتا ہے اٹھائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔مکبر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو ضرورت ہو۔پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز پہنچتی ہو۔یہاں سے تکبیر کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔اور یہ بھی ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے۔

مسئلہ:۔مقتدی امام کی اقتداء میں ہیں مکبر کی اقتدا میں نہیں۔لہذا امام کی آواز اگر ان تک پہنچتی ہے۔تو مکبر کی تکبیر کے ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔بلکہ امام کی تکبیر کے ختم ہونے کے بعد تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں۔یہاں تک کہ اگر امام کے تکبیر کہنے کے بعد مکبر کی تکبیر ختم ہونے کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا اس کے بعد تشہد پڑھنا شروع کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہوئی۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ بعض لوگ تکبیر کے ختم کرنے کے بعد ہاتھ سیدھے نیچے لٹکا لیتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ تکبیر کے ختم کرنے کے بعد ہاتھ فوراً ناف کے نیچے باندھ لینے چاہیے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ کسی آنے والی شخصیت کی خاطر نماز میں رکوع، سجود یا قراءت وغیرہ کو طول دینا جبکہ آنے والے کو پہنچانتا ہو کہ فلاں جماعت میں شامل ہونے کیلئے آرہا ہے مکروہ تحریمی ہے۔ اگر پہنچانتا نہیں تو کچھ قدرے یعنی مناسب طول دینا جائز ہے بلکہ افضل ہے کہ یہ نیکی میں اعانت ہے۔ اس طوالت میں نمازیوں کا بھی احساس رکھے۔

مسئلہ:۔ مقتدی نے تین بار تکبیر نہ کہی تھی تو امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی کے لئے امام کی متابعت واجب ہے۔ اگر مقتدی نے پہلے سر رکوع یا سجدہ سے اٹھالیا تو مقتدی کے لئے واپس لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔ گناہ گار ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ رکوع میں نہ سر زیادہ جھکائے نہ اونچا کرے بلکہ پیٹھ کے برابر ہونا چاہیے۔

حدیث: فرمایا رسول کریم ﷺ نے اس شخص کی نماز ناکافی ہے جو رکوع سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ (ابو داؤد و ترمذی و نسائی شریف)

حدیث: تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے اس سے کم سنت ادا نہ ہوگی۔ اور تین بار سے زیادہ کہے تو یہ افضل ہے۔ مگر ختم طاق عدد پر ہو۔ یعنی تین سے اوپر پانچ یا سات۔ مگر مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کہے۔ (فتح القدیر)

حدیث: فرمایا رسول اللہ ﷺ جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سبحان ربی العظیم

Marfat.com

کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا۔ اور سجدہ کرے تو اس میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ (ابو داؤد ترمذی شریف)

مسئلہ:۔ ہر نمازی امام ہو یا مقتدی یا منفرد نماز جہری یا سری آمین آہستہ کہے۔

آمین بالخفی کہنے کا بیان از احادیث

حدیث: ۱ تا ۸ بخاری و مسلم، احمد، مالک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

تشریح: یہ حدیث حدیث کی ۸ کتابوں میں موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوا گناہ کی معافی اس صورت میں ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ فرشتے بھی آمین آہستہ ہی کہتے ہیں۔ فرشتوں کے ساتھ موافقت اسی صورت میں ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ فرشتوں کی آمین آج تک کسی نے نہ سنی۔

حدیث: ۹ تا ۱۳ بخاری، شافعی، مالک ابوداؤد، نسائی نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین کہنی فرشتوں کی آمین کے مطابق ہو گی اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تشریح: اس مطابقت موافقت سے مراد وقت میں موافقت نہیں بلکہ اس سے طریقہ

ادا میں موافقت مراد ہے ہماری کالونی سے ایک شخص کا سر پھر گیا۔ مذہب حنفیت چھوڑ کر غیر مقلد ہوگیا۔ رفع بدین کرنے لگا۔ میں نے اس کو یہ احادیث سنائیں۔ تو کہنے لگا۔ حضور نے کہاں فرمایا ہے کہ آمین آہستہ کہو۔ میں نے کہا یہ پڑھو حدیث حضور اقدس ﷺ فرمارہے ہیں: فقولوا آمین فانه من وافق قوله قول الملئكة غفرله ما تقدم من ذنبه میں نے کہا۔ قولوا صیغہ امر ہے۔ یعنی حکم فرمارہے ہیں، آرڈر فرمارہے ہیں کہ کہو تم آمین، تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے، تو لاجواب ہوگیا۔ وہ صرف اپنے افسر کو خوش کرنے کی غرض سے غیر مقلد ہوا کیونکہ اس کا افسر غیر مقلد تھا۔ افسر کی خوشنودی کی خاطر اپنی عاقبت خراب کرلی۔

افسوس: کہ اکثر بدعقیدہ اور غیر مقلد لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ امر کیا ہے، نہی کیا ہے، حدیث کی اقسام کیا ہے، ان کے احکام کیا ہیں۔ صرف چند احادیث رٹ لیں اور سادہ لوگوں کو بہکانا شروع کردیا۔

ایک صاحب نے دوران سفر اپنی جماعت کا منشور مجھے دیا۔ جماعت کا نام تھا جماعت المسلمین۔ میں نے کہا: مسلمین کو مسلمین کیوں پڑھتے ہیں۔ مسلمون کیوں نہیں پڑھتے۔ مسلمین اور مسلمون میں کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ یا ہے تو کیا فرق ہے۔ اعرابی فرق ہے کہ معنوی؟ مگر وہ جواب نہ دے سکے۔ حالانکہ نحو کے ابتدائی قاعدے کا طالب علم بھی بتا سکتا ہے کہ مسلمین اور مسلمون میں کیا فرق ہے۔

حدیث: ۱۴ تا ۱۱۸ امام احمد۔ ابوداؤد، طبرانی، دار قطنی اور حاکم نے مستدرک

Marfat.com

میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب حضور اقدس ﷺ ولا الضالین پر پہنچے تو آپ ﷺ نے آمین کہی وَاَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ آپ ﷺ نے اپنی آواز آہستہ رکھی۔

تشریح: ثابت ہوا نماز میں آمین بالخفی کہنا سنت ہے اور بلند آواز سے آمین کہنا سنت کی خلاف ورزی ہے۔

حدیث : ۱۹تا۲۱۔ابوداؤد، ترمذی، ابن ابی شیبہ نے انہیں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوْب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ تو فرمایا آمین وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ اور اپنی آواز مبارک آہستہ رکھی۔

تشریح: اس مضمون کی دو حدیثیں آگئیں۔ معلوم ہوا آمین کے لئے آواز پست رکھنی رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

حدیث : ۲۲۔۲۳طبرانی نے تہذیب الآثار میں طحاوی نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وحضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ بسم اللہ بلند آواز سے نماز میں پڑھی نہ آمین کہنے میں آواز بلند کی۔

تشریح: حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابہ اور حضور انور ﷺ کے نزدیک ترین ساتھی۔ ان کا بھی معمول تھا کہ آمین بالجہر نہ کہتے۔ اور یہ بھی

Marfat.com

معلوم ہوا کہ آمین بالجہر کہنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

حدیث : ۲۴۔عینی شرح بخاری نے حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔امام چار چیزیں آہستہ کہے۔(۱)اعوذ باللّٰہ(۲)بِسْمِ اللّٰہ(۳)آمین (۴) رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد

حدیث : ۲۵،حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ امام چار چیزیں آہستہ کہے۔(۱)اعوذ باللّٰہ(۲)بِسْمِ اللّٰہ(۳)سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ (۴)آمین. روایت کیا اس کو امام محمد نے اپنی آثار میں اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں۔

تشریح: یہ ۲۵ احادیث ہم نے حکیم الامت، مفسر قرآن، عاشق رسول، حضرت مولانا مفتی احمد یار خان بدایونی ثم گجراتی نور اللہ مرقدہ کی دی گئی ترتیب کے مطابق بیان کیں۔ان ۲۵ احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں آمین آہستہ کہنا سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے اور سنت صحابہ بھی ہے۔اور آمین قرآن پاک کی کوئی آیت نہیں نہ اسے جبریل علیہ السلام لائے اور نہ قرآن کریم میں لکھی گئی بلکہ دعا ہے تو جیسے ثنا، تعوذ، تسمیہ، تسبیحات ،التحیات، درود شریف، دعائے ماثورہ آہستہ پڑھی جاتی ہیں اس طرح یہ بھی حق ہے کہ آہستہ کہی جائے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ سمجھ شعور عطا فرمائے۔

Marfat.com

اعتراضات اور جوابات

اعتراض اول: ترمذی میں ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنا آپ نے پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّين اور آمین کہی اور اپنی آواز کو بلند کیا۔

جواب: سبحان اللہ! کیسی حدیث دانی ہے کہ حدیث کا ترجمہ ہی غلط کیا ہے۔ صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اس میں مَدّ ارشاد ہوا مَدَّ مَدٌّ سے بنا ہے۔ اس کا معنی آواز بلند کرنا نہیں بلکہ اس کا معنی آواز کھینچنا ہے۔ مطلب حدیث پاک کا یہ ہے کہ حضور انور ﷺ نے آمین بروزن کریم یعنی قصر نہ فرمائی۔ بلکہ بروزن قالین یعنی الف اور میم کھینچ کر آمین کہی۔

اعتراض دوم: ابوداؤد میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے۔ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ ۔ اور اپنی آواز بلند فرماتے۔ پتہ چلا نماز میں آمین بلند آواز سے کہنی سنت ہے۔

جواب: اس حدیث کے تین جواب ہیں۔

۱۔ ابوداؤد اور ترمذی کی روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں۔ بلکہ صرف قراءت کا ذکر ہے ممکن ہے حضور ﷺ نے سورۃ فاتحہ کی صرف تلاوت کی ہو اور اس کے بعد آمین زور سے کہی ہو۔ اور جو ہم نے روایات پیش کی ہیں ان میں نماز کا ذکر ہے کہ نماز میں حضور ﷺ نے آمین آہستہ کہی۔

Marfat.com

۲۔آہستہ آمین کی حدیثیں قیاس شرعی کے موافق ہیں اور آمین بالجہر کی حدیثیں قیاس شرعی کے خلاف ہیں لہذا آہستہ آمین والی حدیثیں قابل عمل ہیں اور جہری والی حدیثیں قابل ترک ہیں۔

۳۔آمین بالجہر والی حدیثیں قرآن کریم کی آیت کریمہ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَا اوراس جیسی دیگر آیتوں اوران ۲۵ احادیث سے جو ہم نے پیش کیں ان سے منسوخ ہیں۔اسلئے صحابہ کرام علیہم الرضوان آمین آہستہ کہتے رہے اوراسی کا حکم دیتے رہے اور بلند آواز سے آمین کہنے سے منع کرتے رہے۔اگر جہر کی حدیثیں منسوخ نہیں تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان پر عمل کیوں چھوڑ دیا۔

اعتراض سوم: ابن ماجہ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتے تو آمین فرماتے یہاں تک کہ پہلی صف والے سن لیتے اور مسجد گونج جاتی۔معلوم ہوا کہ حضور کے زمانہ میں صحابہ زور سے آمین کہتے تھے۔

جواب: یہ حدیث عقل اور مشاہدہ کے خلاف ہے۔عقل کا تقاضہ یہ ہے۔کہ گنبد والی مسجد میں گونج پیدا ہوتی ہے نہ کہ چھپر والی مسجد میں۔حضور اقدس ﷺ کی مسجد شریف آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں چھپر والی مسجد تھی اور چھپر والی مسجد میں گونج پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔کوئی بھی غیر مقلد چھپر والی مسجد چیخ چیخ کو شور مچا کر گونج پیدا کر کے دکھا دیں۔ان شاء اللہ چیختے چیختے مرجائیں گے مگر گونج پیدا نہ ہو سکے گی۔لہذا چھپر والی مسجد میں گونج پیدا ہونا عقل اور مشاہدہ کے خلاف بھی ہے۔اور جو حدیث عقل

Marfat.com

اور مشاہدہ کے خلاف ہو وہ قابل عمل نہیں ہوتی ہے۔ (جاء الحق حصہ دوم)

خلاصہ یہ کہ

ایسی کوئی حدیث صحیح مرفوع موجود نہیں جس میں نماز کے اندر آمین بالجہر کہنے کی تصریح موجود ہو۔ایسی کوئی حدیث نہ ملی ہے یا ملے گی۔

آمین کی فضیلت

☆ حدیث شریف میں ہے: جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق یعنی آہستہ ہوئی اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ آمین میں چار حرف ہیں اور آمین کہنے والے کے لئے چار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

☆ حضرت امام قتاری رحمۃ اللہ علیہ سورہ فاتحہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شیطان اس دعا سے مایوس ہو جاتا ہے جس کے اخیر میں آمین کہہ دی جائے کیونکہ وہ سمجھتا ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔جس کا کھولنا میرے لئے دشوار ہے۔

☆ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ آمین رب العالمین کی مہر ہے جس سے اپنے بندے کی دعا پر مہر لگاتا ہے۔یعنی جس طرح مہر والا لفافہ سوائے مکتوب الیہ کے اور کوئی نہیں کھول سکتا اسی طرح آمین والی دعا بفضلہٖ تعالیٰ ضائع نہیں جائیگی۔یعنی یا تو قبول ہوگی اور اگر ارادہ الٰہی کے خلاف ہے تو دعا کے بدلے اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے کو ثواب عطا فرمائے گا۔

☆ حدیث شریف میں ہے: حضرت جبریل علیہ السلام نے پیارے مصطفیٰ ﷺ کی

خدمت میں عرض کیا: فاتحہ کیلئے آمین ایسی ہے جیسے کتاب کے لئے مہر یعنی جس طرح مہر کے بغیر کتاب غیر مکمل ہے۔اسی طرح آمین کے بغیر سورۃ فاتحہ غیر مکمل ہے۔

مسئلہ: ۔بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کو جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر کہنا شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔(عالمگیری)

اس مسافت کو ختم کرنے کیلئے لفظ اللہ کے لام کو بڑھائے اور اکبر کی باء یا اور کسی حرف کو نہ بڑھائے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔رکوع سے جب اٹھے تو رفع یدین نہ کرے اور نہ ہی ہاتھ باندھے بلکہ ہاتھ لٹکے ہوئے چھوڑ دے۔

رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت از احادیث

نماز میں رکوع میں جاتے اور رکوع سے آتے رفع یدین کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت حدیث پاک میں موجود ہے۔اس مسئلہ کے لئے ۲۵ احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث: اتا۴ ترمذی، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ اور نسائی نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھوں؟ پس آپ نے نماز پڑھی اس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے کبھی ہاتھ نہ اٹھائے۔اور امام ترمذی نے فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اس رفع یدین نہ کرنے پر بہت سے

علماء، صحابہ، وعلماء تابعین کا عمل ہے

تشریح: یہ حدیث پاک چند وجوہ سے بہت قوی ہے۔

۱۔ یہ کہ اس حدیث شریف کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ ہیں جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں فقیہ عالم تھے۔

۲۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی رفع یدین نہ کرنے پر اتفاق تھا۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اگر اس پر اختلاف ہوتا تو وہ اعتراض کرتے۔

۳۔ یہ کہ امام ترمذی نے بھی اس حدیث پاک کو ضعیف نہیں فرمایا بلکہ حسن فرمایا ہے۔

۴۔ یہ کہ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے فرمایا: غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین ۔ بہت سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین اس پر عامل تھے۔ یعنی رفع یدین نہ کیا کرتے تھے۔

۵۔ یہ کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر اور عظیم الشان مجتہد وقت نے اس کو قبول فرمایا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔

۶۔ یہ کہ کثرت سے مسلمانوں نے اس پر عمل کیا ہے۔

۷۔ یہ کہ یہ حدیث عقل وقیاس کے بالکل مطابق ہے۔

حدیث : ۵۔ ابوداؤد نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو ہاتھ اٹھائے۔ پھر آخر نماز تک ہاتھ نہ اٹھائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ

Marfat.com

ہوئے۔

حدیث : ۶۔حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کبھی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(طحاوی شریف)

حدیث : ۷ یا ۱۳۔حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے۔حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات جگہ ہاتھ اٹھائے جائیں۔نماز شروع کرتے وقت، کعبہ معظمہ کے سامنے منہ کرتے وقت، صفا مروہ پر اور دو موقف منٰی اور مزدلفہ میں اور دونوں جمروں کے سامنے۔ (بیہقی شریف)

حدیث : ۱۴ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ شروع نماز میں اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔تو حضرت ابراہیم نخعی نے جواب دیا کہ وائل ﷺ نے اگر ایک بار حضور اقدس ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ بن مسعود ﷺ نے پچاس بار حضور اقدس ﷺ کو رفع یدین نہ کرتے دیکھا۔ (طحاوی شریف)

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اکثر حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالیشان میں رہنے والے اور حضور انور ﷺ کے قریب ترین نماز پڑھنے والے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں فقیہ عالم تھے اس لئے ان کی حدیث قوی ہے۔

Marfat.com

حدیث : ۱۵،۱۶۔ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد علیہ الرحمہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی آپ نماز میں پہلی تکبیر کے سوا کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ (طحاوی شریف)

حدیث : ۱۷۔عینی شرح بخاری میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ہی ایک شخص کو رکوع میں آتے جاتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا لَا تَفْعَلْ ایسا نہ کرو کیونکہ یہ ایسا فعل ہے۔ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَرَكَهُ۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا اس کے بعد چھوڑ دیا۔

(عینی شرح بخاری)

تشریح: اس حدیث شریف سے صراحۃً ثابت ہوگیا کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ جن صحابہ کرام سے یا حضور ﷺ سے رفع یدین کرنا منقول ہے وہ ان کا پہلا فعل ہے۔اور جن احادیث سے ترک فعل منقول ہے وہ ان کا آخری فعل ہے۔بہرحال رفع یدین منسوخ ہے۔اس کے ثبوت میں احادیث منسوخ ہیں اور اس کے چھوڑ دینے کی احادیث ناسخ ہیں۔

حدیث : ۱۸۔۱۹۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کسی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(بیہقی وطحاوی شریف)

حدیث : ۲۰۔حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر

Marfat.com

بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے تکبیر اولیٰ کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔ (طحاوی شریف)

حدیث : ۲۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور انور ﷺ کو دیکھا کہ حضور ﷺ نے نماز شروع فرمائی (تکبیر اولیٰ کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور اس قدر اٹھائے کہ کانوں کے مقابل لے گئے پھر حضور اقدس ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھائے۔ (دار قطنی)

حدیث : ۲۲۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حماد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **لا ترفع الایدی فی شیء من صلوتک بعد المرة الاولی** پہلی بار ہاتھ اٹھانے کے سوا کسی رکن میں بھی ہاتھ نہ اٹھاؤ۔

حدیث : ۲۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بلاشبہ حضور اقدس ﷺ جب نماز شروع فرماتے تھے تو کانوں کے قریب ہاتھوں کو لے جاتے پھر عود نہ کرتے یعنی دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (ابو داؤد)

حدیث: ۲۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز میں صرف پہلی بار رفع یدین فرمایا۔ (اس کے بعد پوری نماز میں رفع یدین نہ فرمایا۔ (ابو داؤد)

Marfat.com

حدیث : ۲۵۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہیں سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع یدین کرتے کیوں دیکھتا ہوں؟ اسکنوا فی الصلوٰۃ تم نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو۔ (صحیح مسلم ۱: ۱۸۱)

تشریح: رفع یدین کے منسوخ ہونے پر صحیح مسلم شریف کی یہ مذکورہ حدیث مضبوط ترین دلیل ہے۔اس حدیث میں واضح طور پر رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع یدین کرنے سے منع فرمایا اور رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دموں کے ساتھ تشبیہ دی۔

خلاصہ

رفع یدین کی تمام حدیثیں منسوخ ہیں۔اولاً حضور اقدس ﷺ نے رفع یدین کیا۔ پھر آخر عمر تک رفع یدین نہ کیا۔حق یہی ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، یہ وہ کام ہے جسے حضور انور ﷺ نے اولاً کیا پھر چھوڑ دیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود، حضرت عمر بن خطاب ،حضرت علی مرتضیٰ ،حضرت براء بن عاذب اور حضرت علقمہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے۔اور طحاوی نے حضرت مجاہد سے روایت کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر

Marfat.com

اُولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک رفع یدین منسوخ ہے۔

رفع یدین کے مسئلہ پر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے مابین مناظرہ

امام ابومحمد بخاری محدث رحمت اللہ علیہ نے حضرت سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہما کی مکہ معظمہ کے دارالحناطین میں ملاقات ہوئی۔ دونوں بزرگوں کا رفع یدین کے مسئلہ پر مناظرہ ہوا۔ یہ مناظرہ پیش خدمت ہے۔

سوال: ۔ امام اوزاعی: نے فرمایا آپ لوگ رکوع میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔

جواب: ۔ امام ابوحنیفہ: نے فرمایا اس لئے کہ ان موقعوں پر حضور اقدس ﷺ سے رفع یدین ثابت نہیں۔

سوال: ۔ امام اوزاعی: حضرت! آپ نے یہ فرمایا لیجئے میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں۔ عن سالم عن ابیه عن رسول الله ﷺ انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة وعند الركوع وعند الرفع منه.

ترجمہ: مجھے زہری نے حدیث بیان کی، انہوں نے سالم سے، سالم نے اپنے والد سے، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع

Marfat.com

فرماتے اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت۔

جواب:۔ امام ابوحنیفہ: نے فرمایا میرے پاس اس سے قوی تر حدیث موجود ہے۔

امام اوزاعی: نے فرمایا تو بیان فرمایئے۔

امام ابوحنیفہ: نے فرمایا سنئے حدیث یہ ہے۔

حدیث: حدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة والا سود عن عبدالله بن مسعود ان رسول الله ﷺ كان لا يرفع يديه الاعند افتتاح الصلوة ثم لا يعود لشيء من ذالک.

ترجمہ: ہم نے حضرت حماد نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت ابراہیم سے، انہوں نے حضرت علقمہ سے، انہوں اسود سے، اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے مگر صرف نماز شروع کرتے وقت پھر ہاتھ نہ اٹھاتے تھے کسی وقت بھی۔

امام اوزاعی: جناب آپ کو میری حدیث پر کونسی فوقیت حاصل ہے۔

امام ابوحنیفہ: نے فرمایا میری حدیث کو آپ کی حدیث پر اس طرح فوقیت حاصل ہے کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہ عالم تھے، اور ابراہیم نخعی سالم سے بڑھ کر عالم فقیہ ہیں، علقمہ سالم کے والد بڑے عالم ہیں، اسود بھی بہت بڑے عالم اور فقیہ متقی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود فقہ اور قراءت میں حضور اقدس ﷺ کی صحبت میں عبداللہ بن عمر سے بھی بڑھ کر عالم ہیں کہ بچپن جوانی حضور ﷺ کے ساتھ گزارا چونکہ ہماری پیش کردہ حدیث کے راوی

Marfat.com

آپ کی پیش کردہ حدیث کے راویوں سے علم وفضل میں زیادہ ہیں۔لہذا ہماری پیش کردہ حدیث آپ کی پیش کردہ حدیث سے قوی تر، قابل قبول ہے اور عمل کے زیادہ لائق ہے۔

امام اوزاعی: یہ سننے کے بعد خاموش ہو گئے۔

(بحوالہ فتح القدیر،مرقات شرح مشکوٰۃ)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت

نماز میں مرد کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ سینے پر ہاتھ باندھنا خلاف سنت ہے۔اس مسئلہ کے لئے چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

حدیث: ۱۔حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہیے۔ (ابو داوٗد)

حدیث: ۲۔حضرت علی مرتضٰی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا' تحت السرہ' ناف کے نیچے سنت ہے۔(دارقطنی)

حدیث: ۳۔امام محمد نے کتاب الآثار شریف میں ابراہیم نخعی سے روایت کی:

کہ ''آپ ﷺ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے''۔

حدیث: ۴۔ابن ابی شیبہ نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی:

''آپ نے فرمایا نمازی اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے''۔

حدیث: ۵۔ابن حزم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

Marfat.com

''آپ نے فرمایا (نماز میں) داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نبوت کے اخلاق میں ہے''۔

تشریح: یہ پانچ احادیث پیش کی گئیں۔ان کے علاوہ اور پیش کی جاسکتی ہیں مگر انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔غیر مقلدین کے پاس ایک بھی مرفوع صحیح حدیث مسلم و بخاری کی نہیں جس میں مردوں کو سینے کے اوپر ہاتھ باندھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

(ماخوذ ازجاء الحق حصہ دوم)

عقل: کا بھی تقاضا ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے جائیں اس لئے کہ ہاتھ نماز میں ناف کے نیچے باندھنا یہ انتہائی ادب ہے۔جیسے غلام آقا کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوتا ہے۔ایسے ہی نمازی غلام کی مانند اپنے آقا و مولیٰ خالق حقیقی کے حضور نہایت عجز وانکسار سے ادب واحترام سے ہاتھ باندھے کھڑا ہوتا ہے۔غیر مقلد وہابی لوگ ٹانگیں چوڑی کر کے ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں جیسے پہلوان ہوں۔نہیں معلوم ہوتا کہ مسجد میں کھڑے ہیں کہ اکھاڑے میں۔نیاز مندی سے کھڑے ہیں کہ کشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہیں۔

Marfat.com

نماز میں کانوں کی لوتک ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے

اس کا ثبوت از احادیث مبارکہ

حدیث: ۱تا۳۔حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورانور ﷺ جب تکبیر فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے۔دیگر الفاظ یہ ہیں کہ کانوں کی لوتک اٹھاتے تھے۔

(بخاری شریف مسلم شریف طحاوی شریف)

نوٹ:۔ یہ ایک حدیث ان مذکورہ احادیث کی تین کتابوں میں مل سکتی ہے اس لئے ایک کو تین تک شمار کیا گیا ہے۔

حدیث: ۴۔حضرت براء بن عاذب ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کانوں کے قریب تک اٹھاتے پھر رفع یدین نہ کرتے۔ (ابوداؤد)

حدیث: ۵۔حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں حضورانور ﷺ ہاتھ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہاتھ شریف تو کندھوں تک رہے۔اور انگوٹھے کانوں کے مقابل ہوگئے۔ (طحاوی شریف)

حدیث: ۶۔حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرمانے کے لئے تکبیر فرماتے اپنے ہاتھ اٹھاتے (یہاں تک اٹھاتے)

کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کی گدیہ کے مقابل ہوجاتے۔ (طحاوی شریف)

حدیث: ۷۔حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہاتھ شریف تو کندھوں کے مقابل اور انگوٹھے کانوں کے مقابل ہوگئے۔ (ابو داؤد شریف)

حدیث: ۸تا۱۰۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اپنے انگوٹھے کانوں کے مقابل کردیئے۔

حاکم نے مستدرک میں دارقطنی اور بیہقی نے نہایت صحیح اسناد سے بشرط مسلم وبخاری روایت نقل فرمائی۔

نوٹ:۔یہ حدیث ان مذکورہ تین کتابوں میں مل سکتی ہے۔اسلئے اس ایک کو تین تک شمار کیا گیا ہے۔

تشریح: تلك عشرة كاملة نماز کے شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھوں کا اٹھانا سنت ثابت کرنے کی یہ دس احادیث پیش کی گئیں۔ان کے علاوہ اور بھی احادیث پیش کی جاسکتی ہیں مگر انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔اس سے زیادہ تحقیق کی ضرورت ہوتو صحیح البہاری کا مطالعہ فرمائیں۔مذہب حنفی پر بہترین کتاب ہے۔

عقل کا بھی تقاضا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت کانوں تک اٹھائے جائیں اس لئے کہ نمازی جب نماز میں داخل ہوتا ہے تو تمام دنیاوی معاملات کھانا پینا ادھر ادھر دیکھنا

Marfat.com

ان سب کو اپنے آپ پر حرام کر لیتا ہے اور ہر گناہ سے توبہ کا اظہار کرتا ہے اور عرفِ عام میں جب کسی شخص کو کسی چیز سے کسی عمل سے بیزاری کرانی ہو تو کانوں کو ہاتھ لگواتے ہیں کاندھے نہیں پکڑواتے۔ نمازی بھی گناہوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے اور عمل سے بھی کانوں کو ہاتھ لگا کر گناہوں سے بیزاری کا اظہار مناسب ہے۔ ایسے موقعہ پر کاندھے پکڑانا خلاف عقل ہے۔

مسائل اور احادیث

مسئلہ: ۔تین بار تسبیح کہنا ادنیٰ درجہ ہے۔ اس سے کم میں سنت نہ ہوگی۔ تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے۔ مگر طاق پر ختم کرے۔

حدیث شریف: میں ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کہ جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع تام ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

(بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بحوالہ ابوداؤد ترمذی شریف)

مسئلہ: ۔جب سجدہ میں جائے تو سنت یہ ہے کہ زمین پر پہلے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی، جب سر سجدہ سے اٹھائے تو اس کے برعکس یعنی پہلے پیشانی اٹھائے ، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

حدیث شریف: میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ میں جاتے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھتے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی۔ جب سجدہ سے اٹھتے تو اس کے برعکس۔

(بروایت وائل بن حجر رضی الله عنه بحواله سنن اربعه و دارمی)

مسئلہ: ۔مرد کے لئے سجدہ کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا رکھے ، پیٹ رانوں سے جدا اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ کرے۔ (ھدایہ ، عالمگیری)

حدیث شریف: میں ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کہ نمازی سجدہ میں اعتدال کرے اور کتے کی طرح کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں زمین سے اٹھالے۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور انور ﷺ سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ (ابو داؤد شریف)

سوالات

(۱)۔ نماز کے فرائض کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ سپرد قلم کریں۔

(۲)۔ قیام کی حد بیان کریں۔

(۳)۔ فی رکعت دو سجدے ہیں اگر ایک سجدہ نہ ادا کیا جائے تو نماز ہوگی یا نہ ہوگی؟

(٤)۔ نماز کے واجبات کتنے ہیں؟

(٥)۔ پوری سورۃ فاتحہ کا پڑھنا کیا ہے؟

(٦)۔ سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ کا ملانا کیا ہے؟

(۷)۔ درمیان قعدہ بیٹھنا یا پڑھنا فرض ہے کہ واجب ہے؟

(۸)۔ اگر درمیانہ قعدہ رہ جائے یا نہ پڑھے یا عبدہ و رسولہ سے زائد بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۹)۔ رفع یدین نہ کرنے کے ثبوت میں ۱٦ احادیث بیان کریں۔

(۱۰)۔ آمین بالجہر کہنے کی ۱۵ احادیث بیان کریں۔

Marfat.com

نماز میں شہادت پر انگشت شہادت اٹھانا

مسنون اور اس کا طریقہ

مسئلہ: ۔شہادت پر اشارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی بند کر لے اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ باندھے اور کلمہ شہادت کے دوران جب لا کہے تو انگشت شہادت اٹھائے اور الا کہنے پر نیچے رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر دے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب دعا کرتے تشہد میں جب کلمہ شہادت پر پہنچتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔ (ابو داؤد ، نسائی)

دوسری حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا اس کو اشارہ فرمایا۔توحید کر توحید کر (یعنی ایک انگلی سے اشارہ کر)۔ (ترمذی، نسائی ، بیھقی)

مسئلہ: ۔بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے اور نماز میں افضل درود، درود ابراہیمی ہے اور وہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

Marfat.com

مسئلہ: ۔درود شریف حضور سید عالم رحمت عالم ﷺ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

فضائل درود شریف پر تبرکاً ۱۰ احادیث پیش کی جاتی ہیں

حدیث: ۱۔حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث: ۲۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجات بلند ہوں گے۔ (النسائی)

حدیث: ۳۔حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو زیادہ سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔ (الترمذی)

حدیث: ۴۔ابن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر سیر و سیاحت کرتے ہیں پہنچاتے ہیں مجھ پر میری امت کا سلام (النسائی)

حدیث: ۵۔حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

ارشادفرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوتو وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے۔

(مشکوٰۃ)

حدیث: ۶۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دعا زمین وآسمان کے درمیان معلق (لٹکتی) رہتی ہے۔اس کا کوئی حصہ اوپر نہیں جاتا جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو۔ (ابو داوٗد ،ترمذی، مشکوٰۃ)

حدیث: ۷۔حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔جو شخص بھی قیامت تک مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ اس کا اور اس کے باپ کا نام میرے سامنے پیش کر کے عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ (ﷺ) فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ (الترغیب)

حدیث: ۸۔حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی گئی کہ دور دراز رہنے والوں اور آپ کے بعد آنے والوں کے درودوں کا آپ ﷺ کے نزدیک کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ہم محبت والوں کے درود تو خود سنتے ہیں۔(درمیان میں کوئی وسیلہ واسطہ نہیں) اور ان کو پہچانتے بھی ہیں اور ان کے علاوہ دوسروں کے درود پیش کئے جاتے ہیں۔ (دلائل النبوت)

حدیث: ۹۔حضرت علی مرتضٰی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ درود شریف گناہوں کو ایسا مٹا دیتا ہے جیسے آگ کی حرارت کو پانی ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

(جذب القلوب ۲۶۷)

Marfat.com

حدیث: ۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم رءوف الرحیم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر دس دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے ہزار بار درود شریف پڑھا جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے ملا ہوگا۔ (مسلم)

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

تلک عشرة کاملة

درود شریف کی فضیلت پر یہ دس احادیث تبرک کے طور پر لکھی گئی ورنہ درود شریف کی فضیلت پر کثیر تعداد میں احادیث اور واقعات موجود ہیں۔ جو درود شریف کی زیادہ فضیلت کو معلوم کرنا چاہیں وہ ہماری کتاب فضائل صلوٰۃ وسلام کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ درود شریف کی فضیلت پر بہت شاندار اور لاجواب کتاب لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب روح کی غذا اور ایمان کی ضیاء ہے۔

مسئلہ: ۔آج کل اکثر درود شریف کے بدلے صلعم۔عم، "۔ لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ ایسے ہی رضی اللہ عنہ کی جگہ "اور رحمت اللہ علیہ کی جگہ " لکھتے ہیں یہ بھی نہ ہونا چاہیے۔ جہاں درود شریف لکھنا ہو درود شریف بھی پورا۔ اور جہاں کسی صحابی یا ولی کے نا۔ کے ساتھ دعائیہ کلمات لکھنے ہوں وہ بھی پورے ہونے چاہئیں۔ جن کے نام محمد، احمد، حسن، حسین یا اور کسی ولی کا نام ہو وہاں بھی بعض لوگ "، ٹ"، بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے اس لئے کہ اس نام سے تو وہ شخص مراد ہے جس کا نام ہے۔ اس پر درود وغیرہ

Marfat.com

کا اشارہ کیا معنی۔ (طحاوی وغیرہ)

مسئلہ:۔قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔جبکہ نوافل کے قعدہ اولیٰ میں مسنون ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد درود کے یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْن یوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب.

مسئلہ:۔پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگر چہ علیکم کہا۔اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتداء صحیح نہ ہوئی۔ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو ہو تو اقتداء صحیح ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔امام داہنی طرف کے سلام میں ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے مقتدیوں کی نیت کرے مگر عورت کی نیت نہ کرے۔ایسے ہی دائیں اور بائیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔جو انسانی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مقرر کئے ہیں۔اور نیت میں کوئی تعداد معین نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اپنے دائیں بائیں مقتدیوں اور ملائکہ کی نیت کرے۔نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت کرے۔اگر امام محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی نیت کرے اور منفرد صرف دائیں بائیں دونوں طرف صرف فرشتوں کی نیت کرے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ:۔سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دائیں یا بائیں طرف پھرے۔افضل دائیں طرف ہے۔اور نمازیوں کی طرف بھی مکمل منہ کرسکتا ہے جب کہ کوئی نمازی اس کے سامنے نماز میں مشغول نہ ہو۔

مسئلہ:۔منفرد بغیر انحراف کئے اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ:۔سنتیں وہی نہ پڑھے بلکہ آگے پیچھے دائیں بائیں ہوکر پڑھے۔
(عالمگیری)

مستحبات نماز

۱۔حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنا۔

۲۔رکوع میں قدم کی پشت پر نظر کرنا۔

۳۔سجدہ میں ناک کی طرف نظر کرنا۔

۴۔قعدہ میں گود کی طرف نظر کرنا۔

۵۔پہلے سلام میں بائیں کندھے کی طرف نظر کرنا۔

۶۔دوسرے سلام میں بائیں کندھے کی طرف نظر کرنا۔

۷۔جمائی آئے تو منہ بند کئے رکھنا نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبانا۔اس سے بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں ہاتھ کہ پشت سے منہ ڈھانک لے۔

۸۔مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

Marfat.com

۹۔عورت کے لئے کپڑے کے اندر ہی بہتر ہے۔

۱۰۔جہاں تک ممکن ہوکھانسی دفع کرنا۔

۱۱۔جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام ومقتدی کا سب کا جماعت کے لئے کھڑا ہونا۔

۱۲۔قیام کی حالت میں دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔

۱۳۔مقتدی وامام کا ایک ساتھ نماز شروع کرنا۔

مفسدات نماز

(ان چیزوں کا بیان جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)

احادیث رسول ﷺ

حدیث: ۱۔حضرت معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: نماز میں لوگوں کا کوئی کلام درست نہیں سوائے تسبیح تکبیر اور تلاوت قرآن پاک کے۔ (مسلم)

حدیث: ۲۔حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نماز میں ہوتے اور ہم حضور ﷺ کو سلام کیا کرتے اور حضور ﷺ جواب دیتے۔ جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس آئے سلام عرض کیا۔آپ نے جواب نہ دیا۔عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم سلام عرض کرتے تھے آپ جواب ارشاد فرماتے تھے۔(اب کیا بات ہوئی کہ جواب نہ دیا) فرمایا نماز میں مشغولی کی وجہ سے یعنی پہلے جواب دینا جائز تھا مگر

Marfat.com

(متفق علیہ)

اب منسوخ ہو چکا ہے۔

حدیث: ۳۔ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اور فرمایا نماز قراءت قرآن پاک اور ذکر خدا کے لئے ہے۔ تو جب نماز میں ہو تو تمہاری شان یہی ہونی چاہیے کہ کسی سے کلام نہ کرو۔ (ابو داؤد، ترمذی)

فقہی مسائل

۱۔ کلام عمداً ہو یا خطأً یا سہواً سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کرے یا مجبوری سے یا اس کو معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۔ دعا جو ہمارے کلام کے مشابہ ہو۔ مثلاً یہ کہے کہ اے اللہ مجھے فلاں قسم کا کپڑے دے دے، فلاں عورت سے شادی کرا دے، فلاں قسم کا کھانا کھلا دے، مفسد نماز ہے۔

۳۔ سلام زبان سے سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا اگرچہ سہواً ہو مفسد نماز ہے۔

۴۔ مصافحہ سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا مفسد نماز ہے۔

۵۔ عمل کثیر بار بار حرکت کرنا کہ دیکھنے والا محسوس کرے یہ نماز میں نہیں ایسا عمل

Marfat.com

مفسد نماز ہے

۶۔سینہ کا قبلہ سے پھر جانا مفسد نماز ہے۔

۷۔کھالینا کسی چیز کا اگر چہ وہ تھوڑی ہی ہو مفسد نماز ہے۔

۸۔دانتوں کے درمیان سے کسی چیز کا نکل لینا اور وہ چنے کے دانے کے برابر ہو، مفسد نماز ہے۔

۹۔پینا کسی چیز کا مفسد نماز ہے۔

۱۰۔بلا عذر کھنکھارنا مفسد نماز ہے۔

۱۱۔آہ کرنا۔ ۱۲۔اوہ کرنا۔

۱۳۔اف کہنا۔ ۱۴۔تف کہنا۔

۱۵۔آواز سے رونا۔کسی درد یا مصیبت کی وجہ سے۔ان صورتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۱۶۔یَرْحَمُکَ اللّٰہ سے چھینکنے والے کو چھینک کا جواب دینا مفسد نماز ہے۔

۱۷۔خدا کے شریک کے متعلق پوچھنے والے کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر جواب دینا مفسد نماز ہے۔

۱۸۔غم کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہنا مفسد نماز ہے۔

۱۹۔خوشی کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا مفسد نماز ہے۔

۲۰۔تعجب کی خبر سن کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا مفسد نماز ہے۔

۲۱۔کسی نے آنے کی اجازت چاہی نمازی نے یہ ظاہر کرنے کو کہ وہ نماز میں ہے، الحمد للہ کہا، یا اللہ اکبر کہا یا سبحان اللہ کہا نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

Marfat.com

۲۲۔کسی نے پوچھا تیرے پاس مال ہے؟اس نے کہااَلْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ مفسد نماز ہے

۲۳۔کسی نے پوچھا کہاں ہے؟اس نے کہا وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مفسد نماز ہے۔

۲۴۔نماز کے دوران الفاظ سے کسی کو مخاطب کیا تو کہا یَا یَحْیٰ خُذِالْکِتَابَ بِقُوَّةٍ۔

۲۵۔موسیٰ نام ہے اس کو کہاوَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی یہ دونوں صورتیں مفسد نماز ہیں۔

۲۶۔اللہ تعالیٰ کا نام سن کر جَلَّ جَلَالُهٗ کہا نماز مفسد ہوگئی۔

۲۷۔یا حضور سرور عالم ﷺ کا نام سن کر درود شریف پڑھا نماز فاسد ہوگئی۔

۲۸۔قراءت سن کر صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهٗ کہا یہ سب صورتیں مفسد نماز ہیں۔

۲۹۔شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی مفسد نماز ہے۔

۳۰۔چاند کو دیکھ کر رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰه کہا مفسد نماز ہے۔

۳۱۔تیمم والے کو پانی کو دیکھ لینا مفسد نماز ہے۔

۳۲۔موزہ کی مدت مسح پوری ہو جانا مفسد نماز ہے۔

۳۳۔یا موزے کا اتر جانا یہ سب صورتیں مفسد نماز ہیں۔

۳۴۔اشارہ سے نماز پڑھنے والے کا رکوع اور سجود پر قدرت پالینا مفسد نماز ہے۔

۳۵۔ننگے کا کپڑا حاصل کر لینا۔یعنی کپڑا نہ ہونے کی صورت میں برہنہ حالت میں نماز جائز ہے۔اور دوران نماز کپڑا مل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

۳۶۔صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آجانا مفسد نماز ہے۔

۳۷۔ایسے آدمی کو خلیفہ مقرر کر دینا جو امام بننے کے قابل نہ ہو مفسد نماز ہے۔

Marfat.com

۳۸۔نماز فجر میں سورج کا طلوع ہو جانا مفسد نماز ہے۔

۳۹۔نماز عیدین میں سورج کا ڈھل جانا مفسد نماز ہے۔

۴۰۔نماز جمعہ میں عصر کا وقت داخل ہو جانا مفسد نماز ہے۔

۴۱۔نماز میں زبان پر نعم یا ارے یا ہاں جاری ہو گیا نماز فاسد ہو گئی۔

۴۲۔نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز فاسد ہو گئی۔

۴۳۔اپنے مقتدی کے سوا دوسرے سے لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے۔

۴۴۔مقتدی نے دوسرے سے سن کر امام کو لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو سب کی نماز ٹوٹ گئی۔اور اگر امام نے لقمہ نہیں لیا تو صرف مقتدی کی نماز فاسد ہوئی۔

۴۵۔قصداً وضو کا توڑ لینا مفسد نماز ہے۔

۴۶۔یا کسی غیر کے فعل سے حدث ہو جانا مفسد نماز ہے۔

۴۷۔بے ہوشی۔ ۴۸۔جنون مفسد نماز ہے۔

۴۹۔دیکھنے یا احتلام کی وجہ سے جنابت یہ سب صورتیں مفسد نماز ہیں۔

۵۰۔کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند پہنا نماز فاسد ہو گئی۔

۵۱۔ناپاک جگہ پر بغیر حائل کسی چیز کے سجدہ کیا نماز فاسد ہو گئی۔

۵۲۔ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ ایک رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے۔

۵۳۔نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔

۵۴۔منہ میں شکر وغیرہ ہو گھل کر حلق میں پہنچی ہو نماز فاسد ہو گئی۔

۵۵۔تندرست ہونے کی صورت میں زخم کے پھائے کا گر جانا مفسد نماز ہے۔

۵۶۔معذور کا عذر جاتا رہنا مفسد نماز ہے۔

۵۷۔پے در پے تین بال اکھیڑنا مفسد نماز ہے۔

۵۸۔ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔یعنی کھجا کر ہاتھ ہٹالیا، پھر کھجایا پھر ہٹایا، پھر کھجایا پھر ہٹایا نماز جاتی رہی۔اور اگر ایک ہی جگہ ہاتھ رکھ کر چند بار کھجایا تو نماز نہ ٹوٹی۔

۵۹۔کسی آدمی کو بحالت نماز طمانچہ مارا نماز فاسد ہوگئی۔

۶۰۔تکبیرات انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کرنا مفسد نماز ہے۔یعنی آللہ کہا یا آکبر کہا نماز فاسد ہوگئی۔

۶۱۔یا بے کے بعد الف بڑھانا یعنی اکبار کہنا یہ بھی مفسد نماز ہے۔تحریمہ کے بعد ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

۶۲۔**سجدہ صلبیہ**: جو کہ اسے آخری قعدہ کے بعد یاد آیا۔وہ سجدہ صلبیہ ادا کرنے کے بعد قعدہ اخیرہ کا اعادہ نہ کرنا۔یعنی سجدہ صلبیہ ادا کرنے کے بعد قعدہ اخیرہ کا اعادہ کئے بغیر سلام پھیر دینا مفسد نماز ہے۔

سجدہ صلبیہ سے مراد یہ ہے کہ نماز والا سجدہ جو اس کا ادا نہ ہو سکا خیال میں نہ رہا اور ادا نہ کیا اور اب آخری قعدہ میں کرنا چاہتا ہے۔

۶۳۔نماز کے دوران بے وضو ہو جانے کی صورت میں وضو کے لئے جاتے آتے قراء ت کرنا مفسد نماز ہے۔

۶۴۔نماز کے دوران جو شخص بے وضو ہو گیا۔اس کے کسی ستر کا ننگا ہو جانا اگر چہ مجبوری

Marfat.com

سے ہومفسد نماز ہے۔چونکہ بے وضو ہو جانے کے بعد فوراً وضو کے لئے جانا چاہیے تھا تب بنا صحیح ہوتی لہذا اس صورت میں نئے سرے سے نماز پڑھنا ہوگی پہلی نماز فاسد ہوگئی۔

۶۵۔نماز کے دوران بے وضو ہو جانے کی صورت میں وضو کے لئے قریب کے پانی کو چھوڑ کر دور کے پانی کی طرف جانا مفسد نماز ہے۔

۶۶۔بے وضو ہو جانے کے خیال میں مسجد سے نکل جانا مفسد نماز ہے۔

۶۷۔مسبوق کا سجدہ سہو میں امام کی پیروی کرنا مفسد نماز ہے۔یعنی جس آدمی کی نماز رہتی تھی امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور اس سے پہلے تشہد کا اندازہ کر چکا تھا۔اب یہ نمازی واپس لوٹ کر سجدہ سہو میں شریک ہوا تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ اس نے انفرادیت اختیار کرنے کے بعد امام کی اقتداء کی۔

۶۸۔دو سے زائد رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ مسافر ہے، یا یہ نماز جمعہ ہے، یا تراویح ہیں حالانکہ وہ عشاء کی نماز تھی۔

''چونکہ وقت سے پہلے جان بوجھ کر سلام پھیرا گیا لہذا نماز ٹوٹ گئی''۔

مفسدات نماز کے مسائل ختم ہوئے۔

نوٹ:۔ یہ مسائل مفسدات نماز مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں بعد از نماز مغرب بیان کرتے ہوئے ۱۷ جنوری ۱۹۹۴ء کو ختم ہوئے۔مگر تحریر کرتے ہوئے آج ۲۹ مارچ ۱۹۹۶ء کو ختم ہوئے

اللھم تقبل منی بحرمة نبی الکریم علیه التحیة والتسلیم

Marfat.com

نماز فاسد نہ کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث: ا۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:دوسیاہ چیزیں سانپ اور بچھو کو نماز میں مارو۔ (ابو داؤد و ترمذی و نسائی)

فقہی مسائل

مسئلہ: ۔نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمد اللہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔مریض کی زبان سے آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی یونہی چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔جنت دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ آہ اوہ وغیرہ کہے تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔عمل قلیل جس کام کرنے والے کو دور سے دیکھ کر نماز میں نہ ہونے کا شک نہ ہو مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی اس کو نگل گیا اگر وہ چیز چنے کے

دانے سے کم ہوتو نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اس کے اجزا نگل لئے تھے صرف تھوک میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا تھا اس کو نگل جانے سے نماز فاسد نہ ہوئی۔

مسئلہ:۔نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہیں پھرا نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔جبکہ نہ تین قدم چلے اور نہ تین ضرب مارے۔تین قدم چلنے اور ضرب مارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ:۔سانپ بچھو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے جب اس کی ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو۔اگر ایذا پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔نمازی کے آگے گزرنے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت یا کوئی کتا، بلا، گدھا وغیرہ۔

(بہار شریعت)

نمازی کے آگے سے نہ گزرنے کا بیان از احادیث

مسئلہ:۔نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔

حدیث: ا۔حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازی کے آگے سے گزرنا اس میں کچھ گناہ ہے۔اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس دن تک کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔حضور اقدس ﷺ نے چالیس دن کہے، یا چالیس مہینے یا

Marfat.com

چالیس سال، راوی کوشک ہے۔ (صحاح ستہ)

حدیث: ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے سے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس تک کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۳۔ کعب اخبار فرماتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین پر دھنس جانے کو بہتر جانتا گزر جانے سے۔

(رواہ مسلم)

سترہ کا بیان

حدیث: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں دیکھا۔ حضور ﷺ ابطح میں چمڑے کے ایک سرخ قبہ میں تشریف فرما ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وضو کا پانی لیا۔ اور لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں۔ جو اس میں سے کچھ پا لیتا اسے منہ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ نصب کرایا۔ اور رسول اللہ ﷺ سرخ دھاری دار جوڑا پہنے ہوئے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزے کے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (رواہ مسلم)

Marfat.com

مسائل

مسئلہ:۔میدان اور بڑی مسجد میں قدم سے لے کر موضع سجود تک گزرنا جائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے۔مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا ناجائز ہے اگر رش نہ ہو۔

(عالمگیری ،درمختار)

مسئلہ: ۔جب نمازی کو آگے سے کسی کے گزرنے کا گمان ہو تو نمازی اپنے آگے سترہ گاڑے یعنی کوئی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(درمختار)

مسئلہ: ۔کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہو اس کے نیچے سے گزرنا جائز نہیں جبکہ نمازی کا کوئی عضو سامنے ہو۔چھت یا تخت پر نمازی کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

(بہار شریعت)

سترہ کی لمبائی، موٹائی اور گاڑنے کا طریقہ

مسئلہ: ۔سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی کے برابر موٹا اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہونا چاہیے۔

(درمختار، رد المحتار)

مسئلہ: ۔امام ومنفرد جب کھلے میدان میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھنے لگیں جہاں

Marfat.com

سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہوتو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں۔ سترہ ناک کی سیدھ پر نہ ہوتا کہ اس کی عبادت کرنے کا شائبہ پیدا نہ ہو۔ دائیں یا بائیں بھوؤں کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر سترہ نصب کرنا ناممکن ہو یعنی فرش ہوتو وہ چیز لمبائی میں رکھ دے۔ اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ لمبائی میں رکھ سکے تو خط کھینچ دے۔ چاہے لمبائی میں لکیر کھینچ دے یا گولائی میں محراب کی طرح۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر سترہ کے لئے کوئی چیز نہیں اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو کتاب یا کپڑا ہی رکھ دے۔

مقصود ان دونوں صورتوں سے یہ ہے کہ نمازی کا خیال نہ بٹے اور نہ کتاب رکھنے سے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہوگا۔ ہاں اگر سترہ کی بلندی اتنی ہو جو اس کے لئے درکار ہے تو گزرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ:۔ امام کا سترہ مقتدی کے لئے سترہ ہے۔ مقتدی کے لئے الگ سترہ کی ضرورت نہیں۔ تو چھوٹی مسجد میں امام کے آگے سے نہیں مقتدی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ درخت یا جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہوسکتا ہے۔ مگر آدمی کا اس حال میں سترہ کیا جائے کہ اس کہ پیٹھ نماز کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ:۔ سوار اگر نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو نمازی کی طرف کرے اور خود دوسری طرف سے گزر جائے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔دو شخص برابر نمازی یا امام کے آگے سے گزر گئے تو جو نمازی سے قریب ہے وہ گنہگار ہے اور دوسرے کے لئے سترہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے نمازی کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اٹھالے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سترہ قائم نہ کرے (درمختار)

مسئلہ: ۔نمازی کے سامنے سترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے۔خواہ سبحان اللہ کہے۔یا جہر کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔مثلاً پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا۔

(در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ: ۔تسبیح واشارہ دونوں کا جمع کرنا مکروہ ہے۔عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تصفیق سے منع کرے اور اپنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ پر مارے۔عورت کا تسبیح سے منع کرنا خلاف سنت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔مسجد الحرام میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے گزر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

نوٹ: یہ مسائل بہار شریعت سے لئے گئے ہیں۔

Marfat.com

مکروہات کا بیان

حدیث: ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (البخاری و مسلم)

حدیث: ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے۔

(بہار شریعت حصہ سوم)

حدیث: ۳۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نماز میں اچک لینا ہے کہ بندے کی نماز میں سے شیطان اچک لے جاتا ہے۔ (البخاری)

حدیث: ۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر تک نہ دیکھے۔ جب اس نے منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔

(رواہ ابو داوٗد، النسائی)

حدیث: ۵۔ امام احمد باسناد حسن ابو یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے آقا و مولا (حضور اقدس ﷺ) نے نماز میں تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی ٹھونگ مارنے، کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر

لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔

حدیث: ۶۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا پیارا ارشاد گرامی ہے کہ جب آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے اللہ جل شانہ اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: اے ابن آدم کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے بہتر کوئی ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے؟ پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے۔ پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی رحمت خاص اس سے پھیر لیتا ہے۔

حدیث: ۷۔ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے لڑکے! نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔

حدیث: ۸۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھاتے ہیں۔اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (رواہ البخاری و ابو داوٗد والنسائی و ابن ماجہ)

حدیث: ۹۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہو۔ (رواہ ابو داوٗد و الترمذی والنسائی و ابن ماجہ)

حدیث: ۱۰۔حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ

التحیۃ والتسلیمات فرماتے ہیں کنکری نہ چھو، اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔

(صحاح ستہ)

حدیث: ۱۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا۔ فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے بچے تو یہ سیاہ آنکھ والی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

حدیث: ۱۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب نماز میں کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے روکے حانہ کہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۱۳۔ حضرت شفیق سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع سجود پورا نہیں کرتا۔ جب اس نے نماز پڑھ لی تو بلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ یہ بھی کہا۔ کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد ﷺ کے اوپر نہ مرے گا۔ (رواہ البخاری)

حدیث: ۱۴۔ خالد بن ولید و عمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ اسے حکم فرمایا کہ رکوع پورا کرے اور فرمایا: اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔ پھر ارشاد فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے جو ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔ (رواہ البخاری)

Marfat.com

حدیث: ۱۵۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا سب سے بڑاوہ چور ہے جواپنی نماز چراتا ہے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ نماز سے کیسے چراتا ہے۔فرمایارکوع سجود پورے نہیں کرتا۔

(رواہ احمد)

حدیث: ۱۶۔حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: کہ شرابی، زانی اور چور کے بارے تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی: اللہ ورسولہ اعلم۔فرمایا: یہ بہت بُری باتیں ہیں۔ان میں سزا ہے اور سب میں بڑی چوری وہ ہے کہ اپنی نماز میں چرائے۔عرض کی یارسول اللہ ﷺ نماز کیسے چرائے گا۔فرمایارکوع سجود پورے نہ کرے۔

(رواہ الامام مالك و احمد)

حدیث: ۱۷۔حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ ہو۔

(احمد)

حدیث: ۱۸۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ میں جاتا تو پھونکتا۔فرمایا: افلح! اپنا منہ خاک آلود نہ کر۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۱۹۔حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ جب تو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔ (رواہ ابن ماجہ)

Marfat.com

حدیث: ۲۰۔حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑا نہ سمیٹوں۔ (صحاح ستہ)

حدیث: ۲۱۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کرو۔ منہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔(صحیحین)

حدیث: ۲۲۔حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونک مارنے اور درندے کی طرح پاؤں پھیلانے سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ جگہ مقرر کرتا ہے۔

(رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی)

حدیث: ۲۳۔حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں اپنے لئے جو پسند کرتا ہوں وہ تیرے لئے پسند کرتا ہوں۔ جو اپنے لئے مکروہ جانتا ہوں تیرے لئے بھی مکروہ جانتا ہوں لہذا دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کرو۔ (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہو اور گھٹنے کھڑے ہوں)۔

(رواہ الترمذی)

حدیث: ۲۴۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

(صحیحین)

Marfat.com

حدیث: ۲۵۔عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں روایت کی ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیئے۔ یہ اس وقت لڑکے تھے۔ اس کے بعد وہ مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ اس پر فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انہیں پہنتے؟ عرض کی: ہاں ہیں۔ فرمایا: بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی: ہاں! فرمایا: تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لئے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لئے؟ عرض کی: اللہ تعالیٰ کے لئے۔

تشریح: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو دنیوی حکام کے پاس جائیں تو ادب و احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر پر ٹوپی، دستار، رومال وغیرہ باندھے ہوئے جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور حاضری کے لئے اس کی بارگاہ عالیشان میں آئیں تو ننگے سر آتے ہیں اور ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور یہ آج کل فیشن بن چکا ہے۔ اس سنت سے قوم کی دوری پر افسوس ہے۔

حدیث: ۲۶۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حل میں ہے نہ حرم میں۔ (ابو داؤد)

حدیث: ۲۷۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے اور تہبند لٹکائے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازی کو ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو۔ وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہوا کہ حضور نے

Marfat.com

وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: وہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو یعنی اتنا نیچے کہ پاؤں کے ٹخنے (گٹے) چھپ جائیں۔

تشریح: شیخ محقق محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے وضو کا حکم دیا تا کہ انہیں معلوم ہو کہ گٹوں کے نیچے چادر لٹکانا معصیت ہے اور وضو کے فضائل میں ارشاد فرما دیا تھا کہ وضو گناہوں کا کفارہ اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا ہے۔

فقہی مسائل۔ مکروہات نماز

۱۔ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا

۲۔ کپڑا وغیرہ سمیٹنا۔ مثلاً سجدہ میں جاتے ہوئے آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا۔

۳۔ کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔

۴۔ کوئی آستین آدھی سے زیادہ چڑھی ہو۔

۵۔ یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۶۔ شدت کا پاخانہ پیشاب محسوس ہوتے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۷۔ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۸۔ انگلیاں چٹکانا۔

۹۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔

Marfat.com

۱۰۔انگلیوں کی قینچی باندھنا۔یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالنا۔

۱۱۔کمر پر ہاتھ رکھنا۔نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

۱۲۔ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔منہ نہ پھیرے صرف آنکھ سے دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

۱۳۔تشہد یا سجدہ کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا۔یعنی گھٹنوں کو سینے سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔

۱۴۔مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا۔

۱۵۔کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔

۱۶۔آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔

۱۷۔کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں،مکروہ تحریمی ہے۔

۱۸۔اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ درمیان سر پر نہ ہو۔نماز کے علاوہ بھی اس طرح مکروہ ہے۔

۱۹۔ناک اور منہ کو چھپانا۔

۲۰۔بے ضرورت کھنگارنا۔

۲۱۔نماز میں بالقصد جمائی لینا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

Marfat.com

جمائی میں شیطانی مداخلت ہے

حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔اس لئے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔جب تم میں کسی کو جمائی آئی ہوتو روکے جہاں تک ہوسکتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔اور جمائی کے دوران جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا ہوا دیکھ کر ٹھٹھا کرتا ہے۔اور وہ جو رطوبت ہے وہ شیطان کا تھوک ہے اس کے روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جمائی آتی معلوم ہوتو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔

(ردالمحتار)

۲۲۔جس کپڑے پر جان دار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۲۳۔نمازی کے سر پر یعنی چھت پر تصویر معلق ہے۔

۲۴۔یا محل سجود یعنی سجدہ کی جگہ تصویر موجود ہے۔

۲۵۔نمازی کے آگے۔

۲۶۔نمازی کے پیچھے۔

۲۷۔نمازی کے دائیں۔

۲۸۔نمازی کے بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔اس میں کراہت ہے جب کہ دائیں

بائیں آگے پیچھے تصویر معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار میں منقوش ہو۔ اگر فرش یا چٹائی وغیرہ پر تصویر ہے اور سجدہ کی جگہ پر نہیں تو کراہت نہیں۔ ایسے ہی غیر جاندار کی تصویر جیسے نہر، دریا، پہاڑ، درخت، مکانات تو بھی حرج نہیں۔

۳۰۔ قرآن پاک الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۳۱۔ یا کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً رکوع سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔

۳۲۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن پاک پڑھنا۔

۳۳۔ رکوع میں جا کر قراءت ختم کرنا۔

۳۴۔ امام سے پہلے رکوع سجود وغیرہ میں جانا۔

۳۵۔ یا اس کا امام سے پہلے سر اٹھانا۔

۳۶۔ کرتا یا چادر ہونے کے باوجود صرف پاجامہ تہبند باندھ کر نماز پڑھنا۔

۳۷۔ امام کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طول دینا مکروہ تحریمی ہے کہ اس میں معین شخص کی رضا مطلوب ہے۔ اگر اس کو پہچانتا نہیں اور اس کی رعایت کرتے ہوئے کہ اس رکعت میں مل جائے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دینا تو یہ کراہت نہیں۔

۳۸۔ جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہتا ہوا نماز میں شامل ہوا۔ پھر صف میں شامل ہوا تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔

۳۹۔ زمین مغضوب میں نماز پڑھنا۔

۴۰۔ پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۴۱۔ قبر کا سامنے ہونا مصلّی اور قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

Marfat.com

۴۲۔کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں۔

۴۳۔الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۴۴۔کرتے وغیرہ کے بند نہ باندھنا۔واسکٹ اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا۔اگر نیچے کرتا نہیں اور بٹن کھلے رہے تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر نیچے کرتا ہے اور اس کے بٹن بند ہیں اور اچکن وغیرہ کے کھلے ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے۔

تصویر کے مسائل

مسئلہ: ۔اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی اور جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہیں، یا تکیہ پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہے تو ایسی تصویر والے مکان میں داخل ہونے پر کراہت نہیں۔نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جبکہ اس پر سجدہ نہ ہو۔

مسئلہ: ۔اگر ہاتھ میں تصویر ہو یا بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو اتنی چھوٹی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی صحیح تفصیل دکھائی نہ دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو مکروہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔تصویر سر بریدہ ہو یا جس کا چہرہ مٹا دیا گیا ہو۔مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی جائے یا اس کے چہرے کو کھرچ ڈالا ہو یا دھو ڈالا ہو تو نماز مکروہ نہیں۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ:۔جیب میں تصویر ہوتو نماز میں کراہت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر نیچے چھپ گئی تو نماز مکروہ نہیں۔

مسئلہ: ۔تصویر جب پھٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اور اس پر پردہ وغیرہ بھی نہ ہو تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہے۔سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے۔جب تصویر مصلّی (نمازی) کے آگے قبلہ کو ہو۔یا وہ سر کے اوپر ہو اس کے بعد وہ کہ دائیں بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو یا دیوار یا پردہ پر ہو۔(ردالمحتار)

مسئلہ: ۔یہ احکام تو نماز کے ہیں۔رہا تصویروں کا رکھنا لٹکانا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جس گھر کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

سوال:۔ روپے اور دیگر سکے ملکی یعنی اندرون ملک یا بیرون ملک کی تصویریں یا شناختی کارڈ یا پاسپورٹ وغیرہ کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں کہ نہیں؟

جواب: اس بارے میں امام قاضی عیاض صاحب رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسی تصویریں فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع نہیں۔ ہمارے علمائے اہلسنت کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ ایسی تصویروں کے ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتے گھروں میں داخل ہوتے ہیں کہ یہ تصویریں خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے ہیں اور مجبوری میں معافی ہیں۔

حکم: یہ احکام تصویر کے رکھنے میں ہیں مگر صورت اہانت اور ضرورت وغیرہما اس سے

Marfat.com

مستثنیٰ ہیں۔رہا تصویر بنانا یا بنوانا دونوں حرام ہیں۔ (ردالمحتار)

خواہ دستی ہو یا عکسی ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۳۸)

لطیفہ: ہمارے علاقہ میں ایک عالم دین مشکوٰۃ شریف باب التصاویر کا درس حدیث دے رہے تھے۔تصویر کے خلاف احادیث لوگوں کو سنائیں اور وعیدیں بتائیں۔چونکہ مولانا صاحب خود بھی تصویر بہت شوق سے بنواتے ہیں اور لوگوں کو بھی احساس ہوا کہ یہ صاحب تو خود بھی تصویر بہت شوق سے بنواتے ہیں تو پھر خود ان کا اپنا کیا حال ہوگا۔ چنانچہ مولانا صاحب نے اپنے آپ کو ان وعیدوں سے نکالنے کے لئے یہ مسئلہ گھڑا کہ ان احادیث میں جس تصویر کے متعلق وعیدیں آئی ہیں اس سے مراد دستی تصویر ہے عکسی تصویر مراد نہیں۔لہذا اگر کوئی مصور اپنے ہاتھ سے تصویر بنائے تو وہ شریعت کا مجرم ہے۔ اگر کوئی عکسی بنائے یا بنوائے تو اس میں حرج نہیں۔العیاذ باللہ

نماز میں ان کاموں کا بیان جو مکروہ تنزیہی ہیں

۱۔سجدہ یا رکوع میں بلاضرورت تین تسبیح سے کم کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۔کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۔منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا یا پڑھانا مکروہ تنزیہی ہے۔جبکہ قراءت مانع نہ ہو۔اگر قراءت مانع ہو کہ آواز نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن پاک کے الفاظ نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴۔سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی سر پر کپڑا لینا ٹوپی وغیرہ پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا

Marfat.com

گرمی معلوم ہوتی ہوتو مکروہ تنزیہی ہے۔اوراگر تحقیر نماز مقصود ہے یعنی یہ سمجھتا ہے کہ نماز کوئی مہتم بالشان نہیں جس کے لئے سر پر کپڑا یا ٹوپی یا عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔

العیاذ باللہ

۵۔پیشانی سے خاک یا گھاس وغیرہ کا جھڑانا۔

۶۔نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ تنزیہی ہے۔نماز فرض ہو خواہ نفل ہو دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنے میں حرج نہیں جبکہ سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر رہیں۔

۷۔ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا۔

۸۔دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا دینا مکروہ تنزیہی ہے۔

۹۔اسبال یعنی کپڑا حد سے زیادہ دراز رکھنا منع ہے۔

حدیث شریف: ۱۔حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا۔جب تم نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑوں کو اٹھالو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی۔وہ نار (آگ) میں ہے۔

(رواہ البخاری)

حدیث شریف : ۲۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔ (الطبرانی)

۱۰۔انگڑائی لینا یا بالقصد کھانسنا یا کھنکارنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۱۱۔صف میں منفرد کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔

۱۲۔مقتدی کوصف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔

۱۳۔سجدہ کو جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۱۴۔اور اٹھتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے اٹھانا مکروہ تنزیہی ہے۔

نوٹ:۔ بعض پکے نمازیوں میں یہ غلطی دیکھی ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر پہلے رکھتے ہیں اور گھٹنے بعد میں ایسے ہی وقت گھٹنے پہلے اٹھاتے ہیں اور ہاتھ بعد میں اٹھاتے ہیں۔

۱۵۔رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا رکھنا۔

۱۶۔بسم اللہ، تعوذ، ثنا اور آمین زور سے کہنا۔

۱۷۔اذکار کو ان کی جگہ سے بدلنا۔یعنی ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۱۸۔رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا۔

۱۹۔اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۰۔آستین کو بچھا کر اس پر سجدہ کرنا اس غرض سے کہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۱۔نماز میں دائیں بائیں جھومنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۲۔اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۳۔نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے۔مگر جب خشوع میں فرق آتا ہو یعنی کھلی آنکھ سے خشوع نہ ہوتا ہو۔آنکھیں بند کرنے میں حرج نہیں۔

۲۴۔سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کا پھیر دینا مکروہ ہے۔

۲۵۔امام کو تنہا محراب میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔اگر خود باہر کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں ہو تو حرج نہیں۔ایسے ہی اگر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔

Marfat.com

۲۶۔امام کودروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۷۔امام کا جماعت اولیٰ کیلئے مسجد کے زاویہ وجانب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اسے سنت یہ ہے کہ اوسط میں کھڑا ہو اسی اوسط کا نام محراب ہے۔خواہ وہاں طاق معروف (یعنی محراب) ہو یا نہ ہو۔تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا اگر چہ دونوں طرف صف برابر ہو تب بھی مکروہ تنزیہی ہے۔

۲۸۔امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے۔اگر بلندی تھوڑی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر بلندی زیادہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔

۲۹۔امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

۳۰۔کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی مکروہ ہے کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔

۳۱۔تلوار اور کمان حمائل کئے نماز مکروہ ہے جبکہ ان کی حرکت سے دل بٹے۔

۳۲۔جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا مکروہ ہے۔شمع یا چراغ وغیرہ میں کراہت نہیں ہے۔

۳۳۔ہاتھ میں ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۳۴۔سامنے پاخانہ ہو یا اور کوئی نجاست ہو نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۵،سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا رہنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۶۔ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا کہ دل اس میں مشغول رہے مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۷۔عام راستہ میں نماز پڑھنا۔

۳۸۔کوڑا ڈالنے کی جگہ نماز پڑھنا۔

۳۹۔ذبح گاہ میں نماز پڑھنا۔

۴۰۔قبرستان میں نماز پڑھنا۔

۴۱۔غسل خانہ میں نماز پڑھنا۔

۴۲۔حمام میں نماز پڑھنا۔

۴۳۔نالہ میں نماز پڑھنا۔

۴۴۔مویشی خانہ میں نماز پڑھنا۔

۴۵۔اصطبل میں نماز پڑھنا۔

۴۶۔پائخانہ کی چھت پر نماز پڑھنا۔

۴۷۔صحرا میں بلاسترہ نماز پڑھنا ان مذکورہ تمام مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

الحمد للہ! شرائط نماز، فرائض نماز، واجبات نماز، سنن نماز، مستحبات نماز اور مکروہات آج مؤرخہ ۱۰ اپریل ۱۹۹۶ء بمطابق ۲۱ ذیقعد ۱۴۱۶ھ بوقت عصر سوا پانچ بجے بمقام مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی (جہلم) میں ختم ہوئے۔

Marfat.com

سوالات

(۱)۔ نماز کی سنتیں کتنی ہیں؟ان میں سے بیس سنتیں تحریر کریں۔

(۲)۔ نماز میں کانوں کو ہاتھ لگانے کا ثبوت از احادیث بیان کریں۔

(۳)۔ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے ثبوت کے لئے ۳ احادیث بیان کریں۔

(٤)۔ مکروہات نماز کتنے ہیں؟ مکروہات تحریمہ کتنے ہیں؟ اور تنزیہی کیا ہیں؟

(٥)۔ تصویر والے کمرے میں، تصویر والے کپڑے میں اور تصویر والے فرش پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(٦)۔ نماز میں سترہ کے متعلق چند مسائل بیان کریں۔

(۷)۔ مفسدات نماز کون سے ہیں؟

(۸)۔ چند ان چیزوں کا بیان کریں جو مفسد نماز نہیں۔

(۹)۔ عام راستہ میں، قبرستان میں، غسل خانہ میں اور پائخانہ کی چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۱۰)۔ قیام کے علاوہ اور کسی جگہ پر نماز میں قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے۔

تلک عشرة كاملة

حمد بے حد مر خدائے پاک را
آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

۲۵ واں باب

زندگی کے لئے احادیث امین بالنفوذ زمانہ و دوام

Marfat.com

طریقہ نماز کیلئے احادیث

حدیث : ا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے۔حضور اقدس ﷺ مسجد کی ایک جانب تشریف فرما تھے۔ان صاحب نے جب نماز پڑھی پھر بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔فرمایا: وعلیک السلام ،جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی ۔ وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر بارگاہ ہو کر سلام عرض کیا۔فرمایا: وعلیک السلام پھر جاؤ نماز پڑھو۔ایسے ہی تین دفعہ ہوا۔تیسری بار یا اس کے بعد عرض کیا۔یارسول اللہ! مجھے تعلیم ارشاد فرمایئے۔فرمایا جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہو لو تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو، پھر قرآن پاک جتنا میسر آئے پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو، پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ اطمینان سے ہو۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو۔پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

(متفق علیہ)

حدیث : ۲۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر سے نماز شروع فرماتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن سے قراءت شروع فرماتے۔اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھاتے نہ سر کو جھکاتے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے۔اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے۔جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور سجدہ سے اٹھ کر دوبارہ سجدہ کو نہ جاتے جب تک کہ سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔ اور ہر دو رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھتے اور پڑھتے وقت بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا

Marfat.com

کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے بھی منع فرماتے۔یعنی مردوں کو۔ (رواہ مسلم)

حدیث : ۳۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لوگوں کا حکم دیا جاتا کہ مرد اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے۔

(بخاری)

حدیث : ۴۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَاالضَّآلِّيْن کہے تو تم آمین کہو۔تو جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(رواہ البخاری)

حدیث : ۵۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں: جب نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو۔پھر تم میں سے جو کوئی تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔اور جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْن کہے تو تم کہو آمین اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا تم سے پہلے اٹھے گا۔فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہوگیا۔اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہو۔اللہ تعالیٰ جل شانہ تمہاری سنے گا۔

(رواہ مسلم)

Marfat.com

آمین بالخفی

حدیث : ۶۔حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فَقَالَ آمین وَخَفَّ بِهَا صَوْتَهٗ ۔حضوراقدس ﷺ نے آمین کہی اور آواز پست رکھی۔یعنی آمین آہستہ کہی۔ (ابو داؤد، ترمذی)

حدیث : ۷۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے دومقام پر حضور اقدس ﷺ کا سکتہ فرمانا بیان فرمایا۔(۱)اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے۔(۲) جب غیرالمغضوب علیہم پڑھ کر فارغ ہوتے۔ (رواہ ابو داؤد عن ابی کعب رضی اللہ عنہ)

امام کے پیچھے قراءت نہیں

حدیث : ۸،۹۔حضرت ابوہریرہ وقتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جب امام قرائت کرے تم چپ رہو۔ (رواہ مسلم)

یہی قرآن کریم کا ارشاد ہے: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔یعنی اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو تم اس کو سنو اور چپ رہو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔ (سورہ اعراف :۲۰۴)

حدیث : ۱۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام تو اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔لیکن جب قراءت کرے تو تم چپ رہو۔ (رواہ ابو داؤد والنسائی)

Marfat.com

نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع یدین نہیں

حدیث:۱۱۔حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ نماز پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی۔ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

حدیث : ۱۲۔وعنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار یعنی نماز شروع کرتے وقت۔ (دارقطنی)

حدیث : ۱۳۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے رفع یدین کرتے ہوئے لوگوں کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا بات ہے میں تمہیں ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے چنچل گھوڑوں کی دمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔

(رواہ مسلم)

تشریح: غیر مقلدین کو اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل چاہیے کہ حضور اقدس ﷺ نے رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دموں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اس سے بڑھ کر واضح حدیث اور کونسی ہوگی۔ خداوند کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث : ۱۴۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے

ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا جس نے نماز میں کچھ کمی کی۔ جب سلام پھیرا تو اسے پکارا اے فلاں تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تو کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم میں پیچھے سے ویسے ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(رواہ احمد)

طریقہ نماز

جب کوئی آدمی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنی آستینوں سے باہر نکالے۔ پھر ان کو کانوں کے برابر لے جائے۔ جب کہ عورت اپنی ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر لے جائے۔ پھر تکبیر (تحریمہ) بلامد کے کہے۔ یعنی مد بنانے سے معنی استفہام کا پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر بعد تحریمہ کے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔ عورت اپنے ہاتھ سینے پر رکھے۔ طریقہ سنتوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ پھر ثنا پڑھے اور وہ یہ ہے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ پھر تعوذ پڑھے آہستہ قراءت کے لئے۔ تکبیرات عیدین پہلے پڑھے۔ پھر تعوذ اور تسمیہ (بسم اللہ) بھی آہستہ پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھے صرف۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور بعد اس کے امام اور مقتدی دونوں آمین آہستہ کہیں پھر سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ ملائے یا تین آیات۔ یا کوئی بڑی آیت جو کہ تین چھوٹی آیات کے برابر ہو۔

پھر تکبیر کہتا ہوا اطمینان سے رکوع میں جائے۔ سر کو سرین کے برابر رکھے۔

Marfat.com

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لے اور انگلیاں کشادہ رکھے۔عورت انگلیوں کو کشادہ نہ کرے بلکہ ملا کر رکھے۔اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار کہے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ اس سے زائد بھی کہہ سکتا ہے۔مگر طاق رکھے۔پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اس کو قومہ کہتے ہیں۔اور رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ کہے۔اگر امام ہے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے۔مقتدی ہے تو رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ کہے۔منفرد ہے تو دونوں کہے۔پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے (رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرے۔) پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔اور دونوں ہاتھوں کے درمیان سر زمین پر رکھ دے۔

ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے۔اپنے بازوؤں کو بغلوں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے۔جب کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے۔پھر تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی پڑھے۔اور یہ ادنیٰ درجہ ہے تسبیح کا۔اس سے زیادہ اگر پڑھے تو طاق کا لحاظ رکھے۔پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ جائے اور اس کو جلسہ کہتے ہیں۔پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ میں جائے۔اور پہلے سجدہ کی طرح بازوؤں کو بغلوں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے۔اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی تین بار کہے۔پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتا ہوا قیام کی طرف جائے۔لیکن ہاتھوں سے زمین کا سہارا نہ لے۔دوسری رکعت بھی مثل پہلی رکعت کے ہے۔مگر اس میں ثنا تعوذ نہ پڑھے۔ہر دوسری تیسری چوتھی رکعت میں قراءت سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔نماز شروع کرتے وقت، وتروں میں، قنوت کی تکبیر کہتے وقت، عیدین کی زائد تکبیروں کے وقت،

Marfat.com

کعبۃ اللہ شریف کی زیارت کے وقت، حجر اسود کو چومتے وقت، جب صفا اور مروہ پر کھڑا ہو، عرفات اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت، جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد اور تمام نمازوں کے بعد والی تسبیح سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگنے کے علاوہ ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

جب مرد دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے انگلیوں کو قبلہ رخ کرے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور عورت تورک کرے۔ تورک کا مطلب یہ ہے کہ سرین پر بیٹھ کر بائیں ٹانگ کو دائیں ران کے نیچے سے نکال کو دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے۔ پھر تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھے۔ اور شہادت کے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔ نفی (لا الہ) کے وقت اٹھائے۔ اور اثبات (الا اللہ) کے وقت رکھ دے۔ پہلے قعدہ میں تشہد پر اضافہ نہ کرے۔ تشہد یہ ہے

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں۔ جب نمازی التحیات میں کلمہ (لا) کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی کو ہتھیلی کے ساتھ ملائے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے۔ مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ (الا) پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔

Marfat.com

دو سے زیادہ اگر رکعتیں پڑھنی ہوں تو عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور سابقہ رکعتوں کی طرح پڑھے۔ مگر فرضوں کی تیسری رکعت اور چوتھی میں الحمد کے ساتھ دوسری سورۃ ملانا ضروری نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے ساتھ نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے درود شریف یہ ہے۔

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَااِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.﴾

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَااِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.﴾

پھر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے جو قرآن وسنت کے مشابہ ہو۔ مثلاً یہ دعا مانگے

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ o رَبَّنَااغْفِرْلِىْ وَ لِوَالِدَىَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ.

اس کے بعد دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرے اور کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُ اللّٰه۔ سلام میں ان لوگوں کی نیت کرے جو اس کے ساتھ ہیں۔

Marfat.com

نماز کے بعد دعا

ظہر، مغرب، عشاء میں فرض نماز کے بعد قبل سنت مختصر دعا مانگے۔ دعا کے فوراً بعد سنت ادا کرے ورنہ سنت کا ثواب کم ہو جائے گا۔ سنت ادا کرنے کے بعد امام ہو یا منفرد جس قدر چاہے طویل دعا مانگے۔ دعا کی قبولیت کا راز اس میں ہے کہ اول حمد باری تعالیٰ، اس کے بعد درود شریف، اس کے بعد دعا، دعا کے بعد درود شریف پڑھتا ہوا منہ پر ہاتھ پھیر لے۔ مثلاً یوں شروع کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

یہ کلمات طیبات حمد باری تعالیٰ اور درود سلام کا مجموعہ ہیں۔ دعاؤں میں قرآنی دعائیں افضل ہیں اس کے بعد جو حدیث میں وارد ہوئیں۔ یعنی آقائے نامدار ﷺ نے دعائیں مانگیں۔ پھر اپنی زبان میں جیسے چاہے اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کے حضور اپنا مدعا بیان کرے۔ دعا میں جس قدر اخلاص زیادہ ہوگا اسی قدر قبولیت زیادہ ہے۔

قرآنی دعائیں

۱۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ.

ترجمہ: ۔الٰہی! ہمیں سیدھے راستے پر چلا راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

۲۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

۳۔رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

ترجمہ:۔اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں ثابت قدم فرما تو ہماری مدد فرما کافر لوگوں پر۔

۴۔رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہماری پکڑ نہ فرما اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں۔ اے ہمارے رب ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسے تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ ڈالا۔اے ہمارے رب! ہم پہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا مولیٰ ہے۔تو ہماری مدد فرما کافر لوگوں پر۔

۵.رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ .

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ فرما بعد اس کے کہ تو نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔

۶.رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ.

ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک ہم نے سنا منادی کو ندا دیتا ایمان کیلئے یہ کہ ایمان .

لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے۔اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری خطاؤں کو مٹادے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

۷۔رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

ترجمہ: اے ہمارے رب! عطا فرما ہم کو جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا اپنے رسول کی معرفت اور ہمیں رسوا نہ کرنا قیامت کے دن اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۸۔رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا ضرور ہم ہو جائیں گے خسارا پانے والوں سے۔

۹۔لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

ترجمہ: (الٰہی) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تیری ذات پاک ہے بیشک میں ستمگاروں سے ہوں۔

۱۰۔رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہماری طرف سے (اس دعا) کو قبول فرما۔بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے۔

تلک عشرة کاملة

Marfat.com

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضَلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْاُ ظْلَمَ اَوْاَجْھَلَ اَوْاُجْھَلَ عَلَیَّ

ترجمہ: اے اللہ! (جل جلالہ) میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بہکوں یا بہکایا جاؤں یا میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کروں یا جہالت کیا جاؤں۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسْلِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَال

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج وغم سے عاجزی اور سستی اور بزدلی وکنجوسی سے قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلَمَ اَوْاُظْلَمَ

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری، فقر اور کمی اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعَوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری، عداوت اور منافقت اور بدخلقی سے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ

Marfat.com

تَوَجَّهُتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهِ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے رحمت والے نبی حضور محمد ﷺ کے توسل سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یارسول اللہ! (ﷺ) آپ کے توسل سے میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری کرے۔ الٰہی میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبوبوں کی محبت مانگتا ہوں اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَ مَالِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

ترجمہ: اے اللہ! اپنی محبت کو میری جان و مال اور اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ میرے لئے محبوب بنا دے۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل اور حلال طیب رزق مانگتا ہوں۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْهِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْهِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْهِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ

Marfat.com

وَعُدُکَ حَقٌّ وَّ قَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ .اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْکَ اَنَبْتُ وَخَاصَمْتُ وَ اِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ مُقَدِّمٌ وَّ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے۔تو ہی آسمانوں وزمینوں کو قائم کرنے والا ہے اور جوان میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے۔تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور جوان میں ہے اس کا مالک ہے۔اور تیرے لئے حمد ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا قول سچا ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء سچے ہیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حق ہیں اور قیامت حق ہے۔

اے اللہ! تیرے لئے میں اسلام لایا۔تجھ پر میں ایمان لایا۔تجھ ہی پر میرا بھروسہ ہے۔ تیری طرف میں رجوع لاتا ہوں اور تیرے بھروسے پر کافروں سے لڑتا ہوں۔اور تجھ سے فیصلہ چاہتا ہوں۔تو میرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔اور وہ جو میں نے خفیہ گناہ کئے اور علانیہ کئے۔اور گناہ بخش دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۰۔لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ لَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَکَ اِنْ هَدَیْتَنِیْ وَ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو پاک ہے اور تیری حمد۔ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔الٰہی! میرا علم زیادہ کر اور میرا دل ٹیڑھا نہ کر بعد اس کے کہ تو نے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔

تلک عشرة کاملة

عربی کی متفرق دعائیں

۱. اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ.

۲. اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ.

۳. اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا جَمِیْعَ الْاٰفَاتِ فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ.

۴. اَللّٰھُمَّ رْزُقْنَا رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ.

۵. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ نبوی دعا

۶. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جَدِّیْ وَ ھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلَّ ذَالِکَ عِنْدِیْ نبوی دعا

۷. اَللّٰھُمَّ رْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَکَّۃِ الْمُکَرَّمَۃِ.

۸. اَللّٰھُمَّ رْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُشَرَّفَۃِ.

۹. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی. نبوی دعا

۱۰. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ.

تلک عشرة کاملة

Marfat.com

دعا کے آداب

ا۔دعا کے وقت چاہیے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوں۔دونوں ہاتھوں میں کچھ فاصلہ ہو نہ بہت اونچے ہوں نہ بہت نیچے بلکہ کندھے کے مقابل ہوں اور دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں۔

۲۔دعا کی قبولیت کا راز رزق حلال میں ہے۔

۳۔دعا آسمان کے دروازے کی کنجی ہے۔اور رزق حلال اس کنجی کے دانتے۔

۴۔دعا کے وقت دل حاضر ہونا چاہیے۔

۵۔دعا صرف اپنے لئے ہی نہیں مانگنی چاہیے بلکہ سب مسلمانوں کے لئے مانگنی چاہیے۔

۶۔دعا کی قبولیت کی قوی امید ہونی چاہیے۔ناامید کی دعا قطعاً قبول نہیں۔

۷۔دعا اپنی ذات سے شروع کرنی چاہیے۔

۸۔دعا کے وقت اپنے مقصد کو دھیان میں رکھے۔

۹۔دعا میں جس قدر اخلاص زیادہ ہوگا اسی قدر قبولیت زیادہ ہے۔

۱۰۔طریقہ دعا کا یہ ہے کہ ابتداء میں حمد باری تعالیٰ، پھر درود شریف، پھر رب کریم کے حضور اپنی حاجات پیش کرے۔گناہوں سے توبہ کرے پھر درود شریف پر ہی دعا ختم کرے۔

دعا کی قبولیت کے مقامات

۱۔ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا مانگی جائے قبولیت کا مقام ہے۔

۲۔ طواف میں ملتزم کے پاس۔

۳۔ خانہ کعبہ شریف میں چاہِ زم زم کے پاس۔

۴۔ آبِ زم زم پیتے وقت۔

۵۔ صفا اور مروہ پر۔

۶۔ سعی کے دوران۔

۷۔ مقام ابراہیم کے پیچھے۔

۸۔ عرفات میں۔

۹۔ مزدلفہ میں۔

۱۰۔ منٰی میں۔

۱۱۔ تین جمروں کے پاس۔

۱۲۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مزارات پُر انوار کے پاس۔

۱۳۔ اور بزرگان دین کی قبروں کے پاس۔

نوٹ:۔ یہ سب قبولیت کے مقام ہیں۔

دعا کے اوقات

۱۔ جمعہ میں دو خطبوں کے درمیان۔ مگر ہاتھ اٹھا کر نہیں بلکہ جی ہی میں دعا مانگنی چاہیے۔

۲۔ خطبہ اور نماز کے درمیان۔

۳۔ جمعہ کے دن سورج غروب ہوتے وقت۔

۴۔ ماہِ رمضان شریف میں افطار و سحری کے وقت۔

۵۔ ہر رات کے آخری حصہ کے وقت۔

۶۔ مرغ کے اذان دیتے وقت۔

Marfat.com

۷۔ختم قرآن پاک کے وقت۔

۸۔اذان کے بعد۔

۹۔فرض نمازوں کے بعد۔

۱۰۔اور شب قدر میں۔

تلک عشرة كاملة

کن لوگوں کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

۱۔والدین کی دعا اولاد کے حق میں۔
۲۔روزہ دار کی دعا افطاری کے وقت۔
۳۔عادل بادشاہ کی دعا۔
۴۔مظلوم کی دعا۔
۵۔مسافر کی دعا۔
۶۔بیمار کی دعا۔
۷۔گھر پہنچنے سے پہلے حاجی کی دعا۔
۸۔مسلمان کے پس پشت اسکے حق میں دعا
۹۔مجاہد کی دعا۔
۱۰۔ماں کی دعا جنت کی ہوا۔

دعا کے فوائد

۱۔دعا کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔

۲۔دعا سے محبت خداوندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۳۔دعا سے اطاعت خداوندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔دعا رب تعالیٰ کو پیاری ہے۔

۵۔دعا سے، آنے والی مصیبت ٹل جاتی ہے۔

۶۔دعا سے اظہار بندگی ہے۔

Marfat.com

۷۔دعا عبادت کا مغز ہے۔

۸۔دعا سے رب کی رحمتیں قائم رہتی ہیں۔

۹۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: ایک کام تمہارا ہے ایک کام ہمارا ہے۔تمہارا کام ہے دعا مانگنا ہمارا کام ہے دعا کو قبول کرنا۔

۱۰۔اللہ تعالیٰ جل شانہ اس سے حیا فرماتا ہے کہ بندے کے پھیلے ہوئے ہاتھ خالی واپس لٹادے۔

تلک عشرة کاملة

۲۹اپریل ۱۹۹۶ء سہ پہر ۵ بجے

نماز کے بعد وظائف

وظائف سے قبل ایک خصوصی تنبیہ:۔

احادیث شریفہ میں کسی دعا یا کسی وظیفہ کے بارے میں جو تعداد بیان کی گئی اس سے کم یا زیادہ نہ چاہیے۔ان کلمات طیبات کی تعداد معینہ کی مثال یوں بیان کی جاتی ہے جیسے ایک قفل ایک مخصوص چابی سے کھلتا ہے۔اس میں ایک چابی لگائی جائے جس کے دندانے مخصوص چابی سے زیادہ یا کم ہیں تو مقصد حاصل نہ ہوگا۔یعنی قفل نہ کھلے گا۔ اور اگر مخصوص چابی مخصوص دندانوں والی لگائی جائے تو قفل کھل جائے گا اور مقصد حاصل ہو جائے گا۔ہاں تعداد میں اگر شک پیدا ہو تو تعداد میں کمی زیادتی کر سکتا ہے۔کیونکہ یہ کمی زیادتی نہیں بلکہ اتمام ہے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

وظیفہ

ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے۔آیت الکرسی اور تینوں قل ایک بار پڑھے۔اور سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے۔اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔اور عصر اور فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے بغیر کلام کئے۔لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْـدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس بار۔

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے۔اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بعد ہر نماز کے پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّـذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ عَنِّی الْاَذٰی وَالْحُزْنِ۔اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے پر لائے۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع وہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا اے اللہ! تو مجھ سے اذیت اور رنج کو دور کردے۔

Marfat.com

وظائف از احادیث

حدیث: ۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک ذکر کرنا اس سے بہتر ہے کہ چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کئے جائیں۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث: ۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کر کے آفتاب نکلنے تک ذکر کرنا پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعات نماز پڑھنا ایسا ہے جیسے حج اور عمرہ پورا پورا ادا کیا۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ، وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَ لَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ .

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جسے تو روک رکھے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کو کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع دینے والا نہیں۔

حدیث: ۴۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور

Marfat.com

ﷺ سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھا کرتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَ لَہُ الْفَضْلُ وَ لَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَ لَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ .

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے۔ اسی کی حمد ہے۔ اور ہر شے پر قادر ہے۔ گناہ سے باز رہنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم عبادت نہیں کرتے مگر اسی کی۔ اسی کے لئے نعمت اور فضل ہے۔ اسی کے لئے سچی ثناء ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کیلئے خالص دین کرتے ہیں اگر چہ کافر برا منائیں۔

حدیث: ۵۔ صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی۔ ارشاد فرمایا: کیسے؟

عرض کی: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی روزہ رکھتے ہیں (فرق یہ ہے) کہ وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔

ارشاد فرمایا: تمہیں ایسی بات نہ سکھادوں جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں یارسول اللہ! (ﷺ) فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ

Marfat.com

۳۳ بار الحمد اللہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ ابو صالح کہتے ہیں: پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سنا اور کہنا شروع کر دیا۔ فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۶۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے: کچھ اذکار نماز کے بعد ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا اور وہ یہ ہیں۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد اللہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے: جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد اللہ، ۳۳ بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے ہوئے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار کہہ کر ۱۰۰ کا عدد پورا کرے تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۸۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے منبر پر فرماتے سنا۔ جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز روکنے والی نہیں سوائے موت کے۔ یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے۔ اور جو اسے لیٹے وقت پڑھے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اس آس پاس کے گھروں کو شیطان اور چور سے محفوظ فرمائے گا۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حدیث: ۹۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد

Marfat.com

ہے: جونماز فجر کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے یہ دعا پڑھ لے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اسکے لئے ہر کلمے کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، اور دس درجے بلند ہوں گے۔ یہ دعا اس کے لئے ہر گناہ، ہر برائی اور شیطان سے حفاظت ہے۔ (رواہ ترمذی)

حدیث: ۱۰۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم رءوف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے نجد کی جانب لشکر بھیجا جلد ہی واپس ہوا اور کامیابی سے ہمکنار ہو کر بہت مال غنیمت لایا۔ ایک صاحب نے کہا: اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہ دیکھا جو جلد واپس ہوا اور مال غنیمت بہت لایا ہو۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کیا میں وہ قوم نہ بتاؤں جو غنیمت اور واپسی میں اس سے بھی بڑھ کر ہیں؟ عرض کی ارشاد ہو: تو ارشاد فرمایا: جو لوگ نماز فجر میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔ (رواہ الترمذی)

طریقہ نماز کے متعلقہ سوالات

۱۔طریقہ نماز کے متعلق ایک حدیث بیان کریں؟

۲۔آمین بالجہر کے متعلق ایک حدیث سپرد قلم کریں؟

۳۔امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کی حدیث بیان کریں؟

۴۔نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع یدین نہ کرنے کی ایک واضح حدیث بیان کریں؟

۵۔قرآنی دعاؤں میں سے کوئی سی دو دعائیں بیان کریں؟

۶۔نبوی دعاؤں میں سے کوئی دو دعائیں بیان کریں؟

۷۔دعا کے آداب کیا ہیں؟ان میں سے چار بیان کریں؟

۸۔دعا کی قبولیت کے اوقات کیا ہیں؟ان میں سے پانچ بیان کریں؟

۹۔دعا کی قبولیت کے مقامات کیا ہیں؟ان میں سے چار بیان کریں؟

۱۰۔نماز کے بعد وظائف کے سلسلہ میں جو حدیثیں کتاب میں ہیں ان میں سے دو حدیثیں بیان کریں؟

تلک عشرة كاملة

Marfat.com

نماز مترجم

مسائل

نماز شروع کرنے سے قبل ضروری ہے کہ نمازی کا جسم، کپڑے، جگہ وغیرہ پاک ہوں اور نماز کا وقت ہو۔ پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔ دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ اور اپنی شلوار، پاجامہ، تہبند وغیرہ ٹخنوں سے اوپر کر کے یعنی ٹخنے ننگے کرے۔ جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت کرے، دل سے نیت کرنا فرض ہے۔ زبان سے نیت کرنی مستحب ہے۔ مثلاً یوں نیت کرنا۔ نیت کی میں نے آج نماز ظہر (یا جس وقت کی بھی نماز ہے) چار رکعت نماز فرض یا سنت کی۔ فرض اللہ تعالیٰ کے لئے۔ سنت تابع رسول اللہ ﷺ کی منہ طرف خانہ کعبہ شریف کے۔ اگر امام کے پیچھے ہے۔ تو کہے پیچھے اس امام کے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا واپس لائے اور اپنی ناف کے نیچے باندھ لے ہاتھ باندھنے اور تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا طریقہ۔ طریقہ نماز میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد ثنا پڑھے۔

ثناء: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ.

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا نام بڑی برکت والا

Marfat.com

ہے۔اور تیری شان بہت بلند ہے۔اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مسئلہ: ۔اگر جماعت کے ساتھ ہو تو ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائے۔اور امام کی قراءت سری نماز ہو تب بھی قراءت نہ کرے۔اگر تنہا ہو تو ثنا کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ ملائے۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ.اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ.اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ. غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَاالضَّآلِّیْن۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔قیامت کے دن کا مالک ہے۔ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔دکھا ہم کو سیدھا راستہ۔راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا۔نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

مسئلہ: ۔اس کے بعد امام و مقتدی آہستہ کہیں، آمین۔سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری

Marfat.com

سورۃ ملائے یا پھر۔

سورۃ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ. وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ .

ترجمہ: کہوشان یہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

مسئلہ: پھر رکوع میں جائے۔سر کو پشت کے برابر رکھے اور گھٹنوں کو ہاتھوں کی انگلیوں سے پکڑ لے اور پڑھے۔

تسبیح رکوع: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔

مسئلہ: اگر جماعت ہو تو صرف امام تسمیع کہے۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سن لی اس کی جس نے اس کی تعریف کی۔

قومہ: پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے۔اور مقتدی ہے تو تحمید کہے۔ اگر منفرد ہے تو تسمیع اور تحمید دونوں کہے۔

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب سب تعریف تیرے لئے ہی ہے۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی خوب زمین پر جمائے اور اٹھتے وقت اسکے برعکس۔ اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔ باقی مسائل باب طریقہ نماز میں گزر چکے سجدہ میں جا کر کم از کم تین بار تسبیح سجدہ پڑھے۔

تسبیح سجدہ: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

ترجمہ: پاک ہے۔ میرا پروردگار سب سے بلند و بالا۔

جلسہ: اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے۔ اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہو اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے۔ اور انگلیاں معمول کے مطابق کشادہ اور قبلہ رو رکھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا

دوسرا سجدہ کرے۔ دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے

قیام: اس کو قیام کہتے ہیں۔ کھڑے ہونے کی حالت میں تسمیہ سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع سجود ادا کرے۔ لیکن امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کرے یعنی سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ نہ پڑھے خاموش کھڑا رہے۔ رکوع سجود سے فارغ ہو کر قعدہ کرے۔

قعدہ: دوسری رکعت کے بعد دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اور تشہد پڑھے۔

Marfat.com

تشهد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں سلام ہو تم پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ سلام ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندہ خاص اور اس کے رسول ہیں۔

مسئلہ: جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔ اگر دو رکعت کے بعد تیسری یا چوتھی ادا کرنی ہے تو عبدہ ورسولہ تک تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنی بقیہ رکعتیں ادا کرنے کے بعد رکوع سجود سے فارغ ہو التحیات بیٹھ کر پوری التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر دو ہی رکعتیں پڑھنی ہیں تو تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں۔

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے

Marfat.com

شک تو حمد سراہا بزرگ و برتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اے اللہ! برکت بھیج ہمارے سید محمد ﷺ پر اور ہمارے سید محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو حمد سراہا بزرگ و برتر ہے۔

دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ ○ رَبَّنَااغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ.

اے میرے رب! مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی اے میرے رب! اور قبول فرما میری دعا۔ اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مسلمانوں کی بخش دینا۔ جس دن حساب ہونے لگے۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ

داہنی طرف سلام پھیرتے وقت داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے۔ جس طرف امام ہو۔ امام کی بھی سلام میں نیت کرے۔ ایسے ہی امام دونوں طرف سلام پھیرتے وقت دونوں طرف کے مقتدیوں کی نیت کرے۔ اکیلا نماز پڑھے تو دائیں اور بائیں طرف کے فرشتوں کی سلام پھیرتے وقت نیت کرے۔

عورت کی نماز کا طریقہ بیان ہو چکا

اس کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے

۱۔عورت : تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی۔

۲۔عورت: ہاتھ کپڑے سے باہر نہ نکالے گی۔

۳۔عورت: بحالت قیام ہاتھ سینے پہ باندھے گی اور بائیں ہتھیلی کی پشت پر دایاں ہاتھ رکھے گی۔

٤۔عورت: رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی اور پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔رکوع وسجود سمٹ کر کرے گی۔

٥۔عورت: سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھائے گی۔

٦۔عورت: التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں دائیں طرف یا بائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھے اور انگلیاں ملا کر رکھے۔

Marfat.com

سوالات

۱۔سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. کا ترجمہ کیا ہے؟

۲۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. کا ترجمہ کیا ہے؟

۳۔غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَاالضَّآلِّیْن کا ترجمہ بیان کریں؟

۴۔سورہ اخلاص کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

۵۔سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ.کا ترجمہ بیان کریں؟

۶۔اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ کا ترجمہ کیا ہے؟

۷۔اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کا ترجمہ کیا ہے؟

۸۔اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ کا ترجمہ کریں؟

۹۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ کا ترجمہ بتائیں؟

۱۰۔ رَبَّنَااغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ کا ترجمہ کیا ہے؟

تلک عشرۃ کاملۃ

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ از باب الاذان تا نماز مترجم کے یہ مسائل آج بروز سوموار بعد از نماز عشاء بتاریخ ۵ اگست ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ بمقام مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی مسند تدریس پر بوقت رات سوا دس بجے ختم ہوئے۔

Marfat.com

قال رسول اللہ ﷺ
ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان
فلیس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذالک
احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس

۲۶
واں باب

سجدہ سہو کا بیان

Marfat.com

سجدہ سہو کا بیان

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضور اقدس ﷺ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔

(رواہ الترمذی)

مسائل

مسئلہ: ۔واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے یعنی اس کی کمی پوری کرنے کے لئے سجدہ سہو واجب ہے۔

سجدہ سہو ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: ۔اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری التحیات کے بعد دائیں جانب سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

مسئلہ: ۔اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: ۔قصداً واجب ترک کیا تو اس سے وہ نقصان پورا نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یونہی اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو ادا نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ: ۔کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج

Marfat.com

سے ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے لہذا سجدہ سہو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔فرض چھوٹ جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ لہذا پھر پڑھے اور سنن، مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثناء آمین، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات وغیرہ کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگی۔

(ردالمحتار)

مگر اعادہ مستحب ہے۔ سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔جو چیز مانع نماز ہے۔ مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز ہے۔ اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: ۔سجدہ سہو کے بعد التحیات پڑھنا واجب ہے۔ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔ایک نماز میں چند واجبات ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔

(ردالمحتار)

مسئلہ: ۔الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کردی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔تعدیل ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے سجدہ سہو

Marfat.com

نہیں۔اگر سیدھا کھڑا ہو گیا۔تو نہ لوٹے آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدہ سہو واجب ہے۔اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا۔بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اتنی دیر تک خاموشی اختیار کی تب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔جیسے قعدہ یا رکوع سجود میں قرآن پاک پڑھنے سے سجدہ سہو واجب حالانکہ وہ تو کلام الٰہی ہے۔

(درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔کسی قعدہ میں تشہد میں سے کچھ رہ گیا۔سجدہ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔پچھلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا۔(عالمگیری)

مسئلہ:۔عیدین کی سب تکبیریں یا بعض تکبیریں بھول گیا۔یا زائد کہیں یا بے موقع کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔جمعہ وعیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔

(عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ:۔منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ پڑھا تو سجدہ سہو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن میں نہیں۔مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (عالمگیری)

نماز کی رکعتوں میں شک کا بیان

مسئلہ:۔نماز کی رکعتوں میں شک واقع ہوا ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے بشرطیکہ شک نماز کو پوری کرنے سے پہلے ہو۔جو اس کو پیش آیا ہو اور وہ پہلا شک ہو اور عادت کے مطابق نہ ہو۔

اور اگر شک سلام کے بعد واقع ہو تو اس کا اعتبار نہیں مگر اس صورت میں کہ کسی فرض یا واجب کے چھوٹ جانے کا یقین ہو۔اور اگر اکثر طور پر شک ہو تو غالب گمان پر عمل کرے گا۔پھر اگر کوئی غالب گمان نہ ہو تو رکعتوں کی مقدار میں جو کم تعداد ہو اس کو اختیار کرے۔یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دیدے اور تین میں شک ہو تو دو کو اختیار کرے۔تیسری اور چوتھی دونوں میں قعدہ کرے تو تیسری گویا کہ اس کی چوتھی ہے۔اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔اور غالب گمان کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو۔تو سجدہ واجب ہے۔ (بہار شریعت ،ھدایہ ،نور الایضاح)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَزْکٰھَا وَ مِنَ التَّسلِیْمَاتِ اَطْیَبَھَا وَ مَنِ التَّحِیَّاتِ اَسْنٰھَا عَلٰی حَبِیْبِکَ وَ مَحْبُوْبِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَحِبَّائِہٖ اَجْمَعِیْن.

تحفۂ لاہور

از:

۲۷ واں بار

○

زیبا الدین احمد ایم اے

و اعجاز بٹالوی

Marfat.com

سجدہ تلاوت کا بیان

قرآن حکیم میں ۱۴ سجدہ کی آیات ہیں جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ سورۃ اعراف آخری رکوع میں ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَ یُسَبِّحُوْنَہٗ وَ لَہٗ یَسْجُدُوْنَ ۞

۲۔ سورۃ رعد در کوع نمبر ۲ آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد گرامی ہے۔

وَ لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

۳۔ سورۃ نحل رکوع نمبر ۶ آیت نمبر ۴۹ میں ارشاد گرامی ہے۔

وَ لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۞

۴۔ سورۃ بنی اسرائیل میں آخری رکوع آیت ۱۰۷ تا ۱۰۹ میں ارشاد گرامی ہے۔

.....اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۞ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۞ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَ یَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا ۞

۵۔ سورۃ مریم میں رکوع نمبر ۴ آیت نمبر ۵۸ میں ارشاد گرامی ہے۔

.....اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۞

۶۔ سورۃ حج میں رکوع نمبر ۲ آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد گرامی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۞

۷۔سورۃ فرقان رکوع نمبر۵ آیت نمبر۶۰ میں ارشاد گرامی ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَاالرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۞

۸۔سورۃ نمل میں رکوع نمبر۲ آیت نمبر۲۵ میں ارشاد گرامی ہے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۞ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۞

۹۔سورۃ السجدہ میں رکوع نمبر۲ آیت نمبر۱۵ میں ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۞

۱۰۔سورۃ ص رکوع نمبر۲ آیت نمبر۲۴ میں ارشاد گرامی ہے۔

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۞ فَغَفَرْنَا ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ۞

۱۱۔سورۃ حم السجدہ رکوع نمبر۵ آیت ۳۷ میں ارشاد گرامی ہے۔

وَ مِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۞

Marfat.com

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ هُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۞

۱۲۔سورہ النجم آخری رکوع آخری آیت میں ارشاد گرامی ہے۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۞

۱۳۔سورۃ انشقاق آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد گرامی ہے۔

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۞

۱۴۔سورۃ علق آخری آیت میں ارشاد گرامی ہے۔

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۞

فضیلت سجدہ

حدیث شریف: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: فرماتے ہیں جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے: ہائے میری بربادی، ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا۔اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے۔اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔

(رواہ مسلم)

مسائل

مسئلہ: ۔سجدے چودہ ہیں جو اوپر کی آیات میں مع حوالہ سورہ ورکوع اور آیت نمبر بیان کئے گئے ہیں۔سورۃ حج کے آخر جس آیت میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے اگر شافعی المذہب کی اقتداء

Marfat.com

کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں سجدہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

شرط: اس میں یہ ہے کہ اتنی آواز ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔ سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سنی ہو یا بلا قصد ہر حال میں سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (ھدایہ)

مسئلہ:۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا بھی ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ اگر اتنی آواز سے آیت سجدہ پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہیں سن سکا تو سجدہ واجب ہو گیا۔ اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو سجدہ واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے اگرچہ آیت سجدہ سنی ہو۔

مسئلہ:۔ جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سنی تو بعد نماز سجدہ کرے۔ نماز میں نہ کرے۔ اگر نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوا۔ بعد نماز پھر سجدہ کرنا ہوگا۔ مگر نماز فاسد نہ ہوگی۔ ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد کیا تو نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو۔یعنی ادا وقضا کا اسے حکم ہو۔لہذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض ونفاس والی عورت نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو ان پر سجدہ واجب نہیں۔

اور مسلمان عاقل، بالغ، اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر سجدہ واجب ہوگیا۔

اور جنون اگر ایک دن سے زیادہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہے۔

اور بے وضو اور جنب نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔

اور نشہ والے نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔

اور سوتے میں آیت سجدہ پڑھی اور بعد بیداری کے کسی نے بتایا تو سجدہ واجب ہوا۔

اور نشہ والے یا سونے والے نے آیت سجدہ پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا۔

مسئلہ: ۔فارسی یا کسی اور زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ کیا تو پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا یا نہ سمجھا کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔اور یہ ضروری ہے کہ اسے بتادیا جائے کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا۔اور آیت سجدہ پڑھی گئی ہو تو اس کی بھی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ بتائی جائے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

ان صورتوں کا بیان جن سے سجدہ کرنا واجب نہیں

مسئلہ: ۔چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہوگیا تو کسی پر بھی سجدہ کرنا واجب نہ ہوا۔ یونہی آیت کے ہجے کرنے یا سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔ یونہی پرند سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور آیت سجدہ کی آواز کان میں آئی (جس کو بازگشت کہتے ہیں) تو اس کے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔نفل پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ بھی کرلیا۔ پھر نماز و فاسد ہوگئی تو اس نماز کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں۔ اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا تو اب وہ سجدہ بیرون نماز کرے۔ (عالمگیری ، درمختار)

مسئلہ: ۔آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا اب وہ سجدہ واجب نہ رہا۔

مسئلہ: ۔آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

Marfat.com

سجدہ تلاوت کی شرائط

مسئلہ: ۔سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں۔ مثلاً (۱) طہارت (۲) استقبال قبلہ (۳) نیت (۴) وقت (۵) ستر عورت ۔تحریمہ سجدہ تلاوت کے لئے شرط نہیں۔

مسئلہ:۔پانی پر اگر قادر ہے تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔اس کی نیت کے لئے شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے۔ بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: ۔آیت سجدہ بیرون نماز میں پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں ہاں بہتر یہ ہے کہ فوراً کرے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار)

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

مسئلہ: ۔سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے اور پیچھے دونوں بار اللّٰہ اکبر کہنا سنت ہے۔ اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ سے فارغ ہو کر قیام کو جانا مستحب ہے۔ (عالمگیری ،درمختار)

Marfat.com

سجدہ تلاوت کے مستحبات

مسئلہ: ۔مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں۔

مسئلہ: ۔مستحب یہ ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کرلیا اگر چہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت ابھی سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کرلیا تو حرج نہیں۔اور اگر تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو ان کے سجدہ پر اثر نہ پڑے گا کیونکہ یہ حقیقتاً اقتدا نہیں۔

مسئلہ: ۔اگر تنہا سجدہ ادا کرے تو سنت یہ ہے کہ اتنی آواز سے تکبیر کہے کہ خود سن سکے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہیں کہ دوسرے بھی سن لیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔آیت سجدہ تلاوت کرنے والے اور سننے والے سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے۔سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْر۔(ردالمحتار)

نفلی نماز کے سجدہ میں دعائیں پڑھنے کا بیان

مسئلہ: ۔فرضی نماز سجدہ تلاوت میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا جائے گا اور نفلی نماز میں سجدہ کیا تو چاہے مذکورہ تسبیح پڑھے یا دیگر دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں پڑھے اور وہ یہ ہیں۔

Marfat.com

۱۔سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَبِقُوَّتِهٖ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ یا یہ پڑھے۔

۲۔اَللّٰهُمَّ اکْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ بِهَا اَجْرًا وَّ وَضَعَ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّ اجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ یا یہ پڑھے۔

۳۔ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۔بیرون نماز چاہے یہ پڑھے چاہے صحابہ کرام اور تابعین سے جو دعائیں منقول ہیں وہ پڑھے مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔وہ کہتے تھے:

۴۔اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدَ سَوَادِیْ رَبِّکَ اٰمَنَ فَوَادِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَنْفَعُنِیْ وَ عَمَلًا یَّرْفَعُنِیْ۔ (ردالمحتار)

سجدہ تلاوت کیلئے اہم مسئلہ

سجدہ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے بلکہ صرف اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے اللہ اکبر کہتا ہوا سر سجدہ سے اٹھائے جدھر چاہے دیکھے جس سے چاہے کلام کرے۔اس میں نہ تشہد اور نہ سلام۔

بیرون نماز سجدے اکٹھے ہونا

بیرون نماز سجدے زیادہ ہو جائیں تو ان کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس قدر سجدے اکٹھے ہو جائیں نیت میں اتنی تعداد کا ذکر کرے۔مثلاً دو چار پانچ سات یا چودہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں جائے تکبیر کہتا ہوا سجدہ سے واپس آئے اسی طرح تمام سجدے پورے کرے۔

Marfat.com

نماز کے دوران سجدہ تلاوت کا بیان

مسئلہ: ۔سجدہ تلاوت نماز میں کرنا واجب ہے۔تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا تو جب تک حالت نماز میں ہے سجدہ کرے اگر چہ سلام پھیر چکا ہو فوراً کرے۔تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں۔مگر سورت انشقت میں پوری سورت ختم کر کے سجدہ کرے تو حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو نماز میں ہی سجدہ واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا اور قصداً کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے بشرطیکہ آیت سجدہ کے فوراً بعد رکوع سجود نہ کیا ہو۔ (درمختار)

نماز کا رکوع وسجدہ، سجدہ تلاوت کے قائم مقام

مسئلہ: ۔نماز کا سجدہ تلاوت نماز کے سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی۔مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے۔فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔یعنی رکوع نماز سجدہ تلاوت کی کفایت نہ کرے گا۔اور جس رکوع سے سجدہ تلاوت ادا کیا اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے سجدہ ادا ہو جائے گا۔اور اگر خاص سجدہ کے لئے ہی نماز کے رکوع کے علاوہ رکوع کیا ہے تو اس رکوع سے اٹھنے کے کچھ وقفہ بعد رکوع کرے فوراً نہ کرے۔اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے تو مستحب یہ ہے کہ دوسری سورۃ کی دو تین آیات یا زیادہ آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے۔(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: ۔اگر آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد نماز کا سجدہ کر لیا۔یعنی آیت سجدہ کے بعد

Marfat.com

تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگر چہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی ہو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری ،درمختار)

مسئلہ: ۔آیت سجدہ اگر درمیان سورۃ کے ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔اور اگر سجدہ نہ کیا رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے۔اور اگر سجدہ نہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگر چہ نیت کرے ناکافی ہے۔اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔رکوع میں جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں کی یا پھر اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت سے چند آیات پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری ،بہار شریعت)

مسئلہ: ۔جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے۔اور سری نماز میں رکوع کرنا بہتر ہے۔یعنی رکوع میں سجدہ کی نیت کرے تا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔ (ردالمحتار)

مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کا بیان

مسئلہ: ۔تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم چلنے، نکاح یا خرید وفروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔

(عالمگیری ،درمختار)

مسئلہ: ۔تانا تننے، نہر یا حوض تیرنے سے، درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جانے سے، ہل جوتنے سے، چکی کے بیل کے پیچھے پھرنے، عورت کے بچے کو دودھ پلانے سے ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے۔ جتنی بار پڑھے گا یا سنے گا اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

(درمختار)

مسئلہ: ۔دو ایک گھونٹ پینے، دو ایک لقمے کھانے، کھڑا ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر بڑا مکان ہے تو مجلس بدل جاتی ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی ہے مجلس نہ بدلے گی۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ ہوگا۔ خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر کیا پھر دو بار سہ بار آیت پڑھی ایسے ہی اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو میں یا تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لئے ایک ہی سجدہ کافی ہے۔

(عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرلیا۔اور سلام کے بعد اس مجلس میں پھر وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام ہے اور سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں اگر کلام کرلیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے۔اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ تو ایک سجدہ کرے نماز والا سجدہ ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ: ۔ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیات پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔اگر ایک ہی آیت کو بار بار ایک مجلس میں پڑھا تو ایک ہی سجدہ ہوگا۔

مسئلہ: ۔کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا،قراءت،تسبیح،تہلیل،درس ووعظ وغیرہ میں مشغول ہوجانا مجلس کو نہیں بدلے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔اور صرف آیات سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں۔مگر بہتر یہ ہے کہ اس کے اول آخر دو دو آیات پڑھی جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔جمعہ وعیدین اور سری نمازوں اور جن نمازوں میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ہاں اگر اس کے فوراً بعد رکوع وسجود کردے۔

مسئلہ: ۔زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سواری پر نہیں کرسکتا۔مگر خوف کی حالت میں کرسکتا ہے۔اور سواری پر آیت سجدہ پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کرسکتا ہے۔
(عالمگیری)

مسئلہ: ۔آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو اصح یہ ہے

Marfat.com

سجدہ واجب نہیں۔ مگر اکثر علماء کہتے ہیں کہ سجدہ کرنا واجب ہو گیا۔

(درمختار ،ردالمحتار)

ہر مشکل کو دور کرنے کا اہم فائدہ

حضرت الشیخ الامام حافظ الحق والملت والدین عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمت اللہ علیہ نے ''کافی'' میں تحریر فرمایا جو شخص تمام آیات سجدہ ایک مجلس میں پڑھے اور ہر ایک کے لئے سجدہ کرے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی مشکلات کو دور فرمائے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر سجدہ کرے یا سب پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرے۔

یہ مسائل سجدہ تلاوت جولائی ۱۹۹۴ء میں جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا میں چند درسوں میں بیان کئے گئے جبکہ آج ۳ مارچ ۱۹۹۷ء ۲۳ شوال ۱۴۱۷ھ میں اس کتاب میں ختم ہوئے۔

یارب صل وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْآن ط

۲۸

واں باب

نماز وتر کا بیان

نماز وتر۔ازاحادیث

حدیث: ۱۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے دولت کدہ میں سویا ہوا تھا۔حضور اقدس ﷺ بیدار ہوئے،مسواک کی، وضو فرمایا اور اسی حالت میں آیت کریمہ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ختم سورۃ تک پڑھی پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام،رکوع،سجود کو طویل کیا۔پھر نفل نماز پڑھ کر آرام کیا۔ یہاں تک سانس کی آواز آنے لگی۔ یونہی تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر بار مع مسواک وضو کرتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (مسلم شریف)

حدیث: ۲۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے:رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔

(مشکوٰۃ شریف)

حدیث: ۳۔سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:جسے اندیشہ ہو کہ وہ پچھلی رات بیدار نہ ہو سکے گا تو اول رات وتر پڑھے۔اور جسے امید ہے کہ پچھلی رات اٹھے گا وہ پچھلی رات پڑھے کہ آخر رات کی نماز مشہور ہے۔یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

(رواہ مسلم ،ابن ماجہ،الترمذی)

حدیث: ۴تا۸۔حضرت خارجہ بن حذافہ،معاذ بن جبل،عبداللہ بن عمر،ابن عباس

Marfat.com

اور عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، وہ وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عشاء وطلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

(رواہ ابو داوٗد والترمذی وابن ماجہ)

حدیث: ۹ تا ۱۲۔ امام احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے ابن عباس سے اور ابو داؤد وترمذی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ سے اور نسائی نے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یٰا اَیُّھَاالْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھتے تھے۔

حدیث: ۱۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :وتر حق ہے۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (رواہ ابو داوٗد واحمد)

حدیث: ۱۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جو بغیر وتر پڑھے سو جائے یا بھول جائے تو جب بیدار ہو یاد آئے پڑھ لے۔

(رواہ ابو داوٗدو الترمذی وابن ماجہ)

حدیث: ۱۵ تا ۱۶۔ امام نسائی اور دار قطنی نے بروایت عبدالرحمٰن ابزی عن ابیہ اور ابو داؤد ونسائی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راویت ہے کہ حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ (رواہ ابو داوٗد والنسائی والدار قطنی)

Marfat.com

وتر واجب ہیں از احادیث

حدیث: ۱تا۳۔سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ہر مسلمان پر وتر لازم ہیں۔

(ابو داؤد والنسائی وابن ماجه)

حدیث: ۴۔حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ جو سو جائے وتر چھوڑ کر تو چاہیے کہ جب صبح ہو اس کی قضا پڑھ لے۔ (رواه الترمذی)

فائدہ: ان دونوں حدیثوں سے وتر کا وجوب ثابت ہوا۔کیونکہ اگر وتر واجب نہ ہوتے قضا ہونے کے بعد ادا کرنے کی تاکید نہ کی جاتی۔

حدیث: ۵،۶۔حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا ۔وتر لازم (ضروری) ہیں پس جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(رواه ابو داؤد وحاکم)

فائدہ: حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کے اس پیارے ارشاد سے، وتر کے متعلق واضح معلوم ہو گیا کہ واجب ہیں۔

حدیث: ۷تا۱۲۔سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے چھ محدثین حدیث روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا۔اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ

Marfat.com

مُسْلِمٍ ۔وترحق ہیں واجب ہیں ہر مسلمان پر۔

(رواہ ابو داوٗد ،وابن ماجہ واحمد وابن حبان وحاکم فی المستدرك)

حدیث: ۱۳۔حضرت عبدالرحمٰن ابن رافع تنوخی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب شام میں تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ شام کے لوگ وتر میں سستی کرتے ہیں۔تو آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ شامی لوگ وتر نہیں پڑھتے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا مسلمانوں پر یہ واجب ہیں؟ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ زَادَنِیْ رَبِّیْ عزوجل صَلٰوةً هِیَ الْوِتْرُ فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَاءِ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا مجھے میرے رب نے ایک اور نماز دی وہ وتر ہے جو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ (رواہ عبداللہ بن احمد)

فائدہ: ان ۱۳ بیان کردہ احادیث سے ثابت ہوا کہ وتر نفل نہیں بلکہ واجب ہے اور اس کی قضا بھی واجب ہے۔اور قضا صرف فرض یا واجب کی ہی ہوتی ہے،نفل کی نہیں ہوتی۔

Marfat.com

وتر تین رکعتیں

حدیث: ۱تا۴۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث چار مستند کتب میں موجود ہے۔فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے اور قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھتے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھتے یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ۔

(رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن ابی شیبہ)

حدیث: ۵۔حضرت ابوخالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہم سب صحابہ رسول اللہ ﷺ سے تو یہ ہی جانتے ہیں کہ اِنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں۔یہ رات کے وتر ہیں اور مغرب دن کے وتر ہیں۔ (طحاوی شریف)

حدیث: ۶۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھتے اور سلام نہ پھیرتے مگر تینوں رکعتوں کے آخر میں۔ (رواہ النسائی)

حدیث: ۷تا۱۱۔عبدالعزیز بن ابن جریج، عبدالرحمٰن ابن ابذی رضی اللہ عنہما سے تقریباً پانچ محدثین اپنی اپنی حدیث کی کتب میں روایت فرماتے ہیں۔راویان حدیث بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس

ﷺ وتر میں کیا پڑھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، دوسری میں قُلْ یَا یُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد اور معوذ تین یعنی فلق اور ناس۔

(رواہ احمد ابن حنبل والترمذی وابو داوٗد و ابن ماجه)

حدیث: ۱۲،۱۳۔ حدیث کی دو معتبر کتب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وِتْرُ الَّیْلِ ثَلٰثٌ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلٰوۃُ الْمَغْرِب رات کے وتر میں تین رکعت ہیں۔ جیسے دن کے وتر نماز مغرب ہے۔

(رواہ الدارقطنی والبیھقی)

حدیث: ۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ بیشک نبی کریم ﷺ وتر تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(طحاوی شریف)

حدیث: ۱۵ تا ۱۸۔ حدیث کی چار معتبر کتب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ۔

حدیث: ۱۹۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ۔

(ابن ابی شیبه)

حدیث: ۲۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہ

Marfat.com

ﷺ عَنِ الْبَتِيْرَاءِ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَاحِدَةً يُوْتِرُ بِهَا۔ رسول اللہ ﷺ نے دُم بریدہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یعنی کوئی شخص ایک رکعت وتر نہ پڑھے۔

(شرح مسلم شریف جلد ۲ ۔ص ۴۸۱ شارح حضرت مولانا علامہ غلام رسول سعیدی مد ظلہ)

حدیث: ۲۱۔ محمد بن کعب قرضی فرماتے ہیں۔ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نهٰى عَنِ الْبُتَرَاءِ بے شک نبی پاک ﷺ نے دم کٹی (ایک رکعت) نماز سے منع فرمایا ہے۔

(نیل الاوطار للشیخ محمد بن علی شوکانی)

حدیث: ۲۲،۲۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ بے شک رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(رواہ النسائی باسناد حسن ورواہ البیھقی فی السنن الکبیر باسناد صحیح)

حدیث: ۲۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَا اَجْزَأَتْ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ قَطُّ۔ (موطا امام محمد ص ۱۴۶ مطبوعہ نور محمد)

حدیث: ۲۵۔ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ)

تشریح: یہ پچیس احادیث بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں ورنہ وتر کی تین رکعتوں پر بہت

Marfat.com

احادیث موجود ہیں۔اگر تفصیل کی ضرورت ہوتو طحاوی شریف اور صحیح البہاری کا مطالعہ فرمائیں ان احادیث سے معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات ﷺ کا عمل شریف تین رکعات وتر پر تھا۔تمام صحابہ کا اسی پر عمل رہا اور ان تین رکعت پر سارے مسلمان متفق رہے۔اگر وتر ایک رکعت ہوتی تو چاہیے تھا کہ کوئی اور فرض نماز بھی ایک رکعت ہوتی۔ حالانکہ کوئی فرض نماز ایک رکعت نہیں۔فرض تو کیا کوئی نفل نماز، سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ بھی ایک رکعت نہیں۔تینوں رکعتوں کا طریقہ ادائیگی بتا رہا ہے کہ حضور انور ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے۔جیسا کہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلی، دوسری میں الکفرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص شریف۔غیر مقلد (وہابی) حضرات بتائیں کہ اگر وتر ایک ہے تو یہ تین سورتیں کیسے پڑھی جائیں گی۔

مسائل فقہی

مسئلہ: ۔وتر واجب ہے اور صاحب ترتیب کو اگر یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی اگر سہواً ہو یا قصداً تو قضا واجب ہے۔اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز (وتر پڑھے بغیر) فاسد ہے۔خواہ شروع نماز سے قبل یاد ہو یا درمیان نماز میں یاد آوے۔(درمختار)

مسئلہ:۔وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ::۔نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے۔اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے فرض مغرب پڑھتے ہیں۔اسی طرح پڑھے اگر قعدہ اولیٰ پڑھے بغیر بھول کر کھڑا ہو جائے تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ (درمختار، درالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ:: ۔وتر کی تینوں رکعتوں میں مطقاً قراءت فرض ہے۔اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ ملانا واجب ہے۔اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اوردوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَاالْکٰفِرُوْنَ اورتیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے یہی مسنون ہے۔اور کبھی کبھی اور سورتیں پڑھ لے تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوکر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔دعائے قنوت واجب ہے اوراس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔بہتر وہ دعائیں ہیں جو حضور اقدس ﷺ سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا کبھی پڑھے تو حرج نہیں۔سب سے زیادہ مشہور دعا۔

دعائے قنوت: یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَ لَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری حمد کرتے ہیں۔اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے۔اور جدا ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہر اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

Marfat.com

اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور سعی کرتے ہیں۔اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

مسئلہ:۔دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا ماہ رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(عالمگیری)

مسئلہ:۔اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا تو رکوع سے نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے اسی قول پر ترجیح دی گئی ہے۔ (غنیہ ،حلیہ، بحر، بہار شریعت)

مسئلہ:۔وتر کی نماز قضا ہوگئی، یا بھولے سے قضا ہوگئی تو جب قضا پڑھے تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ (عالمگیری ،ردالمحتار)

مسئلہ:۔ماہ رمضان کے علاوہ اور دنوں میں وتر کی جماعت نہ کرائی جائے پھر اگر تداعی کے طور پر ہو۔(یعنی جماعت کے لئے لوگوں کو بلایا جائے باقاعدہ اہتمام کے ساتھ جماعت کرائی جائے) تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: ۔وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے۔اسکی پہلی رکعت میں اذا زلزلت اور دوسری میں قل یاایھا الکفرون پڑھنا بہتر ہے۔

حدیث شریف میں ہے: جو رات میں نہ اٹھا تو یہ دو رکعت نفل تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گے۔

مسئلہ: ۔اول رات میں وتر پڑھ کر سو رہا۔پھر پچھلی رات کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔اور نوافل جس قدر چاہے پڑھے۔

مسئلہ: ۔جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے ورنہ عشاء کے بعد پڑھ لے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے فرض عشاء تنہا ادا کیا اور تراویح جماعت سے اب وتر جماعت سے ادا کرنا جائز ہے کہ نہیں اور اولیٰ کیا ہے۔ مع ادلہ وحوالہ کتب بیان فرمایا جاوے۔ بینوا وتوجروا عنداللہ

الجواب: جس نے فرض تنہا پڑھے وتر کی جماعت میں شریک نہ ہوگا۔کمافی الغنیۃ وجامع الرموز وردالمحتار، فتاوی رضویہ ج سوم ص ۴۸۰

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد کی چھت پر بسبب گرمی کے نماز پڑھنا جائز ہے کہ نہیں۔ بینوا وتوجروا

الجواب: مکروہ ہے کہ مسجد کی بے ادبی ہے۔ہاں اگر مسجد جماعت پر تنگی کرے نیچے جگہ نہ رہے تو باقی ماندہ لوگ چھت پر صف بندی کرلیں۔یہ بلا کراہت جائز ہے کہ اس

میں ضرورت ہے۔ بشرطیکہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔

(فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۷۰)

سوال: کیا فرماتے ہیں کہ علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے دو رکعت کے سوا نماز سنت کی کتنی رکعت پڑھنا چاہیے۔

الجواب: جمعہ کی دس سنتیں ہیں چار پہلے چار بعد بھی منصوص علیھن فی المتون قاطبة وقد صح بھن الحدیث فی صحیح مسلم(ان کے چار ہونے پر متون میں قطعاً تصریح ہے اور صحیح مسلم میں ان کے بارے میں صحیح حدیث بھی وارد ہے) اور دو بعد کو اور، کہ بعد جمعہ چھ سنتیں ہونا ہی حدیثاً وفقہاً اثبت واحوط مختار ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد ۳ ص ٦٧٩)

Marfat.com

۲۹واں پارہ

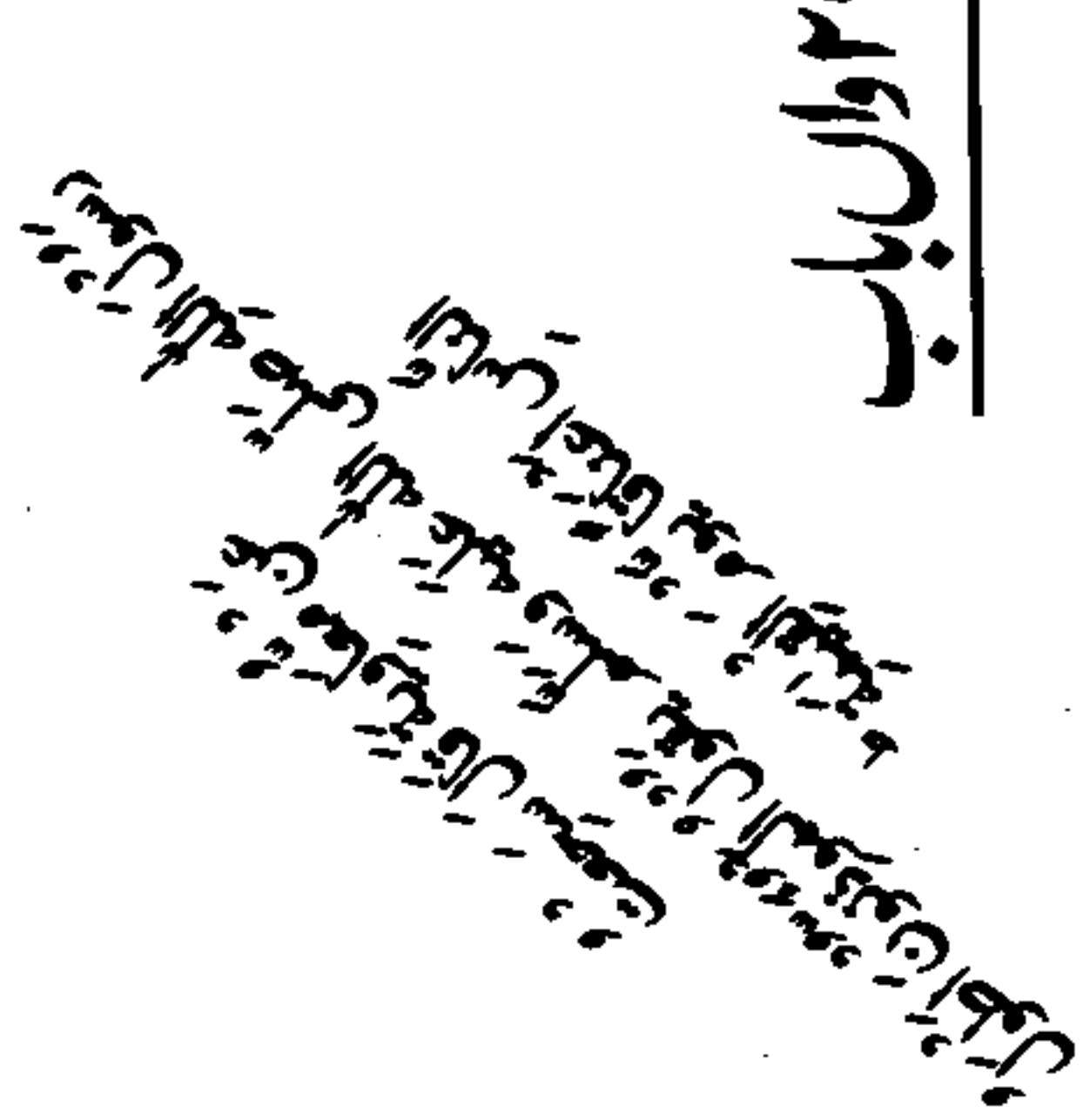

Marfat.com

اذان کی ابتدا

اذان کی ابتدا ربیع الاخر ۱ھ بمطابق ۶۲۲ء میں ہوئی ۔ابتداً نمازی حضرات مسجد میں چلے جاتے جا کر بیٹھ جاتے۔ جب حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ تشریف لاتے جماعت ہو جاتی۔ جماعت کے لئے کوئی وقت کوئی علامت مقرر نہ تھی اس لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مشورہ کیا کہ نماز کی طرف بلانے کے لئے کوئی علامت ہونی چاہیے۔اس پر بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ آگ جلائی جائے، آگ دیکھ کر مسلمان جماعت کیلئے جمع ہو جائیں گے۔اس پر اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ یہود کا ہے۔بعض نے کہا ناقوس بجایا جائے۔اس پر اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے کہ وہ اپنی عبادت کے وقت گھنٹے بجاتے ہیں۔اسلامی اعلان اس سے ممتاز رہنا چاہیے۔حضور اقدس ﷺ نے رائے دی کہ بلال محلوں میں جائے اور آواز دے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ مسلمانو! نماز تیار ہے اور جب مسلمان مسجد میں جمع ہو جائیں اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کہہ دیں۔قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ چنانچہ حضور ﷺ کی رائے اور ارشاد کے مطابق یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔

پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب آیا کہ کسی شخص کے پاس ناقوس ہے۔عبداللہ بن زید کہتے ہیں میں نے اس بندے کو کہا: اس ناقوس کو بیچتا ہے؟ اس نے کہا اس ناقوس کو تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا نماز کے لئے بلایا کروں گا۔اس نے کہا اس سے بہتر چیز تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا ہاں بتاؤ۔تو اس نے اللہ اکبر سے آخر تک اذان کے کلمات سنائے اور اقامت کے بھی۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صبح

Marfat.com

ہوئی میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ جو کچھ رات کو دیکھا تھا۔ حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ فرمایا: بفضلہٖ تعالیٰ یہ خواب سچا ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ وہ اذان دیں کیونکہ ان کی آواز بلند ہے۔ فرماتے ہیں: میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ میں بلال کو بتاتا جاتا اور وہ اذان دیتے رہے۔ جب اذان کی آواز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنی تو جلدی سے آئے اور عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْنَا مِثْلَ مَا اَرٰی ۔اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول (ﷺ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔

ارشاد رب العالمین

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ ترجمہ: اور اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

فضیلت اذان از احادیث رسول ﷺ

حدیث: ۱۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ (رواہ مسلم وابن ماجہ)

حدیث: ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کے لئے بخشش کر دی جاتی ہے۔ اور ہر خشک و تر

Marfat.com

جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ ہر خشک وتر نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے۔دوسری روایت میں ہے۔ ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لئے گواہی دے گا۔ (احمد)

حدیث: ۳۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے۔جب اذان پوری ہو جاتی ہے آجاتا ہے اقامت ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے۔ جب پوری ہو جاتی ہے آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ جو پہلے یاد نہ تھی۔یہاں تک کہ آدمی کو یاد نہیں ہوتا کہ کتنی نماز پڑھی۔

(رواہ البخاری ومسلم و ابو داؤد)

حدیث: ۴۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روحاء اور روحاء مدینہ شریف سے ۳۶ میل دور ہے (مسلم)

حدیث: ۵۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اذان دینے والا جو طالب ثواب ہے اس شہید کی مثل ہے جو خون میں آلودہ ہے۔اور جب مرے گا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

(رواہ الطبرانی)

حدیث: ۶۔حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان کہتا ہے اللہ جل جلالہ اپنا دست قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے۔اور یونہی

Marfat.com

رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہواور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک اذان کی آواز پہنچے۔ جب وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا اور تو نے حق کی گواہی دی لہذا تجھے بشارت ہو۔

(رواہ البخاری فی التاریخ)

حدیث: ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس بستی میں اذان کہی جائے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔

(رواہ الطبرانی)

حدیث: ۸۔حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس قوم میں صبح کی اذان ہوئی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے شام تک امان ہے۔اور جس میں شام کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔

(رواہ الطبرانی)

حدیث: ۹۔حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں: میں جنت میں گیا اس میں گنبد دیکھے۔اس کی خاک مشک کی ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کی حضور کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔ (رواہ ابو یعلی فی المسند)

حدیث: ۱۰۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کس قدر ثواب ہے تو اس کو حاصل کرتے یہاں تک کہ باہم تلوار چلتی۔

(رواہ احمد)

حدیث: ۱۱۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: جس نے سات سال ثواب کے لئے اذان کہی اللہ تعالیٰ اس کیلئے آگ سے براءت لکھ دے گا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حدیث: ۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۱۳۔ حضرت ثوبان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ جس نے سال بھی اذان پر محافظت کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (رواہ البیہقی)

حدیث: ۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہوجائیں گے۔ اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں کی امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اس کے لئے اس سے بھی ماقبل کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (رواہ البیہقی)

حدیث: ۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سال بھر اذان کہے اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائے گا، جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تو جس کے لئے شفاعت کرے قبول ہے۔ (ابن عساکر)

Marfat.com

حدیث: ۱۶۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے۔ان کے آگے بلال رضی اللہ عنہ سب سے بلند آواز کے ساتھ اذان کہتے آئیں گے۔لوگ ان کی طرف نظر کریں گے۔ پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ امت مصطفیٰ ﷺ کے مؤذن ہیں۔لوگ خوف میں ہیں لیکن ان کو خوف نہیں،لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔

(ابن عساکر)

حدیث: ۱۷۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دو دعائیں رد نہیں جاتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں۔اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت۔ (رواہ الدارمی و ابو داؤد)

حدیث: ۱۸۔ابوالشیخ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن عباس اذان کو نماز سے تعلق ہے تو کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔

(بہار شریعت)

حدیث: ۱۹۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں۔لَا یُؤَذِنُ اِلَّا مُتَوَضِّی کوئی شخص اذان نہ دے مگر باوضو۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۲۰۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِی وَعَدْتَّہٗ.

Marfat.com

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(البخاری والترمذی وابن ماجه وابو داوٗد)

حدیث: ۲۱۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔حضور انور ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

جب تم مؤذن کو سنو اسی کی مثل کہو جیسے وہ کہتا ہے۔پھر درود بھیجو مجھ پر تو بے شک جس نے درود بھیجا مجھ پر ایک بار اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی رحمت اتارتا ہے۔پھر وسیلہ مانگو میرے لئے تو بے شک وہ ایک خاص محل ہے جنت میں۔

(رواه احمد وابو داوٗد والترمذی)

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

حدیث: ۲۲۔حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جب تو اذان سنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔ (رواه الطبرانی)

حدیث: ۲۳۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو وہ جو کہتا ہے تم بھی کہو۔(رواه ابن ماجة)

حدیث: ۲۴۔ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ

Marfat.com

زناں جب تم بلال کواذان واقامت کہتے سنوتو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند کرے گا اور ہزار گناہ مٹادے گا۔عورتوں نے عرض کی۔یہ تو عورتوں کے لئے مردوں کے لئے کیا درجہ ہے۔فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مردوں کیلئے دونا اجر ہے۔

حدیث: ۲۵۔حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورتوں کے لئے اذان کا جواب دینے میں ہر کلمہ کے عوض دس لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی: یا رسول اللہ!(ﷺ) مردوں کے لئے کیا اجر ہے؟ فرمایا: مردوں کے لئے دونا اجر ہے۔یعنی بیس لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے۔

(رواہ البطرانی)

حدیث: ۲۶۔حاکم وابونعیم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: کہ مؤذن کو نمازی پر بیس حسنہ زیادہ ثواب ہے مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔ اور وہ جو اقامت کہے اس کے لئے ایک سو چالیس نیکی ہے۔مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔

حدیث: ۲۷۔امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جبْ وہ مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ و حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا باللّٰہ اس کے جواب میں کہے دَخَلَ الْجَنَّۃَ جنت میں داخل ہوگا۔

(رواہ مسلم)

حدیث: ۲۸۔حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز فجر میں رسول

اللہ ﷺ نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا۔ میں نے اذان کہی۔ بلال حبشی نے اقامت کہنا چاہی فرمایا: صدائی نے اذان کہی اور جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔

(رواہ ابو داوٗد و الترمذی وابن ماجہ)

اذان کا جواب نہ دینے کی وعید

حدیث: ۲۹۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مومن کو بدبختی اور نامرادی کیلئے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے تو اجابت نہ کرے۔ یعنی جواب نہ دے۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث: ۳۰۔ انہیں سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ظلم ہے، پورا ظلم اور کفر ہے، پورا کفر اور نفاق ہے یہ کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔

(مشکوٰۃ)

مسائل

الفاظ اذان: عرف عام میں اذان نماز کے لئے ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ .اَللّٰہُ اَکْبَرُ .اَللّٰہُ اَکْبَرُ .اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۴بار

☆ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

☆ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲بار

☆ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

☆ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۲بار

☆ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

☆ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۲بار

☆ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

☆ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۲بار

☆ اَللّٰهُ اَکْبَرُ .اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۲بار

☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ابار

مسئلہ: ۔جب اذان ختم ہوتو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ۔

(ردالمحتار)

ترجمہ: اے اللہ! اس دعائے تام اور نماز برپا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما۔اور مقام محمود پر ان کو مبعوث فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما۔ بے شک تو وعدہ خلاف نہیں فرماتا۔

مسئلہ:۔پنج گانہ نماز کہ انہیں میں نماز جمعہ بھی ہے جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں ادا کئے جائیں۔تو ان کے لئے اذان سنت موکدہ ہے۔اوراس کا حکم مثل واجب کے ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ (بہار شریعت)

اذان میں مستحبات

مسئلہ:۔اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے۔

مسئلہ:۔بچے، مغموم کے کان میں، مرگی والے، بدمزاج آدمی کے کان میں اور جانور کے کان میں اذان پڑھنا مستحب ہے تا کہ اس کی برکت سے ان کی بیماری جاتی رہے۔

مسئلہ:۔لڑائی کی شدت میں، آتش زدگی کے وقت، بعد دفن میت، جن کی سرکشی کے وقت، مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اذان پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔وبا کے زمانہ میں بھی اذان پڑھنا مستحب ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

مسئلہ:۔صبح کو اذان میں فلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے۔اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لئے تو بھی اچھا ہے۔ (درمختار ،ردالمحتار)

فائدہ: کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈالنا بلندی آواز میں زیادہ مددگار ہے کہ کان جب بند ہوں تو آدمی سمجھتا ہے کہ میری آواز کم ہے۔تو اول عمل احسن ہے کہ

Marfat.com

حدیث شریف کے مطابق ہے۔

مسئلہ:۔اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے۔اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کے بعد سکتہ کرے درمیان میں نہیں۔سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے دے،اس کا ترک کرنا مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔

(درمختار، ردالمحتار،عالمگیری)

اذان کہنا کس کیلئے مستحب ہے اور کس کیلئے مکروہ

مسئلہ:۔مؤذن کیلئے مرد، عاقل، صالح پرہیزگار عالم بالسنہ اور ذی وجاہت ہونا مستحب ہے۔ جو کہ لوگوں کے احوال کا نگران ہو اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں ان پر سختی کرنے والا ہو اور اذان پر مداومت کرتا ہو اور ثواب کے لئے اذان کہتا ہو۔یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

مسئلہ:۔نابینا اگر وقت پر اذان پڑھے خواہ خود وقت پہچانے یا اسے کوئی بتانے والا ہو تو نابینا اور بینا کی اذان یکساں ہے۔

مسئلہ:۔اذان وامامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے۔وہ نہ ہو تو اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے شخص کو مؤذن یا امام مقرر کیا جو کہ بانی کے مؤذن وامام سے بہتر ہے تو وہی بہتر ہے۔

(درمختار ،دالمحتار)

مسئلہ:۔اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔

مسئلہ:۔اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو اوقات نماز پہچانتا ہو۔اگر اوقات نماز نہیں پہچانتا تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو اذان کے لئے ہے۔

(عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔سمجھدار بچے،غلام،اندھے،والدالزنااور بے وضوکی اذان صحیح ہے۔مگر بے وضوکی اذان مکروہ ہے۔ (درمختار اورمراقی الفلاح)

مسئلہ: ۔جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی اذان ناجائز ہے۔اگر چہ ظہر پڑھنے والا معذور ہو جس پر جمعہ پڑھنا فرض نہ ہو۔ (درمختار ،ردالمحتار)

مسئلہ: ۔خنثیٰ وفاسق اگر چہ عالم ہی ہواورنشہ والےاور پاگل اورنا سمجھ بچےاور جنب کی اذان مکروہ ہے۔ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے گا۔

مسئلہ: ۔عورتوں کواذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔اگر کہیں گی تو گہنگار ہوں گی اوراعادہ کی جائے گی۔ (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ: ۔عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان واقامت مکروہ ہے۔ اگر چہ جماعت سے پڑھیں۔

اذان میں دیگر مکروہات

مسئلہ: ۔بیٹھ کراذان کہنا مکروہ ہے۔اگر کہی تو اعادہ کرے۔مگر مسافر اگر سواری پر ہو تو مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔اذان قبلہ رو کہےاوراس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔اوراس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر کہ سواری پراذان کہےاوراسکا منہ قبلہ کی طرف نہ ہوتو حرج نہیں۔

(درمختار ،ردالمحتار ،عالمگیری)

مسئلہ: ۔اذان میں بلا عذر کھنگارنا مکروہ ہے۔اگر گلا پکڑا گیا یا آواز صاف کرنے کے

Marfat.com

لئے کھنگارا تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے۔ اگر چلتا جائے اور اذان کہتا جائے تو اس کی اذان کا اعادہ کیا جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ بلند آواز سے اذان کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ:۔ طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جنب (یعنی جس پر غسل فرض ہو) محدث (یعنی بے وضو) کی اقامت مکروہ ہے اگر ہو جائے تو اعادہ نہ کیا جائے۔

مسئلہ:۔ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا صرف اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا اذان نہ کہی تو کراہت نہیں مگر اَولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو یا اسکے ساتھی وہاں موجود ہوں۔ (درمختار ردالمحتار)

جواب اذان

مسئلہ: ۔ جو شخص اذان سنے اسے اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ یعنی مؤذن جو کلمہ کہے اس کے جواب میں سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔ مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھے۔

مسئلہ: ۔ اذان فجر میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ۔ جنب اذان کا جواب دے مگر حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والا اور

Marfat.com

نماز جنازہ پڑھنے والا اور جماع میں مشغول یا قضائے حاجت یعنی پاخانہ پیشاب کرنے والا ان سب پر اذان کا جواب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام، کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کردے۔ یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تلاوت بھی موقوف کردے۔ اور غور سے اذان کو سنے اور جواب دے ایسے ہی اقامت میں بھی۔

(درمختار)

مسئلہ: ۔اقامت کا جواب مستحب ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰه وَ اَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔اگر چند اذانیں سنے تو سننے والے کے ذمہ پہلی کا ہی جواب ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ: ۔اگر بوقت اذان جواب نہ دیا اور زیادہ دیر نہ ہوئی تو سب کلمات کا اکٹھا جواب دے لے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔خطبہ کی اذان کا جواب مقتدیوں کو زبان سے دینا جائز نہیں۔ (درمختار)

Marfat.com

اذان واقامت ثانیہ

مسئلہ: ۔لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے تو اس مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو تو اقامت کی بھی ضرورت نہیں اور زیادہ وقفہ ہوا ہو تو اقامت کہے اور وقت جاتا رہا ہو تو غیر مسجد میں اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھیں۔

(ردالمحتار عالمگیری مع افادات فتاوی رضویہ بہار شریعت)

مسئلہ: ۔جماعت بھر کی نماز قضا ہوگئی تو اذان واقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لئے اذان واقامت کہہ سکتا ہے جبکہ جنگل میں ہو اور تنہا ہو ورنہ جماعتی شکل میں قضا کا اظہار گناہ ہے۔لہذا مسجد میں قضا نماز باجماعت پڑھنا مکروہ ہے۔اور اگر پڑھیں تو اذان نہ کہیں۔

مسئلہ: ۔اہل جماعت کی چند نمازیں قضا ہوگئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان واقامت دونوں کہیں باقیوں میں اختیار ہے۔ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں۔ دونوں کہنا بہتر ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب نمازیں پڑھیں اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی کے لئے اذان پڑھیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے۔اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے تو اذان نہ پڑھے تو کراہت نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے۔مگر اذان کہہ لینا مستحب ہے۔

(ردلمحتار)

Marfat.com

مسئلہ:۔گاؤں میں مسجد ہے۔وہاں اذان واقامت ہوتی ہے اور کوئی شخص گھر میں نماز پڑھنا چاہتا ہے۔اس کا حکم مثل شہر والے کے ہے۔اگر مسجد نہ ہو تو اذان اقامت میں اس نمازی کا حکم مثل مسافر کے ہے۔ (عالمگیری)

اقامت کے مسائل

مسئلہ:۔اقامت مثل اذان کے ہے۔یعنی جو احکام اذان کے ہیں وہ اس کے ہیں۔ فرق چند طرح ہے۔

۱۔ کہ اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دوبار کہے۔

۲۔ اس میں بھی آواز بلند ہو۔مگر مثل اذان کے نہیں بلکہ اتنی کہ حاضرین تک پہنچ جائے۔

۳۔ اقامت کے کلمات جلدی جلدی کہے۔

۴۔ درمیان میں سکتہ نہ کرے۔

۵۔ کانوں پر ہاتھ بھی نہیں رکھنا چاہیے۔

۶۔ اقامت کہتے ہوئے کانوں میں انگلیاں بھی نہ ڈالیں۔

۷۔ صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم نہ پڑھے۔

۸۔ اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر بھی سنت نہیں۔

۹۔ اگر امام خود اقامت پڑھے تو اقامت پچھلی صف پر پڑھے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہتے وقت آگے بڑھ کر مصلے پر چلا جائے۔

(درمختار،ردالمحتار،عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وقت دائیں بائیں منہ پھرے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔اقامت کے سنت اذان سے بھی زیادہ موکدہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔جس نے اذان کہی اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے۔

مسئلہ: ۔موذن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے کہ اسی کا حق ہے۔اگر بے اجازت کوئی اقامت کہے اور مؤذن کو ناگوار ہو تو یہ مکروہ ہے۔ (اگر موذن کو ناگوار نہ ہو تو حرج نہیں) (عالمگیری)

مسئلہ: ۔اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے۔جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔اسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہا جائے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (عالمگیری)

تنبیہ: آج کل اکثر رواج پڑ گیا ہے کہ اقامت شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں اور پوری تکبیر کہنے تک کھڑے رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ جب امام مصلے پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی ہے۔ یہ خلاف سنت ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔اگر کلمات اذان و اقامت میں تقدیم تاخیر ہو جائے تو اتنی جگہ کی تصحیح کرے۔ سرے سے اعادہ کی ضرورت نہیں۔اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔اقامت کے دوران مؤذن کوکلام کرنا ناجائز ہے۔جس طرح اذان میں ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔اذان واقامت کے دوران کسی نے اس کوسلام کیا تو جواب نہ دے۔بعد ختم بھی جواب دیناواجب نہیں۔

مسئلہ: ۔اذان اقامت کے درمیان وقفہ سنت ہے۔اذان کہتے ہی تکبیر کہہ دینا مکروہ ہے۔مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کے برابر ہونا چاہیے کہ جو لوگ پابند جماعت ہوں آسانی کے ساتھ جماعت میں آجائیں۔مگر اتنا وقفہ نہ کہ وقت کراہت آجائے۔ (درمختارعالمگیری)

مسئلہ: ۔متاخرین نے تھویب مستحسن رکھی ہے۔یعنی اذان کے بعد نماز کے لئے دوبارہ اعلان کرنا اوراس کیلئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کئے۔بلکہ جوو ہاں کا عرف ہو۔جیسے اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ یا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اَللّٰہ۔(درمختار)

اذان میں کونسا فعل حرام ہے

مسئلہ: ۔کلمات اذان میں لحن حرام ہے۔مثلاً اللّٰہ اکبر کے ہمزہ کومد کے ساتھ پڑھنا یعنی آللّٰہ پڑھنا۔یااکبر کے ہمزہ کومد کے ساتھ پڑھنا یعنی آکبر پڑھنا یااکبر کی ب کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔

مسئلہ: ۔اذان کے کسی کلمہ کو بیجا گھٹانا یا بڑھانا سخت ناجائز ہے۔جیسے اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ میں (اَنَّ) کے نون کولمبا کر کے اَنَّا پڑھنا یا حَیَّ عَلَی

Marfat.com

الصَّلٰوۃِ میں (حَیَّ) کی یاء کو کھینچ کر حَیَّا پڑھنا یا اِلَّا اللّٰہ میں اِلَّا کے لام کو کھینچ کر لفظ اللّٰہ کے ساتھ ملانا جیسے اِلَّآ اللّٰہ یہ التقائے ساکنین علیٰ حدہ بن جاتا ہے۔ اذان میں ایسی صریحاً غلطی کرنا حرام ہے۔

مسئلہ:۔ یونہی کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و ناجائز ہے۔

کن نمازوں سے قبل اذان نہیں

فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً (۱) وتر (۲) نماز جنازہ (۳) عیدین (۴) نماز نذر (۵) سنن (۶) تراویح (۷) نماز استسقاء (۸) نماز اشراق (۹) نماز چاشت (۱۰) نماز کسوف (۱۱) نوافل سے قبل اذان نہیں پڑھی جاتی۔

مسئلہ:۔ اذان اور عبادات کے علاوہ وعظ، تقریر، تبلیغ اور نعت میں جو شخص حضور اقدس ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ادا کرے یا جو شخص حضور اقدس ﷺ کا نام شریف سنے بالخصوص اذان میں اس کیلئے مستحب ہے کہ ناخنوں کو چوم کر آنکھوں کو لگا لے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ.

دیگر مقامات پر بالخصوص اذان میں حضور اقدس ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنے کا ثبوت

۱۔ قرآن حکیم پارہ نمبر ۶ سورۃ مائدہ رکوع نمبر ۱۳ میں فرمان عالی شان ہے۔

وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّ لَعِبًا ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْن.

Marfat.com

اور جب تم نماز کے لئے اذان دو۔وہ اسے کھیل اور ہنسی جانتے ہیں۔یہ اس سبب سے ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے۔محمد رسول اللہ کہنے کے وقت اپنے انگوٹھے کے ناخنوں کو مع کلے کی انگلیوں کے چومنا ضعیف ہے۔کیونکہ یہ حدیث مرفوع سے ثابت نہیں۔لیکن محدثین اس پر متفق ہیں کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا رغبت دینے اور ڈرانے کے لئے جائز ہے۔اذان کی پہلی شہادت پر یہ کہنا مستحب ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور دوسری شہادت پر کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پھر اپنے انگوٹھے کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر تو حضور اقدس ﷺ اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔سبحان اللہ۔

اسی طرح کنز العباد میں ہے،اور اسی کی مثل فتاوی صوفیہ میں ہے۔اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو اذان میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ سن کر چومے تو میں اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا اور اسے جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔اس کی پوری بحث بحر الرائق کے حواشی میں ہے۔

اس ایک حوالہ میں ۴ کتابوں کے حوالے معلوم ہوئے۔کنز العباد،فتاوی صوفیہ ،کتاب الفردوس،قہستانی،بحر الرائق کا حاشیہ۔ان تمام کتب میں اس فعل کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔

۲۔موجبات رحمت۔مصنفہ ابو العباس احمد میں روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فرمایا:جو شخص مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه تو کہے مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ .ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَ یَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا.

پھر اپنے دونوں انگوٹھے چومے اور اپنی دونوں آنکھوں پر لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔(مقاصد حسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی السنہ للسخاوی۔ یہ حوالہ جات جاء الحق حصہ اول سے پیش خدمت ہیں۔)

۳۔واقعہ: شیخ علامہ مفسر نورالدین خراسانی رحمت اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ ان کو اذان کے وقت ملے جب انہوں نے مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہتے سنا تو انہوں نے اپنے انگوٹھے چومے اور ناخنوں کو اپنی آنکھوں کی پلکوں پر آنکھوں کے کونے سے لگایا اور کنپٹی کے کونے تک لے گئے پھر ہر شہادت کے وقت ایسا ہی کرتے رہے۔(ایک ایک بار) علامہ شیخ علی الصعیدی فرماتے ہیں میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں انگوٹھے چوما کرتا تھا۔ پھر میں نے یہ عمل چھوڑ دیا پس میری آنکھیں بیمار ہوگئیں۔فَرَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنَامًا۔تو میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تم نے اذان کے وقت انگوٹھے آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیئے؟ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھیں اچھی ہو جائیں تو پھر یہ انگوٹھے آنکھوں سے لگانا شروع کر دو۔ پس میں بیدار ہوا اور مسح شروع کیا مجھ کو آرام ہو گیا اور پھر آج تک وہ مرض نہ لوٹا۔(ماخوذ نہج السلامہ، یہ حوالہ مذہب مالکی کی مشہور کتاب ''کفایۃ الطالب الربانی لرسالتہ ابن ابی زید القیر ونی'' مصری چھاپہ جلد اول ص ۱۶۹ میں شرح میں علامہ شیخ علی الصعیدی عدوی ص ۱۷۷ میں ہے)

Marfat.com

۴۔شمس محمد ابن صالح مدنی سے روایت ہے۔انہوں نے امام امجد کوفرماتے سنا (جو کہ متقدمین علمائے مصر سے ہیں) امام امجد فرماتے تھے جو شخص اذان میں حضور انور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنے تو اپنے کلمے کی انگلی اور انگوٹھا جمع کرے وَ قَبَّلَهُمَا وَ مَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ لَمْ يَرْمُدْ اَبَدًا اور دونوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی۔ (مقاصد حسنه)

۵۔پھر فرمایا بعض مشائخ عراق وعجم نے فرمایا جو شخص یہ عمل کرے گا اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔شمس محمد ابن صالح مدنی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مُنْذُ فَعَلْتُهُ لَمْ يَرْمُدْ عَيْنِيْ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے۔میری آنکھیں نہ دُکھیں۔(مقاصد حسنه)

۶۔شمس محمد ابن صالح مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حسن سے روایت ہے کہ جو شخص اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه سن کر یہ کہے مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَ قُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اور اپنے انگوٹھے چوم لے اور آنکھوں سے لگائے اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ لَمْ يَعْمَ وَ لَمْ يَرْمُدْ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔ (مقاصد حسنه)

۷۔شرح نقایہ میں ہے۔اور جاننا چاہیے کہ مستحب یہ ہے کہ دوسری شہادت کے پہلے کلمے کو سن کر یہ کہے قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھے فَاِنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَكُوْنُ لَهٗ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ تو حضور سرور کائنات ﷺ اس کو جنت میں اپنے پیچھے پیچھے لے جائیں گے۔

(کذافی کنز العباد)

Marfat.com

۸۔مولانا جمال الدین ابن عبداللہ ابن عمر مکی قدس سرہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں :اذان میں حضور سرور عالم ﷺ کا نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا جَائِزٌ بَلْ مُسْتَحَبٌّ جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔

(فتاوٰی مولانا جمال الدین ابن عبداللہ مکی)

۹۔حضور نبی کریم روف الرحیم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ جو شخص ہمارا نام اذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے آنکھوں پر رکھے۔ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْقِیٰمَةِ وَ قَائِدُهٗ اِلَی الْجَنَّةِ میں اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا اور اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا۔ (صلوٰۃ مسعودی جلد دوم باب الاذان)

انجیل میں انگوٹھے چومنے کا ثبوت اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت

۱۰۔انجیل بربناس میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نور مصطفوی کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نور ان کے انگوٹھے کے ناخنوں میں چمکایا گیا۔انہوں نے فرط محبت سے ان ناخنوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا۔(معلوم ہوا انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔)

۱۱۔دیلمی نے فردوس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ بے شک انہوں نے مؤذن کا قول اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنا تو یہ ہی کلمہ پڑھا اور اپنے کلمے کی انگلیوں کے باطنی حصوں کو چوما اور آنکھوں کو لگایا۔تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے

Marfat.com

جوشخص میرے اس خلیل کی طرح کرے گا۔ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۱۲۔شافعی اور مالکی علماء بھی انگوٹھے چومنے کے استحباب پر متفق ہیں۔چنانچہ مذہب شافعی کی مشہور کتاب ''اعانت الطالبین علی حل الفاظ فتح المبین''مصری ص ۱۷۷ میں ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَ یَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ وَ لَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا ۔پھر اپنے انگوٹھوں کو چومے اور اپنی آنکھوں پر لگائے، کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گی۔

۱۳۔مالکی مذہب کی کتاب ''کفایۃ الطالب الربانی لرسالۃ ابن ابی زید القیر وانی'' مصری جلد اول ص ۱۶۹ میں اسی طرح کی عبارت ہے۔ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَ یَجْعَلُ هُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ وَ لَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا. یعنی پھر اپنے انگوٹھوں کو چومے اور ان کو اپنی آنکھوں پر لگائے۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔

الحاصل: اس تمام گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اذان میں حضور اقدس ﷺ کا نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے، اصدق الصادقین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بھی سنت ہے اور امام الصابرین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بھی سنت ہے۔شافعی اور مالکی ائمہ اور علماء کرام نے اس استحباب کی تصریح فرمائی۔محدثین، مفسرین، فقہا اور ہر زمانہ کے علماء اس کو مستحب جانتے رہے اور اس کے فوائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔یہ عمل کرنے والے کی آنکھیں نہ دکھیں گی۔

Marfat.com

۲۔اور یہ عمل کرنے والا اندھا نہ ہوگا۔

۳۔اور آنکھوں کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

۴۔اور حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت اس کو نصیب ہوگی۔

۵۔قیامت کی صفوں میں حضور اقدس ﷺ اس کو تلاش فرمائیں گے اور اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔زہے نصیب

اس کو حرام جاننا محض جہالت ہے۔منکرین مخالفین کے پاس اس کی ممانعت کی صحیح حدیث تو کیا ضعیف حدیث بھی نہیں۔نہ آج تک وہ پیش کر سکے ہیں اور نہ پیش کر سکیں گے۔صرف خواہ مخواہ کی ضد ہے۔

اذان کے اول آخر درود شریف پڑھنے کا ثبوت

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا پیارا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (پارہ نمبر ۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔اے ایمان والو!ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

تفسیر: اس فرمان عالیشان میں تمام کیفیات آگئیں۔یعنی درود شریف دن میں پڑھو، رات میں پڑھو، غمی میں پڑھو، خوشی میں پڑھو، امیری میں پڑھو، غریبی میں پڑھو، اکیلے پڑھو، جماعت میں پڑھو، عرب وعجم میں پڑھو، مشرق ومغرب مین، جنوب وشمال میں، خشکی وتری میں، ہوا میں فضا میں پڑھو، اذان کے اول وآخر میں پڑھو، اونچی آواز سے

Marfat.com

پڑھو، نیچی آواز سے پڑھو ہر طرح پڑھنا جائز ہے۔

حدیث: عن عبداللہ ابن عمرو بن العاص ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم مؤذن کو سنو تو کہو تم اس کی مثل جو وہ کہتا ہے۔ پھر درود بھیجو تم مجھ پر۔ کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو اللہ تعالیٰ سے کیونکہ وہ ایک خاص مقام ہے جنت میں۔

تشریح: بعد اذان کے درود شریف پڑھنا یقیناً جائز ہے۔ اس کا پڑھنا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ بلکہ بعض مؤذنین پہلے بھی درود شریف پڑھتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں۔ شامی میں ہے کہ بوقت اذان درود شریف سنت ہے۔ اذان سے پہلے یا بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا جائز ہے بلکہ ثواب۔ بلاوجہ اسے منع نہیں کر سکتے۔

(مرآت شرح مشکوٰۃ ص ۴۱۱)

Marfat.com

درود شریف بعد اذان کب اور کیسے شروع ہوا

تنویر الحوالک شرح مؤطا امام مالک باب النداء میں ہے۔ کَانَ یَقِفُ بِلَالٌ عَلٰی بَابِ النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَ الْاَذَانِ وَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔یعنی حضرت بلال حبشی ؓ بعد اذان باب النبی ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر بایں الفاظ السلام علیک یا رسول اللّٰہ سلام بھیجتے تھے۔

تنویر الحوالک کی روایت سے منکرین اور مانعین کا اعتراض بھی اٹھ گیا۔اور اذان کے بعد حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا سلام پڑھنا بھی ثابت ہو گیا کہ بعد اذان صلوٰۃ وسلام سنت بلالی ہے۔ بلکہ ناچیز عرض کرتا ہے کہ فرمان باری تعالیٰ صَلُّوْا وَ سَلِّمُوْا دونوں مطلق حکم ہے۔اور کوئی شخص قبل اذان یا بعد اذان درود شریف کو ناجائز سمجھتا ہے تو اسے مطلق حکم قرآن پاک کا مقید اس درجہ کا حکم پیش کرنا چاہیے جو کہ قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔

اس کی مزید تحقیق کے لئے ہماری کتاب فضائل صلوٰۃ وسلام کا مطالعہ فرمائیں۔

اذان اور اقامت کے کلمات دو دو اور اذان میں ترجیع نہ ہونے کا ثبوت

حدیث:۱۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ عنہ .اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی اذان میں کلمات دو دو بار۔وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی اور تکبیر میں بھی دو دو بار آپ (حضرت علی) رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ تکبیر کے کلمات ایک ایک کہہ رہا تھا۔آپ نے فرمایا اِجْعَلْهَا مَثْنٰى مَثْنٰى لَا اُمَّ لَکَ۔تیری ماں نہ رہے۔ان کلمات کو دو دو بار کہہ۔

(رواہ البیھقی)

حدیث: ۲۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس ﷺ سے بہت صحابہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالیشان میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا جیسے ایک مرد کھڑا ہے اس پر دو سبز کپڑے ہیں پس وہ دیوار پر کھڑا ہوا۔فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ اَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى یعنی اذان کے کلمات بھی دو دو بار کہے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو بار کہے۔

(رواہ البیھقی)

حدیث: ۳۔حضرت اسود بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:اِنَّ بِلَالًا کَانَ یَثْنِی الْاَذَانَ وَ یَثْنِی الْاِقَامَةَ بے شک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان بھی دو دو بار کہتے تھے۔اقامت بھی دو دو بار کہتے تھے۔اذان کی ابتداء تکبیر سے کرتے تھے اور اذان ختم بھی تکبیر پر کرتے تھے۔

(البیھقی)

حدیث: ۴۔حضرت جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اِنَّهٗ کَانَ یَجْعَلُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ سَوَاءً مَثْنٰى مَثْنٰى یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت دونوں برابر کہتے تھے یعنی دو دو بار کہتے تھے۔

(رواہ البیھقی)

حدیث: ۵۔حضرت ابن ابی لیلی سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زید

Marfat.com

انصاری رضی اللہ عنہ حضور انور ﷺ کے مؤذن یَشْفَعُ الْاَذَانَ وَالْاِ قَامَةَ ۔اذان اور اقامت دو دو بار کہتے ہیں۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۶۔حضرت ابو محذورہ مؤذن رسول ﷺ کے پوتے حضرت ابراہیم بن اسماعیل ابن عبدالمالک ابن ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دادا عبدالمالک ابن ابی محذورہ رضی اللہ عنہم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے اپنے والد ابو محذورہ کو فرماتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے اذان کا ایک ایک لفظ بتایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے آخر تک وَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ تَرْجِیْعًا اور اس میں ترجیع کا ذکر نہ تھا۔ (رواہ الطبرانی)

معلوم ہوا۔نہ اذان میں ترجیع ہے نہ اقامت میں۔اذان کے کلمات کل پندرہ کلمات ہیں۔اور تکبیر میں چونکہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ بھی دو دفعہ کہنا ہے۔اس لئے اقامت کے کلمات کل سترہ ہیں۔مگر غیر مقلدین وہابیوں کی اذان اور اقامت اس کے سوا ہیں۔وہ اذان کی دونوں شہادتوں کو دو دو بار کی بجائے چار چار بار کہتے ہیں۔اس حساب سے ان کی اذان کے کلمات پندرہ کی بجائے انیس ہیں۔اس اقامت میں کمی کرتے ہیں۔دو دفعہ کہے جانے والے کلمات ایک ایک دفعہ کہتے ہیں۔دونوں شہادتیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح ایک ایک بار اس طرح ان کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ کی بجائے تیرہ ہیں۔ان کا یہ عمل بہت ساری احادیث کے خلاف ہے۔کیونکہ جلیل القدر صحابہ اور تابعین مثلاً حضرت علی المرتضٰی، عبداللہ بن عمر، سلمہ بن اکوع، عبداللہ بن زید، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت عبید اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم اسی مروجہ حنفی اذان و اقامت کے قائل تھے۔ترجیع اور ایک ایک کلمہ کے

Marfat.com

پڑھنے کے قائل نہ تھے۔

حدیث: ۷۔حضرت حماد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔قَالَ کَانَ ثَوْبَانُ یُوَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان دو دو بار کہتے تھے۔

(طحاوی شریف)

حدیث: ۸۔حضرت عبید مولیٰ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کَانَ یَثْنِی الْاَذَانَ وَ الْاِقَامَۃَ اذان اور اقامت دو دو بار کہتے تھے۔

(طحاوی شریف)

نوٹ:۔ ہم نے اختصار کے لئے ۸ احادیث پاک پیش کی ہیں۔اس سے زیادہ مطالعہ کا شوق ہو۔تو صحیح البہاری اور طحاوی شریف کا مطالعہ فرمائیں۔یا پھر موجودہ دور میں مفتی احمد یار خان صاحب نور اللہ مرقدہ کی لکھی ہوئی لاجواب کتاب جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

قبر پر اذان پڑھنے کا جواز

یہ دنیا (دارالمحن) امتحان گاہ ہے۔اس دنیا میں کسی کو اللہ تعالیٰ دولت دے کر آزماتا ہے کہ یہ دولت کہاں کہاں خرچ کرتا ہے، جائز جگہ خرچ کرتا ہے، ناجائز جگہ خرچ کرتا ہے۔کسی کو اللہ تعالیٰ جل شانہ غربت دے کر آزماتا ہے کہ یہ حالت غربت میں کس قدر صبر و شکر کرتا ہے۔کسی کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ناز و نعمت دے کر آزماتا ہے۔کسی کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ مصیبت دے کر آزماتا ہے۔

بہر حال امیری ہو، غریبی ہو، بادشاہت ہو یا فقیری ہو، تندرستی ہو یا بیماری ہو

Marfat.com

ہرحال میں انسان کی زندگی امتحانی زندگی ہے۔ارشادرب العالمین ہے:

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ن الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ (پارہ ۲۹)

خصوصاً بوقت مرگ انتہائی وقت نازک ہے کہ معلوم نہیں خاتمہ بالخیر ہو یا کہ نہ ہو۔اگر خاتمہ بالخیر نصیب نہ ہوا تو زندگی کے تمام اعمال صالحہ تباہ و برباد ہوئے اور مرنے کے بعد قبر میں امتحان ہوتا ہے۔قبر میں تین سوالات ہوتے ہیں۔منکر نکیرین سوال کرتے ہیں۔(۱) مَنْ رَّبُّکَ ؟ (۲) مَا دِیْنُکَ ؟ (۳) مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَاالرَّجُلِ؟

حضور نبی پاک صاحب لولاک سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کا دیدار کروا کر پوچھا جاتا ہے۔مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَاالرَّجُلِ؟اس مرد ذیشان کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیارا ارشاد گرامی ہے؟ لَقِّنُوْا مَوْتٰکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(مشکوٰۃ کتاب الجنائز)

اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ایک یہ کہ جو مر رہا ہو اس کو کلمہ سکھاؤ۔ دوسرے یہ کہ جو مر چکا ہو اس کو کلمہ سکھاؤ۔ پہلے معنی مجازی دوسرے معنی حقیقی یعنی مرتے وقت مرنے والے کے پاس کلمہ شریف پڑھو۔تا کہ سن کر اس کی زبان سے کلمہ شریف جاری ہو جائے اور دفن کے بعد قبر پر اذان دینا یہ بھی لَقِّنُوْا مَوْتٰکُمْ پر عمل ہے اور سکھانے کی مانند ہے۔

شامی جلد اول باب الدفن بحث تلقین بعد الموت میں ہے:

اہلسنت کے نزدیک یہ حدیث لَقِّنُوْا مَوْتٰکُم لا الہ الا اللہ اپنے حقیقی معنی

Marfat.com

پر محمول ہے۔اور حضور سرور کائنات ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے دفن کے بعد تلقین کرنے کا حکم دیا۔

اسی جگہ شامی میں ہے: بعد دفن تلقین سے منع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں کوئی نقصان تو ہے نہیں بلکہ نفع ہی ہے۔فان المیت لیستانس بالذکر علی ماورد فی الاثار ۔بے شک میت ذکر الٰہی سے انس حاصل کرتی ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔

اور قبر پر اذان پڑھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ نکیرین کے تینوں سوالوں کا جواب اس اذان میں موجود ہے۔ پہلے سوال میں مَنْ رَّبُّکَ؟ کا جواب اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں ہے کہ میرا رب وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔دوسرے سوال میں مَا دِیْنُکَ؟ کا جواب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ میں ہے کہ میرا دین وہ ہے جس میں ۵ نمازیں فرض ہیں۔تیسرے مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَاالرَّجُلِ؟ کا جواب اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه میں ہے۔کہ یہ والضحیٰ کے چہرے والے محمد مصطفیٰ ﷺ، اللہ کے رسول ہیں۔اس لئے قبر پر اذان دینے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ منکر نکیر کے تینوں سوالوں کے جوابات میت پر آسان ہو جائیں۔اور قبر کے امتحان میں میت کامیابی حاصل کرے۔اور جب قبر کے تینوں سوالوں کا جواب میت دے دے تو آسمان سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

☆ اس کو جنتی جوڑا پہنا دو۔

☆ اس کے لئے جنتی فرش بچھا دو۔

☆ اس کے لئے جنتی کھڑکی کھول دو تا کہ اس سے اسکے لئے ٹھنڈی خوشگوار

Marfat.com

ہوا آئے

اور جو بدقسمتی سے سوالوں کا جواب صحیح نہ دے سکے وہ قبر کے امتحان میں فیل ہے، ناکام ہے۔اس بدقسمت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

☆ اس کو جہنمی جوڑا پہنادو۔

☆ اس کے لئے جہنمی فرش بچھادو۔

☆ اس کے لئے جہنم کی کھڑکی کھول دو۔پھر قبر میں جسم کو جلا دینے والی لو جہنم سے آتی رہتی ہے۔اور پھر اس کو قیامت تک عذاب قبر ہوتا رہتا ہے۔

قبر پر اذان دینے کے سات فائدے

ا۔اذان دینے سے میت پر سوالات قبر آسان ہو جاتے ہیں۔عین ممکن ہے کہ اذان کی برکت سے جوابات میں آسانی پیدا ہو اور جوابات میں مدد مل سکے۔

۲۔احادیث میں آیا ہے کہ اذان سن کر شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔اور اتنی دور بھاگ جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔تو اذان اس لئے دی جاتی ہے کہ شیطان کو میت کو بہکانے کا اور سوالات کے جوابات میں مداخلت کا موقع نہ مل سکے۔

۳۔اذان دل کی وحشت کو دور کرتی ہے۔

۴۔اذان کی برکت سے غم دور ہوتا ہے اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔

۵۔اذان کی برکت سے لگی ہوئی آگ بجھ جاتی ہے۔عین ممکن ہے کہ اذان کی برکت سے عذاب قبر اٹھالیا جائے۔

۶۔اذان ذکر اللہ ہے اور ذکر اللہ کی برکت سے عذاب قبر دور ہوتا ہے اور قبر فراخ ہوتی

Marfat.com

ہے۔تنگی قبر سے نجات ملتی ہے۔

۷۔اذان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر ہے اور بذکر الصالحین تنزل الرحمۃ کے تحت کہ صالحین کے ذکر سے رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے۔اور حضور اقدس ﷺ کا نام نامی اسم گرامی کئی دکھوں کا مداوا ہے اور اس پیارے نام پاک کے صدقہ سے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے نام محمد ﷺ

عین ممکن ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے صدقہ سے قبر میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو۔

یہ مسائل مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں بعد از نماز مغرب ۸ اگست ۱۹۹۳ء کو ختم ہوئے۔جو کتاب میں تحریر کرتے ہوئے اپریل ۱۹۹۶ء کو ختم ہوئے۔

Marfat.com

سوالات

(۱)۔ اذان کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی؟

(۲)۔ اذان کی فضیلت پر تین احادیث بیان کریں؟

(۳)۔ اذان کے جواب کی فضیلت میں ۲ احادیث بیان کریں؟

(٤)۔ اذان کا جواب نہ دینے کی وعید بیان کریں؟

(٥)۔ اقامت کی فضیلت میں ایک حدیث بیان کریں؟

(٦)۔ اذان کے مستحبات میں سے دو مستحباب بیان کریں؟

(۷)۔ اذان کے مکروہات میں سے دو مکروہات بیان کریں؟

(۸)۔ اذان میں کونسا فعل حرام ہے؟

(۹)۔ اذان کن نمازوں سے قبل نہیں پڑھی جاتی۔؟

(۱۰)۔ اذان میں حضور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنے کیسے ہیں؟

Marfat.com

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ

۳۰ واں باب

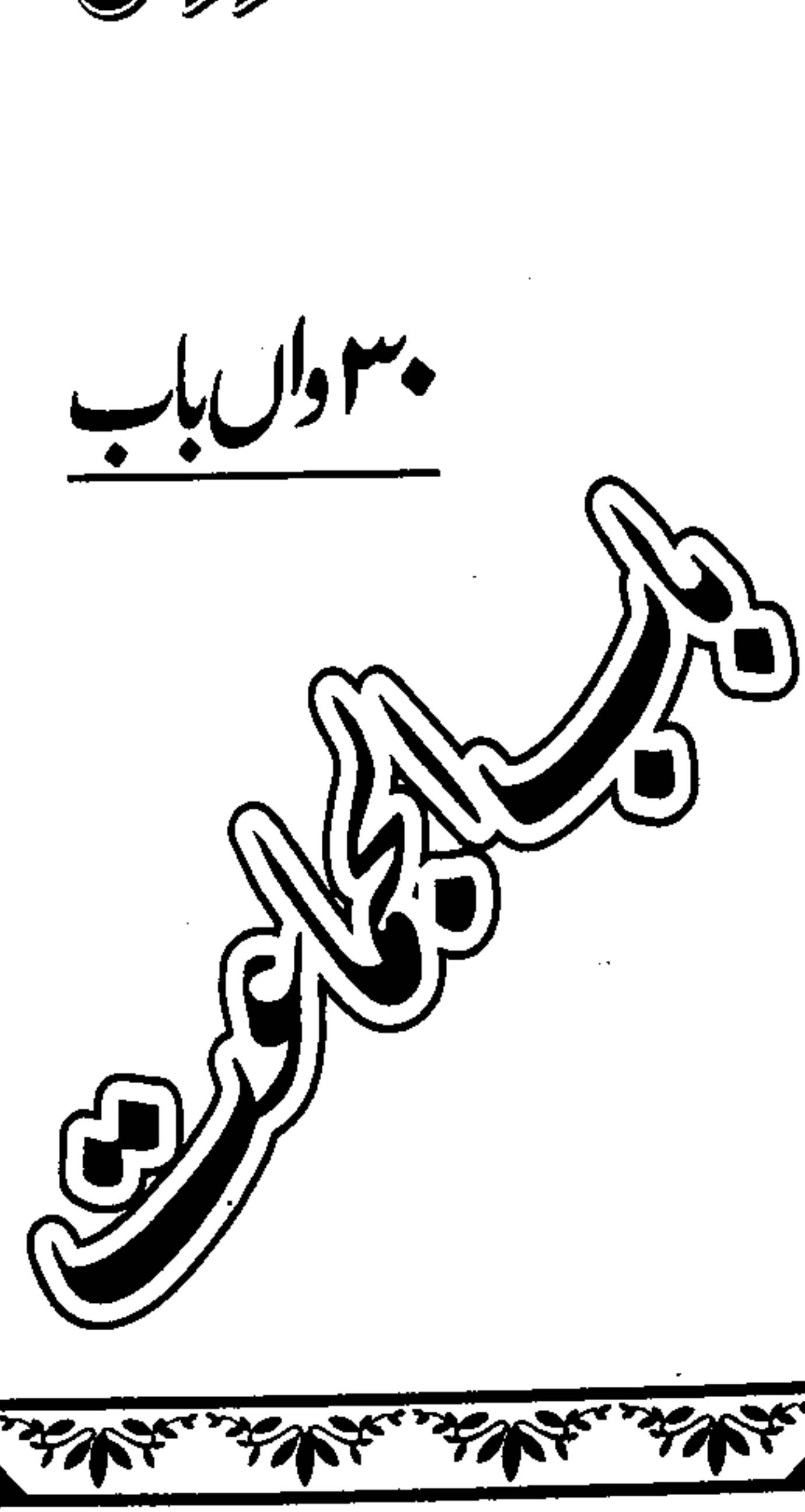

Marfat.com

امامت کا بیان

ارشاد رب العالمین ہے:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْن۔ (پ اول رکوع ۵)

ترجمہ: رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

احادیث مبارکہ

حدیث ۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم سے اچھے لوگ اذان کہیں اور قراء امامت کریں۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث ۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ امامت کا زیادہ مستحق اقراء کا ہے۔ یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو۔ (رواہ مسلم)

حدیث ۳۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی۔

(۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آجائے۔

(۲) جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

(۳) کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہت کرتے ہوں۔ یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث ۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین شخصوں کی

نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی۔

(۱) وہ جو قوم کی امامت کرے اور لوگ اسے برا جانتے ہوں۔

(۲) وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے

(۳) وہ دو مسلمان بھائی جو کسی دنیاوی وجہ سے باہم ناراض ہوں۔

(رواہ ابن ماجہ)

حدیث ۵۔ حضرت سلامہ بنت الحر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم رءوف الرحیم ﷺ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں سے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ نماز پڑھا دے یعنی کسی میں نماز پڑھانے کی صلاحیت نہ ہوگی۔

(رواہ ابن ماجہ)

حدیث ۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور بوڑھا ہے۔ اور جب کوئی اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ (متفق علیہ)

حدیث ۷۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: کہ تین باتیں کسی کو حلال نہیں۔

(۱) جو کسی کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خالص اپنے لئے دعا کرے اور انہیں دعا میں شامل نہ کرے۔ اگر ایسا نہ کیا تو ان کی خیانت کی۔

(۲) کسی کے گھر کے اندر نظر نہ کرے اگر ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

(۳) اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے بلکہ ہلکا ہو لے یعنی پاخانہ پیشاب وغیر

Marfat.com

سے فارغ ہولے۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث ۸۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں کہ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں۔لہذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کیونکہ جانتا ہوں کہ اس کے رونے سے اسکی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔ (رواہ البخاری)

حدیث ۹۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب نماز پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ارشاد فرمایا: اے لوگو میں تمہارا امام ہوں۔رکوع وسجود وقیام اور نماز کے دیگر ارکان کے ادا کرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو۔کیونکہ میں تم کو آگے پیچھے سے یکساں دیکھتا ہوں۔ (رواہ مسلم)

نماز میں امام پر سبقت لے جانے والوں کا انجام

حدیث ۱۰۔حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔

حدیث ۱۱۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے جیسا کر دے۔

بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں پہنچے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا۔مگر وہ پردہ

Marfat.com

ڈال کر پڑھاتے عرصہ دراز تک پڑھا مگر ان کا منہ نہ دیکھا۔ جب زمانہ دراز گزرا اورانہوں نے دیکھا کہ ان کو دیدار کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹادیا۔امام نووی نے کیا دیکھا کہ ان کا منہ گدھے کا سا ہے۔انہوں نے کہا صاحبزادے امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث (کہ جس میں امام پر سبقت کرنے کی ممانعت ہے) جب مجھے پہنچی تو میں نے اسے مستبعد جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا منہ ایسا ہوگیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔لہذا امام پر سبقت کرنے سے ڈرو۔

فقہی مسائل

امامت کا معنی: امامت کا معنی یہ ہے کہ دوسروں کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

غیر معذور مرد کے امام کیلئے شرائط

:۔غیر معذور مرد کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

۱۔ مسلمان ہونا۔ ۲۔ بالغ ہونا۔

۳۔ عاقل ہونا۔ ۴۔ مرد ہونا۔

۵۔ قراءت۔ ۶۔ غیر معذور ہونا۔

مسئلہ:۔نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے۔اگر سمجھدار ہو۔ (ردالمحتار،بہار شریعت)

مسئلہ:۔بیچ میں حوض دہ دردہ ہے تو اقتدا صحیح نہیں ہوسکتی۔مگر جبکہ حوض کے گرد صفیں

Marfat.com

متصل ہوں تو اقتدا صحیح ہے۔ایسے ہی اگر چھوٹا حوض ہے تو بھی صحیح ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ:۔دو کشتیاں باہم باندھی ہوں۔ایک پر امام ہے دوسری پر مقتدی تو اقتدا درست ہے۔اور اگر جدا جدا ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔مسجد سے باہر چبوترہ ہے۔امام مسجد میں ہے اور مقتدی چبوترہ پر اقتدا کر سکتا ہے جبکہ صفیں متصل ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔مسجد میں بلا خانہ ہے۔اس پر عورتوں نے امام کی اقتدا کی اور بالا خانے کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں کے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی۔اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالا خانہ پر ہوں تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں ان کی نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری،ردالمحتار)

امام کسے بنایا جائے؟

مسئلہ:۔سب سے زیادہ مستحق امامت کا وہ شخص ہے جو نماز وطہارت کے احکام جانتا ہو اگرچہ باقی علوم میں کمزوری ہو۔یہاں تک کہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو۔حرف مخارج سے ادا کرتا ہو اور بدمذہب نہ ہو اور فواحش سے بچتا ہو۔

☆ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص جو زیادہ ورع رکھتا ہو۔یعنی حرام تو حرام رہا شبہات سے بھی بچتا ہو۔

☆ اگر اس میں برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

☆ اس میں بھی اگر برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار ہو کہ تہجد کی کثرت سے چہرہ زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔

☆ پھرزیادہ حسن وجمال والا۔

☆ پھرزیادہ حسب والا۔

☆ اگرسب میں برابرہوتووہ جوباعتبارنسب کے زیادہ شریف ہو۔

☆ اگراس میں بھی برابرہوں توزیادہ مالدارہو۔

☆ اگراس میں بھی برابرہوں توزیادہ عزت والا۔

☆ پھروہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔

الغرض اگر چنداشخاص چندصفات میں برابرہوں تو جوشرعی ترجیح رکھتاہو۔اور اگرترجیح بھی نہ ہوتو قرعہ ڈالا جائے۔جس کے نام قرعہ نکلے وہ امامت کرے۔

☆ یاان میں سے جسے جماعت منتخب کرے۔وہ امام ہو۔

☆ اوراگر جماعت میں اختلاف ہوتو جس طرف لوگ زیادہ ہوں۔

☆ اور جماعت نے کسی غیراولیٰ کوامام بنادیاتو براکیا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔بدمذہب کی جس کی بدمذہبی حدکفرکونہ پہنچی ہواورفاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زانی، سودخور، چغلی خوروغیرہم اور جوکبیرہ گناہ علی الاعلان کرتے ہیں۔ان کوامام بنانا گناہ کبیرہ اوران کے پیچھے نماز پڑھنامکروہ تحریمی اورواجب الاعادہ ہے۔

(درمختار،ردالمحتار،بہار شریعت)

مسئلہ:۔امام صحیح العقیدہ سنی ہوناچاہیے۔بدمذہب، بدعقیدہ نہ ہو۔مثلاً دیوبندی ،وہابی، رافضی، خارجی، غیرمقلد، چکڑالوی، نیچری، قادیانی نہ ہو۔ایسے بدمذہب بد عقیدہ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنامحض باطل ہے۔بدعقیدہ لوگوں کی اپنی ہی نماز نہیں تو ان کے پیچھے نماز کب ہوگی۔

Marfat.com

مسئلہ:۔امام صحیح العقیدہ صحیح العمل ہونا چاہیے۔فاسق علی الاعلان نہ ہو۔یعنی کبھی کوئی گناہ علی الاعلان نہ کرتا ہو۔نہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو۔نہ صغیرہ گناہ پر اصرار کرتا ہو کہ صغیرہ کی عادت بھی کبیرہ بنادیتی ہے۔اور جو حد شرع سے کم داڑھی کتراتا ہو۔وہ فاسق معلق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:۔امام کو فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مفسدات، مکروہات سے واقف ہونا چاہیے ورنہ جو شخص مسائل سے ناواقف ہے، مسائل نماز سے جاہل ہے وہ تو خود بھی ڈوبے گا دوسروں کو بھی لے ڈوبے گا۔تمام مسلمان آگاہ ہو جائیں کہ علمائے حق (حقیقۃً علمائے اہلسنت و جماعت ہیں) یہ ہی حضور سید المرسلین ﷺ کے نائبین ہیں نہ کہ جہلاء اور بدعقیدہ علماء۔امامت خاص حق علمائے اہلسنت کا ہی ہے انہیں کو امام بنایا جائے، انہیں کی اقتداء کی جائے انہیں کے متعلق حدیث شریف میں وارد ہوا۔ **العلماء ورثة الانبياء.**

امام، عالم، باعمل متقی، سنی العقیدہ جس کا سینہ محبت رسول ﷺ کا خزینہ ہو اس کے پیچھے نماز عطر قبول میں ڈوبی ہوئی اور بفضلہٖ تعالیٰ جل جلالہ شرف قبولیت سے مشرف ہوتی ہے۔

Marfat.com

احتیاط احتیاط

مسلمان ہرگز ہرگز ایسے کوامام نہ بنائیں۔جوصحیح العقیدہ سنی نہ ہو۔اورایسے کو بھی امام نہ بنائیں جوسنیوں میں سنی اور وہابیوں میں وہابی بن جائے۔ایسا شخص زیادہ خطرناک ہے۔ایسا شخص وہابی بھی ہے، منافق بھی ہے۔یونہی جس کی حالت مشکوک ہوکہ جو بد مذہب بدعقیدہ اور گستاخان رسول ﷺ سے یارانہ دوستانہ ہم نوالہ ہم پیالہ بنے۔اور جواذان کے اول وآخر درودشریف پڑھنے کوناجائز غیر مشروع بدعت کہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں اذان کے ساتھ درودشریف سنیت کی علامت بن چکا ہے۔یا جو نذرونیاز درودسلام میلاد پر قیام کا منکر ہو۔ایسی دورنگی چال چلنے والے بھی دیکھے گئے جو کہ کچھ عرصہ درودوسلام میلاد پر قیام بھی کرتے ہیں۔گیارہویں بارھویں بھی ہپ ہپ کھاتے رہتے ہیں اور اندر ہی اندر اپنی بدعقیدگی کی جڑیں بھی پھیلاتے رہتے ہیں۔ جب جڑیں پھیل جاتی ہیں، پاؤں جم جاتے ہیں تو کہتے ہیں گیارہویں حرام ہے، میلاد بھی ناجائز ہے، بدعت ہے، شرک ہے، مزارات پر جانا شرک ہے۔بات بات پر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک بنانا ان کا شیوہ بن جاتا ہے۔اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔پہلے جانچ پڑتال کرو پھر امام بناؤ۔

مسئلہ:۔غلام، دہقانی، اندھے، ولدالزنا، امرد، کوڑھی، فالج زدہ، برص والا جس کا برص ظاہر ہو۔سفیہ (بے وقوف) ایسے لوگوں کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں۔اور اندھے کی امامت میں ہلکی سی کراہت ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔جو رکوع وسجود سے عاجز ہو۔یعنی وہ کھڑے یا بیٹھے رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو۔اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔اور جو رکوع وسجود پر قادر ہے اگر بیٹھ کر رکوع وسجود کرسکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والوں کی نماز ہو جائے گی۔
(بہار شریعت)

مسئلہ:۔فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں۔مثلاً امام ظہر پڑھتا ہو تو مقتدی عصر کی نیت کرے۔یا امام عصر پڑھتا ہو اور مقتدی ظہر کی نیت کرلے تو نماز نہ ہوگی۔یا صفت میں جدا ہو مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو۔دوسرا کل کی ظہر پڑھتا ہو تو اقتداء درست نہ ہوگی۔اقتداء صحیح نہ ہوئی تو نماز بھی نہ ہوگی۔اگر دونوں کی ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرسکتا ہے۔لیکن فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کی اقتدا نہیں کرسکتا۔

باجماعت نماز پڑھنے کے فضائل

ارشاد رب العالمین:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ (پ اول رکوع ۵)

ترجمہ: رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

Marfat.com

احادیث رسول ﷺ

حدیث: ۱۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم و الترمذی والنسائی)

حدیث: ۲۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: کہ آدمی کی وہ نماز جو جماعت کے ساتھ ادا کی اس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجۃ المضاعف ہوتی ہے۔اور یہ اس لئے کہ جب وہ وضو کرتا ہے تو اچھا وضو کرتا ہے۔ پھر نکلتا ہے مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے۔کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے۔اور ایک خطا معاف ہو جاتی ہے۔اور پھر جب وہ نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا۔فرشتے اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔اور جب تک آدمی نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم وابو داوٗد و ابن ماجہ والترمذی)

تشریح: پہلی حدیث شریف میں ۲۷ درجہ زیادتی پائی گئی اور اس حدیث شریف میں ۲۵ درجہ کی۔ ان دونوں حدیثوں میں جو اختلاف ہے علماء نے اس کے بہت سے جوابات دیئے ہیں جو کہ شروح حدیث میں موجود ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔یہ فرق نمازیوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے کہ بعضوں کو اخلاص کی کمی کے

Marfat.com

سبب ۲۵ درجہ ثواب ملتا ہے اور بعضوں کو اخلاص کی زیادتی کی وجہ سے ۲۷ درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۲۔ بعض علماء نے ثواب کی کمی احوال نماز کے اختلاف کی وجہ پر محمول کی کہ سری نمازوں کا ثواب پچیس درجہ اور جہری نمازوں کا ثواب ستائیس درجہ ہے۔

۳۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ظہر، عصر، مغرب تینوں نمازوں کا ثواب پچیس درجہ اور عشاء وفجر کی دونمازوں کا ثواب ستائیس ۲۷ رجہ زیادہ ہے۔ کیونکہ دو نمازوں میں مشقت زیادہ ہے۔

۴۔ بعض علماء نے فرمایا: اللہ جل جلالہ کی طرف سے امت مصطفیٰ ﷺ پر حضور نبی کریم رءوف الرحیم ﷺ کے صدقہ سے انعامات واکرامات کی بارش بڑھتی چلی گئی۔ اس لئے اول پچیس درجہ کا ذکر فرمایا پھر ستائیس درجہ ہوگیا۔

۵۔ بعض علماء نے تو بڑی ہی پر لطف بات کہی۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلی حدیث شریف میں فرمایا: کہ ایک نماز باجماعت جو ادا کی جائے اس کا ثواب ۲۷ درجہ زیادہ ہے۔ اب جو شخص پانچ نمازیں باجماعت ادا کرے گا اس کو پانچ کی بجائے ایک سو پینتیس درجہ کا ثواب عنایت فرمایا جائے گا۔ پھر ایک مہینہ کی نمازوں کا ثواب اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب کس قدر ہوگا۔

اس دوسری حدیث شریف میں جو ثواب ارشاد فرمایا گیا ہے وہ تو پہلی حدیث سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے اس حدیث شریف میں یہ ارشاد نہیں کہ پچیس درجہ کی زیادتی ہے۔ بلکہ یہ ارشاد ہے کہ پچیس درجۃ المضاعف زیادتی ہوتی ہے۔ جس کا ترجمہ دوچند اور دوگناہ ہوتا ہے۔ یعنی پچیس درجہ تک دوگنا اجر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس صورت

Marfat.com

میں ایک نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب تین کروڑ پینتیس لاکھ چون ہزار چار سو بتیس (۳۳۵۵۴۴۳۲) درجہ ہوتا ہے۔اور یہ حق سبحانہ کی رحمت سے کچھ بعید نہیں۔

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ

الٰہی !اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے ہم پر اور زیادہ کرم نوازی فرما۔

حدیث: ۳۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے کو اس حالت میں پایا کہ نماز سے پیچھے نہ رہا مگر منافق یا بیمار۔اور بیمار کی حالت یہ ہوتی ہے کہ دو شخصوں کے درمیان میں چل کر نماز کو آئے اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سنن الہدٰی کی تعلیم فرمائی۔اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے اس میں نماز پڑھنا سنن الہدٰی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی صورت میں ملے تو پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے۔جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے سنن الہدٰی مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدٰی ہے۔اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی۔جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

(رواہ مسلم وابو داوٗد والنسائی وابن ماجہ)

حدیث: ۴۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے کامل وضو کیا پھر نماز فرض کے لئے چلا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی اس کے

Marfat.com

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (رواہ النسائی)

حدیث: ۵۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن باجماعت نماز ادا کرے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ایک نار سے دوسری نفاق سے۔

(رواہ الترمذی)

تکبیر اولیٰ کا ثواب

حدیث: ۶۔ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چالیس اونٹ اور چالیس غلام چوری ہو گئے۔حضور اقدس ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہیں غمزدہ پایا۔آپ ﷺ نے غمزدہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی کہ پریشانی کی کیا وجہ ہے۔؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی چوری کا واقعہ عرض کیا۔یہ سن کر حضور ﷺ متعجب ہوئے اور ارشاد فرمایا۔میں نے خیال کیا تھا کہ شاید ابوبکر صدیق کی تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی اس کا غم ہے۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا تکبیر اولیٰ کا فوت ہونا اتنا بڑا ہے۔آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا: کہ اگر کسی کے اتنے اونٹ ہوں جن سے ساری زمین بھر جائے اور وہ سب مر جائیں تو اتنا افسوس ان کا نہیں ہونا چاہیے جتنا تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے کا ہونا چاہیے۔ (نزھة المجالس)

حدیث: ۷۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت سے پڑھے کہ عشاء کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔(رواہ ابن ماجه)

حدیث: ۸_۹_عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: رَاَیْتُ رَبِّیْ (عزوجل) فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فرمایا: یامحمد ملائے اعلیٰ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟

میں نے عرض کیا: اَنْتَ اَعْلَمُ یَااَللّٰہ! اے اللہ تو ہی خوب جانتا ہے۔فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنا ید قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ (بے کینہ) میں پائی تو میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

(رواہ الدارمی)

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یامحمد! میں نے عرض کی: لبیک وسعدیک۔فرمایا تمہیں معلوم ہے ملائے اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں درجات اور کفارات میں، جماعتوں کی طرف چلنے، مسجد میں نماز کے بعد بیٹھ رہنے کے ثواب میں اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے میں۔تو جس نے ان اعمال پر محافظت کی، خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔اور فرمایا: یامحمد! جب تم نماز پڑھو تو یہ کہہ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ فَاِذا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْن۔فرمایا سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔

(رواہ الترمذی)

Marfat.com

تشریح: معلوم ہوا ہمارے پیارے نبی کریم رءوف الرحیم ﷺ نے اس دنیا کے اند رہی ان ظاہری آنکھوں سے اپنے رب کا دیدار کیا ہے اور یہ وہ عظمت ہے اور فضیلت ہے جو کہ حضور اقدس ﷺ کے سوا کسی اور کو نہ ملی۔ ہم فرشتہ اور جن کو نہیں دیکھ سکتے۔ نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے تو خداوند کریم کو دیکھا اور جی بھر کے دیکھا۔ اسکے باوجود اگر کوئی ہمسری کا دعویٰ کرے تو اس سے بڑھ کر احمق کون ہوگا؟

اور دوسرا معلوم ہوا کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کا علم غیب حضور انور ﷺ کو حاصل ہے اسی حدیث شریف میں فرمان عالیشان ہے۔ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے۔ سب کچھ میں نے جان لیا پہچان لیا۔ (ما) میں ہر چیز کا بیان آ گیا۔ درخت کا پتہ پتہ، کائنات کا ذرہ ذرہ، پانی کا قطرہ قطرہ کا علم حضور ﷺ کو حاصل ہے۔ اسکے باوجود اگر کوئی سر پھرا یہ کہے کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، جیسا کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے ص ۵۱ پر لکھا ہے۔

دعا ہے امت مصطفیٰ کو اللہ تعالیٰ شان مصطفیٰ ﷺ پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے گستاخان رسول کو اللہ تعالیٰ مقام مصطفیٰ پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وسلم

Marfat.com

حدیث: ۱۰۔۱۱۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور آقائے نامدار ﷺ کو صبح کی نماز میں تشریف لانے میں دیر ہوگئی۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم آفتاب کو دیکھیں کہ حضور اقدس ﷺ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی۔ سلام پھیر کر بلند آواز سے ارشاد فرمایا: سب اپنی اپنی جگہ رہو۔ میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے مجھے صبح کی نماز میں آنے سے روکا۔ پھر ارشاد فرمایا: میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اونگھا (اس کے بعد اسی کی مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دست قدرت رکھنے سے اس کی خنکی میں نے اپنے سینے میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے مجھے فرمایا۔ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: جماعت کی طرف چلنا، مساجد میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا اسکے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

حدیث: ۱۲۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب عطا فرمائے گا۔ اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (رواہ ابو داوٗد و النسائی)

حدیث: ۱۳۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز میں عثمان بن ابی حثم

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کو غیر موجود پایا بازار میں تشریف لے گئے راستہ میں سلیمان کا گھر تھا۔ ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے ان سے پوچھا۔ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو غیر حاضر پایا ہے۔ کیا وجہ ہے؟ جواباً عرض کیا: رات دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر نیند آ گئی سو گئے۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ صبح کی نماز میں جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ رات کو قیام کروں۔

حدیث: ۱۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ فرمایا کوئی صاحب ان پر صدقہ کریں۔ (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تا کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ (رواہ ابو داوٗد)

تشریح: بدقسمتی سے اول تو اکثر لوگ نمازی نہیں۔ اگر نمازی ہیں تو جماعت کا اہتمام نہیں۔ اگر جماعت کا اہتمام ہے تو تکبیر اولیٰ کا احساس نہیں۔ اگر تکبیر اُولیٰ کا احساس ہے تو صف بندی کا احترام نہیں۔ مسلمانوں کی اس بے حسی اور حالت زار پہ افسوس صد افسوس ہے۔

صف بندی کا ثواب

حدیث: ۱۵۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا۔ (رواہ ابو داوٗد والنسائی)

حدیث: ۱۶۔سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں صف کو اس طرح باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (رواہ مسلم وابو داوٗد والنسائی وابن ماجہ)

حدیث: ۱۷۔حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صف باندھتے ہیں۔ (رواہ احمد وابن ماجہ)

حدیث: ۱۸۔۱۹۔حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صف میں کشادگی کو بند کریگا اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کریگا۔ (ابن ماجہ)

حدیث: ۲۰۔طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے۔کہ اس کے لئے جنت میں اللہ تعالیٰ اسکے بدلے گھر بنائے گا۔

Marfat.com

حدیث: ۲۱۔انہیں سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لئے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کردے۔

(رواہ ابو داوٗد)

صف اول کی فضیلت

حدیث: ۲۲۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے:اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا فضیلت ہے اور بغیر قرعہ ڈالے نہ پائیں گے تو اس میں قرعہ اندازی کرتے۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث: ۲۳۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔لوگوں نے عرض کیا اور دوسری صف پر؟ فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔لوگوں نے عرض کی: اور دوسری صف پر؟ پھر فرمایا:اور دوسری صف پر۔اور ارشاد فرمایا:صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان کھڑا ہوتا ہے۔

(رواہ احمد والطبرانی)

حدیث: ۲۴۔انہیں سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: مردوں کی سب صفوں میں بہتر صف اول ہے اور سب سے کم تر پچھلی (رواہ مسلم وابو داوٗد والترمذی)

Marfat.com

حدیث: ۲۵،۲۶۔حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مؤخر کر کے آگ میں داخل کر دے۔اس حدیث کو ابوداؤ داور ابن ماجہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت

حدیث: ۲۷۔حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (رواہ ابو داوٗد وابن ماجه)

صف کے بائیں جانب کو بھرنے کیلئے کھڑے ہونے کی فضیلت

حدیث: ۲۸۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرتے ہیں کہ ادھر لوگ کم ہیں اسے دونا ثواب ہے۔ (رواہ الطبرانی)

صفوں کی ترتیب

حدیث: ۲۹۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: اگلی صف کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہے۔اگر کچھ کمی ہے تو پچھلی

Marfat.com

صف میں کھڑے ہو جاؤ۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث: ۳۰۔ حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے عقلمند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جوان کے قریب ہوں۔ (ارشاد گرامی کو تین مرتبہ دہرایا) اور فرمایا: بازاروں کی چیخ و پکار سے بچو۔

(رواہ مسلم)

جماعت سے نماز نہ پڑھنے کے نقصانات اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی

حدیث: ۳۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اگر جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے (یعنی جماعت کیساتھ نماز پڑھنے والے) کیلئے کیا (ثواب) ہے تو گھسیٹتا ہوا حاضر ہوتا۔

(طبرانی شریف)

حدیث: ۳۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں حاضر ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ دونوں منافقین پر بھاری ہیں۔ اگر جانتے کہ ان میں کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے۔ اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی مثل ہے۔ اگر جانتے کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے۔ فرمایا: مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ

اچھی ہے۔اور جس قدر زیادہ ہوں گے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوں گے۔

(رواہ ابو داوٗد والنسائی واحمد)

حدیث: ۳۳۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشاء وفجر ہے۔اگر جانتے کہ اس میں کیا اجروثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے آتے۔اور بے شک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ نماز پڑھائے تو میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو لے جاؤں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس جاؤں جو نماز میں نہیں آتے اور ان کے گھر آگ سے جلادوں۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سے روایت کی فرماتے ہیں ﷺ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشاء قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو گھروں میں ہیں جماعت میں شامل نہیں ہوئے انہیں آگ سے جلادیں۔

(متفق علیہ)

تشریح:۔ باوجود اس کے کہ حضور ﷺ اپنی امت پر کتنے شفیق اور مہربان ہیں کہ ارشاد خداوندی ہے۔عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ.

تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر گراں گزرتا ہے وہ بہت چاہنے والے ہیں تمہاری بھلائی کو۔ایمان والوں پر نہایت مہربان بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔

اور کسی شخص پر ادنیٰ سی تکلیف بھی گوارا نہیں۔اس کے باوجود یہ فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں کے متعلق میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ یہ جماعت کے تارکین پر حضور ﷺ کا غصہ اور ناراضگی ہے تو جس پر حضور اقدس ﷺ ناراض ہوئے اس کا کہاں ٹھکانہ ہے؟

حدیث: ۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں نماز پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔ (رواہ ابو داؤد وابن ماجه)

حدیث: ۳۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا سراسر ظلم ہے، اور کفر ہے، اور نفاق ہے اس شخص کا فعل جو اللہ کے منادی (یعنی مؤذن) کی آواز کو سنے اور نماز کو نہ جائے۔

(رواہ احمد والطبرلنی کذافی الترغیب)

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا

تشریح: کتنی سخت ڈانٹ اور وعید ہے اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لئے جو بے کسی شرعی عذر کے جان بوجھ کر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کے اس فعل کو ظلم، کفر اور نفاق فرمایا گیا ہے۔ اس سے عبرت پکڑیں وہ لوگ جو اپنے گھروں کو مسجد بناتے ہیں اور مساجد کی غیر آبادی کا سبب بنتے ہیں۔

حدیث: ۳۶۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں۔ وہاں جماعت نہ ہوتی ہو تو ان پر

Marfat.com

شیطان مسلط ہوجاتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ضرور سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔(رواہ احمد وابو داوٗد والنسائی)

حدیث: ۳۷۔حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مدینہ میں موذی جانور بہت ہیں اور میں نابینا ہوں۔تو کیا مجھے رخصت ہے کہ نماز گھر پر پڑھ لوں؟ فرمایا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنتے ہو عرض کیا سنتا ہوں فرمایا حاضر ہو۔ (رواہ ابو داوٗد ونسائی)

تشریح: اس حدیث سے عبرت پکڑیں وہ لوگ اور جاہل صوفی جو اپنے وظیفوں اور نفلوں پر زور دیتے ہیں مگر جماعت کی پرواہ نہیں کرتے۔ جب اندھے کو رخصت نہیں تو انکھیارے کو رخصت کیسے مل سکتی ہے۔ اور وہ نابینا جو نہ خود جا سکتا ہو اور نہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً درندوں کا خطرہ ہو تو اسے رخصت ہے۔ مگر حضور اقدس ﷺ نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ تاکہ دوسرے لوگ سبق حاصل کریں جو بلا عذر گھر پر پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ سے دین کی سمجھ عطا فرمائے۔

حدیث: ۳۸۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نوافل پڑھتا ہے۔ مگر جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا۔(اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

(رواہ الترمذی)

حدیث: ۳۹۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جو شخص اذان کی آواز سنے

اور جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کان پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیے جائیں تو بہتر ہے۔

حدیث: ۴۰۔حدیث شریف میں وارد ہے کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(۱) اس شخص پر جس سے نمازی کسی معقول اور شرعی عذر کی وجہ سے ناراض ہوں اور وہ امامت کرے۔

(۲) وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔

(۳) اس شخص پر جو اذان سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

جماعت کیلئے مسجد میں حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری

حضور نبی پاک صاحب لولاک فخر موجودات سرور کائنات روح کائنات جان کائنات امام الاولین والآخرین افضل العالمین اعلم العالمین امام المرسلین ختم المرسلین نبی محترم شفیع معظم نور مجسم فخر آدم و بنی آدم حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ امامت خود فرمایا کرتے تھے۔صحابہ کرام کی عظیم جماعت حضور اقدس ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتی اور حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام کی حاضری اور غیر حاضری ملاحظہ فرماتے اگر کوئی صحابی جماعت میں نہ آتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ دریافت فرماتے اگر پتہ چلتا کہ وہ بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کے لئے تشریف لے جاتے۔جمعہ اور عیدین کے خطبے خود ارشاد فرماتے۔آگے اور پیچھے یکساں دیکھتے۔

حدیث شریف میں ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ مجھ سے پہلے رکوع سجود نہ کیا کرو کیونکہ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ۔ میں آگے اور پیچھے یکساں دیکھتا ہوں۔ (رواہ مسلم)

حضور انور ﷺ کے چار مؤذن تھے۔ حضرت بلال حبشی، حضرت ابن ام مکتوم، حضرت اومحذورہ، حضرت سعد قرظ رضی اللہ عنہم۔ ان میں سے مشہور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی اذان عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوتی۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنا نائب امام کوئی نہیں مقرر کر رکھا تھا کہ خود حجرہ میں تشریف فرما رہیں اور نائب امام صاحب نمازیں پڑھاتے رہیں۔ جیسے آج کل ہے کہ جو مشائخ اور بڑے علماء ہوتے ہیں وہ نماز پڑھانا اپنی توہین سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پنجگانہ نماز پڑھانا تو چھوٹے اماموں چھوٹے مولویوں کا کام ہے۔ اگر حضور اقدس ﷺ کسی جنگی مہم پر باہر تشریف لے جاتے تو اپنا خلیفہ مقرر کر کے جاتے۔ فریضہ نماز کے بعد سے لے کر ایام المرض تک خود امامت فرمائی۔

۲۹ صفر ۱۱ھ بمطابق مئی ۶۳۲ء مرض وفات کا آغاز ہوا۔ بیماری میں ۱۱ یوم مسجد میں تشریف لا کر خود نماز پڑھاتے رہے۔ بیماری کی شدت مگر اس کے باوجود مسجد میں آ کر نماز پڑھنی پڑھانی تعلیم امت کی خاطر، اس طریقہ کار پر قربان جائیں۔

پنجشنبہ یعنی بروز جمعرات ۳ ربیع الاول کی مغرب تک سب نمازیں خود پڑھائی تھیں۔ نماز مغرب میں سورۃ مرسلات کی تلاوت فرمائی اس سورۃ کی آخری آیت۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ پڑھی۔ جس میں قرآن پاک کی جلالت شان کا ذکر ہے۔

پنجشنبہ بروز جمعرات ۳ ربیع الاول نماز عشاء کے لئے حضور انور ﷺ نے تین

دفعہ مسجد میں جانے کا ارادہ فرمایا۔ ہر دفعہ وضو کے لئے بیٹھتے بے ہوشی طاری ہو جاتی۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کملی والے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی۔

یہ اشارہ ہے اس طرف کہ حضور سرور عالم ﷺ کے انتقال پر ملال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین خلیفہ اول ہوں گے۔ رحلت مبارک سے ایک دو یوم قبل ہفتہ یا اتوار کی رات کا ذکر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں ظہر کی جماعت ہو رہی تھی کہ حضور نبی پاک سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات حضرت عباس اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہما کے کندھوں پر سہارا دیئے جماعت میں تشریف لائے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور اقدس ﷺ نے اشارہ فرمایا پیچھے مت ہٹو۔ پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر بیٹھ کر نماز میں داخل ہو گئے۔ اب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو امام الانبیاء محمد مصطفٰی ﷺ کی اقتداء کرتے تھے اور باقی سب لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔ (صحیحین)

فائدہ: اس روایت سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو صحت مند ہونے اور دین کے علمبردار ہونے کے باوجود جماعت کی پرواہ نہیں کرتے وہ دیکھیں کہ حضور ﷺ معصوم، محبوب اور مطلوب ہونے کے باوجود کس قدر جماعت کا اہتمام فرما رہے ہیں کہ صحابہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں تشریف لا رہے ہیں۔ یہ تعلیم امت کے لئے ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی آمد پر سابقہ امام کی امامت منسوخ جبکہ اور کسی کے لئے یہ قاعدہ نہیں۔

Marfat.com

صحابہ کرام علیہم الرضوان بزرگان دین وسلف صالحین علیہم الرحمۃ کی نماز اور جماعت کیلئے پابندی

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان نماز اور جماعت کا خاص اہتمام کرتے۔ ہر نماز مسجد میں جا کر امام المرسلین ختم المرسلین ﷺ کی اقتداء میں ادا کرتے۔

☆ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے ہیں انہیں قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوش خبری سنا دو۔ یعنی دنیا کے اندھیروں کی مشقت کا بدلہ اور قدر اس وقت معلوم ہوگی جب ایک چمکتا ہوا نور اور آفتاب سے زیادہ روشنی ان کے ساتھ ہوگی۔

☆ **حدیث شریف** میں ہے کہ قیامت کے دن نمازی نور کے منبروں پر بے فکر مسند نشین ہوں گے۔ اور لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔

☆ **حدیث شریف** میں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری حضور اقدس ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص کو دیکھو مسجد کا عادی ہے۔ (مسجد میں آتا جاتا ہے) اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اسکے بعد فرمایا: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ الخ ۔ یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی کہ مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے۔

☆ **حدیث شریف** میں ہے کہ جو مسجد سے الفت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے الفت رکھتا ہے۔

Marfat.com

☆فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دن ہر شخص پریشان حال ہوگا۔سورج نہایت تیزی سے ہوگا۔سات آدمی ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے۔ان میں ایک وہ شخص ہوگا جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا رہتا ہے کہ جونہی کسی ضرورت کے لئے مسجد سے باہر جائے پھر مسجد میں واپس جانے کا خواہش مند ہو۔

☆فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان کا ثواب معلوم ہوجائے لوگ لڑائی کر کے حاصل کریں۔ایک اذان کہنا،دوسرے جماعت کی نمازوں کے لئے دوپہر کے وقت جانا،تیسرے پہلی صف میں نماز پڑھنا۔

☆فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشقت کے وقت وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنا یہ عمل گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

☆فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے پڑوسی کہاں ہیں؟فرشتے عرض کریں گے یا اللہ! آپ کے پڑوسی کون ہیں؟ارشاد ہوگا مسجدوں کو آباد کرنے والے۔

☆فرمایا حضور نور مجسم ﷺ نے جو شخص جتنا زیادہ مسجد سے دور ہوگا اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔اس کی یہی وجہ ہے کہ ہر ہر قدم پر اجر وثواب ہے تو جتنے قدم زیادہ ہوں گے اسی قدر ثواب بھی زیادہ ہوگا۔اسی وجہ سے بعض صحابہ کرام مسجد کی طرف جانے کے لئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے۔تاکہ قدم زیادہ بن جائیں۔سبحان اللہ! الٰہی صحابہ کرام کا جذبہ عطا فرما۔

خلفائے راشدین کی طرف دیکھئے کہ مسجد میں اور نماز ادا کرنے کی حالت میں ان پر قاتلانہ حملے ہوئے اور انہوں نے جام شہادت نوش فرمائے۔

Marfat.com

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ تکبیر سے پہلے فرمایا کرتے صفیں سیدھی کرلو ایک دفعہ جب آپ نے یہ حکم فرمایا تو یہ سن کر ابولؤلؤ صف میں بالکل مقابل آ کھڑا ہوا۔ اور آپ کے شانے اور پہلو پر خنجر سے دو وار کئے جس سے آپ گر پڑے۔ اس کے بعد اس نے اور نمازیوں پر حملہ کیا اور تیرہ افراد کو زخمی کر دیا۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ تاریخ شہادت ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ بروز چہار شنبہ یعنی بدھ آپ کی عمر شریف ۶۳ سال تھی۔

ذوالنورین حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تلاوت کے دوران شہید کئے گئے۔ جس مبارک ہاتھ سے آپ نے قرآن جمع فرمایا وہ ہاتھ پہلے کٹا۔ اور خون کے قطرے آیت بالشان فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پر گرے۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ ۱۹ ماہ رمضان نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ اذان فجر سے فارغ ہوئے۔ مسجد کے اندر قدم رکھا تو ابن ملجم کے ساتھی شبیب نے تلوار کا وار کیا اور دوسرے نے بھی تلوار کا وار کیا۔ دونوں وا ناکام گئے۔ اور وہ دونوں بھاگ گئے۔ آپ اندرون مسجد تشریف لے گئے۔ سنت فجر نیت کی۔ نماز میں مشغول تھے کہ دشمن ابن ملجم نے تلوار کا وار کیا۔ اسی کاری زخم سے آ

Marfat.com

نے ۲۱ رمضان کو جام شہادت نوش فرمایا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت چھوٹ گئی تو بڑے پریشان ہوئے اور ایک لاکھ کی زمین صدقہ کی۔ اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ حمدا کثیرا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا دستور تھا کہ جس دن کوئی جماعت چھوٹ جاتی اس ایک جماعت کے چھوٹ جانے کے بدلے روزہ رکھتے اور رات عبادت میں گزار دیتے۔

(نزهة المجالس ، کیمیائے سعادت)

☆ حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نماز با جماعت ادا نہ کر سکا تو ابو اسحاق بخاری نے میری تعزیت کی۔ یعنی افسوس ہے کہ آپ کی جماعت فوت ہوگئی۔ پھر آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ میرا بیٹا فوت ہو جاتا تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ تعزیت کے لئے آتے۔ مگر افسوس کہ دنیا داروں کے نزدیک دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت سے آسان ہے۔ (ضیاء العلوم)

☆ محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ عالم دین ہیں۔ یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ ایک سو تین سال عمر پائی ہے۔ آخر عمر تک دو سو رکعات نفل روزانہ پڑھتے رہے۔ فرماتے ہیں چالیس سال تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ صرف ایک مرتبہ جس روز میری والدہ کا انتقال ہوا۔ جنازہ کی مشغولیت کی وجہ سے ایک تکبیر اولیٰ فوت ہوئی۔ (فوائد البهيه)

یہ بھی فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک نمازِ با جماعت ادا نہ کر سکا تو اس ایک کے

Marfat.com

بدلے میں پچیس نمازیں پڑھیں اس خیال سے کہ جماعت کی نماز کا ثواب دوسری نماز سے پچیس درجہ زیادہ ہے۔اس ایک نماز کو پچیس دفعہ پڑھا تا کہ ثواب پورا ہو جائے۔تو خواب میں کوئی کہنے والا کہتا ہے۔اے محمد! پچیس دفعہ نماز پڑھ لی لیکن ملائکہ کی آمین کا کیا ہوگا؟ یعنی جب جماعت ہوتی ہے تو سورہ فاتحہ کے بعد امام کہتا ہے آمین۔ملائکہ بھی کہتے ہیں آمین۔تو فرمایا جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوئی۔(آواز میں اخلاص میں) اسکے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

مزید برآں

علما فرماتے ہیں اس واقعہ میں محمد بن سماعہ کو جماعت نہ ملنے کا جو احساس اور افسوس ہے اس طرف اشارہ ہے جس احساس کی وجہ سے انہوں نے پچیس نمازیں پڑھ دیں۔جہاں تک کلی طور پر جماعت کی نماز کے ثواب کا تعلق ہے۔اگر ایک ہزار بار بھی وہ نماز پڑھ لی جائے تو جماعت والی نماز کے برابر ثواب نہیں ہوسکتا۔(واللہ و رسولہ اعلم بالصواب)

☆ بصرہ کا ایک عابد لکڑیاں خریدنے گیا۔اس کو وہاں ایک تھیلی ملی جس پر لکھا تھا اس میں سو دینار ہیں۔اتنے میں تکبیر اولیٰ کی آواز سنی تھیلی کو چھوڑا مسجد میں پہنچا۔نماز باجماعت پڑھی اس جماعت کی برکت کا ظہور اس طرح ہوا کہ پھر بازار میں گیا۔وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا خریدا۔گھر پہنچ کر لکڑیاں کھولیں تو ان میں وہ تھیلی موجود تھی جس میں سو دینار تھا۔ (نزهة المجالس جلد:۱)

☆ حضرت عارف باللہ ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جماعت کو چھوٹ

Marfat.com

جانا کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے کہ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو جماعت کی نعمت ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔ (نزهته المجالس)

☆ حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ مسجد میں ایسے وقت پہنچے جبکہ لوگ نماز پڑھ کر جا چکے تھے۔ آپ نے جماعت کے چھوٹ جانے پر افسوس کرتے ہوئے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا: نماز با جماعت میرے لئے عراق کی ولایت سے زیادہ محبوب ہے۔ (احیاء العلوم)

فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

عن عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنه قال رسول الله ﷺ من شهد العشاء فی جماعة کان له قیام نصف لیلة و من صلی العشاء والفجر فی جماعة کان له کقیام لیلة. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو عشاء کی نماز با جماعت پڑھے اس کو نصف رات کا ثواب ہے اور جو عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھے اس کیلئے پوری رات کا ثواب ہے۔

Marfat.com

جنت میں مکان اپنا بناتے ہیں نمازی
مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی
معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی
سجدے کیلئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
خدمت کے لئے حوریں سکونت کیلئے خلد
جامے میں پھولے نہیں سماتے ہیں نمازی
کہتا ہے یہ دروازے پر داروغۂ جنت
ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے
پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
ظہر وسحروعصر کو مغرب عشاء کو
اللہ جل شانہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
سجدہ کا نشان چاند سا روشن ہے جس پر
حورانِ بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی
ڈرتے ہیں قضا ہونے سے مٹتے ہیں ادا پر
جان اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی
حوران جناں کہتی ہیں اکبر سے کہ سرکار
لو تم بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی
سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو
کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو

Marfat.com

فقہی مسائل متعلقہ جماعت

مسئلہ: ۔عاقل وبالغ، آزاداور قدرت رکھنے والے پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگاراور مستحق سزا ہے۔اور کئی بار ترک کرے تو فاسق، مردود الشہادت اوراس کو سخت سزادی جائے گی۔اگر پڑوسیوں نے خاموشی اختیار کی تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (ردالمحتار،بہار شریعت)

جماعت شرط، سنت، مستحب اور مکروہ کہاں کہاں ہے؟

۱۔جمعہ عیدین میں جماعت شرط ہے۔

۲۔تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ محلّہ کے سب لوگوں نے جماعت ترک کی تو سب گنہگار ہوئے اوراگر کچھ لوگوں نے جماعت قائم کرلی تو باقیوں سے جماعت ساقط ہوگئی۔

۳۔ماہ رمضان شریف کے وتر میں جماعت مستحب ہے۔

۴۔سورج گہن میں جماعت سنت ہے۔

۵۔چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ ہے۔

۶۔نوافل اورعلاوہ ماہ رمضان وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہوتو مکروہ ہے۔

سوال: تداعی کے کیا معنی ہے؟

جواب: تداعی کے معنی یہ ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔یعنی نوافل کے اور ماہ رمضان کے علاوہ وتر کی باقاعدہ اہتمام شان سے جماعت کرانا۔(ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ: ۔جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو وضو میں تین تین بار اعضاء دھونے سے بہتر ہے۔اور تین تین بار اعضاء دھونا تکبیر اولیٰ پانے سے بہتر ہے۔

یعنی وضو میں تین تین بار اعضاء دھوتا ہے تو رکعت جاتی ہے۔تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار اعضاء کو نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے۔اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی۔مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی۔تو اعضاء کو تین تین بار دھوئے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔جس کی جماعت جاتی رہی اس پر واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کرے،ہاں مستحب ہے۔البتہ مسجد حرم شریف کی جماعت نہ مل سکی تو دوسری مسجد کی جماعت تلاش کرنی مستحب بھی نہیں۔ (درمختار)

ترک جماعت کے اعذار

(جماعت میں حاضر نہ ہونے کے عذروں کا بیان)

۱۔ مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔یعنی ناقابل برداشت تکلیف ہو۔

۲۔ اپاہج ہو۔

۳۔ اس کا پاؤں کٹا ہو۔

۴۔ وہ فالج زدہ ہو۔

۵۔ اتنا بوڑھا ہو کہ مسجد تک جانے سے بھی عاجز ہو۔

۶۔ اندھا۔اگرچہ اس کے لئے ایسا ساتھی ہو جو مسجد تک پہنچادے۔

۷۔ سخت بارش ہو۔

۸۔ سخت تاریکی ہو۔

۹۔ سخت سردی ہو۔

۱۰۔ کیچڑ ہو۔

۱۱۔ سخت آندھی ہو۔

۱۲۔ مال یا کھانے کے تلف ہو جانے کا خطرہ ہو۔

۱۳۔ قرض خواہ کا خوف ہو۔

۱۴۔ ظالم کا خوف ہو۔

۱۵۔ پاخانہ کا زور ہو۔

۱۶۔ پیشاب کا زور ہو۔

۱۷۔ ریح (ہوا) کی حاجت شدید ہو تو پاخانہ پیشاب ہوا سے فارغ ہو کر وضو کر لے اور جماعت میں داخل ہو۔

۱۸۔ کھانا حاضر ہے اور دل کھانے کا مشتاق ہے۔ پہلے کھانا کھا لے پھر جماعت میں حاضر ہوتا کہ جماعت میں یہ ہی نہ سوچتا رہے کہ کھانا کیسا ہے؟ کیا ہے؟

۱۹۔ قافلے کے چلے جانے کا اندیشہ ہو۔

۲۰۔ خود مریض نہیں۔ لیکن مریض کی تیمارداری کے لئے حاضر ہے کہ اس کے جانے سے مریض کو تکلیف ہو گی اور گھبرائے گا۔

نوٹ: یہ سب جماعت میں حاضر نہ ہونے کے عذر ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے جماعت میں شریک نہ ہو تو شریعت کی طرف سے مؤاخذہ نہیں۔

مسئلہ: ۔ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا۔ ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے یا وہ

Marfat.com

مقتدی خود پیچھے ہٹ جائے یا آنے والے نے اسکو کھینچا خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ جو ہو سکے کرے۔ اور سب ممکن ہیں۔ مگر مقتدی جب کہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے۔ اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا افضل ہے۔ اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے تو نماز فاسد ہوگئی اگر حکم شرع بجالاتے ہوئے امام آگے بڑھا مقتدی پیچھے ہٹا تو ٹھیک ہے۔ (درمختار)

صفوں کی ترتیب

مسئلہ: ۔مرد، بچے، خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یوں ہوگی۔ پہلی صف مردوں کی، پھر بچوں کی، پھر خنثیٰ کی اور پھر عورتوں کی۔ اگر اکیلا بچہ ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (درمختار، بہار شریعت)

مسئلہ: ۔صفیں مل کر کھڑی ہونی چاہیے ان میں کشادگی نہیں ہونی چاہیے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔مردوں کی صف جو امام کے قریب ہے افضل اور دوسری تیسری سے افضل ہے علیٰ ہذا القیاس مقتدی کیلئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام کے قریب ہو۔ اور دونوں طرف برابر ہوں تو داہنی افضل ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

مسئلہ: ۔پنجگانہ نماز کے لئے پہلی صف افضل ہے۔ اور جنازہ میں اس کے برعکس ہے۔ یعنی پچھلی صف افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔امام کو دو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ۔صحن میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتداء کرنی مکروہ ہے۔ یونہی صف میں

Marfat.com

جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (درمختار)

نماز باجماعت کے دوران عورت اگر مرد کے محاذی ہوتو مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی ۱۲ شرائط کے تحت

۱۔ عورت کا قابل شہوت ہونا یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے عمر کی قید نہیں۔

۲۔ رکوع سجود والی نماز میں مطلق نماز کا ہونا۔ خواہ کوئی بھی نماز ہو۔

۳۔ تحریمہ میں اشتراک ہونا۔

۴۔ ادا میں اشتراک ہونا یعنی عورت نے اس کی اقتداء کی ہو یا دونوں نے مل کر کسی کی اقتدا کی ہو۔

۵۔ یہ مقابلہ ایک رکن یا ایک رکن سے زیادہ مقدار میں رہا ہو۔

۶۔ جگہ ایک ہونا۔

۷۔ ایک انگلی کے برابر موٹی اور ایک ہاتھ سے اونچی کسی چیز کی آڑ نہ ہونا۔

۸۔ مرد نے پیچھے ہٹنے کا اشارہ نہ کیا ہو۔

۹۔ ایک ہی جہت کی طرف متوجہ ہونا۔

۱۰۔ عورت کا عاقلہ ہونا کہ مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

۱۱۔ امام نے عورتوں کی امامت کی نیت کی ہو۔

۱۲۔ مرد کا عاقل و بالغ ہونا۔

Marfat.com

مقتدی کی اقسام

مقتدی کی چار قسمیں ہیں۔(۱) مدرک (۲) لاحق (۳) مسبوق (۴) لاحق مسبوق

مدرک: اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ نماز پڑھی اگر چہ اول رکعت میں رکوع میں شامل ہوا ہو۔

لاحق: وہ ہے کہ اس نے امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی۔مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں رہ گئیں یا بعض فوت ہوئیں خواہ کسی عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود نہ کرنے پایا۔

یا نماز میں اسے حدث ہو گیا۔

یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی۔

یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی۔

خواہ بلا عذر جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا، تو ان سب صورتوں میں امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی ہوگی امام کی تیسری رکعت اس کی دوسری ہوگی امام کی چوتھی رکعت اس کی تیسری ہوگی اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مسبوق: وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا۔اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مسبوق: وہ ہے جس کو شروع کی رکعتیں نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مدرک کے احکام

مسئلہ: ۔مدرک مقتدی امام کی متابعت میں نماز ادا کرے گا۔تکبیرات تسبیحات ادا کرے گا۔امام رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا جب کہ مدرک مقتدی ربنا لک الحمد کہے گا۔اور مدرک مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔ (عامہ کتب)

لاحق کے احکام

مسئلہ: ۔لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا تو اس میں نہ قراءت کرے گا نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا۔لاحق اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا۔یہ نہیں کہ امام کے ساتھ پڑھے پھر جب امام فارغ ہو تو اپنی پڑھے مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کر کے آیا تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو قعدہ میں شریک نہ ہوگا بلکہ جہاں سے نماز باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے۔اس کے بعد امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو گیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی فوت شدہ پڑھے تو ہو گئی مگر گنہگار رہوا۔اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اس کا فرض متغیر ہوگا۔

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: ۔تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا تو اسے حکم ہے کہ تیسری رکعت بلا قراءت پڑھے۔پھر اگر امام کو چوتھی میں پالے تو ساتھ ہو لے ورنہ اسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اگر ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھی پھر بعد اس کے تیسری پڑھی تو ہو گئی

Marfat.com

مگر گنہگار ہوا۔

تنبیہ: بہت لوگ اس سے آگاہ نہیں ہیں کہ امام مسافر جس کی اقتدا میں مقتدی مقیم نماز پڑھے تو امام کے فارغ ہونے کے بعد بقیہ نماز میں مقتدی نہ قراءت کرے گا نہ سہو پڑ جانے کی صورت میں سجدہ کرے گا۔ بلکہ اتنی دیر تک کھڑا رہے کہ جتنی دیر ایک رکعت ادا کرنے میں لگتی ہے۔

مسبوق کے احکام

مسئلہ: ۔مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق سے مختلف ہیں۔یعنی جب بھی جماعت میں آکر شامل ہوا امام کے ساتھ ہو لے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ نماز پڑھے اور اپنی فوت شدہ نماز کی رکعتوں میں قراءت کرے گا۔اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو بھی ادا کرے گا۔اور نیت اقامت سے فرض بھی متغیر ہوگا۔

(ردالمحتار)

مسئلہ: ۔مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی۔اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا۔یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو رکوع نہ ملتا۔یا امام قعدہ میں تھا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت میں ثنا تعوذ اور تسمیہ پہلے پڑھے پھر قراءت۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: ۔مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کہے۔پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔مسبوق نے اگر امام کو رکوع سجود میں پایا جب یونہی کرے یعنی سیدھے

Marfat.com

کھڑے ہونے کی صورت میں تکبیر تحریمہ کہے۔ پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع یا سجدہ میں جائے اگر صرف تکبیر تحریمہ کہتا ہوا ہی رکوع یا سجدہ میں گیا تو نماز نہ ہوگی۔

نوٹ:۔ یہ غلطی اکثر نمازیوں میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً امام رکوع میں ہے رکعت پانے کے لالچ میں بھاگے بھاگے آئیں گے۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلے جائیں گے۔ حالانکہ تحریمہ کے بعد قیام فرض ہے چاہے معمولی وقت کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اور قیام کے لئے سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

مسبوق کی رکعتوں کی ترتیب

مسئلہ:۔ مسبوق کو امام کے ساتھ جو رکعتیں ملی ہیں وہ اس کی آخری رکعتیں ہوں گی اور جو رہ گئی ہیں وہ اس کی پہلی رکعتیں سمجھی جائیں گی۔ جتنی رکعتیں رہ گئیں ہیں۔ پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی ترتیب کے مطابق ادا کرے۔ مثلاً ایک رکعت رہ گئی تو وہ اس کی پہلی ہے۔ اس میں ثنا، تعوذ، تسمیہ سورۃ فاتحہ اور ساتھ دوسری سورۃ ملائے۔ دو رہ گئی ہیں تو دوسری میں سورۃ فاتحہ اور ساتھ دوسری سورۃ اگر تین یا چار رہ گئی ہیں تو تیسری یا اس کے ساتھ چوتھی میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے۔

مسئلہ:۔ مسبوق نے امام کے فارغ ہونے کے بعد جب اپنی نماز شروع کی تو حق قراءت میں پہلی رکعت قرار دی جائے گی۔ اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں اسے ایک رکعت ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے اس کی دوسری ہے۔ لہذا ایک رکعت پوری پڑھنے کے بعد قعدہ کرے کہ حق قراءت میں وہ پہلی رکعت ہے اور حق تشہد میں دوسری رکعت ہے۔ اور

Marfat.com

دوسری کے بعد تشہد ہے۔اگر اس میں واجب یعنی فاتحہ یا سورۃ ملانا ترک کیا۔اگر عمداً ہے تو اعادہ واجب ہے۔اگر سہواً تو سجدہ سہو ہے۔پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ اور اس کے ساتھ سورۃ ملائے۔اور اب اس میں نہ بیٹھے۔پھر اس کے بعد والی جو کہ اب کی تیسری شمار ہے اس میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے ساتھ دوسری سورۃ نہ ملائے۔فاتحہ کے بعد رکوع کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز ختم کردے۔اگر دو رکعتیں ملی ہیں تو دو جاتی رہیں۔ان دونوں کو ادا کرتے وقت قراءت کرے۔ (درمختار)

مسئلہ: ۔مسبوق کو امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً نہ کھڑا ہونا چاہیے امام کے سجدہ سہو کا انتظار کرے۔ (درمختار)

وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی نہ کرے اور امام کی متابعت کرے؟

پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام اگر چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

۱۔ تکبیرات عیدین اگر امام نہ کہے تو مقتدی بھی نہ کہے۔

۲۔ قعدہ اولیٰ اگر امام نہ بیٹھے تو مقتدی بھی نہ بیٹھے۔

۳۔ سجدہ تلاوت اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے۔

۴۔ سجدہ سہو اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے۔

۵۔ قنوت اگر امام نہ پڑھے تو مقتدی بھی نہ پڑھے۔

مسئلہ: ۔امام نے قعدہ اولیٰ اگر نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی اس کے ترک میں امام کی متابعت نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ امام واپس آجائے۔اگر مقتدی کے بتانے

Marfat.com

سے واپس آ گیا تو فبہا اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی۔ بلکہ خود بھی کھڑا ہو جائے قعدہ چھوڑ دے اس کے بدلے آخر میں سجدہ سہو کرے۔

وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ امام کرے اور مقتدی امام کی متابعت نہ کرے؟

چار چیزیں وہ ہیں۔ کہ امام اگر کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

۱۔ نماز میں امام نے کوئی زائد سجدہ کیا مگر مقتدی نہ کرے۔

۲۔ تکبیرات عیدین میں امام نے زیادتی کی مگر مقتدی نہ کرے۔

۳۔ جنازہ میں امام نے پانچ تکبیریں کہیں۔ مگر مقتدی پانچویں تکبیر نہ کہے۔

۴۔ پانچویں رکعت کیلئے امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی کھڑا نہ ہو۔

وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ امام نہ کرے تو مقتدی کرے؟

وہ نو چیزیں ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی امام کی پیروی نہ کرے بلکہ بجالائے۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا۔ کہ اگر امام ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی ہاتھ اٹھائے۔

(۲) ثنا پڑھنا۔

(۳) رکوع

(۴) سجود کی تکبیرات

(۵) تسبیحات

(۶) تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ

(۷) تشہد پڑھنا

(۸) سلام پھیرنا

(۹) تکبیرات تشریق۔

(عالمگیری)

Marfat.com

نوٹ:۔ یہ چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو نہ بھی بجالائے مگر مقتدی بجالائے۔

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان از احادیث

حدیث: ۱۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث: ۲۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کو قے آئے، یا نکسیر پھوٹے، یا مذی نکلے تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے۔ بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔ (رواہ دار قطنی)

فقہی مسائل بنا کی تعریف

اور نماز میں بے وضو ہونے کا حکم

نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگر چہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے قبل ہو تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے۔ وہیں سے پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں۔ مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں اس حکم میں مرد عورت برابر ہیں۔ (بہار شریعت)

قول صحابہ کرام علیہم الرضوان۔ بنا کے مسئلہ میں بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان مثلاً حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تابعین کرام میں سے حضرت علقمہ

Marfat.com

وطاؤس وسالم بن عبداللہ وسعید بن جبیر وابراہیم بن نخعی وعطاومکحول اور سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

مسئلہ:۔ جس رکن میں حدث واقع ہو اس رکن کا اعادہ کرے۔

بنا کی شرطیں ۱۳ ہیں

اگر ان میں سے ایک بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں۔

۱۔ ایسا حدث ہو جو کہ موجب وضو ہو اور اس میں اختیار بھی نہ ہو۔

۲۔ نمازی کے بدن سے حدث کا ہونا اگر خارج سے بدن پر نجاست مانع صلوۃ آ لگے تو درست نہیں۔

۳۔ حدث کثیر الوقوع ہو۔ نادر الوقوع نہ ہو۔ جیسے بے ہوشی کہ یہ حدث نادر الوقوع ہے۔ اس پر بنا درست نہیں ہے۔

۴۔ نماز فاسد نہ ہوئی ہو۔

۵۔ چلنے کی حالت میں کوئی رکن ادا نہ کرے مثلاً جب بے وضو ہوا تو وضو کر کے واپس لوٹا تو لوٹتے وقت قراءت کرتا ہوا آیا تو بنا درست نہیں۔

۶۔ کوئی فعل نماز کے مخالف نہ کرے۔ مثلاً کھانا کھالے یا پانی پی لے یا کسی سے کلام کر بیٹھے یا کوئی فعل مانع صلوٰۃ کر بیٹھے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ تو بنا صحیح نہ ہوگی۔

۷۔ بلاضرورت کے نہ چلے۔ مثلاً وضو کے لئے قریب کا پانی چھوڑ کر دور چلا جائے اس صورت میں بنا درست نہ ہوگی۔

Marfat.com

۸۔ بلا عذر دیر نہ لگائے۔ وضو کر کے فوراً واپس لوٹے۔

۹۔ کوئی پہلا حدث ظاہر نہ ہو جائے اگر اس وقت کوئی پہلا حدث ظاہر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۰۔ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو۔

۱۱۔ مقتدی تھا تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

۱۲۔ امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہ تھا۔

۱۳۔ حدث سماوی ہو۔ یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب ہو۔ معنی بنا کا یہ ہے۔ جوڑ لگانا۔ یعنی بے وضو ہونے کے بعد وضو کرنے جائے قریب پانی سے وضو کرے۔ قریب کا پانی چھوڑ کر دور نہ جائے، آتے جاتے کسی سے کلام وغیرہ اور فعل منافی نماز نہ کرے۔ وضو کر کے واپس لوٹے نماز کے جس رکن میں حدث واقع ہوا تھا اسی سے نماز شروع کرے۔ اور نیت وغیرہ نہ کرے نہ ہی تحریمہ کہے۔

مسئلہ:۔ بے اختیار منہ بھر قے آئے تو بنا سکتا ہے۔ اور قصداً قے کی تو بنا نہیں کر سکتا ہے۔ اور بیداری میں توقف کیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہوئی یا قطرہ آ گیا تو بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ وضو کرنے میں سنن اور مستحبات کے ساتھ وضو کرے۔ البتہ اگر تین تین کی جگہ چار چار بار کوئی عضو دھویا تو نماز فاسد ہو گی، سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

نماز میں امام کا وضو ٹوٹ جائے تو اپنی جگہ دوسرے کو نائب مقرر کرے

مسئلہ:۔نماز میں امام کا وضو جاتا رہا تو ان شرائط کے تحت (کہ جن کے تحت بنا کر سکتا ہے) دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے۔اس کو استخلاف کہتے ہیں۔اگر چہ نماز جنازہ ہو۔

(درمختار ،بہار شریعت)

مسئلہ:۔جس موقع پر بنا کر سکتا ہے وہاں استخلاف صحیح ہے۔اور جہاں بنا صحیح نہیں وہاں استخلاف صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے۔اور جو امام نہیں ہو سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے۔خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔امام پہلی صف میں سے ایسے شخص کو خلیفہ بنائے جس میں ابتدا سے ہی امام ہونے کی صلاحیت موجود ہو اور خلیفہ ہونے کے مسائل جانتا ہو۔اس کو امامت کے لئے کھڑا کرے۔اور اس کو ہر ایک مقام کی علیحدہ علیحدہ ہدایت کرے۔مثلاً اگر قراءت چھوٹی ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ دے۔اور اگر ایک رکعت رہ گئی ہے تو ایک انگلی اٹھائے۔اور اگر رکوع رہ گیا ہے تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے۔اور اگر سجدہ رہ گیا ہے تو پیشانی پر۔اگر

Marfat.com

سجدہ تلاوت رہ گیا ہے تو پیشانی اور زبان پر ہاتھ رکھ دے۔ اور اگر سجدہ سہو رہ گیا ہو تو دل پر ہاتھ رکھ دے۔ اور اگر خلیفہ کو حال معلوم ہے۔ تو پھر ان اشاروں کے ساتھ ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

نوٹ:۔ نماز میں بے وضو ہونے کے بعد بنا کرنے اور خلیفہ مقرر کرنے کے دیگر مسائل فقہ کی دیگر کتب بالخصوص بہار شریعت کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

سوالات

(۱)۔ امام پر سبقت لے جانے والوں کے بارے میں دو احادیث بیان کریں؟

(۲)۔ نماز باجماعت پڑھنے کے بارے میں دو احادیث بیان کریں؟

(۳)۔ تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں دو احادیث بیان کریں؟

(٤)۔ صف بندی کے ثواب کے بارے میں دو احادیث بیان کریں؟

(٥)۔ صف اول کی فضیلت کے بارے میں دو احادیث بیان کریں؟

(٦)۔ باجماعت نماز نہ پڑھنے کے بارے دو احادیث بیان کریں؟

(۷)۔ مقتدی کتنی قسم پر ہے؟

(۸)۔ جماعت کہاں شرط ہے، کہاں سنت اور کہاں مکروہ ہے؟

(۹)۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی حیات طیبہ میں کتنی نمازوں کی امامت فرمائی؟

(۱۰)۔ وہ کیا چیزیں ہیں کہ امام کرے اور مقتدی نہ کرے؟

تلک عشرة کاملة

Marfat.com

الانسان مرکب من الخطأ والنسیان

۳۱ واں باب

زلۃ القاری

Marfat.com

زلة القاری

قراءت میں قاری کی لغزش

زلۃ القاری کے احکام کے متعلق علما کے نظریات میں کچھ اختلاف واقع ہوا ہے۔ پھران مختلف نظریات کے بموجب زلۃ القاری کے قواعد مرتب ہوئے جو کہ پیش خدمت ہیں۔

ا۔امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہ قول ہے کہ غلط قراءت سے جو لفظ پیدا ہوا اگر اس سے معنی میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

۲۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس کے برعکس ہے۔وہ معنی کی نمایاں تبدیلی یا معمولی تبدیلی سے نماز کو فاسد نہیں کہتے ان کے نزدیک ضابطہ یہ ہے کہ غلط قراءت سے جو لفظ پیدا ہوا ہے وہ قرآن پاک میں ہے یا نہیں۔اگر قرآن پاک میں موجود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوئی اگر قرآن پاک میں وہ لفظ نہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ معنی میں تبدیلی ہو یا نہ ہو۔امام ابو یوسف کے نزدیک اعراب کی غلطی کا کوئی اعتبار نہیں۔

۳۔یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ خطا یا فراموشی سے لفظ میں غلطی ہوگئی یعنی بھول کر۔لیکن اگر قصداً غلط پڑھا تو سب ائمہ کے نزدیک بالاتفاق ہر صورت میں نماز ٹوٹ جائے گی۔البتہ اگر اس سے حمد وثناء کے معنی پیدا ہوتے ہیں تو علامہ ابن امیر الحاج کے نزدیک نماز فاسد ہوگی۔

اس اختلاف کی روشنی میں چند مسائل

قاعدہ کلیہ: اس میں یہ ہے کہ اگر غلطی ایسی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے تو نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔

پہلا مسئلہ اعراب کی غلطی سے متعلق ہے۔

الف: زبر، زیر، پیش میں ایک کی بجائے دوسرے کو پڑھ دیا جائے جیسے فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ میں ذال کے نیچے زیر پڑھ دی جائے۔ یَالَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ کی ت پر پیش پڑھ دی جائے۔ یا نَعْبُدُ میں با پر زبر پڑھ دی جائے۔ اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد ا اور قصداً پڑھنا کفر ہو۔ جیسے عَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى میم پر زبر اور با پر پیش پڑھ دی جائے۔ یا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا میں اسم ذات باری تعالیٰ پر رفع اور العلماء کی عین پر زبر پڑھنا اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں ک کے نیچے زیر۔ اَلْمُصَوِّرُ کے واؤ پر زبر۔ یا وَ اِذِ ابْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ میں میم پر ضمہ اور ب پر فتحہ پڑھنا۔ ایسی اعرابی سنگین غلطیوں کے متعلق امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے ضابطہ کے مطابق تو صحیح روایت یہی ہے کہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور امام ابو یوسف رحم اللہ کے ضابطہ کے بموجب نماز فاسد نہ ہونی چاہیے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اعراب کا اعتبار نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے۔ چنانچہ متاخرین میں سے حضرات محمد بن مقاتل، محمد بن سلام اسمعیل زاہد، ابو بکر، سعید بلخی، ہندوانی بن فضل اور حلوانی علیہم الرحمۃ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب نادانستہ طور پر اعرابی غلطی ہوگئی۔ اور اگر قصداً غلط پڑھا اور معنی میں زیادہ تبدیلی واقع نہیں۔ جیسے

Marfat.com

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی میں رحمٰن کی نون پر بجائے ضمہ کے نصب پڑھنا۔اور اگر قصداً غلط اعراب پڑھا ہے اور غلطی بھی ایسی ہو جس سے معنی میں زیادہ تبدیلی واقع ہو۔یا ایسے معنی پیدا ہوں جس سے کفر لازم آئے تو ایسی صورت میں نماز کا ٹوٹ جانا بہت کم درجہ ہے۔(قصداً غلط پڑھ کر جو گناہ اس نے کمایا وہ اس کے علاوہ ہے) بہرحال فتویٰ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے قول پر ہے۔یعنی شرائط بالا کا لحاظ رکھتے ہوئے نماز فاسد نہیں۔مگر احوط (یعنی بہت احتیاط) اس میں یہ ہے کہ نماز کا اعادہ کیا جائے۔

ب: مشدد کی تخفیف: جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں ی پر تشدید نہ پڑھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن میں ب پر تشدید نہ پڑھی اور قُتِلُوْا تَقْتِیْلًا میں ت پر تشدید نہ پڑھی۔متاخرین کا قول یہ ہے اور مسلک مختار یہی ہے کہ اس صورت میں نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ مد یا تشدید کے چھوڑ دینے کا وہی حکم ہوگا جو اعراب کی غلطی کا ہے۔

کمافی قاضی خان و ھو الاصح فی المضمرات و کذافی الذخیرہ علی انہ الاصح۔

ج۔ مخفف سے مشدد: جیسے وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ میں ذال کو مشدد پڑھا۔یا ترک ادغام کیا جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاط میں لام ظاہر کیا۔ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو مشدد کو مخفف پڑھنے کا حکم ہے یعنی نماز ہو جائے گی۔

دوسرا مسئلہ: حرف کی کمی زیادتی

الف۔ حرف کی کمی: کوئی حرف کم کر دیا اگر معنی فاسد نہ ہوں جیسے ترمیم کے قاعدہ کے تحت یَا مَالِکُ میں یَا مَالِ پڑھا اور تعالٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تعَالَ پڑھا تو نماز

Marfat.com

فاسد نہ ہوگی۔(عالمگیری

ب۔ حرف کی زیادتی: حرف کی زیادتی کا بھی یہی قاعدہ ہے کہ معنی فاسد ہوں گے یا نہ ہوں گے۔اگر چہ وہ لفظ قرآن میں ہے یا نہیں۔اگر معنی فاسد ہو جائیں نماز ٹوٹ جائے گی۔جیسے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُوْلٰئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْن میں کَفَرُوْا کا اضافہ کر دیا جائے۔یا اِنَما نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا میں اِثْمًا کے بعد وَجَمَالًا پڑھ دیا جائے۔ایسا پڑھنے سے معنی میں فساد واقع ہوتا ہے لہذا نماز ٹوٹ جائے گی۔اور اگر معنی میں خرابی پیدا نہیں ہوتی تو نماز ہو جائے گی۔اگر چہ وہ لفظ قرآن پاک میں نہ ہو۔جیسے فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ میں وَ نَخْلٌ وَّ تُفَاحٌ وَّرُمَّانٌ پڑھ دیا۔ (عالمگیری)

ج۔ کلمہ کی کمی زیادتی: کلمہ کی کمی زیادتی کا بھی وہی حکم ہے جو حرف کی کمی زیادتی کا ہے۔یعنی کلمہ کی کمی زیادتی سے معنی فاسد ہوں گے یا نہ ہوں گے۔اگر معنی فاسد نہ ہوں گے تو نماز ہو جائے گی۔جیسے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا ۔میں دوسرے سَیِّئَۃٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔کیونکہ معنی میں خرابی واقع نہیں ہوئی۔اور کلمہ کی کمی سے معنی فاسد ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔جیسے فَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْن میں لَا کو نہ پڑھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار)

تیسرا مسئلہ وقف ابتدا:

الف۔ وقف: اور ابتدا بے موقع ہونا اس سے اگر معنی میں تبدیلی نہ ہو تو مفسد نماز نہیں متقدمین اور متاخرین کا اسی پر اجماع ہے۔جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

Marfat.com

پروقف کیا۔پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ . یااَصْحَابُ النَّارِ پروقف کیااور اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پڑھدیا۔اور شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ پروقف کیا۔اس کے بعد اِلَّاھُوَ پڑھاان سب صورتوں میں نماز ہوجائے گی مگر ایسا کرنا قبیح ہے۔

(عالمگیری)

ب: اگرایک کلمہ کا کوئی ایک ٹکڑادوسرے سے جدا کردیا۔مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کاارادہ کیاتھا۔مگر پہلے اَلْ کہہ کرلام پروقف کردیا۔یاالح یعنی ح پریامیم پروقف کردیا۔یامثلاً وَالْعَادِیَاتِ پڑھناچاہتاتھا۔تووَالْعَا کہہ کرسانس ٹوٹ جانے یامثلاً باقی حصہ بھول جانے کی صورت میں عین پروقف کردیا۔پھر باقی پڑھ لیایااس کوچھوڑ کردوسری آیت شروع کردی توعام مشائخ کا مسلک یہی ہے کہ نمازنہیں ٹوٹتی اگرچہ معنی میں تبدیلی ہو جائے۔کیونکہ ایساضرورت اورعام ابتلا کی وجہ سے ہے۔کما فی الذخیرۃ و ھوالا صح کما ذکرہ ابواللیث.

چوتھا مسئلہ حرف کی زیادتی جس سے معنی بگڑیں

حرف کی زیادتی جس سے معنی بگڑ جائیں مفسد نماز ہے۔جیسے زَرَابِیُّ کو زَرَابِیْبُ پڑھنایا مَثَانِیُّ کومَثَانِیْن پڑھنااس سے نمازفاسد ہوجائے گی۔(عالمگیری)

Marfat.com

پانچواں مسئلہ: کلمہ کی جگہ پر دوسرا کلمہ، آیت کی جگہ پر دوسری آیت

الف: کلمہ کی تبدیلی: اس کی چند شکلیں ہیں۔

۱۔ یہ غلط کلمہ قرآنی کلمات سے خارج نہیں اور جو معنی مقصود اور مطلوب ہیں ان میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی تو نماز فاسد نہیں جیسے اِنَّ الظّٰالِمِیْنَ کی جگہ اِنَّ الظّٰالِمُوْنَ پڑھ لیا جائے یا طَحٰاھَا کی جگہ دَحٰاھَا پڑھ لیا جائے۔

۲۔ یہ غلط کلمہ قرآنی کلمات سے خارج ہے۔ مگر معنی میں تبدیلی نہیں جیسے قَوّٰامِیْن کی جگہ قَیّٰامِیْن اور دَیَّارًا کے بجائے دَوَّارًا پڑھا۔ تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کے بموجب نماز میں فساد نہیں آتا۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کے مطابق نماز فاسد ہو جاتی ہے

۳۔ یہ غلط کلمہ قرآنی کلمات سے خارج نہیں۔ مگر معنی میں تبدیلی کر دیتا ہے جیسے وَ اَنْتُمْ سٰامِدُوْن کی بجائے وَ اَنْتُمْ قٰاعِدُوْن پڑھ دیا جائے تو اس صورت میں بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

ب: آیت کی تبدیلی: ایک آیت کو دوسری جگہ پڑھا اگر وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَان پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا۔ یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کر کے اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ پڑھا نماز ہوگئی۔ اور وقف نہ کیا تو معنی فاسد ہو جانے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

Marfat.com

کی جگہ فَلَهُمْ جَزَاءَ نِ الْحُسْنٰی پڑھ دیا نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

چھٹا مسئلہ حروف اور کلمہ کی تقدیم وتاخیر

ا۔حرف کی تقدیم وتاخیر میں بھی یہ قاعدہ ہے کہ اگر معنی فاسد ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ قَسْوَرَۃٌ کی بجائے قَوْسِیَرَۃٌ پڑھا۔یا عضفٍ کی بجائے عَفْضٍ پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی۔اور اِنْفَجَرَتْ سے اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

ب: یہی حکم کلمہ کی تقدیم وتاخیر کا ہے۔جیسے لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ میں شَهِيْقٌ کو زَفِيْرٌ پر مقدم کیا اور پڑھا شَهِيْقٌ وَّ زَفِيْرٌ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی کہ معنی میں فرق نہیں پڑا۔اور اگر پڑھا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

ساتواں مسئلہ: ت ط۔س ص۔ذ ز ظ۔ا ع ہ ح۔ذ ض۔ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں۔ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔اور بعض تو س ش۔ق ک۔ض ظ۔کے درمیان فرق نہیں کرتے۔آجکل ایک مصیبت عظیم یہ ہے کہ ض کو اس کے مخرج سے ہٹ کر ظ کے مخرج کی طرح پڑھتے ہیں۔جیسے وَ لَا الضَّالِّیْنَ کی بجائے والظالین پڑھتے ہیں۔

آٹھواں مسئلہ: مد،غنہ،اظہار،اخفاء،امالہ بے موقع پڑھا یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ،عالمگیری)

Marfat.com

نواں مسئلہ: لحن کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا حرام ہے اور سننا بھی حرام ہے۔ مگر مدولین میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، عالمگیری)

دسواں مسئلہ: اللہ عزوجل کے لئے مؤنث کے صیغے یا مؤنث کی ضمیر ذکر کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ **تلک عشرة کاملة**

نوٹ:۔ یہ مسائل جو کہ مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں بعد از نماز مغرب "فقہی مسائل" کے درس میں اپریل ۱۹۹۴ء میں بیان ہوئے تحریر کرتے ہوئے آج یکم اکتوبر ۱۹۹۶ھ بروز منگل بعد از نماز عشاء رات دس بجے مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ مسند خلافت اور مسند تدریس پر ختم ہوئے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے قبول و منظور فرمائے اور امت کے لئے مفید تر بنائے۔

جنت میں مکان اپنا بناتے ہیں نمازی
مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

اللہ تعالیٰ دین کا ذوق وشوق عطا فرمائے

Marfat.com

باجماعت نماز پڑھنے کی حکمت

باجماعت نماز پڑھنے میں دینی اور دنیاوی بہت سے حکمتیں ہیں۔

جماعت میں دنیاوی حکمتیں یہ ہیں۔

۱۔ جماعت کی برکت سے قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لئے امام کی طرح صدر اور امیر چن لیا کریں۔ پھر اس امیر کی ایسی اطاعت کریں۔ جیسے مقتدی امام کی اطاعت کرتے ہیں۔

۲۔ جماعت سے آپس میں اتفاق بڑھتا ہے۔

۳۔ جماعت سے روزانہ پانچ بار ملاقات ہوتی ہے اور دعا سلام دل کی عداوت دور کرتا ہے۔

۴۔ جماعت سے قوم میں پابندی اوقات کی عادت پڑتی ہے کہ سب لوگ وقت مقررہ پر جماعت پر دوڑے چلے آتے ہیں۔

۵۔ جماعت سے متکبرین کا غرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں امیر کو گداگر کے ساتھ افسر کو ماتحت کے ساتھ بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

۶۔ جماعت کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مل بیٹھنے کا موقع ملتا ہے اور آپس میں صلاح مشورہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ لہذا مسجد ہماری کمیٹی گھر یا دارالشوری ہے جہاں مسلمان جمع ہو کر اہم مشورہ کر سکتے ہیں۔ گویا مسجد میں روزانہ محلہ کی پانچ کانفرنسیں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

مسجد نبوی میں اسلامی لشکر کو تربیت دی جاتی اور مسجد نبوی سے ہی اسلامی لشکر جہاد کو نکلتا۔

جماعت میں دینی حکمتیں اور فائدے

۱۔ جماعت میں ایک کی نماز قبول ہوگئی تو سب کی قبول ہے۔

۲۔ جماعت میں گویا مسلمانوں کا وفد بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے۔

۳۔ جماعت میں انسان اللہ تعالیٰ کی عدالت عالیہ میں اپنے وکیل یعنی امام کے ذریعے اپنی عرض معروض (درخواست) پیش کراتا ہے۔

۴۔ جماعت سے آدمی کو دینی پیشوا اور صوفیا کا ادب سکھایا جاتا ہے اور مسجد میں آنے جانے میں ہر ہر قدم پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

کہتا ہے یہ دروازے پہ داروغۂ جنت
ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

سوالات جوابات

(از۔فتاوٰی رضویہ)

سوال:۔ کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سودخور کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔اورامام مقرر کرنا چاہیے یانہیں۔ بینوا و توجروا

جواب:۔ سودخورفاسق ہےاورفاسق کے پیچھے نماز ناقص ومکروہ اگر پڑھ لی تو پھیری جائے اگرچہ مدت گزر چکی ہو،ولہذا اسے ہرگز امام نہ کیا جائے جہاں امامت کرتا ہو بشرط قدرت معزول کرکے امام متقی صحیح العقیدہ صحیح القراءت مقرر کریں،اگرقدرت نہ پائیں تو جمعہ کے لئے دوسری مسجد میں جائیں۔یونہی پنجگانہ میں خواہ اپنی دوسری جماعت یہیں کرلیں۔

صغیری میں ہے۔یکرہ تقدیم الفاسق کراھة تحریم.

مراقی الفلاح میں ہے۔کرہ امامة الفاسق العالم لعدم اھتمامه بالدین فتجب اھانته شرعا فلا یعظم بتقد یمه للامامة و اذا تعذر منعه ینتقل عنه الی غیر مسجده للجمعة و غیرھا۔

طحطاویہ میں ہے۔تبع فیه الزیلعی و مفاده کون الکراھة فی الفاسق تحریمیة.

حاشیہ درمختار میں ہے۔فی تقدیمه تعظیمه و قد وجب علیھم اھانته شرعا و مفاد ھذا کراھة التحریم فی تقدیمه۔اھ ابوالسعود

(فتاوی رضویہ جلدسوم ص ۱۵۱)

Marfat.com

سوال:۔ کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مولوی حافظ ہوکر روزہ نہ رکھے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یانہیں؟

جواب:۔ جو بے عذر شرعی روزہ نہ رکھے فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تو اگر دوسرے شخص متقی کے پیچھے نماز مل سکے تو اس کے پیچھے نہ پڑھے یہاں تک کہ جمعہ بھی.....(اگر دوسری جماعت نہ مل سکے) تو پڑھ کر پھر پھیر لے **لما ذهب اليه كثير من العلماء ان الكراهة فيه تحريمية..... والله تعالٰى اعلم۔**

(فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۱۵۸)

سوال:۔ کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک جامع مسجد کا پیش امام جوابدی نماز پڑھاتا ہے۔اور جماعت کثیرہ اس کے پیچھے نماز پڑھے اور جملہ قصبے والے اور دیہات والے خوش ہوں اور پانچ دس آدمی بسبب خصومت نفسی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور جماعت ہوتی رہے اور مسجد کے صحن میں یا دیوار کے پاس کھڑے رہیں اس انتظار میں کہ جماعت ہو جائے تو ہم دوسری جماعت اپنی کر کے نماز پڑھیں۔اگر وہ قبل آجاویں تو امام کے مصلے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھ کر چلے جاویں۔یہ فعل جائز ہے یانہیں؟

جواب:۔ اگر امام سنی صحیح العقیدہ مطابق عقائد علمائے حرمین شریفین ومخالف عقائد غیر مقلدین وہابیہ دیوبندیہ غیر ہم گمراہان اور قرآن مجید صحیح قابل جواز نماز پڑھتا اور فاسق معلن نہیں۔غرض کوئی بات اس میں ایسی نہیں جس کے سبب اس کی امامت باطل یا گناہ ہو پھر جو لوگ براہ نفسانیت اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور جماعت ہوتی رہے اور شامل نہ ہوں وہ سخت گنہگار ہیں۔ان پر توبہ فرض ہے اور

Marfat.com

اس کی عادت بنانے والے فاسق ہو گئے۔

نوٹ:۔ یہی حکم اس اکیلے نمازی کا ہے جو جوانی سے لے کر بڑھاپے تک ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے اور محض ذاتی رنجش ناراضگی کی بنا پر جماعت ترک کرے۔ مسجد سے باہر جماعت کے ختم ہونے کا انتظار کرے۔ جماعت ختم ہوتے ہی اپنی علیحدہ نماز پڑھے ناراضگی کا اظہار کرنے کو اور لوگوں کے فتنہ پھیلانے کو ایسا شخص سخت گنہگار ہے اس پر توبہ فرض ہے۔ ایسے شخص نے دین کا جو نقصان اٹھایا وہ عظیم نقصان ہے نمازیوں نے اس کے فعل کو ناپسند کیا۔ جماعت ترک کر کے جماعت کے ثواب سے جو محروم ہوا وہ کون شمار میں لاسکتا ہے۔ الٰہی! ہمیں دین کے نقصان سے بچنے کی توفیق عطا فرما (مصنف کتاب ہذا) ہاں اگر امام میں ان عیوب سے کوئی عیب ہو اور اس عیب سے لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو احتراز کرتے ہوں تو درست و بجا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ جلد ۳ ص ۲۲۱)

سوال:۔ قاری مکہ معظمہ کا قراءت سیکھا ہوا اور وہاں پر چند سال رہ کر سلسلہ معلّمی کیا لیکن داڑھی ترشواتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز پنجگانہ اور جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

جواب:۔ داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب مکہ معظمہ میں رہ کر قراءت سیکھنا فاسق کو غیر فاسق نہ کردے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۲۵۵)

Marfat.com

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک سمجھدار لڑکا آٹھ نو سال کا جو نماز جانتا ہے۔ اگر تنہا ہو کیا اسے یہ حکم ہے کہ صف سے دور کھڑا ہو یا صف میں کھڑا ہوسکتا ہے۔ بینوا و توجروا۔

جواب:۔ صورت مستفسرہ میں اسے صف سے دور یعنی بیچ میں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا کرنا منع ہے۔ **فان صلاة الصبی الممیز الذی یعقل الصلاة صحیحة قطعا و قد امر النبی ﷺ سد الفرج والتراص فی الصفوف و نهی عن خلافه بنهی شدید.**

اور یہ بھی کوئی ضروری امر نہیں کہ وہ صف کے بائیں جانب کھڑا ہو، علماء اسے صف میں آنے اور مردوں کے ساتھ کھڑے ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔

درمختار میں ہے۔ **لو واحدا دخل الصف.**

مراقی الفلاح میں ہے۔ **ان لم یکن جمع من الصبیان یقوم الصبی بین الرجال۔** بعض بے علم جو یہ ظلم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخل نماز ہے اب یہ (صاحب بہادر آئے) تو اسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے ہیں اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ اس کا یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہو تو مرد کی نماز نہ ہوگی۔ (یہ بھی) غلط و خطا جس کی کچھ اصل نہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۸)

سوال:۔ قضا عمری کی امام جمعۃ الوداع پر فجر تا عشاء بجہر پڑھا دے تو کیا سب عمر کی قضا ہو جائے گی۔ بینوا و توجروا

Marfat.com

جواب:۔ قضاعمری کی جماعت جاہلوں کی ایجاداور محض ناجائزوباطل ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۹)

سوال:۔ کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام پر حکم جاری کرنا مقتدیوں کو یا انتظار کرنا امام کا بعد اوقات معینہ کے بالخصوص ایسے شخص کا جو بے علم ہو اور مشہور جھگڑالو ہو مقتدیوں کے درمیان اور یہ چاہتا ہو کہ جب ہم چاہیں جب ہی اذان ہو۔ اور جب ہم کہیں جب ہی نماز ہو اگر چہ وقت کم ہی ہو۔ ایسے شخص کا نماز کے لئے انتظار کرنا اور تبع ہونا امام کا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مقتدی کو امام پر حکم جاری کرنے کا حق نہیں پہنچتا اور خیالات جو سوال میں مذکور ہوئے محض ظلم واثم (گناہ) ہیں۔ امام کو ایسے شخص کا اتباع اور اس کی نفسانی خواہشوں کا لحاظ ہرگز نہ کیا جائے جب کہ شریر وموذی ہو۔ اور اس کے ترک انتظار سے فتنہ ہو تو بمجبوری تا حد امکان انتظار کرسکتا ہے کہ فتنہ سے بچنا ضروری ہے۔ قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی الفتنة اشد من القتل.

ملتزمان جماعت جب تک حاضر نہ ہوں اور وقت میں کراہت نہ آئے امام انتظار کرے ورنہ نہیں۔ و قد کان ﷺ اذ حضر الناس عجل و اذا تاخروا اخر. واللّٰہ تعالی اعلم

جماعت کے یہ مسائل آج ۱۳ اکتوبر بروز جمعرات ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ بوقت رات بعد از نماز مغرب ۵۰۔۷ بمقام مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا مسند خلافت ومسند تدریس پر اختتام پذیر ہوئے۔

Marfat.com

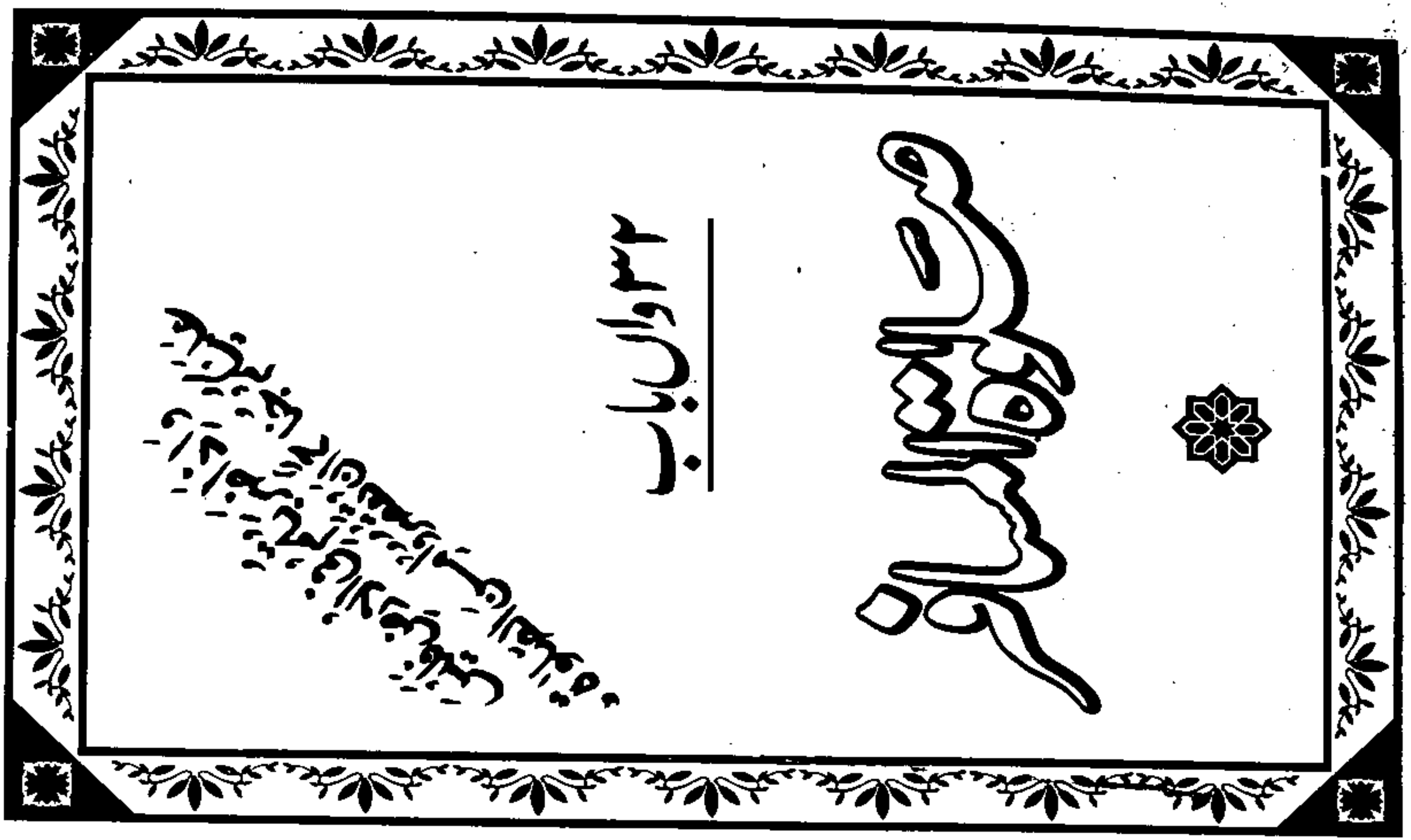

Marfat.com

نمازِ مسافر کا بیان

قرآن حکیم: اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۔ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾

ترجمہ: اور جب زمین میں سفر کرو تو تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے۔ بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

احادیث مبارکہ

حدیث: ا۔ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۔ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۔ اب تو لوگ پر امن ہیں۔ (یعنی امن کی حالت میں قصر نہیں ہونا چاہیے) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدق فرمایا۔ اس کا صدقہ قبول کرو۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۲۔ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد تھی نہ اس قدر امن۔

(صحیحین)

Marfat.com

حدیث: ۳۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حدیث: ۴۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضر وسفر دونوں میں نمازیں پڑھیں۔حضر میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعت پڑھیں۔ظہر اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور سفر میں عصر کی دو رکعت اس کے بعد کچھ نہیں۔اور مغرب کی حضر میں سفر میں برابر تین رکعتیں۔سفر وحضر میں کسی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھتے۔

(رواہ الترمذی)

حدیث: ۵۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابتداً نماز دو رکعت فرض کی گئی۔پھر جب حضور انور ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار رکعات فرض کر دی گئیں۔مگر سفر میں دو رکعت ہی رہیں۔ (صحیحین)

حدیث: ۶۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی امام کے ساتھ۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۷۔سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر کی دو رکعت مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہیں کم نہیں۔(یعنی اگرچہ بظاہر دو کم ہو گئیں۔مگر ثواب میں یہ دو بھی چار کے برابر ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ)

Marfat.com

مسافت سفر میں تین دن یعنی ۹۰ کلومیٹر کا ثبوت

احادیث مبارکہ

حدیث: ۱۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ نے موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن تین راتیں فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات۔ (رواہ مسلم)

معلوم ہوا: مسافت سفر کی تین دن ہے۔

حدیث: ۲۔سیدنا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔حضور اقدس ﷺ نے موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات مقرر فرمائی۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۳تا۹۔سیدنا خزیمہ ابن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس ﷺ نے مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن ایک رات ہے۔اور مسافر کے لئے ۳ دن ۳ راتیں ہیں۔

(نسائی،ابن حبان،طحاوی،ابو داوٗد،طیالسی ،طبرانی،ترمذی)

نوٹ:۔ اس مذکورہ حدیث کو ۷ محدثین کرام علیہم الرضوان نے اپنی معتبر کتب میں بیان کیا ہے۔اسلئے یہ حدیث ۷ احادیث کا درجہ رکھتی ہے۔محدثین کرام کی خدمات کو اللہ تعالیٰ جل شانہ قبول و منظور فرمائے۔

حدیث: ۱۰تا۱۲۔سیدنا حضرت اصدق الصادقین یارغار نبی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن راتوں تک مسح کی اجازت دی۔اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات جبکہ وضو کر کے موزے پہنے ہوں۔ (مشکوٰۃ)

حدیث: ۱۳تا۱۴۔حضرت صفوان ابن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ حضور انور ﷺ ہم کو حکم دیتے ہیں کہ جب ہم سے کوئی مسافر ہو اپنے موزے تین دن تین رات نہ اتارے۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

حدیث: ۱۵۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مؤطا امام مالک نے روایت کی کہ آپ نماز قصر کرتے تھے۔مکہ اور طائف اور مکہ عسفان اور مکہ جدہ کے برابر فاصلہ میں۔یحییٰ فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا یہ فاصلہ چار برید ہے۔

حدیث: ۱۶۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا مکہ سے عرفات (۸میل) جانے میں نماز قصر کی جائے گی؟ فرمایا: نہیں قصر کی جائے گی۔عسفان سے جدہ تک یا طائف تک۔ (رواہ الشافعی وقال اسنادہ صحیح)

حدیث: ۱۷۔حضرت علی بن ربیعہ واہبی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں میں نے پوچھا کتنی مسافت پر نماز قصر ہو سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے مقام ہویداء کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا دیکھا تو نہیں سنا ہے۔فرمایا: وہ یہاں سے تین رات کے فاصلہ پر ہے۔ہم جب وہاں جائیں تو قصر کر سکتے ہیں۔ (رواہ محمد فی الآثار)

Marfat.com

حدیث: ۱۸۔حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید سفر کرتے تھے تو قصر نہ فرماتے تھے۔

(رواہ محمد فی المؤطا)

حدیث: ۱۹۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے مکہ والو! چار برید سے کم سفر میں نماز قصر نہ کرنا۔ یہ فاصلہ مکہ سے عسفان کا ہے۔ (رواہ دارقطنی)

تشریح: چار برید انگریزی میل کے حساب سے ۵۷ میل ہوتا ہے۔ جو کہ اب اعشاری انگریزی مسافت کے مطابق ۹۰ کلومیٹر بنتا ہے۔ اسی فاصلہ یعنی ۴ برید (۹۰ کلومیٹر) پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل تھا۔ فقط شہر سے باہر نکل جانے کو سفر نہیں کہا جاتا۔ شہر سے باہر کی جگہ فنائے شہر کہلاتی ہے جس سے شہر کی ضروریات پوری ہوتی ہیں جیسے عیدگاہ، قبرستان، چراگاہیں اور کھیل کا میدان۔ لہٰذا شہر سے باہر نکل جانے کو سفر نہیں کہا جاتا۔ جب تک کہ مدت مسافت ۴ برید (۹۰ کلومیٹر) پوری نہ ہو۔

یہ انیس احادیث آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ جس خوش نصیب کو مزید شوق ہو وہ صحیح البہاری کا مطالعہ کرے۔ سفر کے سلسلہ میں یہ احادیث مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی مسند خلافت و مسند تدریس پر آج ۴ فروری ۱۹۹۷ء مطابق ۲۴ ماہ رمضان ۱۴۱۷ھ بروز منگل بوقت صبح ساڑھے ۸ بجے ختم ہوئیں۔

Marfat.com

مسائل سفر

مدت سفر: مرد ہو یا عورت اپنے گھر سے کسی دینی یا دنیوی کام کیلئے نکلے، روزمرہ کی زندگی میں اس نکلنے کو سفر کہا جاتا ہے۔ دس بیس یا چالیس میل گھر سے نکلنے کو سفر نہیں کہا جاتا اور نہ اس قدر سفر کرنے والے کو مسافر کہا جاتا ہے۔ اس پر احکام سفر ثابت نہیں ہوتے بلکہ اس کے احکام مثلاً نماز، روزہ وغیرہ مثل مقیم کے ہیں کہ وہ نماز میں قصر نہیں کرے گا اور روزہ بھی معاف نہیں۔ شریعت میں مسافر وہ شخص ہے۔ جو تین دن (تین منزل) راہ تک جانے کے لئے گھر سے نکلے۔ خشکی میں مروجہ میل کے حساب سے ایک منزل کی مقدار ۱۹ میل ایک فرلانگ ہے۔ اور تین منزل ۵۷ میل تین فرلانگ ہے۔ جو موجودہ نظام اعشاری کے مطابق تقریباً ۹۰ کلومیٹر بنتا ہے۔ اس سے کم سفر کرنے والا مسافر نہیں کہلاتا۔

مسئلہ:۔ محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے۔ شہر میں ہے تو شہر سے باہر۔ گاؤں میں ہے تو گاؤں سے باہر۔ شہر والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے یا کوئی مخصوص جگہ جو شہریوں کے استعمال میں آتی ہو۔ جیسے قبرستان یا کھیل کود کا میدان ہے۔ مسافر کی نماز سفر تب شروع ہوگی جب اس سے باہر ہو جائے۔

مسئلہ:۔ فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے، شہری کیلئے اس گاؤں سے باہر ہونا ضروری نہیں

Marfat.com

مسئلہ:۔ اسٹیشن جو آبادی سے باہر ہو تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت تک جانے کا ارادہ ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ سفر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے نکلا وہاں سے تین دن کی راہ یعنی ۹۰ کلومیٹر کا ارادہ ہو۔ اگر اس کے کم کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا اور وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے۔ یونہی پوری دنیا گھوم کر آجائے مسافر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو۔ اگر یوں ارادہ کیا کہ دو دن یعنی ساٹھ کلومیٹر کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ یعنی تیس کلومیٹر تک جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا۔ (فتاوٰی رضویہ)

مسافر کے احکام

مسئلہ:۔ مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے۔ یعنی چار رکعت والے فرض کو دو ادا کرے۔ اس کے حق میں دو رکعت ہی پوری نماز ہے۔ اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے۔ اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں۔ مگر گنہگار اور مستحق نار ہے کہ واجب کا ترک کیا۔ لہذا توبہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ سب رکعتیں نفل ہوئیں۔ (ھدایہ ،عالمگیری،درمختار)

مسئلہ:۔ یہ رخصت مسافر کیلئے خواہ اس کا سفر جائز ہو یا ناجائز بہر حال اس کے لئے مسافر کے احکام ثابت ہوں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جائز کام کیلئے سفر ہو تو نماز سفر ہے۔ ناجائز کام کیلئے ہو تو قصر نہیں مگر یہ درست نہیں۔ کہ جائز کام کیلئے سفر ہو یا ناجائز

Marfat.com

کیلئے، بہر حال قصر ہے۔ کیا خبر نا جائز کیلئے سفر کر رہا ہو تو وہ سفر ہی اس کے لئے ہدایت کا سبب بن جائے اور نماز پڑھنے جائے تو چوری کر کے آجائے۔ لہذا سفر بذات خود نہ اچھا ہے نہ برا بلکہ سفر کا انجام اچھا ہے یا برا۔ حضرت عمر بن خطاب حضور اقدس ﷺ کا سر لینے گئے منزل مقصود پر پہنچ کر اپنا سر دے بیٹھے یعنی ہمیشہ کیلئے تابع فرمان ہو گئے۔ اور

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے
ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

کے شعر کی تفسیر بن گئے یہ سفر ان کے لئے ہدایت کا سبب بن گیا۔
الہیٰ! ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ لینے گئے پیغمبری مل گئی۔ جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے آئے ایمان کی دولت نصیب ہو گئی۔ یہ سفر ان کے لئے ایمان کا سبب بن گیا۔ چور حضور غوث پاک کی چوری کرنے آیا۔ قطبیت نصیب ہو گئی۔ آیا تھا تو چور، گیا تو قطب بن کر گیا۔ لہذا سفر اچھا ہو یا برا اس میں نماز قصر ہے۔

مسئلہ:۔ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یہ اس وقت جب تین راہ چل چکا ہو۔ اگر تین منزل پہنچنے سے قبل اس نے واپسی کا ارادہ کر لیا تو یہ مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

(عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اقامت صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

۱۔ چلنا ترک کر دے۔ اگر چلنے کی حالت میں نیت اقامت کی تو مقیم نہ ہوا۔
۲۔ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی۔ اس سے کم ٹھہرنے کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا۔

Marfat.com

۳۔ وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو۔جنگل، دریا یا غیر آباد جگہ نیت اقامت کی تو مقیم نہ ہوا

۴۔ یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو۔اگر دو جگہوں میں نیت اقامت کی تو مقیم نہ ہوا۔

۵۔ اپنا ارادہ مستقل رکھنا کسی کے تابع نہ ہونا۔

۶۔ اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔

مسئلہ:۔ مسافر سفر کرنے میں کسی کے تابع تھا۔مثلاً بچہ تھا تو اپنے باپ کے تابع، عورت اپنے خاوند کے تابع، غلام اپنے آقا کیساتھ، سپاہی اپنے امیر کے ساتھ، نوکر اپنے افسر کے ساتھ۔اور اس کے متبوع نے سفر کی نیت نہیں کی یا اس نے تین دن سے کم (مسافت) کی نیت کی تو تابع قصر نہ کرے۔ اقامت اور سفر کی نیت اصل کی معتبر ہے۔تابع سے اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ روز ٹھہرا رہا یہ ارادہ کیا کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائیگا۔دونوں صورتوں میں آج کل آج کل کرتے کرتے عرصہ دراز گزر گیا کئی سال گزر گئے جب بھی مسافر ہی ہے۔نماز قصر کرے۔(عالمگیری)

وطن کی اقسام

وطن کی دو قسمیں ہیں۔وطن اصلی اور وطن اقامت۔وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے، یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں، یا اس نے مستقل وہاں سکونت اختیار کرلی ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ وہاں رہنے کا ارادہ کرلیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے اب اس نے دوسری جگہ وطن بنایا اگر پہلی جگہ بچے موجود ہیں تو دونوں جگہ وطن اصلی ہیں۔ورنہ پہلا وطن نہ رہا۔

مسئلہ:۔ وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کردیتا ہے۔یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ایسے ہی وطن اقامت وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا۔اور پہلی جگہ مکان واسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔

مسئلہ:۔ بالغ کے والدین کسی جگہ رہتے ہیں اور وہ دوسری جگہ وہ شہر جو بستی اس کی جائے ولادت نہیں اور نہ ہی اس کے بال بچے وہاں ہیں تو وہ جگہ اس کے لئے وطن نہیں۔

مسئلہ:۔ مسافر جب وطن اصلی پہنچ گیا سفر ختم ہوگیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو وہ مقیم ہے۔اس کے لئے نماز سفر نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ،بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عورت شادی کے بعد سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی۔تو میکہ یعنی والدین کا گھر اس کے لئے وطن اصلی نہ رہا۔سسرال اگر تین منزل پر ہے اور وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو والدین کے گھر آ کر قصر کرے۔اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا۔پوری نماز پڑھے۔

(بہار شریعت)

مسافر امام مقتدی مقیم، مسافر مقتدی امام مقیم کے احکام

مسئلہ:۔ مسافر امام ہو تو قصر کرے گا اور مقتدی پوری۔اور مسافر مقتدی ہو تو مقیم امام کے پیچھے پوری پڑھے گا۔دونوں ہی مسافر ہوں تو دونوں قصر کریں گے۔

مسئلہ:۔ ادا و قضا دونوں میں مقیم، مسافر امام کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی دو رکعتیں پڑھ لے۔اور ان رکعتوں میں قراءت نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ چاپ کھڑا رہے اور اس کے بعد رکوع کو چلا جائے۔

تنبیہ: یہ بہت اہم ہے۔اس لئے کہ اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں کہ مقتدی مقیم نے مسافر امام کی اقتدا میں قراءت کرنی ہے یا نہیں؟ وہ سمجھتے ہیں قراءت کرنی چاہیے کہ امام نماز سے فارغ ہو چکا۔اب باقی نماز مقتدی لاحق کی طرح ادا کر لے کہ ان میں قراءت کرے۔مگر نہیں یہ خوب ذہن نشین کر لے کہ مقتدی مقیم، مسافر امام کے پیچھے نماز کی اقتدا کرے مگر قراءت نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ، خاموشی سے کھڑا رہے۔

مسئلہ:۔ اقتدا کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو

Marfat.com

خواہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد میں کہہ دے کہ اپنی نمازیں پوری کر لو میں مسافر ہوں۔ اور شروع میں کہہ دیا جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے بعد میں آ کر جماعت میں شامل ہوئے ان کو بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ:۔ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی۔ البتہ خوف کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔

سفر میں سنت نوافل اور وتر پورے پڑھنے کا ثبوت

از احادیث مبارکہ

حدیث: ۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں۔ حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت۔

سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں سفر و حضر کسی کی نمازِ مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔ (ترمذی شریف و طحاوی شریف)

حدیث: ۲۔ وَ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔ حضور انور ﷺ نے (سفر میں) عشاء کی دو رکعتیں فرض پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں سنت ادا فرمائیں۔

(طحاوی شریف)

Marfat.com

حدیث: ۳۔حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کئے ہیں۔ میں نے آپ کو نہ دیکھا کہ آپ نے آفتاب ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے نفل چھوڑے ہوں۔ (رواہ ابو داوٗد والترمذی)

حدیث: ۴۔سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ جب سفر فرماتے اور نفل پڑھنا چاہتے تو اپنی ناقہ کو کعبہ کی طرف متوجہ فرما دیتے۔

(رواہ ابو داوٗد)

حدیث: ۵۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ سفر میں اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی اس کا منہ ہوتا آپ اشارے سے نماز پڑھتے تھے۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حدیث: ۶۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں فرض پڑھیں۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۷۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: تعریس کی رات نماز فجر قضا ہوئی۔ حضور انور ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی تو آپ نے فجر کی سنتیں فرض سے پہلے پڑھیں۔ پھر فجر کے فرض پڑھے جیسے ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

(رواہ مسلم وابوداوٗد)

Marfat.com

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

۳۳واں باب

صلوٰۃ المریض

Marfat.com

نمازِ مریض کا بیان

حدیث: ا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا: کھڑے ہوکر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اسکی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسکی وسعت بھر۔ (مسلم و جماعت محدثین)

حدیث: ۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے کہ مریض تکیہ پر نماز پڑھتا ہے۔ یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا۔ اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ (رواہ البیھقی)

مسائل فقہ

مسئلہ:۔ جو شخص بوجہ بیماری کھڑا ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے ضرر ہوگا، یا مرض بڑھ جائے گا، یا دیر سے اچھا ہوگا، یا چکر آتا ہے، یا کھڑے ہوکر پڑھنے سے قطرہ آتا ہے، یا بہت شدید درد نا قابل برداشت ہوتا ہے تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع سجود کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

Marfat.com

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے مگر رکوع سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ بیٹھ کر ہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کیلئے اشارہ کرے۔ یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے اور بیٹھ کر سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو بالکل زمین کے قریب کر دے۔ سجدہ کیلئے تکیہ وغیرہ یا کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ خود اس نے وہ چیز اٹھائی یا کسی اور نے اٹھائی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا تو سجدہ ہو گیا جب بھی سجدہ ہو گیا مگر گنہگار ہوگا۔ اور سجدہ کے لئے سر زیادہ نہ جھکایا تو سجدہ ہوا ہی نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لئے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ ہی جھکا دی تو صحیح ہے۔ بشرطیکہ سجدہ کی شرائط پائی جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس جگہ سجدہ کیا گیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد رکوع ہوا حقیقتاً پائے گئے اشارہ سے پڑھنے والا نہ کہیں گے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض

ہے۔یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو جو نماز باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔

لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر مذکورہ شرائط کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں۔اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتاً سجدہ نہ ہوا بلکہ سجدہ کیلئے اشارہ ہوا۔ایسا شخص اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے نماز پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ پیشانی پر زخم ہے کہ سجدہ کے لئے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طریقہ سے بیٹھنا ضروری نہیں۔بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو تو دوزانو بیٹھے ورنہ جو طریقہ آسان ہو اختیار کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار وغیرہ سے ٹیک لگانی جائز ہے۔علاوہ ازیں مکروہ ہے اور نفل نماز میں بیٹھ کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ بیٹھ کر رکوع سجود سے نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی نماز ہے کھڑا ہو کر پڑھے۔اور اگر اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع سجود پر قادر ہو گیا تو نئے سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری ،درمختار)

Marfat.com

بحالت مرض لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھے چاہے دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے چاہے چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کرے کہ قبلہ کی طرف منہ ہو سکے۔ اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ آنکھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے۔ پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر جائیں تو ان کی قضا بھی ساقط اور فدیہ کی بھی ضرورت نہیں۔ چھ وقت سے کم کی نمازیں قضا ہوں تو بعد از صحت قضا لازم ہے۔ اگر چہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے نماز پڑھ سکے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادائیگی پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پوری کرے سرے سے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ:۔ آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے

مسئلہ:۔ سو رہا اور نماز جاتی رہی تو قضا لازم ہے اگر چہ نیند پورے چھ وقت تک رہے۔ یعنی اگر چہ چھ نمازیں قضا ہو جائیں۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ:۔ مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور مریض کی حالت یہ ہے کہ اگر بچھونا بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں مریض کو تکلیف شدید ہوگی تو بھی اسی بچھونے پر نماز پڑھے۔ (عالمگیری ،درمختار)

جنون، بے ہوشی اور نشہ کی حالت میں نماز کا حکم

مسئلہ:۔ جنون بے ہوشی کی حالت میں چھ سے کم نمازیں فوت ہو جائیں تو ان کی قضا لازم ہے۔ چھ سے زائد ہو جائیں تو ان کی قضا بھی نہیں اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ شراب یا بھنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا لازم ہے۔ اگرچہ بے عقلی میں کتنے ہی زیادہ دن رہے۔ یونہی دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی تب بھی قضا واجب ہے۔

ضروری تنبیہ

ان مذکورہ مسائل سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں۔ اگر خوش قسمتی سے پڑھتے ہی ہیں تو ذرا ذرا سی بات پر نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ بخار کی ذرا شدت ہوئی یا کوئی درد ہوئی تو نماز چھوڑ دی، پھوڑا پھنسی کے نکلنے سے نماز چھوڑ دی، انتہا یہ کہ نزلہ، زکام، کھانسی سے نماز کو ترک کر بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ شریعت مطہرہ نے نماز کی کس قدر تاکید فرمائی کہ قیام فرض ہونے کے باوجود کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا بیٹھ

Marfat.com

کر پڑھ لے۔اور بیٹھنے کی صورت میں بھی جو آسان طریقہ اختیار کر سکتا ہے اختیار کر لے۔اور جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا لیٹ کر پڑھ لے اور اشارہ سے پڑھ لے۔اتنی چھوٹ اور گنجائش ملنے کے باوجود نماز نہ پڑھے وہ انہی وعیدوں کا مستحق ہے۔جو بے نماز کے متعلق قرآن واحادیث میں وارد ہوئی ہیں۔اور اس کی بدقسمتی پر صدہا افسوس ہے۔

اے اللہ! اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے بے نمازوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

یہ مسائل مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں بعد از نماز مغرب جولائی ۱۹۹۴ء میں بیان کئے گئے جبکہ اس کتاب میں آج ۸ جنوری ۱۹۹۷ء بوقت بعد نماز ظہر ۲ بجے مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا میں ہی مسند تدریس اور مسند خلافت پر ختم ہوئے۔

نماز مسافر، نماز مریض، قضا نماز کے مشترکہ سوالات

۱۔نماز مسافر کے بارے میں دو احادیث بیان کریں۔

۲۔مسافت سفر بیان کریں کہ کتنی ہے۔

۳۔مسافت کے متعلق دو احادیث بیان کریں۔

۴۔فنائے شہر سے کیا مراد ہے؟

۵۔وہ کون سا مسافر ہے جو اپنے گھر میں نماز پڑھے مگر پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے؟

۶۔مسافر پر نماز سفر سنت ہے، فرض ہے یا واجب ہے؟

۷۔امام مسافر ہو، مقتدی مقیم تو امام مسافر کی اقتداء میں مقتدی قصر کرے گا یا نہ؟

Marfat.com

۸۔امام مقیم کی اقتدا میں مقتدی مسافر کیسے نماز پڑھے گا؟

۹۔نماز مریض کے بارے میں دو احادیث بیان کریں۔

۱۰۔مریض کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کریں۔

۱۱۔بحالت مرض لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کریں۔

۱۲۔جنون، بے ہوشی اور نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کا حکم بیان کریں۔

۱۳۔قضا نماز کے متعلق تین احادیث بیان کریں۔

۱۴۔قضا نمازوں میں ترتیب بیان کریں۔

۱۵۔کن صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے؟

۱۶۔جب مسافر امام کی اقتدا میں مقتدی مقیم نماز پڑھے تو پوری نماز ادا کرنے کی صورت میں بقایا دو رکعت کیسے پڑھے گا۔

۱۷۔وطن کی اقسام بیان کریں اور وطن کے متعلقہ مسائل میں سے ضروریہ مسائل۔

۱۸۔حیلہ یعنی اسقاط کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

Marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا

اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا ط

۳۴

واں باب

قضا نماز کا بیان

Marfat.com

قضا نماز کا بیان

حدیث: ۱۔غزوہ خندق میں کفار نے متفق ہوکر خندق کی ہر جانب یکبارگی جنگ شروع کردی اس دن، رات تک جنگ جاری رہی۔ چنانچہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور تمام صحابہ سے فوت ہوگئی۔ جنگ رکنے کے بعد حضو راقدس ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کہیں اور ظہر کی نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد ہر نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ اور اسی ترتیب کے ساتھ قضا نمازوں کو ادا فرمایا اور کافروں کے لئے دعائے ضرر فرمائی۔

مَلَاءَ اللّٰهِ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى.

اللہ تعالیٰ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے نماز وسطیٰ سے ہمیں باز رکھا۔

ظہر، عصر اور مغرب تینوں نمازیں یکبارگی قضا ہوئیں۔ مگر نماز عصر کا اس لئے خصوصی ذکر فرمایا کہ قرآن حکیم میں ارشاد گرامی ہے: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

(مدارج النبوت ج ۲)

حدیث: ۲۔حضرت ابی جمعہ حبیب بن سباع سے روایت ہے کہ غزوہ احزاب میں حضور ﷺ نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معلوم ہے کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ موذن کو حکم فرمایا: اس نے اقامت کہی۔ حضور انور ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کا اعادہ فرمایا۔

Marfat.com

حدیث: ۳۔حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو نماز میں سو جائے یا بھول جائے جب یاد آجائے تب پڑھ لے کہ یہی اس کا وقت ہے۔

(بخاری شریف و مسلم شریف)

حدیث: ۴۔صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے وقت اگر نماز جاتی رہی تو قصور نہیں قصور تو بیداری میں ہے۔

حدیث: ۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔فرماتے ہیں جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو امام کے ساتھ نماز پوری کر لے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اسے پڑھے جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی۔

(رواہ الطبرانی والبیھقی)

مسائل فقہ

مسئلہ:۔ بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا گناہ عظیم ہے۔قضا ہو جانے کی صورت میں اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے تو بہ یا حج مقبول سے گناہ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار،بہار شریعت)

مسئلہ:۔ توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔اس کو ادا نہ کرے اور توبہ کیے جائے یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے۔جب گناہ سے باز نہ آئے تو توبہ کیسی۔ (ردالمحتار ،بہار شریعت)

حدیث شریف: میں ہے۔فرمایا رسول کریم ﷺ نے گناہ پر قائم رہ کر استغفار

Marfat.com

کرنے والا اس کی مثل ہے جو اپنے رب سے مذاق کر رہا ہے۔

مسئلہ:۔ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے دیر تک جاگتے رہنا ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ فرض کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت۔ یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے۔ مثلاً صبح کی سنتیں جبکہ فرض بھی قضا ہو گئے ہوں۔ ظہر کی اول سنتیں جبکہ قضا ہو گئی ہوں اور ظہر کا وقت باقی ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ:۔ قضا نماز کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔ عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔ مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت نہ پڑھے کہ ان اوقات میں نماز جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا بھی ویسی ہی کی جائے مثلاً سفر کی نماز قضا ہوئی تو چار رکعات والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے۔ اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعات والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ مثلاً جس وقت فوت ہو گئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ یا اس وقت اشارے سے پڑھ سکتا ہے تو اشارہ سے پڑھ لے اور صحت کے بعد اعادہ نہیں۔ (عالمگیری درمختار)

قضا نمازوں میں ترتیب

مسئلہ:۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں (صاحب ترتیب) کے لئے ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض

قضا۔ مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ ظہر پڑھ کر عصر پڑھے۔ یا وتر قضا ہو گئے تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے (وقتی نماز) عصر یا فجر پڑھ لی تو ناجائز ہے۔

(عالمگیری، بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جن کی گنجائش ہے پڑھ لے باقی میں ترتیب ساقط ہے۔ مثلاً نماز عشاء اور وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر اور فجر پڑھے۔ اور اگر چھ رکعت کی گنجائش ہے تو عشاء اور فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ:۔ ترتیب کے لئے مطلق کا اعتبار ہے۔ مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں۔ تو جس کی عصر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہوسکتا مگر آفتاب غروب ہونے سے پہلے دونوں نمازیں پڑھ سکتا ہے تو پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ دونوں مختصر طور پر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے۔ دونوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے۔ اور جہاں تک اختصار کر سکتا ہے۔ کر کے دونوں نمازیں ادا کر لے۔ (عالمگیری)

کن صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے؟

مسئلہ:۔ وقت کی تنگی کے باعث ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ اور یہ ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت تنگ ہو۔

مسئلہ:۔ وقت تنگ ہونے یا نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے

Marfat.com

گا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ دوران نماز میں وقت ختم ہوگیا تو ترتیب عود نہ کرے۔ یعنی وقتی نماز ہوگئی۔

مسئلہ:۔ اپنے کو اگر باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جس کی چھ نمازیں قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا اس پر ترتیب فرض نہیں رہی۔ اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش کے اور یاد ہونے کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی۔ خواہ وہ ایک ساتھ قضا ہوئی ہوں یا علیحدہ علیحدہ۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لیں کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب لاگو نہ ہوگی۔ یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہوگیا۔ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگی تو گذشتہ بیان کردہ شرائط کے مطابق پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ وقتی نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ:۔ قضا نمازیں نوافل سے بھی اہم ہیں۔ یعنی جس وقت پڑھتا ہے نوافل چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ قضاؤں سے بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے کرم نوازی فرمائی۔ اور زندگی کے کسی لمحہ میں اس کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمادی تو

Marfat.com

اب وہ گذشتہ زندگی کی قضا شدہ نمازوں کو ادا کرنا چاہے تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ مثلاً چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوا اور تیس سال کی عمر میں صدق دل سے نمازی بنا تو اب سولہ سال کی نمازیں اس نے ادا کرنی ہیں تو سولہ سال تک ہر نماز کے اول میں یا آخر میں جب موقع میسر آئے ہر نماز کے فرض اور عشاء کے فرض مع وتر سولہ سال تک پڑھتا جائے۔ اور اگر ہر روز کی نمازوں کی یکبارگی ادا کرنا چاہے تو پانچوں نمازوں کے فرض مع وتر بیس رکعتیں ہیں تو اس طرح ہر نماز کے فرض ادا کرے۔ آئندہ کوئی نماز حتی المقدور قضا نہ ہونے دے۔ گذشتہ غلطی سستی تاخیر کی اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ سے امت کی خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔

نوٹ:۔ یہ اوپر کے احکام جو گزرے یہ صاحب ترتیب کے ہیں۔ صاحب ترتیب سے مراد یہ ہے کہ جس کی کوئی نماز قضا نہ ہو۔ اگر ہو تو وقتی نماز سے قبل ادا کر لے اور اپنے اوپر قضا نہ رہنے دے ایسے شخص کو صاحب ترتیب کہتے ہیں۔ اس کی پانچ تک نمازیں قضا ہو جائیں تو صاحب ترتیب ہے۔ چھ ہو جائیں تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:۔ میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ لی تو یہ ناکافی ہے۔ یونہی اگر حیض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ مسلمان سے بہت سے شرعی احکام عمداً یا سہواً یا خطاً چھوٹ جاتے ہیں جس کو وہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور اب بعد موت ان کی سزا میں گرفتار ہے۔ اب نہ تو ادا کرنے کی کوئی طاقت ہے اور نہ چھوٹنے کا کوئی راستہ۔ شریعت مطہرہ نے اس بیکسی، بے بسی کی حالت میں اس میت کی دستگیری فرمائی۔ اس سزا (عذاب قبر) سے چھوٹنے کا طریقہ تجویز

Marfat.com

فرمایا۔وہ یہ کہ اگر میت کا ولی وہ طریقہ میت کی طرف سے ادا کر لے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے عذاب قبر سے خلاصی کی امید ہے۔اس طریقہ کا نام اسقاط ہے۔

اسقاط

اس کا طریقہ یہ ہے کہ میت کی عمر معلوم کی جائے۔اس میں سے عورت کے احتیاطاً ۹ سال اور مرد کے احتیاطاً ۱۲ سال۔نابالغی کے نکال دیئے جائیں۔اب جتنے سال بچیں اس میں حساب لگائیں کہ اتنے سالوں میں وہ مردہ کتنے سال بے نماز اور بے روزہ رہا۔یا نمازی ہونے کی صورت میں کس قدر نمازیں اور روزے اس نے ضائع کئے ہوں گے۔جتنے سال کی نمازیں اور روزے قضا معلوم ہوں اس سے زیادہ کا اندازہ لگا لیں۔جتنی نمازیں حاصل ہوں فی نماز دو کلو گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت ادا کر دیں۔

یعنی جو فطرہ کی مقدار ہے یہ ایک نماز کا فدیہ ہے۔اور اتنا ہی ایک روزہ کا۔تو ایک دن کی چھ نمازیں ہوئیں۔پانچ فرض اور ایک وتر ان کا فدیہ ۱۲ کلو گندم اور ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ ۹ من ہوا۔اور ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ۱۰۸ من ہوا۔اب کسی کے ذمہ دس سال، بیس سال، تیس سال کی نمازیں ہیں تو ان کا تو صدہا من صدقہ خیرات کرنا ہوگا جو کہ کوئی بڑا سے بڑا امیر آدمی ہی کر سکے اور غرباء کے لئے تو بالکل ناممکن۔ان کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ولی میت بقدر طاقت گندم یا اس کی قیمت لے۔مثلاً ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ ۹ من گندم یا اس کی قیمت لے کر کسی مسکین کو اس کا مالک کر دے۔وہ مسکین واپس اس کو ہبہ کر دے وہ پھر اس مسکین کو صدقہ دے ہر بار کے صدقہ میں ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ ادا ہوگا۔بارہ بار صدقہ کیا تو ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ادا ہوا۔اسی

Marfat.com

طرح چند بار گھمانے سے قضا شدہ نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔نمازوں کے فدیہ سے فارغ ہو کر روزوں اور زکوٰۃ کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔رحمت خداوندی سے یہ امید ہے کہ میت کی مغفرت بخشش ہو جائے گی۔یہ طریقہ جو بیان کیا گیا ہے یہ ہی صحیح ہے۔باقی صحیح نہیں۔صحیح نہ ہونے کا یہ معنی ہے کہ اس سے اسقاط کا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔اس کو حیلہ شرعی بھی کہتے ہیں۔

حیلہ شرعی کا ثبوت

۱۔حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہوئے۔سارے جسم میں کیڑے پڑ گئے آپ کی خدمت کے لئے آپ کی زوجہ حضرت رحمت تھیں۔ایک مرتبہ خدمت اقدس میں دیر سے حاضر ہوئیں۔آپ نے قسم کھائی کہ بیوی کے لیٹ آنے کی وجہ سے میں اسے ۱۰۰ کوڑے ماروں گا۔رب تعالیٰ جل شانہ نے یہ تعلیم فرمائی۔

کہ اے ایوب! تم اس فرمانبردار بیوی کو ۱۰۰ کوڑے مارنے کی بجائے ایک جھاڑو مارو جس میں سو تیلیاں ہوں اور اپنی قسم نہ توڑو۔

قرآن کریم میں اس واقعہ کے متعلق یوں ارشاد ہے۔ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ۔تم اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر مارو اور قسم نہ توڑو۔

۲۔حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ بنیامین کو اپنے پاس رکھوں تو انہوں نے حیلہ یہ کیا کہ بھائیوں کو رخصت کرتے وقت نہایت قیمتی پیالہ بنیامین کے سامان میں رکھ دیا۔بعد از تلاشی اس کو بنیامین کے سامان سے نکال لیا اور کنعانی قانون کے مطابق بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا۔

Marfat.com

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰه ۔ یہ ایک حیلہ تھا بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سکھانے سے کیا۔

۳۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عمدہ خرمے لائے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے دریافت فرمایا: کہاں سے لائے؟ عرض کیا میرے پاس کچھ ردی خرمے تھے۔ میں نے دو صاع ردی خرمے دیئے اور ایک صاع لے لئے۔ فرمایا: یہ سود ہو گیا آئندہ ایسا کرو کہ ردی خرمے پیسوں کے عوض فروخت کرو اور ان پیسوں سے اچھے خرمے لے لو۔ یہ سود سے بچنے کا ایک حیلہ ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الربوا)

معلوم ہوا: کہ حیلہ شرعی یعنی اسقاط جائز ہے۔ مگر ان شرائط اور طریقہ سے جو اوپر بیان کیا گیا۔ بلا دلیل اور بلا وجہ کسی شے کو صرف اپنی رائے سے حرام یا ناجائز نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں۔

(۱) قرآن پاک (۲) مشکوٰۃ، کتاب البیوع باب الربوا (حدیث شریف) (۳) عالمگیری کتاب الحیل (فقہ) (۴) ذخیرہ (فقہ) (۵) تتارخانیہ (فقہ) (۶) تفسیرات احمدیہ (تفسیر) (۷) شرح وقایہ (فقہ) (۸) طحطاوی علی مراقی الفلاح (فقہ) (۹) نورالایضاح (فقہ) (۱۰) نسائی شریف (حدیث شریف)
(۱۱) شامی شریف (فقہ) (۱۲) بحرالرائق (۱۳) عینی شرح کنز الدقائق (۱۴) جامع الرموز (۱۵) فتاوی قاضی خان (۱۶) جاء الحق (۱۷) فتاوی رشیدیہ

Marfat.com

قضائے عمری کا بیان

تفسیر روح البیان پارہ نمبر ے سورہ انعام۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ کے تحت حدیث نقل فرمائی جو مرد یا عورت نادانی سے نماز چھوڑ دے۔ پھر توبہ کرے اور شرمندہ ہو اس کے چھوٹ جانے سے جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان بارہ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں **سورۃ فاتحہ** اور **آیت الکرسی** اور **قل ھو اللہ احد** اور **فلق** اور **ناس** ایک ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس سے قیامت کے دن حساب نہ لے گا۔

مقصد یہ ہے کہ تارک الصلوٰۃ اپنی قضا نمازیں ادا کر لے۔ اور خیال کرتا ہو کہ شاید اس کے ذمے کوئی نماز ہو یا جو نماز قضا ہوتی ہے ادا کر لیتا ہے۔ مگر اس کے باوجود خیال کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی نماز اس کے ذمے ادا کرنی باقی ہو اور اس کے علم میں نہیں۔ مگر یہ اس کی معافی چاہتا ہے تو جمعۃ الوداع کو ۱۲ رکعات قضائے عمری پڑھ لے۔ ممکن ہے قضائے عمری کی برکت سے معافی مل جائے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پوری زندگی نماز نہ پڑھے اور جمعۃ الوداع پر یہ قضائے عمری ادا کر لے تو پوری زندگی کی نمازیں معاف ہو گئیں۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ قضا شدہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

۳۵ واں باب

نماز
خوف کا بیان

Marfat.com

نمازِ خوف کا بیان

ارشاد خداوندی ہے

﴿وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ [النساء ٤:١٠٢]

ترجمہ: اور اے محبوب (ﷺ) جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو۔ تو چاہیے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ ہتھیار لئے رہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں۔ اور اب دوسری جماعت آجائے جو اس وقت نماز میں شریک نہ تھی۔ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں۔ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر ٹوٹ پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں۔ اگر تمہیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو تو اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لئے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نماز خوف کا طریقہ

نماز خوف جائز ہے۔دشمن کے سامنے اور جلنے ڈوبنے کے خوف سے بھی جائز ہے۔نماز خوف اس صورت میں جائز ہے کہ دشمن مقابل ہوتو امام پہلی جماعت کو ایک رکعت پڑھادے۔پھر یہ جماعت دشمن کے مقابل چلی جاوے۔دوسری جماعت امام کے پیچھے آجائے انہیں امام دوسری رکعت پڑھادے پھر امام تو التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی ہوجاوے۔پہلی جماعت آجائے۔اور وہ اپنی دوسری رکعت بطریق لاحق بغیر قراءت کے پڑھ کر سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل کھڑی ہوجاوے۔پھر دوسری جماعت اپنی دوسری رکعت بطریق مسبوق قراءت کے ساتھ پوری کر کے سلام پھیر دے۔

مسئلہ:۔ یہ طریقہ جو بیان ہوا ہر حال میں ہے۔دشمن خواہ جانب قبلہ ہو خواہ دائیں بائیں اور پیچھے ہو۔اس مذکورہ طریقہ سے ہی نماز پڑھی جائے گی دشمن چاہے جدھر بھی ہو۔

مسئلہ:۔ جب دشمن کا خطرہ بہت زیادہ ہو اس مذکورہ طریقہ سے نماز نہ پڑھی جاسکے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھوڑوں پر یا موجودہ دور میں ٹینکوں وغیرہ اور پیدل دوڑتے ہوئے فرض نماز اشاروں سے پڑھی جائے جبکہ ہمارے امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اس طرح نہ پڑھے بلکہ ایسی حالت میں نماز قضا کر دے۔بعد امن باقاعدہ پڑھے۔ (خازن)

یا رب صل و سلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

Marfat.com

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَفِیِّکَ وَ نَجِیِّکَ مُحَمَّدَنِ الْمَبْعُوْثِ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَعَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن﴾

ترجمہ: ۔اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے نبی اور اپنے رسول اور صفی اور نجی پر وہ جو مبعوث ہوئے تمام مخلوقات کی طرف اور ان کی آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

۳۶ واں باب

جمعۃ المبارک کا بیان

Marfat.com

فضائل جمعہ شریف از قرآن واحادیث

آیۃ مبارک: اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ واعظم شانہ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

(الجمعة ٦٢:٩)

ترجمہ: اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو دوڑو تم اللہ کے ذکر کی طرف اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

فضائل روز جمعہ

حدیث: ۱۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں۔ یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے کہ انہیں انبیاء کرام کو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد۔ جمعہ، جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا کہ اس کی تعظیم کریں اور وہ اس کے خلاف ہو گئے۔ اور ہم کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بتا دیا۔ دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاری نے تیسرے دن کو مقرر کیا۔ یعنی اتوار کو۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حدیث: ۲۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے

Marfat.com

کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۳۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔حضورانور ﷺ فرماتے ہیں: بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے۔

اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں جنتؔ میں داخل کئے گئے اور اسی میں انہیں جنت سے نکلنے کا حکم ہوا۔اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

(رواہ مسلم، ابو داؤد ، ترمذی و نسائی)

معلوم ہوا: عالم ماکان ومایکون حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کا علم حاصل ہے جبھی تو بتا رہے ہیں کہ قیامت بروز جمعہ قائم ہوگئی۔اگر علم نہ ہوتا تو دن کا تعین نہ کرتے۔

حدیث: ۴۔حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تمہارے افضل دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے ،اور اسی میں انتقال فرمایا، اور اسی میں نفخہ ہے۔یعنی دوسری بار صور پھونکا جانا اور اسی میں صعقہ ہے۔یعنی پہلی بار صور پھونکا جانا۔اُس دن مجھ پر دُرود شریف کی کثرت کیا کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) آپ پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جبکہ حضور انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

(رواہ ابو داوٗد والنسائی وابن ماجہ والبیھقی)

Marfat.com

حدیث: ۵۔حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کہ یہ دن مشہور ہے۔اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔جو مجھ پر درود پڑھے گا وہ پیش کیا جائے گا۔صحابی رسول ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) موت کے بعد بھی؟ یہ سن کر ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے انبیاء کے جسموں کو۔اللہ کے نبی زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۶۔حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذ راور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالضحیٰ اور عید الفطر سے بڑا ہے۔اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔

۲۔ اسی میں انہیں زمین پر اتارا۔

۳۔ اسی میں انہیں وفات دی۔

۴۔ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔

۵۔ اور اسی میں قیامت ہوگی۔کوئی مقرب فرشتہ اور آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۷۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت نہ چھوڑے گا۔

(رواہ طبرانی)

حدیث: ۸۔حضرت ابویعلی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ دوزخی آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

جمعۃ المبارک میں ایک مبارک ساعت

حدیث: ۹۔سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دے گا۔ (رواہ بخاری و مسلم)

حدیث: ۱۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا۔ان کے پاس بیٹھا۔انہوں نے مجھے توریت کی آیتیں سنائیں کہ ان میں سے ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔

اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔

اسی میں انہیں جنت سے اترنے کا حکم ہوا۔

اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی۔

اسی میں ان کا انتقال ہوا۔

Marfat.com

اسی میں قیامت قائم ہوگی۔

اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے۔ اور اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے گا وہ اسے دے گا۔الخ (رواہ مسند امام مالك و ابو داوٗد والترمذی والنسائی)

وہ کونسی ساعت ہے؟

اس میں بہت روایتیں ہیں جن میں سے قوی تر دو روایتیں ہیں۔

☆ ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک۔

☆ دوسرا یہ کہ وہ جمعہ شریف کی پچھلی ساعت ہے۔ یعنی نماز عصر سے لے کر مغرب تک۔

حدیث: ۱۱۔ترمذی شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروب تک تلاش کرو۔

جمعہ کی رات اور دن کی فضیلت

حدیث: ۱۲۔ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرے گا وہ عذاب قبر سے بچالیا جائیگا۔اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

حدیث: ۱۳۔حُمید نے ترغیب میں ایاس بن بکیر سے روایت کی ہے کہ: حضور اقدس

Marfat.com

ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا اس کیلئے شہید کا درجہ لکھا جائے گا اور فتنہ قبر سے بچالیا جائیگا۔

حدیث: ۱۴۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں: جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ جل شانہ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۱۶۔حضرت عطا سے مروی ہے کہ: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا وہ عذاب قبر اور فتنہ سے بچا لیا جائے گا۔اور خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا۔اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اس کے ساتھ گواہی دیں گے۔یا مہر ہوگی۔

حدیث: ۱۷۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت پڑھی۔اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔جب آپ نے یہ آیت پڑھی اس وقت ایک یہودی حاضر تھا۔اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری جمعہ اور عرفہ کے دن۔یعنی ہمیں اس دن عید منانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت جس دن اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ اور عرفہ یہ دونوں مسلمانوں کی عیدیں ہیں۔جمعہ اور نویں ذی الحجہ۔(رواہ ترمذی)

Marfat.com

فضائل نماز جمعہ

حدیث: ۱۸۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا۔ اسکی مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس نے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کئے اور تین دن اوپر۔ اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا۔ یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام کیا یہ بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو تو اسے ہٹا دے۔

(رواہ مسلم وابو داوٗد والترمذی وابن ماجہ)

حدیث: ۱۹۔حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کا جو اس جمعہ اور اسکے بعد جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ (یعنی دس دن)، یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ جو ایک نیکی کرے اسکے لئے اس کی مثل دس نیکیاں ہیں۔ (رواہ طبرانی)

حدیث: ۲۰۔ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو پانچ چیزیں ایک دن جمع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا۔

۱۔ جو مریض کو پوچھنے جائے گا۔ ۲۔ جو جنازے میں حاضر ہو۔
۳۔ جو نفلی روزے رکھے۔ ۴۔ جو جمعہ کو جائے۔
۵۔ غلام آزاد کرے۔

Marfat.com

بروز جمعہ غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی فضیلت

حدیث: ۲۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس کو طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے۔ گھر میں جو خوشبو ہو لگائے۔ پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں کے درمیان جدائی نہ کرے۔ یعنی جمعہ میں دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں۔ انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے۔ اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے۔

(رواہ البخاری)

فضیلت: اس کی یہ ہے کہ اس کے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث: ۲۲، ۲۳۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص نہلائے اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو۔ اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام کے قریب ہو۔ اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو میں نہ کرے اس کے لئے ہر کام کے بدلے سال بھر کا درجہ ہے۔ اور ایک سال کے روزوں کا ثواب اور راتوں کے قیام کا اس کے لئے اجر ہے۔

(امام احمد وابوداؤد وترمذی بافادۃ حسین ونسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم بافادۃ تصحیح اوس بن اوس وطبرانی اوسط میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حدیث: ۲۴۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے۔اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ (رواہ احمد وابوداوٗد والترمذی والنسائی والدارمی)

حدیث: ۲۵۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرورعالم ﷺ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کیا۔تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور خوشبو ہو تو لگائے۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۲۶۔حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر جو خوشبو ہو لگائے۔اور خوشبو نہ ہو تو نہانا ہی خوشبو کے قائم مقام ہے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۲۷۔حضرت ابوبکر صدیق وعمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جو جمعہ کے دن نہائے فضیلت اسکی یہ ہے کہ اسکے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم کے عوض بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (طبرانی ، کبیر و اوسط)

حدیث: ۲۸۔اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دوسو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

(طبرانی کبیر واوسط)

حدیث: ۲۹۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور انور ﷺ فرماتے

Marfat.com

ہیں: جمعہ کے غسل کی فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی کبیں)

جمعہ شریف کیلئے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

حدیث: ۳۰۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے، پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، اور جو دوسری ساعت میں آئے تو اس نے گائے کی قربانی کی، اور جو تیسری ساعت میں آیا تو اس نے گویا سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی، اور چوتھی ساعت میں آیا تو اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی، اور جو پانچویں ساعت میں آیا تو اس نے گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر امام جب خطبہ کو نکلا ملائکہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔

(رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی وامام مالك والنسائی وابن ماجه)

حدیث: ۳۱۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کی حاضری لگاتے ہیں۔

اس کے بعد حدیث نمبر ۳۰ میں جو ثواب بیان کیا گیا اس کا ذکر کیا۔ پھر

Marfat.com

فرمایا: امام جب خطبہ کیلئے نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔

(رواہ البخاری ومسلم وابن ماجہ)

حدیث: ۳۲۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں کسی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! (ﷺ) جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے تو کیا اس کا جمعہ نہ ہوا؟ فرمایا جمعہ تو ہو گیا لیکن دفتر میں نام نہیں لکھا گیا۔

(رواہ احمد و طبرانی)

گردن پھلانگنے کی وعیدیں

حدیث: ۳۳۔ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

نوٹ:۔ یہ حدیث حضرت معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

حدیث: ۳۴۔ حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آرہے تھے اور حضور خطبہ دے رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: بیٹھ جا تو نے لوگوں کو ایذا پہنچائی۔ (رواہ احمد وابو داؤد والنسائی)

حدیث: ۳۵۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جمعہ میں تین قسم کے لوگ آتے ہیں۔

۱۔ وہ جو لغو کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا

رہا۔ جیسے خطبہ کے وقت کلام کیا، یا کنکریاں چھوئیں تو اس کے جمعہ کا وہ حصہ لغو ہے۔

۲۔ وہ شخص کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اگر چاہے دے اگر نہ چاہے نہ دے۔

۳۔ وہ شخص کہ سکوت یعنی خاموش ادب احترام کے ساتھ حاضر ہوا۔ نہ کسی مسلمان کی گردن پھلانگی۔ نہ کسی مسلمان کو ایذا دی۔ تو جمعہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اور تین دن زیادہ۔ (رواہ ابوداؤد)

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

حدیث: ۳۶ تا ۳۸۔ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز نہ آئیں گے۔ یا اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ یہ حدیث حدیث کی تین کتابوں مسلم شریف نسائی شریف ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔ اس لئے یہ حدیث تین حدیثوں کا درجہ رکھتی ہے۔

حدیث: ۳۹ تا ۴۳۔ حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دے اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دے گا۔

ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم نے ابوالجعد ضمری سے رویت کی۔ اور حضرت مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے حضرت ابوقتادہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

☆ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے۔جوتین جمعے بلاعذر چھوڑے گا منافق ہے۔

☆رزین کی روایت میں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ سے بےعلاقہ (بےتعلق) ہوگیا۔

☆طبرانی کی روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ وہ منافقین میں لکھ دیا گیا ہے۔

☆حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں ہے کہ وہ منافق لکھ دیا گیا۔اس کتاب میں جو نہ محو ہوگی نہ بدلی جائے گی۔

☆ایک اور روایت میں یہ ہے۔جوتین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

حدیث: ۴۴۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو بغیر عذر تین جمعے چھوڑ دے تو ایک دینار صدقہ دے اگر دینار نہ پائے تو آدھا دینار صدقہ دے،اور یہ دینار صدقہ کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کے لئے معین ہو ورنہ حقیقتاً توبہ کرنا فرض ہے۔

(رواہ احمد و ابو داوٗد وابن ماجہ)

حدیث: ۴۵۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے۔مگر مریض یا بچہ یا مسافر یا عورت یا غلام پر فرض نہیں۔اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ تعالیٰ اس سے بےپرواہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ غنی حمید یعنی بےپرواہ حمد سراہا ہے۔

(رواہ دارقطنی)

Marfat.com

فائدہ: مریض، بچہ، مسافر، عورت پر جمعہ فرض نہیں۔لیکن اگر پڑھ لیں گے تو ثواب پائیں گے۔اگر جمعہ پڑھیں تو پابندی نہ لگائیں۔انہیں جمعہ سے روکنا ثواب سے محروم کرنا ہے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نور اللہ مرقدہٗ اپنی کتاب مرآت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔''جمعہ صرف مردوں پر فرض ہے عورتوں پر فرض نہیں۔لیکن بعض احادیث میں عورتوں کا ذکر آیا ہے وہاں عبارت یوں ہے۔

من اتی الجمعة من الرجال والنساء ۔یعنی جو آئے جمعہ میں مردوں میں سے عورتوں میں سے''۔اس لئے عورتوں کا جمعہ کے لئے آنا مستحب ہے۔

(حیف ہے) کہ عورتیں سینماؤں، بازاروں، کھیل تماشوں، سکولوں اور کالجوں میں تو جائیں صرف مسجد میں نہ جائیں۔اس لئے فقیر کا فتویٰ ہے کہ اب عورتوں کو باپردہ خواہ برقعہ یا چادر میں ہوں مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔اگر ہم انہیں مساجد سے روکیں گے تو یہ وہابیوں دیوبندیوں کی مساجد میں جاتی ہیں۔جیسا تجربہ سے ثابت ہے۔ان لوگوں نے عورتوں کیلئے بڑے بڑے انتظامات کر رکھے ہیں۔عورتوں کی گمراہ کر کے ان کے خاوندوں اور بچوں کو بہکاتے ہیں۔اس لئے ہماری اسلامی بہنوں اور بچیوں کو چاہیے کہ مساجد میں آکر جمعہ شریف پڑھیں۔علمائے اہلسنت کی تقاریر اور وعظ وغیرہ سنیں تا کہ ان کے ایمان میں تازگی اور عقیدہ میں پختگی پیدا ہو اور سن سنا کر معلومات میں اضافہ ہو۔صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

جمعہ نہ پڑھنے کی سخت ترین وعید

حدیث: ۴۶۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ارادہ کیا ایک شخص کو نماز جمعہ پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ ادا کرنے نہیں آتے ان کے گھروں کو جلادوں۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۴۷۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ نے خطبہ فرمایا۔اور فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں میں سبقت کرو، اور یاد خدا کثرت سے کرو، اور ظاہر پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ۔ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی۔اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا۔جو میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لئے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو عادل ہو یا ظالم تو اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور اس کے کام میں برکت نہ کرے۔آگاہ رہو! اس کے لئے نہ نماز ہے، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزے اور نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے۔اور جو توبہ کرے اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (رواہ ابن ماجہ)

Marfat.com

جمعہ کے دن یا رات کو سورۃ کہف کی تلاوت کی فضیلت

حدیث: ۴۸۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا اس کیلئے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔

(رواہ نسائی والبیھقی)

حدیث: ۴۹۔رسول کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: جو جمعہ کی رات کو سورۃ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے لئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔

(رواہ الدارمی)

حدیث: ۵۰۔ارشاد مصطفیٰ ﷺ بروایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ جو جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو روز قیامت اس کے لئے روشن ہوگا۔اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے بخش دیئے جائیں گے۔

مسئلہ: جمعہ کے دن یا رات میں سورۃ کہف پڑھنا افضل ہے۔اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔

خلاصہ فضائل جمعہ

۱۔جمعہ کا دن سید الایام ہے۔

۲۔جمعہ کا دن ان تمام دنوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع ہو۔

۳۔اسی روز حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔

۴۔اسی روز جنت میں داخل ہوئے۔

Marfat.com

۵۔اسی روز انہیں جنت سے نکلنے کا حکم ہوا۔

۶۔اسی روز انتقال فرمایا۔

۷۔اسی روز ان کی توبہ قبول ہوئی۔

۸۔اسی روز پہلی بار صور پھونکا جائے گا۔

۹۔اسی روز دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔

۱۰۔جمعہ کی رات روشن رات ہے۔

۱۱۔جمعہ کا دن چمکدار ہے۔

۱۲۔روز جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مسلمان بندہ اگر پالے اور اس وقت بھلائی مانگے تو اسے دیدے۔اور اس کا سوال پورا کرے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔

۱۳۔اس بابرکت دن کے متعلق ارشاد فرمایا گیا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے گا اسے فتنہ قبر اور عذاب قبر سے بچالیا جائے گا۔اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔اس کو شہید کا اجر دیا جائے گا۔اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا۔

۱۴۔جمعہ شریف کا ہی وہ مبارک دن ہے جس کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ تمہارا درود شریف میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ!(ﷺ) اس وقت ہمارا درود آپ کے حضور کیسے پیش کیا جائے گا جب آپ انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے۔تو اللہ کا نبی زندہ ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

۱۵۔ جمعہ کے دن کو مسلمانوں کی عید فرمایا گیا۔

۱۶۔ جمعہ بابرکت مبارک روز ہے جو اپنے جلو میں بڑی برکتیں، سعادتیں اور رحمتیں لئے ہوئے ہے۔ اور یہ برکتیں رحمتیں سعادتیں سب صدقہ ہیں حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ کا۔

۱۷۔ جمعہ شریف کے دن کے بارے میں ہی حضور انور ﷺ نے فرمایا ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ہوئے اور تین دن اوپر۔

۱۸۔ جمعہ شریف کے لئے ہی قدم قدم پر نیکیاں اور مغفرت و بخشش کی بشارت ہے۔

۱۹۔ نماز جمعہ کا ادا کرنا خیر و برکت کے دروازے کھولنا ہے۔ اور اس سے غفلت برتنا محرومیوں میں گرفتار ہونا ہے۔

۲۰۔ نماز جمعہ تنظیم امت کا بہترین نسخہ ہے۔

تاریخ جمعہ

۱۔ زمانہ جہالت میں جمعہ کا نام عروبہ تھا۔ اسلام میں جب اس دن کو مسلمانوں کے اجتماع کا دن قرار دیا گیا تو اس کا نام جمعہ رکھا گیا۔ اس لئے کہ یہ دن جامع جماعت ہے۔ اس میں نماز کے لئے جماعتوں کا اہتمام ہوتا ہے اور تمام مسلمان اجتماعی حیثیت سے نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔

۲۔ سب سے پہلے کعب بن لوی یا قصی بن کلاب نے بھی اس دن کا نام یوم جمعہ تجویز کیا۔ کیونکہ اس روز قریش کے لوگوں کو ایک مجلس میں اکٹھا کر کے خطبہ دیا کرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس کا قدیم نام تبدیل نہ ہوا۔ اور تمام اہل عرب اسے یوم عروبہ ہی کہتے رہے۔ نام کی حقیقی تبدیلی اس وقت ہوئی جب بعد میں اس کا نام یوم جمعہ رکھا گیا۔

Marfat.com

۳۔مکہ معظمہ کے حالات مسلمانوں کے خلاف سخت تر تھے۔اکٹھے ہوکر اجتماعی طور پر عبادت کرلینا چند مسلمانوں کے لئے بھی ممکن نہ تھا۔کہ جمعہ شریف کی فرضیت کا حکم مکہ شریف میں نازل نہ ہوا تھا۔کیونکہ جمعہ کی شرائط میں جماعت اوراذان عام ہونا داخل ہےاور یہ دونوں شرطیں یہاں موجود نہ تھیں۔

۴۔حضور انور ﷺ نے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے اپنے نمائندہ خصوصی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو تبلیغ اسلام کے لئے مدینہ شریف روانہ کیا۔ان کی تبلیغی کوششوں سے ایک بڑی جماعت،ایک بڑی تعداد اسلام قبول کرچکی تھی۔اس لئے آپ سرکار ﷺ نے انہیں حکم بھیجا کہ وہ جمعہ قائم کریں۔چنانچہ مصعب بن عمیر نے ۱۲ آدمیوں کے ساتھ مدینہ پاک میں پہلا جمعہ پڑھایا۔

۵۔بروایت دیگر انصار مدینہ نے ہجرت سے قبل یہ طے کرلیا کہ ہفتہ میں ایک دن اجتماعی عبادت کیا کریں گے۔اس لئے انہوں نے یہودیوں کا ہفتہ اور عیسائیوں کا دن اتوار چھوڑ کر جمعہ کا دن مقرر کرلیا تھا۔اور پہلا جمعہ حضرت اسعد بن زرارہ نے بنی بیاضہ کے محلہ میں خطبہ دے کر پڑھایا تھا جس میں چالیس مسلمان شریک ہوئے تھے۔

۶۔آقائے نامدار فخر موجودات سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات جب ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہ ربیع الاول ۱ھ بروز سوموار (پیر) چاشت کے وقت مقام قبا میں قیام فرمایا اور اپنے دست مبارک سے مسجد قبا کی بنیاد رکھی۔سوموار سے لے کر جمعرات تک یہاں ہی قیام فرمایا۔یہاں سے روانگی کے لئے جمعہ کا روز متعین فرمایا اور مدینہ شریف کی جانب روانگی فرمائی۔بنی سالم کے محلہ میں پہنچے تو جمعہ کا وقت آگیا۔حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ نے یہیں توقف فرمایا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ

Marfat.com

پڑھائی۔ یہ وہ پہلا جمعہ ہے جو سرور دو عالم ﷺ نے مسلمانوں کو پڑھایا۔

فقہی مسائل شرائط جمعہ ۶ ہیں

۱۔ وہ جگہ مصر یا فنائے مصر ہو۔ اور شرعاً مصر وہ جگہ ہوتی ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں۔ اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہو یعنی متعدد دیہات اس کے ساتھ لگتے ہوں۔ اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ اور سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں اور ضرورتوں کے لئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان اور کھیل کود کا میدان۔ فوج کے رہنے کی جگہ اور اسٹیشن وغیرہ کہ یہ چیزیں مصر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہوتا ہے اور وہاں جمعہ جائز۔ لہذا جمعہ یا مصر میں پڑھایا جائے یا فنائے مصر میں یا قصبہ میں اور اس کے فنا میں گاؤں میں جمعہ قائم کرنا جائز نہیں۔ (غنیہ وغیرھا)

نوٹ:۔ اگر گاؤں میں جمعہ پڑھیں گے تو گنہگار ہوں گے اور ظہر ان کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔ البتہ جاہل عوام اگر پڑھتے ہوں تو ان کو منع نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

۲۔ سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

۳۔ وقت ظہر، یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے۔

۴۔ خطبہ جمعہ اور اس میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو۔ اور نماز سے پہلے ہو۔ اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے۔ یعنی خطیب کے سوا کم از کم تین آدمی ہوں اور خطبہ اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن لیں۔

Marfat.com

۵۔ جماعت۔ یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا موجود ہونا۔ اگر چہ وہ مسافر ہوں یا بیمار ہوں یا گونگے یا ان پڑھ ہاں صرف عورتیں یا بچے ہوں تو جمعہ جائز نہیں۔

۶۔ اذنِ عام ہو۔ یعنی وہاں جمعہ پڑھنے کے لئے آنے والوں پر رکاوٹ وغیرہ نہ ہو۔ جس مسلمان کا جی چاہے آئے نماز جمعہ پڑھے۔

جمعہ واجب ہونے کی ۱۱ شرطیں ہیں

جمعہ واجب ہونے کی گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو جمعہ فرض نہ ہوگا۔ پھر بھی اگر پڑھ لے گا تو جمعہ ہو جائے گا۔

۱۔ شہر میں مقیم ہونا۔

۲۔ نمازی کا صحت مند ہونا۔ یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں۔ اور مریض سے مراد وہ مرد ہے کہ مسجد جمعہ میں نہ جا سکے۔ یا چلا جائے تو مرض بڑھ جائے اور شیخ فانی یعنی بہت بوڑھا بھی مریض کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

۳۔ آزاد ہونا۔ غلام پر بھی جمعہ فرض نہیں۔

۴۔ مرد ہونا۔

۵۔ عاقل ہونا۔

۶۔ بالغ ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر عبادت وجوب کے لئے عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔

۷۔ اکھیارا ہونا۔ تو وہ نابینا جو خود مسجد تک بلا تکلف نہ آ سکتا ہو اس پر جمعہ فرض نہیں۔ ہاں جو نابینا بلا کسی مدد کے بازاروں اور مختلف مقامات پر اور جس مسجد میں چاہیں چلے جاتے

Marfat.com

ہیں، ان پر بھی جمعہ فرض ہے۔

۸۔قید میں نہ ہونا۔

۹۔چلنے پر قادر ہونا لہذا اپاہج پر جمعہ فرض نہیں۔

۱۰۔راستہ میں کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔

۱۱۔بارش یا آندھی یا سردی اس قدر کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو، ایسی صورت بھی نہ ہو۔

جمعہ شریف کی سنتیں

۱۔خطیب کا پاک ہونا۔

۲۔کھڑا ہونا۔

۳۔خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا۔

۴۔خطیب کا منبر پر بیٹھنا۔

۵۔خطیب کا سامعین کی طرف منہ کرنا۔

۶۔اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا۔

۷۔حاضرین کا امام کی طرف متوجہ ہونا۔

۸۔خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا۔

۹۔اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔

۱۰۔خطبہ الحمد سے شروع کرنا۔

۱۱۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ثنا کرنا۔

Marfat.com

۱۲۔اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی وحدانیت اور حضور نبی پاک ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا۔

۱۳۔حضور سرور کائنات ﷺ پر درود بھیجنا۔

۱۴۔کم از کم ایک آیت کی تلاوت کرنا۔

۱۵۔پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کرنا۔

۱۶۔دوسرے خطبہ میں حمد و ثنا شہادت اور درود شریف کا اعادہ کرنا۔

۱۷۔دوسرے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔

۱۸۔دونوں خطبے ہلکے ہونا۔

۱۹۔دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔

مستحبات جمعہ

۱۔نماز جمعہ سے پیشتر جانا۔

۲۔مسواک کرنا۔

۳۔اچھے سفید کپڑے پہننا۔

۴۔تیل لگانا۔

۵۔خوشبو لگانا۔

۶۔اور پہلی صف میں بیٹھنا۔

متفرق مسائل

مسئلہ:اکثر ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ بلکہ بعض نے تو فرمایا کہ شہر سے دور جگہ ہو۔مگر نمازی جمعہ کیلئے جا

Marfat.com

سکتا ہو تو اس پر بھی جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ (درمختار)

لہذا جو شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیے کہ شہر میں آ کر جمعہ پڑھ جائیں

مسئلہ: دیہات میں رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے۔

مسئلہ: خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے۔ اگر چہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس سے فرض ادا ہو گیا۔ مگر اتنے پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔

(درمختار)

مسئلہ: خطبہ و نماز میں زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں۔ اگر دونوں مل کر طوال مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔ خصوصاً سردیوں میں۔ (درمختار)

مسئلہ: خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھیں جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں میں جلسہ نہ کرنا یا خطبہ کے دوران کلام کرنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم دیا یا بدی سے منع کیا تو اس کی ممانعت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں خطبہ خلط کرنا خلاف سنت متواترہ ہے۔

مسئلہ: مریض۔ مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ

Marfat.com

کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ چاہے جمعہ ہونے سے قبل جماعت کرائیں یا بعد میں۔ یونہی جن کو جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان واقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں۔ جماعت ان کے لئے بھی مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ :حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسمِ گرامی خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں زبان سے نہ پڑھیں۔ یونہی صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر سن کر رضی اللہ عنہم زبان سے نہ پڑھیں۔

مسئلہ :خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ مثلاً عیدین اور خطبہ نکاح وغیر ھما۔

مسئلہ: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے۔ اور ایسے کام جو سعی کے منافی ہوں ان کا چھوڑ دینا واجب ہے۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید وفروخت تو ہے ہی سخت گناہ۔

مسئلہ: کھانا کھا رہا تھا کہ جمعہ کی اذان ہوئی۔ اگر یہ اندیشہ ہے کہ کھانا کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔

مسئلہ: جمعہ شریف کے لئے باقاعدہ اطمینان ووقار کے ساتھ جائے۔

مسئلہ: خطبہ جمعہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے۔ خطبہ اور اقامت کے درمیان دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: جو خطبہ پڑھے وہی جماعت کرائے دوسرا نماز نہ پڑھائے۔ اگر دوسرے نے نماز پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ ماذون ہو۔ یعنی اسے اجازت دی گئی ہو۔ (درمختار)

اَللّٰہُ اَکبر اللّٰہُ اَکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہُ
اکبر وللّٰہِ الحمد

۳۷ واں باب

تین کمبل

عیدین کا بیان

ازقرآن حکیم فرقان حمید

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

آیت:۱ ﴿وَ لِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمۡ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ﴾

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو اور چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی اور تا کہ تم شکر کرو۔

(پ ۲۔رکوع نمبر ۷)

آیت:۲ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ﴾

ترجمہ: اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

(پ ۳۰ سورۃ کوثر)

احادیث مبارکہ

حدیث: ۱۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (رواہ ابن ماجہ)

Marfat.com

حدیث: ۲۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے۔اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے۔(مہرگان ودیروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: ہم جاہلیت میں ان دنوں خوشی کرتے تھے۔ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسکے بدلے اس سے بہتر دو دن دیئے۔عیدالضحیٰ اور عید الفطر۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث: ۳۔حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور عیدالضحیٰ کو کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۴۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ عید الفطر کے دن عیدگاہ کو نہ تشریف لے جاتے جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (رواہ البخاری)

حدیث: ۵۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کی نماز ادا کرنے کے لئے ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لاتے۔ (الترمذی)

حدیث: ۶۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی۔تو حضور اقدس ﷺ نے مسجد میں نماز عید پڑھی۔

(رواہ ابو داؤدو ابن ماجہ)

Marfat.com

حدیث: ۷۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ بعد۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث: ۸۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کی نماز فقط ایک دو بار نہیں (بلکہ کئی بار) پڑھی نہ اس میں اذان ہوئی نہ اقامت۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۹۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ۱۔ذی الحجہ کی آٹھویں (۲) نویں اور دسویں اور عید الفطر کی رات۔اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات۔ (اصبہانی)

فقہی مسائل

مسئلہ: عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں۔انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے۔ اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی شرطیں ہیں۔(فرق دو طرح کا ہے)

فرق نمبر:۱۔یہ کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا۔نماز عید کا خطبہ نہ پڑھا تو نماز ہوگئی۔مگر برا کیا۔

فرق نمبر:۲۔جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز۔اگر عیدین کا خطبہ پہلے

پڑھ لیا تو اچھا نہ کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہ جائے گی اور خطبہ کا اعادہ بھی نہیں۔ اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: گاؤں میں عیدین کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: نماز عید کے لئے سواری پر جانے میں حرج نہیں۔ مگر جس کو پیدل جانے میں قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے۔ واپسی کے لئے سواری پر آنے میں بالکل حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے۔ عیدگاہ میں یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہ ہو۔ یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز عید ہو جانے کے بعد پڑھے۔ اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے۔

نماز عید کا وقت

مسئلہ: نماز عید کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے۔ مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: عیدین کی چھ زائد تکبیریں واجب ہیں۔ تین پہلی رکعت میں ثناء کے بعد تعوذ اور تسمیہ سے قبل اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔

Marfat.com

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب نماز عید الفطر یا نماز عید الضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے، پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے پھر دوسری اور تیسری میں ہاتھ لٹکائے۔ پھر چوتھی میں ہاتھ باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے۔ کہ جہاں کچھ پڑھنا ہے، ہاتھ باندھے۔ اور جہاں نہیں پڑھنا ہاتھ لٹکا دے۔ پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر سے قراءت کرے۔ قراءت کے بعد رکوع کرے۔ پھر دوسری رکعت میں قراءت یعنی الحمد کے ساتھ دوسری سورۃ ملانے کے بعد تین تکبیریں کہے۔ کانوں تک ہاتھ لے جائے۔ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیدین کی چھ تکبیریں ہیں۔ تین پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد قراءت سے پہلے۔ اور ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان بقدر تین تکبیر کے سکتہ کرے (درمختار بہار شریعت)

مسئلہ: عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ منافقون پڑھے۔ یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ پڑھے اور یہ بھی نہ ہو۔ تو جو میسر آئے پڑھے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: پہلی رکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا اور اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے۔ اگر چہ امام نے قراءت شروع کردی ہو۔ اور تین ہی کہے اگر چہ امام نے تین سے زائد تکبیرین کہی ہوں۔

اور اگر مقتدی نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے تکبیریں نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں تکبیریں کہہ لے۔

اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے۔ پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔ اور رکوع میں تین تکبیریں کہے پھر رکوع میں اگر اس نے تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی تکبیریں ساقط ہو گئیں۔

اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اس میں ہاتھ نہ اٹھائے۔

اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں نہ کہے بلکہ اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے۔

اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پالے فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے۔ جو پہلی رکعت کے متعلق مذکور ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: امام تکبیریں کہنا بھول گیا۔ اور رکوع میں چلا گیا۔ تو قیام کے طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: پہلی رکعت میں امام تکبیرات عیدین کہنا بھول گیا اور قراءت شروع کردی تو

Marfat.com

قراءت کے بعد کہہ لے اور قراءت کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: امام نے تکبیرات زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: کسی عذر کی وجہ سے عید کی نماز نہ ہو سکی تو نماز عید الفطر دوسرے دن تک پڑھی جا سکتی ہے تیسرے دن نہیں۔ جبکہ نماز عید الضحیٰ تیسرے دن تک پڑھی جا سکتی ہے۔

خطبہ کے متعلق اہم مسائل

مسئلہ: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت تھیں اس میں بھی سنت ہیں۔ اور جو وہاں مکروہ تھیں یہاں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے۔

اول: یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے قبل خطیب کا بیٹھنا سنت ہے اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔

دوم: یہ کہ نماز عید میں پہلے خطبہ سے قبل ۹ بار اور دوسرے خطبہ سے قبل سات بار اور اترنے سے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں یہ نہیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ: عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے پانچ احکام کی تعلیم دے۔ وہ پانچ یہ ہے۔

۱۔ کس پر واجب ہے۔

Marfat.com

۲۔کس کے لئے واجب ہے۔

۳۔کب واجب ہے۔

۴۔کتنا واجب ہے۔

۵۔کس چیز پر واجب ہے۔

مسئلہ: عیدالضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کے احکام بتائے۔

مسئلہ: امام نے نماز پڑھ لی۔اب کوئی شخص رہ گیا خواہ وہ نماز میں شامل ہی نہ ہوا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر ایسے شخص کو دوسری جگہ جماعت مل جائے تو پڑھ لے۔ورنہ نہیں پڑھ سکتا۔ہاں بہتر یہ ہے کہ ایسا شخص چاشت کی چار رکعات پڑھ لے۔ (درمختار)

مستحبات نماز عیدالفطر

۱۔حجامت بنوانا۔

۲۔ناخن ترشوانا۔

۳۔غسل کرنا۔

۴۔مسواک کرنا۔

۵۔اچھے کپڑے پہننا نئے تو نئے ورنہ دھلے ہوئے ہوں۔

۶۔انگوٹھی پہننا۔

۷۔خوشبو لگانا۔

۸۔صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا۔

Marfat.com

۹۔عیدگاہ (یعنی جہاں نماز عید پڑھنی ہے۔مسجد ہو یا کھلا میدان) میں جلد جانا۔

۱۰۔نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

۱۱۔عیدگاہ کو پیدل جانا۔

۱۲۔دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۱۳۔نماز کو جانے سے قبل چند کھجوریں کھالینا۔کھجوریں طاق ہونی چاہیے۔تین، پانچ یا سات۔اگر کھجور نہ ہو تو کوئی میٹھی چیز کھالینا۔

۱۴۔خوشی کا اظہار کرنا۔

۱۵۔کثرت سے صدقہ کرنا۔

۱۶۔عیدگاہ کو اطمینان وقار اور نگاہ نیچی کئے جانا۔

نماز عیدالضحیٰ کے مسائل

نماز عیدالضحیٰ کے مستحبات

۱۔نماز عیدالضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھائے۔اگر چہ قربانی نہ کرنی ہو۔اور اگر کھالے تو کراہت نہیں۔

۲۔راستہ میں بلند آواز سے تکبیریں کہتا جائے۔

۳۔قربانی کرنے والا یکم ذی الحجہ سے لے کر دسویں تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔

۴۔غسل کرنا۔

۵۔مسواک کرنا۔

Marfat.com

۶۔اچھے کپڑے پہننا۔نئے ورنہ پرانے اور دھلے ہوئے۔

۷۔صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں ادا کرنا۔

۸۔مسجد یا عیدگاہ کو نماز عید کے لئے جلد جانا۔

۹۔مسجد یا عیدگاہ کو پیدل جانا۔

۱۰۔ایک راستہ سے جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۱۱۔خوشبو لگانا۔

۱۲۔خوشی کا اظہار کرنا۔

۱۳۔عیدگاہ میں اطمینان ووقار اور نگاہ نیچے کئے جانا۔

۱۴۔آپس میں مبارک دینا۔

واجبات عید اور تکبیرات تشریق

مسئلہ: نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔تین بار افضل ہے۔

تکبیر تشریق یہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

مسئلہ: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے۔جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ نماز پر بنا نہ کر سکے۔اگر مسجد سے باہر گیا، یا قصداً وضو توڑ دیا، یا کلام کیا

اگر چہ سہواً کلام کیا تو تکبیر ساقط ہوگئی اور اگر بلا قصد وضو ٹوٹا تو تکبیر کہہ لے۔

مسئلہ: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو، یا جس نے امام کی اقتدا کی ہو، خواہ اقتدا کرنے والا مسافر ہو، یا گاؤں کا رہنے والا ہو، یا عورت ہو یعنی عورت اگر شہری امام کی اقتدا میں نماز پڑھے تو اس پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے۔ اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر تکبیر تشریق واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر تکبیر واجب ہے۔ اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر تکبیر تشریق واجب ہے۔ مگر امام پر واجب نہیں۔

مسئلہ: غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے۔ اور عورتوں پر واجب نہیں اگر چہ باجماعت نماز پڑھیں (یعنی اپنی جماعت سے) ہاں اگر عورت نے مرد کے پیچھے نماز پڑھی اور مرد نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو اس پر تکبیر واجب ہے۔ مگر آہستہ کہے۔

مسئلہ: جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی تکبیر تشریق واجب نہیں کیونکہ ان کی جماعت، جماعت مستحبہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: نفل وسنت ووتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے۔ اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (بہار شریعت، درمختار)

مسئلہ: مسبوق ولاحق پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے۔

مسئلہ: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر تکبیر واجب ہے۔ اگر چہ مقتدی مسافر ہو یا دیہاتی یا عورت ہو۔ (بہار شریعت، درمختار)

Marfat.com

ان صورتوں کا بیان جن میں تکبیر کہنا واجب نہیں

☆عورتیں اپنی جماعت سے نماز پڑھیں تو ان پر تکبیر تشریق واجب نہیں۔

☆نفل وسنت ووتر کے بعد تکبیر تشریق واجب نہیں۔

☆منفرد پر تکبیر تشریق واجب نہیں مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک منفرد پر بھی واجب ہے۔

☆ایام تشریق کی نمازیں دیگر دنوں میں پڑھیں تو تکبیر واجب نہیں۔

☆دیگر دنوں کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھیں جب بھی تکبیر واجب نہیں۔

☆گذشتہ سال کی ایام تشریق کی نمازیں اسی سال ایام تشریق میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضاء نمازیں اسی سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تب تکبیر تشریق واجب ہے۔

مسئلہ: امام جمعہ اور عیدین میں سجدہ سہو نہ کرے۔ (نور الایضاح)

ختم شد ۹۷۔۱۲۔۴۔ بوقت ۲:۵۵ نماز ظہر

Marfat.com

سوالات

(۱)۔ روز جمعہ کے فضائل پر تین احادیث بیان کریں؟

(۲)۔ نماز جمعہ کے فضائل پر تین احادیث بیان کریں؟

(۳)۔ جمعہ چھوڑنے کی وعید پر دو احادیث بیان کریں؟

(٤)۔ تاریخ جمعہ پر نوٹ لکھیں؟

(٥)۔ شرائط جمعہ کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟ مختصر تحریر کریں؟

(٦)۔ جمعہ واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں۔ ان میں سے پانچ تحریر کریں؟

(۷)۔ جمعہ شریف کی سنتیں کتنی ہیں؟ ان میں سے پانچ تحریر کریں؟

(۸)۔ عیدین کے متعلق پانچ احادیث بیان کریں؟

(۹)۔ نماز عید کا طریقہ سپرد قلم کریں؟

(۱۰)۔ تکبیر تشریق کے متعلق تحریر کریں اور بتائیں کہ کس تاریخ، کس نماز سے شروع کر کے، کس تاریخ کس نماز تک ہے؟

تلک عشرة كاملة

یا رب صل و سلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۳۸ واں باب

۲۰ رکعات نماز

تراویح کا ثبوت

Marfat.com

تراویح کا بیان

۲۰ رکعت تراویح سنت ہیں۔ ۸ رکعت تراویح خلاف سنت ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین کرام، تبع تابعین کرام، فقہا کرام، محدثین کرام اور علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے۔ دلائل پیش خدمت ہیں۔

حدیث: ۱۔ مؤطا امام مالک میں حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً ۔ (رواہ البیھقی)

حدیث: ۲۔ ابن منیع نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً۔ حضور نے نماز پڑھی ان کے ساتھ مل کر ۲۰ رکعتیں۔

حدیث: ۳۔ حضرت ابی الحسنات رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اِنَّ عَلِیَّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰه عنه اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ بے شک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ایک شخص کو کہ وہ نماز پڑھائے پانچ ترویحے یعنی بیس رکعات تراویح۔

حدیث: ۴۔ ابن ابی شیبہ اور طبرانی کبیر میں اور بیہقی شریف نے روایت کی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰه عنهما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً سِوَی الْوِتْرِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ماہ رمضان میں بیس تراویح پڑھتے تھے سوائے وتر کے۔

حدیث: ۵۔ وَ عَنْ شَكْلٍ مَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ یَؤُمُّهُمْ فِیْ

Marfat.com

رَمَضَانَ فَيُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ (رواہ البیھقی)

حضرت شکل سے روایت ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے ماہ رمضان میں تو پڑھاتے پانچ تراویح یعنی بیس رکعات۔

حدیث: ۶۔وَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰه عنه اَنَّ عَلِيًّا رَعَى الْقُرَّاءَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي النَّاسَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت علی ماہ رمضان شریف میں قراء سے دور کرتے۔اور حکم دیا ایک آدمی کو کہ نماز پڑھائے لوگوں کو بیس رکعات تراویح۔

حدیث: ۷۔وَ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدٍ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ماہ رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے۔

(رواہ البیھقی)

فائدہ: ان روایات سے معلوم ہوا کہ خود حضور اقدس ﷺ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔اور عہد فاروقی میں باقاعدہ تراویح پڑھنے کا اہتمام کیا گیا۔جلیل القدر صحابہ مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمر فاروق، حضرت علی، حضرت سائب بن یزید اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر عمل تھا۔

حدیث: ۸۔ترمذی شریف ابواب الصوم باب مَاجَاءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

Marfat.com

وَ اَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَ عُمَرَ وَ غَیْرِ هِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَ هُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ: وَ هٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَا بِمَکَّةَ ، یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔

یعنی اہل علم کا عمل اس پر ہے جو حضرت علی وعمر ودیگر صحابہ کرام سے مروی ہے۔یعنی بیس رکعت۔ یہی فرمان سفیان ثوری ابن مبارک اورامام شافعی کا ہے۔اورامام شافعی نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں یہ عمل پایا کہ مسلمان بیس رکعات پڑھتے تھے۔

۹۔فتح الملہم شرح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے۔

رَوٰی مُحَمَّدُ ابْنُ نَصْرٍ مِنْ طَرِیْقِ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُهُمْ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَ ثَلٰثَ رَکَعَاتِ الْوِتْرِ وَ فِی الْبَابِ آثَارٌ کَثِیْرَةٌ اَخْرَجَهَا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَغَیْرُهٗ وَ قَالَ ابْنُ قُدَمه وَ هٰذَا کَالْاِجْمَاعِ۔

روایت کی محمد بن نصر نے کہا میں نے ان کو پایا وہ نماز تراویح بیس رکعات پڑھتے تھے۔اورتین رکعات وتر اوراس باب میں آثار (دلائل) بہت ہیں۔جن کو بیان کیا ابن ابی شیبہ اوردیگر محدثین اورابن قدمہ نے کہا:اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

۱۰۔وَرَوَی الْحَارِثُ ابْنُ عُبَیْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ زُبَابٍ یَمَنِ السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدٍ قَالَ کَانَ الْقِیَامُ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ بِثَلٰثٍ لِلْوِتْرِ۔

روایت کی حارث ابن عبید الرحمٰن ابن ابی زباب سائب بن یزید سے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور سے لوگ ۲۳ رکعات پڑھتے تھے۔کہا ابن عبداللہ

Marfat.com

نے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

(عمدة القاری شرح بخاری جلد پنجم صفحه ۳۰۷)

۱۱۔ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّیْ بِنَافِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَنْصَرِفُ وَ عَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ يُصَلِّیْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

(عمدة القاری)

راوی کا بیان ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو ماہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے۔ کہا اعمش نے بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

۱۲۔ عمدۃ القاری جلد پنجم صفحہ ۳۵۵ میں ہے۔

قال ابن عبدالبر وهو قول جمهور العلماء و به قال الكوفيون والشافعی و اكثرالفقهاء و هوالصحيح عن ابی ابن كعب بن غير خلاف من الصحابه ۔

یعنی ابن عبدالبر نے فرمایا کہ بیس رکعات تراویح عام علماء کا قول ہے۔ اسی کے اہل کوفہ اور امام شافعی اور اکثر فقہا قائل ہیں۔ یہی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں کسی صحابی کا اختلاف نہیں۔

۱۳۔ فَصَارَ اِجْمَا عًا لماروی البيهقی باسناد صحيح اِنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ عَلٰی عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيّ۔

حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضی شیر خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ لہذا اس پر اجماع ہو گیا۔

Marfat.com

۱۴۔مولوی عبدالحی نے اپنے فتاوٰی جلد اول صفحہ ۱۸۲ میں علامہ ابن حجر مکی ہیتمی کا قول نقل فرمایا ہے۔اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلٰی اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَةً ۔یعنی صحابہ کرام بیس رکعات تراویح پر اجماع ہے۔

۱۵۔عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم صفحہ ۲۵۷ میں ہے۔

تابعین میں سے شبہ بن شکل وابن ابی ملیکه والحارث الهمدانی وعطا ابن ابی رباح وابو البخری وسعید ابن ابی الحسن البصری اخوالحسن وعبدالرحمن ابن ابی بکروعمران العبدی بیس رکعات تراویح کے قائل تھے۔

فائدہ:ان احادیث، روایات اور اقوال علمائے امت ومحدثین کرام سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان،تابعین کرام،فقہا اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سب کا بیس رکعات تراویح پر اتفاق ہے۔ان میں سے نہ کسی نے ۸ پڑھیں نہ اس کا حکم دیا۔

۱۶۔رکوع کا معنی ہے جھکنا۔قرآنی رکوع کو رکوع اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق وحضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما تراویح میں جس قدر قرآن پاک پڑھ کر رکوع فرماتے تھے۔قرآن حکیم کے اس حصہ کا نام رکوع ہوا۔اور چونکہ تراویح بیس رکعات پڑھی جاتی تھیں اور ستائیسویں رمضان کو ختم ہوتا تھا۔اس لحاظ سے قرآن پاک کے کل ۵۴۰ رکوع ہونے چاہیں۔لیکن چونکہ ختم کے دن بعض رکعتوں میں چھوٹی چھوٹی دو دو سورتیں پڑھ لی جاتی ہیں۔اس لئے قرآن پاک کے ۵۵۷ رکوع ہوئے۔اگر تراویح ۸ رکعات ہوتیں تو رکوع ۲۱۶ ہونے چاہیے تھے۔قرآنی رکوعات کی تعداد بتا رہی ہیں۔کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

چیلنج: کیا کوئی وہابی ۸ رکعات تراویح مان کر قرآنی رکوعات کی تعداد کی وجہ بتا سکے گا؟

(جاء الحق حصہ اول)

۱۷۔ تراویح جمع ترویحہ کی ہے۔ جس کے معنی ہیں جسم کو راحت دینا چونکہ ان میں ہر چار رکعت کے بعد جسم کو راحت دینے کیلئے کچھ قدر بیٹھتے ہیں۔ اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہوا۔ اسی لئے اس نماز کو تراویح کہتے تھے۔ یعنی راحتوں کا مجموعہ۔ اور تراویح جمع ہے۔ عربی کی جمع کم از کم تین پر بولی جاتی ہے۔ اگر ۸ رکعات ہوتیں تو اس کے درمیان ایک ترویحہ آتا۔ پھر اس کا نام تراویح نہ ہوتا۔ بلکہ ترویحہ ہوتا۔ کم از کم تین ترویحوں کے لئے سولہ رکعات ہونی چاہئے۔ ہر چار رکعات کے بعد ایک ترویحہ ہوا۔ وتر سے پہلے ترویحہ آتا ہی نہیں۔ ۸ رکعات پڑھیں تو درمیان میں ایک ترویحہ آتا ہے۔ ۱۲ رکعات پڑھیں۔ تب درمیان میں دو ترویحے آئیں گے۔ وہابیوں کو چاہئے کہ ۸ رکعات پڑھیں تو تراویح کا نام ترویحہ رکھیں۔ یا اپنے جسم کو تھوڑی سی تکلیف دے کر ۱۲ رکعات پڑھیں تو اس میں دو ترویحے آ گئے تو اس کا نام ترویحتین رکھیں۔ کوئی وہابی ۸ رکعات پڑھ کر اس نماز کے تراویح نام کی وجہ تسمیہ بیان کر سکے گا۔ (ماخوذ جاء الحق)

۱۸۔ ہر دن میں بیس رکعات نماز ضروری ہے۔ سترہ فرض اور تین وتر

۲ فرض نماز فجر	۴ فرض نماز ظہر
۴ فرض نماز عصر	۳ فرض نماز مغرب
۴ فرض نماز عشاء	۳ وتر نماز عشاء
کل ۲۰ رکعات	

Marfat.com

ماہ رمضان شریف میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلا نے بیس رکعات نماز عشاء کے ساتھ مقرر فرمادیں۔بیس رکعات تراویح مقرر فرمانے میں یہ حکمت ہے کہ تراویح کی ہر رکعت فرضوں کی ہر رکعت کی تکمیل کرے۔یہ نسبت ہے ان بیس رکعات کی فرضوں کی بیس رکعات تراویح کے ساتھ۔

۱۹۔حضور انور ﷺ نے تراویح باجماعت پابندی کے ساتھ ادا نہ فرمائی صرف دو دن ادا فرمائیں۔اس کے بعد فرمادیا: کہ اس پر پابندی کی گئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ فرض نہ ہو جائے جو کہ میری امت پر گراں گزرے۔اس کے بعد تراویح کا اہتمام نہ فرمایا گیا۔عہد صدیقی میں اس کا باقاعدہ اہتمام نہ فرمایا گیا۔لوگ متفرق طور پر پڑھتے تھے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا باقاعدہ اہتمام فرمایا اور بیس رکعات تراویح فرمائیں اور باقاعدہ جماعت کا اہتمام فرمایا۔

ایک رات مسجد میں تشریف لائے لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔کوئی تنہا نماز پڑھ رہا ہے،کوئی کسی کے ساتھ۔فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔لہذا لوگوں کو ایک امام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (جو کہ بہترین قاری قرآن تھے) کے ساتھ اکٹھا کر دیا۔یعنی ان کو امام باقی سب لوگ ان کے مقتدی۔پھر دوسرے روز تشریف لائے دیکھا کہ لوگ اپنے امام (قاری القراء حضرت ابی بن کعب) کے پیچھے نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔یہ دیکھ کر خوشی سے فرمایا نعمت البدعة هذه کیا ہی اچھی بدعت ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ تراویح پڑھنا سنت رسول ﷺ ہے۔مگر تراویح باجماعت

Marfat.com

پڑھنا پورے ماہ پڑھنا اور بیس رکعات پڑھنا یہ سنت فاروقی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے تراویح نہ پورے ماہ پڑھی نہ اس کا حکم دیا، نہ جماعت فرمائی، نہ ۸ رکعت پڑھی۔ حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام کا بیس رکعات پڑھنا اور اس پر اتفاق ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ تراویح بیس رکعات سنت ہیں اور ۸ رکعات خلافِ سنت ہیں۔

۲۰۔ حضور نبی پاک صاحب لوگ علیہ التحیۃ والتسلیمات کا مشہور ارشاد گرامی ہے۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اپنے اوپر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ بیس رکعات تراویح پڑھنا پورے ماہ پڑھنا اور باجماعت پڑھنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سنت کو اپنانا حضور اقدس ﷺ کا حکم بالشان ہے۔

بیس رکعات تراویح کی مناسبت سے بیس دلائل عقلی ونقلی پیش کر دیئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بالخصوص حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضٰی، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابی بن کعب، حضرت سائب بن یزید علیہم الرضوان ائمہ کرام، محدثین کرام اور مجتہدین کرام بیس رکعات تراویح پر متفق تھے۔ بلکہ حرمین شریفین میں بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ غیر مقلد وہابی ۸ رکعات تراویح کے لئے آج تک کوئی مرفوع صحیح حدیث نہ لا سکے نہ لا سکیں گے۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

یا رب صل و سلم دائما ابدا

علٰی حبیبک خیر الخلق کلھم

Marfat.com

مسائل تراویح

مسئلہ: تراویح مرد وعورت سب کے لئے بالاجماع سنت موکدہ ہے۔اس کا ترک جائز نہیں۔ (درمختار ،بہار شریعت)

مسئلہ: اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور ﷺ نے تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: جمہور کا مذہب ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کے عہد میں بھی یونہی تھا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: اس کا وقت عشا کے بعد طلوع فجر تک ہے۔وتر سے پہلے بھی اور وتر کے بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کیلئے کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی رکعتیں ادا کرے جب کہ فرض جماعت کے ساتھ پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے۔اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: اگر تراویح فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں۔اور اگر قضا پڑھ لیں تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں۔جیسے مغرب وعشاء کی سنتیں۔ (درمختار)

مسئلہ: تراویح کی بیس رکعتیں ہیں دس سلام کے ساتھ پڑھے۔یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔اور اگر اس نے پوری بیس رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو تراویح ہو جائے گی۔مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تو دو رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ (درمختار،بہار شریعت)

مسئلہ: احتیاط یہ ہے کہ جب دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کر لے۔اور اگر بیسوں رکعت کی ایک ہی بار نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ: اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم کرے۔پھر اگر اس رات میں یا اس سے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتا رہے کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: قراءت اور ارکان کی ادائیگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے۔اور جتنی ترتیل زیادہ ہو سکے بہتر ہے۔یونہی تعوذ،تسمیہ و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ہر چار رکعات پر بیٹھے۔اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے،کلمہ پڑھے، تلاوت کرے درود شریف پڑھے یا یہ تسبیح تراویح پڑھے۔

Marfat.com

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحُ. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ ط اَلصَّلٰوةُ بَرْ مُحَمَّدٍ ط

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لئے نیند اور نہ موت ہے۔ وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے۔ ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔ الٰہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے محمد ﷺ پر صلوٰۃ ہو۔

تراویح میں جماعت

مسئلہ: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ اگر مسجد کے سب نمازی جماعت تراویح چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور اگر کسی ایک نے گھر میں تراویح تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہ ہوگا۔ اگر جماعت میں لوگ کم ہوتے ہوں تو جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

جماعت میں شریک نہ ہونے سے جماعت کے ثواب سے جو محروم رہا یہ بھی عظیم نقصان ہے۔

مسئلہ: تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے۔اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کا گناہ نہ ہوا۔مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: نابالغ امام کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: لوگوں نے عشا کی جماعت ترک کردی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں۔

مسئلہ: یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے اور دوسرا تراویح پڑھائے۔جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشا و وتر پڑھاتے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح پڑھاتے تھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشاء یعنی فرض نماز تنہا پڑھی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی مگر وتر تنہا پڑھے۔ (درمختار،ردالمحتار،بہار شریعت)

مسئلہ: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے لگے یہ کھڑا ہوجائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾

منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں، کوئی کہتا ہے تین ہوئیں تو امام کے علم میں جو ہو اس کا اعتبار ہے۔ اگر امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کے قول پر اعتبار کرے۔ اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہو اس کا اعادہ کریں تا کہ ختم میں نقصان نہ رہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے۔ اور ہر سورۃ کی ابتداء میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللّٰہ احد پڑھنا مستحب کہا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ختم قرآن پاک جن رکعتوں میں کرنا ہے۔ پہلی رکعت والناس تک پڑھیں۔ دوسری رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھیں۔

Marfat.com

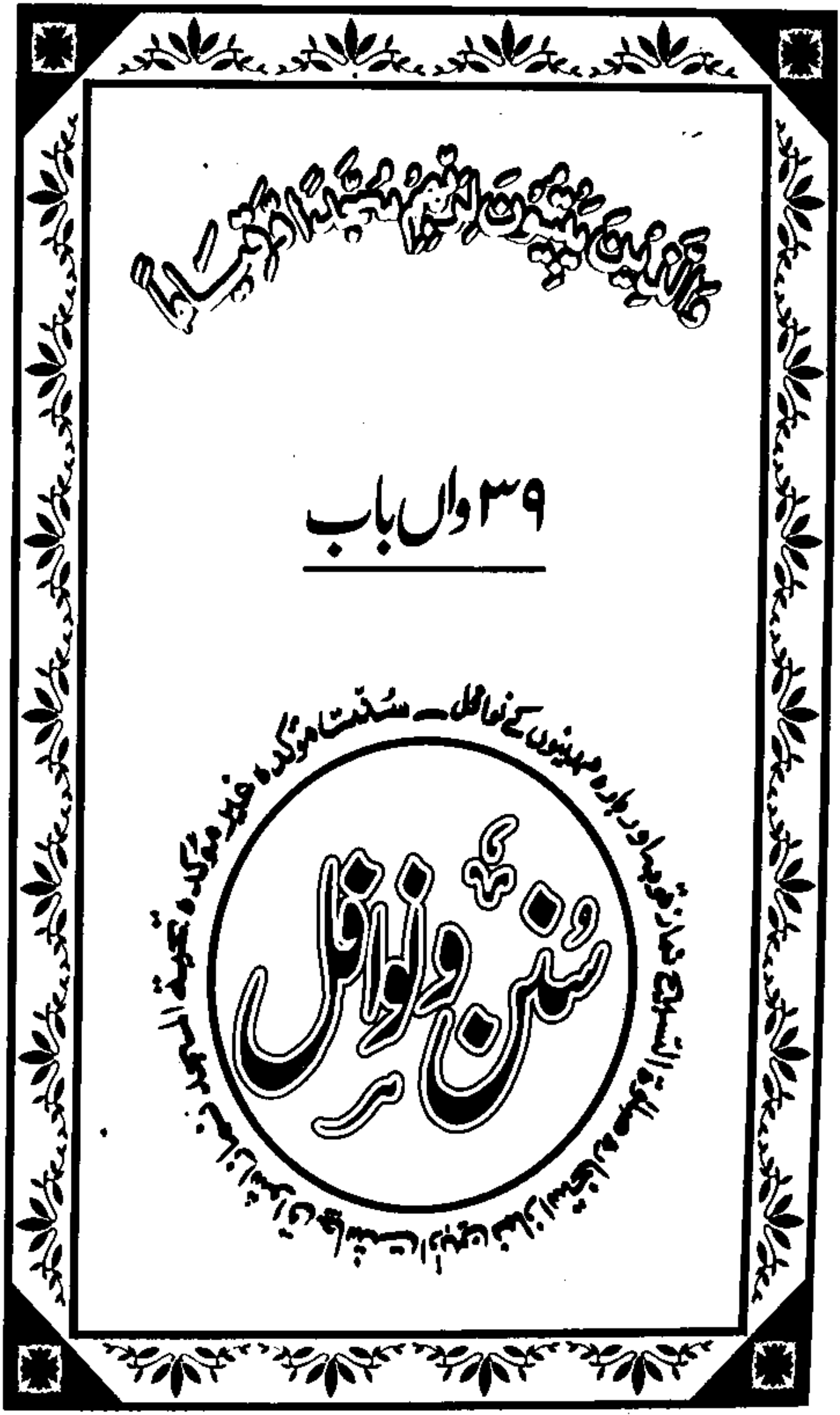
۳۹ واں باب
سنن و نوافل
سنت مؤکدہ غیر مؤکدہ تہجد
نوافل

سنن ونوافل کی فضیلت

حدیث: ا۔سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ لِلْحَرْبِ جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں نے لڑائی کا چیلنج کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شی سے اس قدر قرب حاصل نہیں کر سکتا جس قدر فرائض سے ہوتا ہے۔اور نوافل کے ذریعے سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا۔پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (رواہ البخاری)

حدیث: ۲۔حضرت ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرض کے علاوہ نفل کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے۔

۲فجر (فرض) سے پہلے	۴ظہر سے پہلے
۲ظہر کے بعد	۲بعد مغرب
۲عشاء کے بعد	

(رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی)

حدیث: ۳۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: اوبار نجوم فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور اوبار سجود مغرب کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ (رواہ الترمذی)

سنت فجر کی فضیلت

حدیث: ۴۔ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔حضور نبی کریم ﷺ کا پیارا ارشاد ہے: فجر کی دو رکعتیں یعنی سنت فجر دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

(رواہ مسلم)

حدیث: ۵۔انہیں رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں: حضور اقدس ﷺ ان کی جس قدر حفاظت فرماتے کسی اور نفلی نماز کی نہیں فرماتے تھے۔

(رواہ البخاری ومسلم وابو داوٗد والنسائی)

حدیث: ۶۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے۔فرمایا: فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو،ان میں بڑی فضیلت ہے۔

(رواہ الطبرانی)

حدیث: ۷۔حضرت ابویعلی باسناد حسن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روای ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں: قل ھو اللہ احد، تہائی قرآن کے برابر ہے۔ قل یایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔اور حضور ﷺ دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے: ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔

حدیث: ۸۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمن کے گھوڑے آپڑیں۔(رواہ ابو داوٗد)

Marfat.com

سنت ظہر کی فضیلت

حدیث: ۹۔حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں کی محافظت کرے اللہ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔

(رواہ احمد وابو داوٗد وترمذی والنسائی وابن ماجہ)

حدیث: ۱۰۔سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ظہر کی پہلی چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے جس نے پڑھیں اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۱۱۔حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے (یعنی سنت) اور فرماتے یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں لہذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند ہو۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۱۲۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور اقدس ﷺ محبوب رکھتے تھے۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور نماز پڑھنا محبوب رکھتے ہیں۔یعنی زیادہ پسند کرتے ہیں۔ارشاد فرمایا: اس وقت آسمان کے

Marfat.com

دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے۔ اور اس نماز پر حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے تھے۔ (رواہ بزار عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

حدیث: ۱۳۔ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی قدر ہے: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشاء کے بعد پڑھیں تو شب قدر میں چار کی مثل ہیں۔

(رواہ الطبرانی)

سنت عصر کی فضیلت

حدیث: ۱۴۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھیں۔ (رواہ ابو داؤد والترمذی)

حدیث: ۱۵۔ حضرت علی مرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۱۶۔ حضرت ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام کردے گا۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث: ۱۷۔ حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجمع

Marfat.com

صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے، فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے اسے آگ نہ چھوئے گی۔ (رواہ الطبرانی)

سنت مغرب کی فضیلت

حدیث: ۱۸۔ رزین نے حضرت مکحول سے مرسلاً روایت کی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے قبل دو رکعتیں یعنی سنتیں پڑھے اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔

حدیث: ۱۹۔ انہیں کی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھے اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔ اور فرمایا مغرب کے بعد جلد دو رکعتیں پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔

نماز اوابین کی فضیلت

حدیث: ۲۰۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات ارشاد فرماتے ہیں: جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اور انکے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو وہ چھ رکعات بارہ سال کی عبادت کے برابر کی جائینگی۔ (الترمذی وابن ماجہ)

حدیث: ۲۱۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعات (اوابین کی) پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (رواہ الطبرانی)

Marfat.com

حدیث: ۲۲۔ام المومنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوکوئی مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ (رواہ الترمذی)

تعداد سنت موکدہ

سنت موکدہ حسب ذیل ہیں۔

۲ نماز فجر سے پہلے۔ ۴ ظہر سے پہلے

۲ ظہر کے بعد ۲ مغرب کے بعد

۲ عشاء کے بعد ۴ جمعہ سے پہلے

۴ جمعہ شریف کے بعد ۲، چار کے بعد۔

امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کے بعد ۶ رکعتیں سنت ہیں۔ ۲ فرض اور ۲ نفل اور ۴ سنت اس طرح جمعہ کی کل رکعتیں ۱۴ ہوئیں۔ جمعہ کے علاوہ باقی دنوں میں ظہر کی نماز کی ۱۲ رکعتیں۔ (عامہ کتب)

فوٹ:۔ جمعہ کی ۱۰ سنتیں موکدہ ہیں۔ ان میں سے غیر موکدہ کوئی بھی نہیں۔ مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں کو جمعہ کی رکعتوں کا بھی پتہ نہیں بعض پہلی سنتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض دوسری سنتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ کا ہے کے مسلمان ہیں جن کو نماز کی رکعتوں کا بھی پتہ نہیں۔

خدایا! اس قوم کو دین کی محبت عطا فرما۔

Marfat.com

تعداد سنت غیر موکدہ

۴ نماز عصر سے پہلے

۴ نماز عشاء سے پہلے

احکام سنت موکدہ اور غیر موکدہ

بعض سنتیں موکدہ ہیں کہ شریعت مطہرہ میں اس پر تاکید آئی ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے۔ اور ترک کی عادت کرے تو از روئے شریعت فاسق مردود الشہادہ ہے۔ یعنی اس کی شہادت قبول نہ کی جائے گی اور مستحق نار ہے۔ اور بعض ائمہ نے سنت مؤکدہ کو ترک کرنے والے کو گمراہ ٹھہرایا ہے۔ اور فرمایا کہ وہ گنہگار ہے اگر چہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ "تلویح" میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک اس کا مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے۔ کہ

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو میری سنت کو ترک کریگا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔

سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری سنت غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی۔ کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اسکا اطلاق ہے اور اسکے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنتوں کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان میں بھی شامل ہے۔ (ردالمحتار بہار شریعت)

سنت فجر کے مسائل

مسئلہ: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اسے واجب کہتے ہیں۔ اور اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہۃً یا براہِ جہل ہو تو خوف کفر ہے۔ اور اگر دانستہ بلاشبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔ ولہذا یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں، نہ سواری پر، نہ چلتی گاڑی پر۔ ان کا حکم ان باتوں میں مثل وتر کے ہے۔ او راصح (زیادہ صحیح) یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے۔ حدیث شریف میں خاص ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو انہیں ترک کر دے اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: فجر کی نماز قضا ہو گئی اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی ہے۔ تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں۔ اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز ہے اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: فجر کی سنتیں قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں۔ البتہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ طلوع کے قبل بالاتفاق ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

نوٹ:۔ آج کل عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ پڑھنا ہوں تو آفتاب

Marfat.com

بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ: سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری میں سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنا سنت ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: جماعت قائم ہونے کے بعد نفل کا شروع کرنا جائز نہیں۔ سوا سنت فجر کے اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے۔ مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ اپنے گھر میں پڑھ کر آئے تو زیادہ بہتر ہے۔ اور گھر میں سنت پڑھنا ممکن نہ ہو تو دیکھے اگر مسجد کے اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو۔ تو باہر کے حصہ میں پڑھے۔ باہر کے حصہ میں جماعت ہو رہی ہو تو اندر پڑھے۔ اور اگر مسجد میں اندر باہر دو حصے نہ ہوں تو ستون یا درخت کی آڑ لے کر پڑھے کہ وہ ستون یا درخت اس نمازی اور صف میں حائل ہو جائے۔ صف بندی ہو چکی ہو تو صف کے پیچھے پڑھنا ممنوع ہے اور صف میں پڑھنا تو اور زیادہ برا ہے۔ آج کل اکثر عوام اس کا خیال نہیں کرتے۔ بعض تو اسی میں گھس کر سنت پڑھنا شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ اور اگر ابھی جماعت نہ شروع ہوئی ہو تو جہاں چاہے سنت پڑھ لے۔ (غنیہ، بہار شریعت)

مسئلہ: سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہ ہوگی۔ البتہ ثواب کم ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار، بہار شریعت)

Marfat.com

سنت ظہر کے مسائل

مسئلہ: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے۔ اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر فوت شدہ سنتیں پڑھے کیونکہ جو لیٹ ہیں وہ مزید لیٹ ہو جائیں گی۔ دوسری اپنے وقت پر پڑھی جائیں۔

(فتح القدیر)

مسئلہ: جو سنتیں چار رکعتی ہیں۔ مثلاً جمعہ اور ظہر کی، تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی۔ یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں۔ یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوں گی۔ یونہی اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوگی بلکہ ضروری ہے ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ: سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی چار سنتوں کا درجہ ہے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نماز ظہر کی سنت پڑھنے کھڑا ہوا۔ اور اس نے بعد چار سنت پڑھنے کے بعد سہواً پھر چار سنت کی نیت کر لی۔ اور اس کو چار فرض پڑھنے چاہیے تھے۔ جس وقت دو رکعت نماز ادا کر چکا اس کو خیال ہوا کہ اب تو مجھے فرض پڑھنا تھے۔ پس اس نے دو رکعت کے بعد فرضوں کی نیت کر لی کہ میں فرض پڑھتا ہوں۔ اور اس نے دو رکعت پیشتر کی بہ نیت سہواً سنت ادا کی اور دو رکعت آخر کی بہ نیت فرض کے خالی الحمد کے ساتھ پڑھی۔ دریں صورت کہ اب اس کی نماز فرض ہوئی یا سنت۔ بینوا و توجروا۔

Marfat.com

جواب: یہ نماز نہ فرض ہوئی نہ سنت۔فرض تو یوں نہ ہوئے کہ پہلی دو رکعتوں میں نیت فرض کی نہ تھی۔اور فعل کے بعد نیت کا اعتبار نہیں۔فی الدر المختار لاعبرة بنية متاخرة عنها على المذهب ۔اور دو رکعت اخیر میں اگر فرض کی نیت اس نے تیسری رکعت کی پہلی تکبیر کے وقت بحالتِ قیام نہ کی جب تو یہ نیت ہی لغو ہے۔اور اگر اس وقت کی تو اب وہ پہلی نیت سے نماز فرض کی طرف منتقل ہوگیا۔اگر چار پوری پڑھ لیتا تو فرض ہو جاتے۔مگر اس نے دو پر قطع کر دی یعنی سلام پھیر دیا۔لہذا یہ بھی فرض نماز نہ ہوئی۔ (کذافی درالمختار)

اور سنت نہ ہونا تو ظاہر ہے کہ سنتیں تو پہلے ہی پڑھ چکا۔بلکہ اگر سنتیں نہ پڑھی ہوتیں اور تیسری یا کسی رکعت کی تکبیر اول کے وقت فرض کر لیتا جب بھی سنتیں نہ ہوتیں کہ وہ اس نیت کے سبب فرض کی طرف منتقل ہوگیا۔ بہرحال یہ رکعتیں نفل ہوئیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(احکام شریعت حصہ اول ص ۲۲ کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ)

سوال: ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہ شخص جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور دس بارہ منٹ طلوع میں باقی ہوں تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے کہ نہیں؟ اسی طرح ظہر کی سنتیں بغیر پڑھے وہ امامت کر سکتا ہے کہ نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: ۱۔اگر وقت بقدر فرض ہی باقی ہے تو پھر سنتیں بامر مجبوری چھوڑ دے گا۔ (کیونکہ اگر سنتیں پڑھتا ہے تو فرض قضا ہوتے ہیں لہذا وقت کی کمی کی بنا پر سنتیں چھوڑے) پھر جماعت میں اگر کسی نے بھی سنتیں نہ پڑھیں یا جس نے پڑھیں وہ قابل

Marfat.com

امامت نہیں تو جس نے نہ پڑھیں وہی امامت کرے گا اور اگر وقت میں وسعت ہے، گنجائش ہے تو سنت قبلیہ کا ترک کرنا گناہ ہے۔ اور جس نے وقت کی گنجائش کے باوجود سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کی امامت مکروہ ہے۔ دس بارہ منٹ میں سنت اور فرض دونوں ہوسکتے ہیں۔ لہذا سنتیں پڑھ کر جماعت کرائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(احکام شریعت حصہ دوم نمبر ۱۷۱ ۔)

۲۔ ظہر کی جماعت بغیر سنت پڑھانا ٹھیک نہیں۔

(احکام شریعت حصہ دوم ص ۲۲۹)

سنت موکدہ پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ: جو سنت چار رکعتی (موکدہ) ہے اسکی پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ، الحمد شریف اور دوسری سورت پڑھے جبکہ دوسری، تیسری اور چوتھی میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھے بلکہ تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور اسکے ساتھ دوسری سورت ملائے اُسکے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات یعنی عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے۔ اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور آخر میں پوری التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے۔

سنت غیر موکدہ پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ: سنت عصر اور عشاء اور دیگر چار رکعات کے نوافل قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں ثناء تعوذ پڑھے یعنی یہ چار اس طرح پڑھی جائیں جس طرح دو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سلام نہیں پھیرا جائے گا۔ اور دوسری دو رکعت شروع کرنے پر نیت تکبیر نہیں۔

Marfat.com

نفلی نمازوں کے متفرق مسائل

مسئلہ: عشاء اور عصر سے پہلے نیز عشاء کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشاء کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: عشاء سے قبل کی سنتیں فوت ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ پھر بھی بعد پڑھے گا تو نفل مستحب ہے۔ وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعات سے اور رات میں آٹھ رکعات سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات چار چار رکعات پر ہی سلام پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ: نماز میں طویل قیام ہونا کثرتِ رکعات سے افضل ہے۔ یعنی جب کہ کسی معین وقت تک نماز پڑھنا چاہے۔ مثلاً دو رکعات میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔ مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔ اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔

تنبیہ: یہ جو آج کل رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں۔ بظاہر یہ معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے افضل ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔

مسئلہ: بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں۔ ان کو صلاۃ الاوابین کہتے ہیں۔ خواہ ایک سلام سے چھ رکعتیں پڑھے یا دو یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

وہ مقامات جہاں نفل نماز پڑھنا افضل ہے

مسئلہ: ا۔ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر

۲۔ نماز تراویح

۳۔ تحیۃ المسجد

۴۔ واپسی سفر ان تینوں نمازوں کے دو دو نفل، ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

۵۔ احرام کی دو رکعتیں جس میقات کے نزدیک ہو اس میں پڑھنا افضل ہے۔

۶۔ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں۔

۷۔ معتکف کے نوافل۔

۸۔ سورج گہن کی نماز کو مسجد میں پڑھیں۔

اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں میں مصروف ہو جائے گا۔ اور نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد میں ہی پڑھے۔ (ردالمحتار)

نوٹ:۔ سنن و نوافل نمازوں کے مسائل جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی فروری ۱۹۹۴ء میں بعد از نماز مغرب بیان کئے گئے جب کہ کتاب میں آج ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء بروز بدھ صبح پونے دس بجے ختم ہوئے۔

Marfat.com

تحیۃ المسجد

حدیث: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: فرماتے ہیں: جو شخص مسجد میں داخل ہو، دو رکعت پڑھ لے۔

(بخاری شریف و مسلم شریف)

مسئلہ: ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے۔ مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ شخص تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل درود شریف دیگر وظائف میں مشغول رہے حق مسجد ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز (تحیۃ المسجد) کے پڑھنے کا اس کے لئے حکم ہے۔ جو بنیت نماز نہ گیا ہو۔ بلکہ درس و تدریس و ذکر وغیرہ کے لئے گیا ہو۔ اگر فرض کی ادائیگی یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی نماز قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہے۔ بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد جلد ہی پڑھے اگر کچھ عرصہ کے بعد پڑھے تو تحیۃ المسجد پڑھے۔

(ردالمحتار، بہار شریعت)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے اگر بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو یاد آنے پر پڑھ لے۔

(درمختار)

مسئلہ: ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا۔ تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لے۔ (درمختار)

تعداد رکعات: جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔

نماز اشراق کی فضیلت

حدیث: سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں: جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (رواہ الترمذی)

نماز چاشت کی فضیلت

حدیث: ۱۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کیں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حدیث: ۲۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے۔ اور جسم میں کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، اور ہر حمد صدقہ ہے، اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے، اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور دو رکعت نماز چاشت پڑھنا ایسا ہے جیسا اس نے تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ دے دیا۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

حدیث: ۳ تا ۵۔تین محدثین نے تین راویوں سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعات پڑھ لے آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

(رواہ الترمذی عن ابی الدرداء وابی ذرورواہ ابو داوٗد والدارمی عن نعیم ورواہ احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین)

حدیث: ۶۔حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں، غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا۔اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا۔اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنائے گا۔اور کوئی دن اور رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان وصدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا۔ جسے اپنا ذکر والہام عطا کیا۔ (الطبرانی)

حدیث: ۷۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو چاشت کی دو رکعتوں کی محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

تعداد رکعات: کم از کم دو، زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ رکعات ہیں

وقت: وقت اس کا آفتاب بلند ہونے یعنی تقریباً دس بجے سے زوال تک ہے۔

حکم: نماز چاشت کا پڑھنا مستحب ہے۔

نماز سفر

حدیث: طبرانی کی حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعات سے بہتر کوئی چیز نہ چھوڑی جو اس نے بوقت ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔

نماز واپسی سفر

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر کے دن میں چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے (کچھ دیر) وہیں تشریف رکھتے۔ (رواہ مسلم)

تعداد رکعات: نماز سفر اور واپسی سفر دو دو رکعات ہیں۔

صلوٰۃ اللیل از احادیث

حدیث: ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فرضوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کی نماز ہے۔

(رواہ احمد، مشکوٰۃ شریف)

حدیث: ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کہ رب تعالیٰ عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے۔ آسمان دنیا پر تجلی خاص فرما کر فرماتا ہے: ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی

Marfat.com

مانگنے والا کہ میں اسے دوں؟ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟

(بخاری شریف و مسلم شریف)

حدیث: ۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: کہ سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے، تہائی رات عبادت کرتے، پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔ (صحیحین)

حدیث: ۴۔ سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہو جانا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا پھر اٹھنا چھوڑ دیا۔

(متفق علیہ)

حدیث: ۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اعمال میں سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

تشریح: بعض مسلمانوں پر شوق غالب ہوتا ہے۔ نماز پنجگانہ پابندی سے شروع کرتے ہیں۔ نماز پنجگانہ کے ساتھ نوافل بھی شروع کر دیتے ہیں۔ تحیۃ الوضو، نماز اشراق، نماز اوابین، نماز تہجد وغیرہ، لیکن جب اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ کے مطابق شیطان کا غلبہ ان پر ہوتا ہے تو نوافل گئے، جماعتیں گئیں اور نمازوں کی باقاعدہ چھٹی۔ شیطان کے شکنجہ میں ایسے جکڑے جاتے ہیں کہ انہیں نماز جماعت کی محرومی اور اس نقصان عظیم کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ زیادہ عمل کرتے کرتے تھوڑے عمل سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اس زیادہ

Marfat.com

عمل کا کیا فائدہ کہ جس زیادہ عمل کی وجہ سے تھوڑے سے بھی انسان محروم ہو جائے۔ مثلاً شب بھر تک نوافل میں محفل ذکر میں مصروف اور جلسہ سننے میں مصروف رہے، پھر سو رہے اور صبح کی نماز ضائع کی دی۔

حدیث: ۶۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے۔ میں بھی حاضر تھا۔ جب میں نے حضور ﷺ کے چہرہ انور کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹے کا منہ نہیں۔ فرماتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور ﷺ سے سنی یہ ہے۔ فرمایا: اے لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے نیک سلوک اور رات میں نماز پڑھا کرو جب لوگ سوتے ہوں۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ سبحان اللہ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجه)

حدیث: ۷۔۸۔ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کس کے لئے ؟ فرمایا: اس کے لئے جو اچھی بات کرے، بھوکوں کو کھانا کھلائے اور رات قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔

(رواہ حاکم فی المستدرک بافادۃ تصحیح برشرط شیخین وطبرانی کبیر باسناد حسن)

حدیث: ۹۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے۔

Marfat.com

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ.

پھر (اس دعا کے بعد) جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور وضو باکمال کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔ (رواہ البخاری)

حدیث: ۱۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جو بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے گا۔ اور یہ ساعت ہر رات میں ہے۔

(رواہ مسلم)

حدیث: ۱۱۔۱۲۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ بدن سے بیماری کو رفع کرنے والا ہے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث: ۱۳۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے۔ اس وقت منادی ندا دے گا۔ کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خوابگاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ پھر لوگوں کے حساب کا حکم

Marfat.com

ہوگا۔ (رواہ البیھقی)

حدیث: ۱۴۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُکَ الْحَقُّ وَ لِقَاءُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ .اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْکَ اَنَبْتُ وَ بِکَ خَاصَمْتُ وَ اِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

اے اللہ! تیرے لئے ہی حمد ہے۔آسمان اور زمین میں جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے۔تیرے لئے حمد ہے۔تو نور ہے آسمان وزمین کا اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔تو مالک ہے آسمان وزمین کا اور جو کچھ ان میں ہے۔اور تیرے لئے حمد ہے۔تو حق ہے۔تیرا وعدہ حق ہے۔اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے۔اور تیرا قول حق ہے۔اور جنت حق ہے۔اور دوزخ حق ہے۔اور انبیاء حق ہیں۔اور محمد ﷺ حق ہیں۔اور قیامت حق ہے۔اے اللہ تیرے لئے میں اسلام لایا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا۔اور تیری طرف رجوع لایا۔اور تیری ہی مدد سے خصومت کی۔اور تیری ہی طرف فیصلہ

Marfat.com

لایا۔تو میرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔اور جو میں نے خفیہ کئے اور علانیہ کئے۔اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے۔تو ہی معبود ہے۔اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مسائل فقہ

مسئلہ: رات کو بعد از نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ الیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔جیسا کہ حدیث شریف میں موجود ہے۔

مسئلہ: اسی صلوٰۃ الیل کی ایک قسم تہجد ہے۔

وقت نماز تہجد: عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں۔سونے کے بغیر یا سونے سے قبل جو نوافل پڑھے جائیں تہجد نہیں۔ (ردالمحتار)

تعداد رکعات نماز تہجد: تہجد کی کم از کم دو رکعات ہیں۔اور زیادہ سے زیادہ حضور اقدس ﷺ سے ۸ رکعات تک ثابت ہیں۔

حدیث: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا۔

مسئلہ: جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے۔

سوالات

(۱)۔ سنت فجر کی فضیلت بیان کریں؟

(۲)۔ سنت ظہر کی فضیلت بیان کریں؟

(۳)۔ سنت عصر کی فضیلت بیان کریں؟

(٤)۔ سنت مغرب کی فضیلت بیان کریں؟

(٥)۔ نماز اوابین کی تعداد رکعات اور فضیلت بیان کریں؟

(٦)۔ سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی ادائیگی میں کیا فرق ہے؟

(۷)۔ وہ کون سے مقامات ہیں جہاں نفل نماز پڑھنا افضل ہے؟

(۸)۔ نماز اشراق کی تعداد رکعات اور اس کی فضیلت کیا ہے؟

(۹)۔ نماز چاشت کی تعداد رکعات اور اس کی فضیلت کیا ہے؟

(۱۰)۔ نماز تہجد کی رکعات اور اس کی فضیلت بیان کریں؟

تلک عشرة كاملة

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

بڑی شان والے بڑی شان والے

Marfat.com

نماز استخارہ

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم دیتے جیسے قرآن پاک کی سورت کی تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں: جب کوئی کسی کام کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب کرتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں۔ اور تو جانتا ہے۔ اور میں جانتا نہیں۔ اور تو غیب کا بہت جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے اس کام میں بھلائی ہے میرے دین میں اور میری معیشت میں اور میرے انجام کار میں اس وقت یا آئندہ تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اس کو میرے لئے آسان کر دے۔ پھر اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں میرے اس کام میں میرے لئے برائی ہے۔ میرے دین میں اور میری معیشت میں اور میرے انجام کار میں اس وقت یا آئندہ تو پھیر دے اس کو مجھ سے اور پھیر دے مجھ کو اس سے اور میرے لئے خیر کو مقرر فرما۔ جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔

Marfat.com

مسئلہ: مستحب یہ ہے۔کہ اس دعا کے اول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پڑھے اور آخر میں درود شریف

طریقہ نماز استخارہ: پہلی رکعت میں قل یایھا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللّٰہ احد پڑھے۔بعض مشائخ نے فرمایا: وَ رَبُّکَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ ط مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وَ رَبُّکَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ پڑھے،اور دوسری میں وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا پڑھے۔

تعداد استخارہ: بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے۔ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے: اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب سے سات بار استخارہ کر۔پھر دیکھ کہ تیرے دل میں کیا گزرا۔جو کچھ دل میں گزرا اسی میں خیر ہے۔

وقتِ نمازِ استخارہ: مکروہ اوقات کے علاوہ استخارہ کا وقت اس وقت ہے کہ رائے ایک طرف جم نہ چکی ہو۔

Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح

مسئلہ: اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔

حدیث: حضور نبی کریم رءوف الرحیم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشش دے گا۔

(۱) اگلا (۲) پچھلا (۳) نیا (۴) پرانا (۵) جو بھول کر کیا (۶) اور جو قصداً کیا (۷) اور چھوٹا (۸) اور بڑا (۹) پوشیدہ اور (۱۰) ظاہراً گناہ.....اس کے بعد۔

صلوٰۃ التسبیح: کی تعلیم فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھو اگر نہ ہو سکے، تو ہر جمعہ میں ایک بار یہ بھی نہ کر سکو، تو ہر مہینہ میں ایک بار یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار یہ بھی نہ کرو سکو تو عمر میں ایک بار۔

طریقہ ادائیگی نماز تسبیح: سنن ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

☆ نمازی تکبیر تحریمہ کہہ کر ثنا پڑھے پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار

☆ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور الحمد شریف سورۃ پڑھ کر دس بار

Marfat.com

☆ پھر رکوع کرے رکوع میں تسبیح پڑھنے کے بعد دس بار

☆ پھر رکوع سے سر اٹھائے تسمیع، تحمید کے بعد دس بار

☆ پھر سجدہ میں جائے سجدہ میں دس بار

☆ پھر سجدہ سے سر اٹھائے تو قعدہ میں بیٹھ کر دس بار

☆ پھر سجدہ میں جائے تو سجدہ میں دس بار

اسطرح چار رکعات پوری کرے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح پوری کرے اور چاروں میں ۳۰۰ بار۔

مسئلہ: رکوع سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ: دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں پہلے تسبیحات پھر قرأت پھر تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نماز تسبیح میں کون کون سی سورتیں پڑھنی چاہیے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں سورۃ تکاثر دوسری میں والعصر تیسری میں قل یا ایھا الکفرون اور چوتھی میں قل ھو اللّٰہ احد۔

مسئلہ: اگر سجدہ سہو کرے تو دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ بھول کر دس بار کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے تا کہ تعداد پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ دس کے بعد دوسرا موقع جو آئے وہیں پڑھ لے۔ مثلاً قومہ کی تکبیر سجدہ میں کہے۔ اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ میں کہے۔ قومہ میں نہ

Marfat.com

کہے۔ کیونکہ قومہ کی مقدار کم ہوتی ہے۔اور پہلے سجدہ میں بھولاتو دوسرے سجدہ میں کہے۔جلسہ میں نہ کہے۔ (ردالمحتار)

وقت: مکروہ وقت کے علاوہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔مگر بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے یہ نماز پڑھی جائے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

نماز حاجت

حدیث: ا۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو، یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْـحَلِيْـمُ الْـكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰـهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن ، اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا اِلَّافَرَّجْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن. (رواه الترمذی وابن ماجه)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔جو حلیم و کریم ہے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔عرش عظیم کا مالک ہے۔اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اور وسیلہ پیش کرتا ہوں۔اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں۔یا

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ! بے شک میں متوجہ ہوتا ہوں۔آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت کے بارے میں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔الٰہی! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

حدیث: ۲۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کو جب کوئی اہم مسئلہ پیش آتا تو نماز حاجت پڑھتے۔

تعداد رکعات: اس کی دو رکعتیں ہیں یا زیادہ سے زیادہ چار رکعات۔

فضیلت

حدیث: ۳۔ارشاد گرامی ہے: کہ جو کوئی نماز حاجت کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار پڑھے اور باقی تینوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہے جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ (رواہ ابو داوٗد)

حدیث: ۴۔حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی خدمتِ عالیشان میں حاضر ہوئے۔عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے صحت دے (میری آنکھوں کی بینائی واپس مل جائے) ارشاد فرمایا: تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ صبر تیرے لئے بہتر ہے۔انہوں نے عرض کیا دعا کریں۔انہیں حکم فرمایا وضو کرو اور اچھا وضو کرو۔اور دو رکعت نفل پڑھو پھر یہ دعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ .

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں توجہ کرتا ہوں تیری طرف تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نبی رحمت کے توسط سے۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! بیشک میں نے توجہ کی آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی حاجت کے لئے تاکہ اسے میرے لئے پورا کر دیا جائے۔ اے اللہ! آپ کی شفاعت میرے لئے قبول کر۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ صاحب ہمارے پاس دوبارہ آئے (ان آنکھوں کی بینائی واپس لوٹ چکی تھی اور وہ ایسے دیکھتے تھے گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

(رواہ الترمذی)

نمازِ توبہ

حدیث: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ گناہ کرے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔ پھر نماز کے بعد دعا مانگے یہ آیت پڑھے۔

﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ص وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ [ال عمران ۳:۱۳۵]

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے گناہ بخش دے گا۔ (رواہ ابو داوٗد و ابن ماجہ والترمذی)

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو عدل نہ مانگو۔ عارف کھڑی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

عدل کریں تے تھر تھر کمبن اچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میں ورگے منہ کالے

کعبہ معظّمہ میں نماز کا بیان

دو لفظ بولے جاتے ہیں۔(۱) قبلہ (۲) کعبہ۔قبلہ کے اصلی معنی ہیں رخ اور کعبہ اس جگہ کا نام ہے جو مسجد حرام میں شہر مکہ میں واقع ہے۔اب قبلہ صلوٰۃ (یعنی نماز پڑھنے کا رخ) احناف کے نزدیک درحقیقت وہ فضا ہے جو چاروں سمت کے اعتبار سے خانہ کعبہ کی حدود میں محدود ہے۔ اور پست وبالا کے لحاظ سے تحت الثریٰ سے لے کر آسمان تک ہے۔ وہ تعمیر جو ان حدود کو گھیرے ہوئے ہے قبلہ نہیں ہے۔لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانہ میں جب ایک مرتبہ اس تعمیر کو شہید کیا گیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس محدود فضا کی طرف نماز پڑھی۔ان حضرات نے کوئی سترہ قائم نہیں کیا جیسا کہ امام شافعی کا مذہب ہے کہ سترہ قائم کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: کعبہ شریف میں اور ایسے ہی کعبہ شریف کے اوپر فرض بھی صحیح ہے اور نفل بھی اگرچہ سترہ قائم نہ کیا ہو، لیکن مکروہ ہے کعبہ شریف کے اوپر چڑھنے کی بے ادبی کی وجہ سے۔

مسئلہ: کعبہ شریف کے اندر یا کعبہ شریف کے اوپر (جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں) جو شخص اپنی پشت کو امام کے چہرہ کے سوا کسی اور رخ کی طرف کرے تو اس کی نماز درست ہوگی۔ اور اپنی پشت کو امام کے چہرہ کی طرف کر لے تو نماز صحیح نہیں۔

مزید وضاحت کیلئے ذیل کا نقشہ ملاحظہ فرمائیے۔

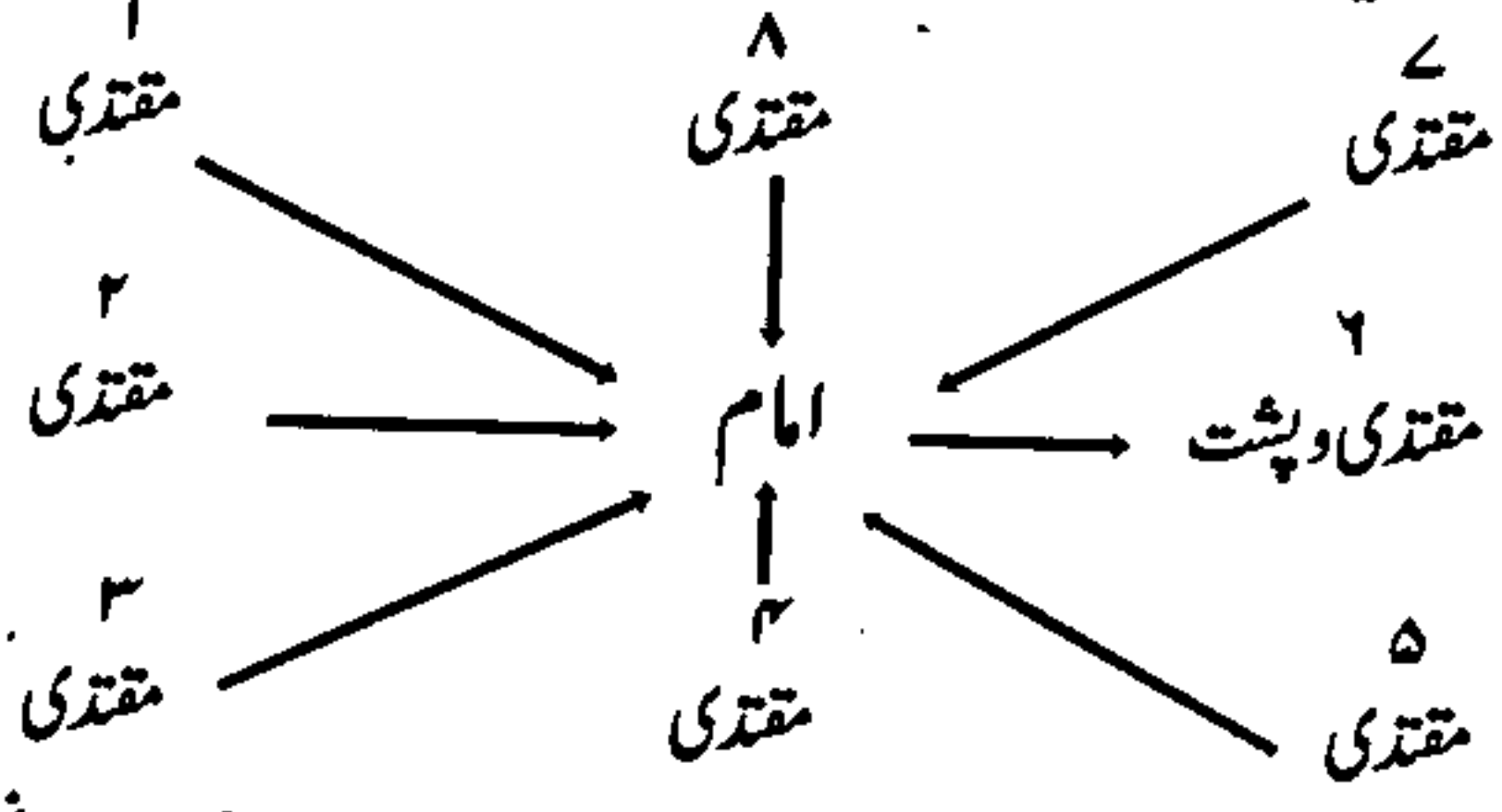

اس نقشہ میں اس نشان ——— سے رخ مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مقتدی نمبر ۶ جس نے اپنی پشت امام کی طرف کر رکھی ہے۔ اس کی نماز صحیح نہیں۔ باقی اور سب مقتدی جس رخ پر بھی کھڑے ہو جائیں نماز صحیح ہے۔ یا پھر مقتدی نمبر ۶ بھی اپنی پشت امام کی طرف نہ کرے۔ اپنا چہرہ اور اپنی کروٹ امام کی طرف کرے تو بھی نماز ہو جائے گی۔

اصول یہ ہے کہ تقدم تاخر کا لحاظ اس وقت ہوتا ہے جبکہ رخ ایک ہو۔ اور کعبہ کے اندر ایک رخ ہونا ضروری نہیں۔ جس طرف بھی نماز پڑھی جائے صحیح ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ امام اس کے پیچھے نہ ہو۔ یعنی اس کی پشت امام کے چہرے کی طرف نہ ہو۔

مسئلہ: امام کعبہ شریف کے اندر ہے مقتدی باہر ہے اقتدا صحیح ہے جبکہ دروازہ کھلا ہو۔ اگر دروازہ بند ہو اور امام کے انتقالات کی خبر ہوتی ہے تب بھی نماز درست ہے۔

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ
دیکھو

مسئلہ: اگر نمازی خانہ کعبہ کے گرد حلقہ کئے ہوئے ہوں۔اور امام بھی کعبہ کے باہر ہو۔تو اقتدا صحیح ہے۔مگر اس شخص کی اقتدا صحیح نہیں جو امام کی جانب میں خانہ کعبہ سے امام کی بہ نسبت زیادہ قریب ہو۔مزید وضاحت ذیل کے نقشہ سے معلوم کیجئے۔

نقشہ ہذا میں م سے مراد مقتدی ہے۔ان میں صرف وہ مقتدی جس کے آگے تیر کا نشان بنا ہوا ہے۔اس کی نماز درست نہیں ہے۔کیونکہ وہ اس طرف کھڑا ہے۔جس طرف امام کھڑا ہے۔اور امام کی بہ نسبت وہ خانہ کعبہ سے زیادہ قریب ہے۔باقی سب مقتدی خواہ وہ خانہ کعبہ سے قریب ہی ہوں۔مگر ان کی نماز درست ہے۔کیونکہ اصول یہ ہے کہ تقدم اور تاخر جب ہوتا ہے کہ جب رخ ایک ہو۔

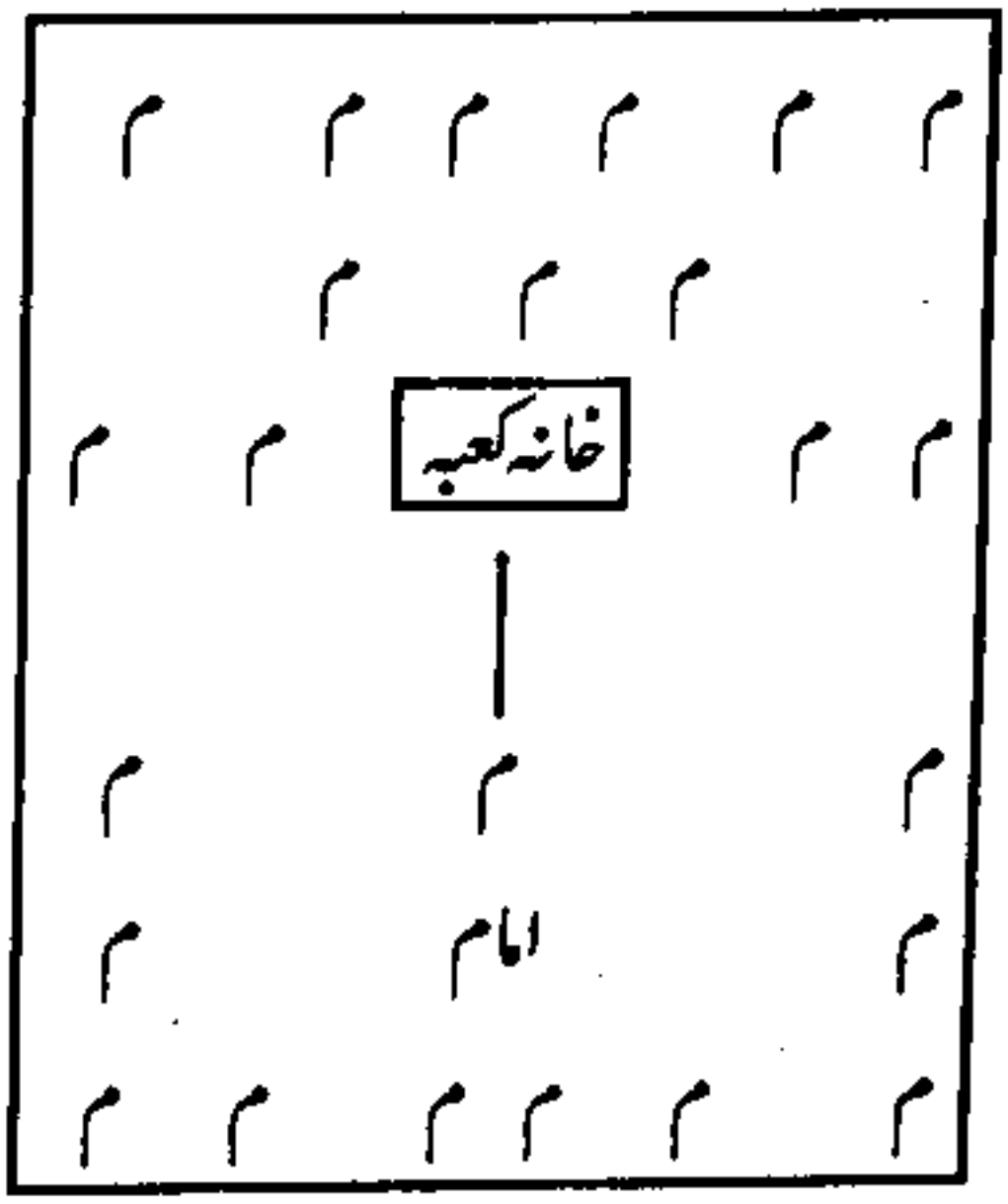

Marfat.com

کشتی میں نماز کا بیان

مسئلہ: چلتی ہوئی کشتی میں بیٹھ کر فرضوں کا پڑھنا امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بلا عذر بھی رکوع اور سجدہ کے ساتھ درست ہے۔ صاحبین رحمہما اللہ فرماتے ہیں عذر کے بغیر صحیح نہیں۔ ظاہر مذہب یہی ہے۔ اور عذر سر کا چکرانا اور باہر نکلنے پر قادر نہ ہونا

مسئلہ: کشتی میں اشارہ سے نماز پڑھنا بالاتفاق جائز ہے۔

مسئلہ: وہ کشتی جو سمندر کے بیچ میں باندھ دی گئی ہو اور ہوا اس کو شدت سے حرکت دے رہی ہو، چلنے والی کشتی کا حکم رکھتی ہے۔ اور اگر ہوا اس کو جھونکے نہ دے تو ٹھہری ہوئی کشتی کی طرح ہے۔ یعنی اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور اگر کشتی کنارہ پر باندھ دی گئی ہو تو اس میں بیٹھ کر نماز بالاتفاق ناجائز ہے۔

مسئلہ: کشتی کنارہ پر باندھ دی گئی ہو۔ اور اس کا کچھ حصہ زمین پر جما ہوا ہو۔ اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنی درست ہے۔ اگر اس کا کوئی حصہ زمین پر جما ہوا نہیں تو اس میں کھڑے ہو کر نماز درست نہیں۔

کشتی میں نماز پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ: کشتی میں نماز پڑھنے والا نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے اور جیسے کشتی قبلہ کے رخ سے گھومتی رہے یہ نماز کے بیچ میں ہی قبلہ کی طرف مڑتا رہے یہاں تک کہ اپنی نماز اس صورت میں ختم کرے کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔

واللہ تعالیٰ جل جلالہ اعلم بالصواب.

Marfat.com

سورج گہن، چاند گہن اور خطروں کے وقت کی نماز

از احادیث مبارکہ

حدیث: ا۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا۔آپ مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام، رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی۔راوی کہتے ہیں: میں نے حضور انور ﷺ کو ایسا کرتے کبھی نہ دیکھا۔اور ارشاد فرمایا پیارے مصطفیٰ ﷺ نے کہ اللہ عزوجل کسی کی موت وحیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا۔لیکن اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو۔تو ذکر ودعا واستغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔

(رواہ بخاری ومسلم)

حدیث: ۲۔سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم نے حضور کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں۔پھر پیچھے ہٹتے دیکھا۔فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتے تو جب تک دنیا باقی ہے تم اس سے کھاتے۔اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوف ناک منظر کبھی نہ دیکھا۔اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں۔عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ کفر کرتی ہیں۔عرض کی گئی کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔اور احسان کا کفران کرتی ہیں؟ اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات (خلاف مزاج)

دیکھے کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (رواہ بخاری ومسلم)

حدیث: ۳۔حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ (رواہ البخاری)

حدیث: ۴۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں حضور انور ﷺ نے ہمیں گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور ﷺ کی آواز کو نہ سنتے تھے۔

(رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ)

مسائل

مسئلہ: سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

مسئلہ: سورج گہن کی نماز باجماعت مستحب ہے۔اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے۔ اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کی شرائط ہیں۔وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے جو جمعہ کی کرسکتا ہے۔وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں خواہ گھر میں خواہ مسجد میں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: چاند گہن کی جماعت نہیں۔امام موجود ہو یا نہ ہو۔بہرحال تنہا تنہا پڑھیں۔

مسئلہ: گہن کی نماز اس وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا جائے۔گہن ختم ہونے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہوگیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کرسکتے ہیں۔اور گہن کی حالت میں بادل آجائیں تب بھی نماز پڑھیں۔

مسئلہ: ایسے وقت میں گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے۔تو نماز نہ پڑھیں بلکہ

Marfat.com

دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں۔

(ردالمحتار)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے۔ اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر یاد ہو تو سورۃ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع سجود میں طول دیں۔ اور بعد نماز میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول دیں۔ اور امام چاہے تو قبلہ رو ہو کر دعا کرے۔ یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دعا مانگے اور مقتدی آمین کہیں۔ اگر دعا کے وقت عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو بہتر ہے۔ مگر دعا کے لئے منبر نہ بچھائے۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر لوگ جمع نہ ہوں تو ان کو اطلاع دینے کے لئے ان الفاظ سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ. (درمختار)

Marfat.com

گہن کی نماز پڑھنے کا طریقہ

از احادیث مبارکہ

حدیث: ۱۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں: جب تیز ہوا چلتی تو حضور اقدس ﷺ یہ دعا پڑھتے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَ خَیْرَ مَا اَرْسَلْتَ بِہٖ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا مَا اَرْسَلْتَ بِہٖ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا بِھَا اَوْشَرِّ مَا اَرْسَلْتَ بِہٖ۔(متفق علیہ)

حدیث: ۲۔سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہوا اللہ جل شانہٗ کی رحمت ہے۔رحمت بھی لاتی ہے،عذاب بھی لاتی ہے۔لہذا اسے برا نہ کہو۔اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر مانگو اور اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

(رواہ الشافعی وابو داوٗد و ابن ماجہ والبیھقی فی الدعوات الکبیر۔)

حدیث: ۳۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس ہوا پر لعنت کی تو فرمایا: ہوا پر لعنت نہ کرو یہ تو مأمور (زیر فرماں) ہے۔اور جو کوئی ایسی چیز پر لعنت کرے جو اس کے لائق نہ ہو تو لعنت خود کرنے والے پر لوٹتی ہے۔ (الترمذی)

حدیث: ۴۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہوا کو گالی نہ دو جب تم کوئی ناپسند چیز دیکھو تو کہو۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا

Marfat.com

نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھٰذِہِ الرِّیْحِ وَ خَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِمَا اَمَرْتَ بِہٖ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَ شَرِّ مَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اَمَرْتَ بہ.

(رواہ الترمذی)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو اس ہوا میں ہے۔اس کی بھلائی اور جس کا اسے حکم ہے اس کی بھلائی مانگتے ہیں۔اور اس ہوا کے شر اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اس کے شر اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

(رواہ الترمذی)

حدیث: ۵۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں: جب آسمان پر ابر آتا حضور ﷺ کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف توجہ فرما کر یہ دعا پڑھتے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا ۔اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو اس میں ہے۔اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَّافِعًا۔ (رواہ الشافعی وابو داوٗد والنسائی وابن ماجہ)

حدیث: ۶۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے۔لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَ لَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ ۔اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ قتل نہ کر اور اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو اپنی عافیت میں رکھ۔

(رواہ احمد والترمذی)

Marfat.com

حدیث: ۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(رواہ مالك)

مسئلہ: تیز آندھی آئے۔

یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے۔ یا رات میں خوفناک روشنی ہو۔

یا لگاتار بکثرت مینہ برسے۔ یا بکثرت اولے پڑیں۔

یا آسمان سرخ ہو جائے۔ یا بجلیاں گریں۔

یا بکثرت تارے ٹوٹیں۔ یا طاعون وغیرہ کی وبا پھیلے۔

یا زلزلے آئیں۔ یا دشمن کا خوف ہو۔

یا کوئی دہشت ناک امر پایا جائے۔ ان سب صورتوں کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

Marfat.com

نماز استقاء کا بیان

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

آیت:۱۔وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ . (پ ۲۵ الشوری آیت ۳۰)

تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور تمہاری بہت سی خطاؤں کو وہ معاف فرما دیتا ہے۔

آیت:۲۔وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ج۔(پ۔۲۲ فاطر آخری آیت)

آیت:۳۔اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (نوح ۱۲،۱۱،۱۰)

اپنے رب کے حضور استغفار چاہو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔موسلا دھار بارش تم پر اتارے گا۔اور تمہیں ماؤں اور بیٹوں سے مدد دے گا۔اور تمہارے لئے باغات اور نہریں بنائے گا۔

فوائد:۱۔پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ ہم پر جو مصیبت آتی ہے وہ ہماری شامت اعمال ہوتی ہے۔اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ہماری بہت سی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔

۲۔دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ ہم ایسے ایسے گناہ کرگزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں، کرتوتوں پر ہماری گرفت فرمانا چاہے تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ رہے۔

احادیث مبارکہ

حدیث: ۱۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جولوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدت موت میں اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار ہوتے ہیں۔اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔

(رواہ ابن ماجہ)

حدیث: ۲۔سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔حضور انور ﷺ کا ارشادگرامی ہے: قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو، بڑا قحط یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔

بارش کیلئے دعا مانگنے میں ہاتھ اٹھانے کا مسنون طریقہ

حدیث: ۳۔سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔حضور اقدس ﷺ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقاء میں اٹھاتے۔یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی۔ (متفق علیہ)

حدیث: ۴۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے بارش کے لئے دعا کی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔(یعنی اور دعاؤں

Marfat.com

میں قاعدہ یہ تھا کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو۔اوراس دعا میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف اور ہتھیلی نیچے کرنا حال بدلنے کی فال ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث: ۵۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ پرانے کپڑے پہن کر تواضع ،زاری اور عاجزی کرتے ہوئے بارش کی دعا کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔ (رواہ الترمذی وابو داؤدوالنسائی وابن ماجه)

حدیث: ۶۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ کی خدمت عالیشان میں حاضر ہو کر قحط باراں کی شکایت کی۔حضور اقدس ﷺ نے منبر کے لئے حکم فرمایا۔عیدگاہ میں رکھا گیا حضور ﷺ نے لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب چلیں۔جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور اقدس ﷺ تشریف لے گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے۔تکبیر کہی اور حمد باری تعالیٰ بجالائے۔پھر فرمایا: تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ بارش اپنے وقت سے مؤخر ہوگئی۔اوراللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اوراس (شان والے اللہ) نے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔اس کے بعد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ .

پھر ہاتھوں کو بلند فرمایا یہاں تک بغل کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔پھر لوگوں کی

Marfat.com

طرف پشت کی ۔اور ردائے مبارک لوٹادی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر شریف سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اسی وقت ابر پیدا فرمایا۔وہ گرجا، چمکا اور برسا اور حضور انور ﷺ ابھی مسجد سے باہر تشریف نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث: ۷۔حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ استسقا کی دعا میں یہ کہتے۔اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادِکَ وَ بَھِیْمَتَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَ اَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ ۔اے اللہ! اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے شہر کو زندہ کر۔ (رواہ ابو داؤد)

حدیث: ۸۔سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ مِذْرَارٍ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ۔

اے اللہ! ہم کو سیراب کر پوری بارش سے جو خوشگوار ہو، تازگی لانے والی ہو۔ جو نافع ہو ضرر نہ کرے۔جلد ہو دیر میں نہ ہو۔ (رواہ ابو داؤد)

Marfat.com

بارش کی دعا بوسیلہ نبی الانبیا ﷺ

حدیث: ۹۔سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے طلب باراں کرتے ۔عرض کرتے :اے اللہ! ہم تیری طرف اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو بارش برساتا تھا۔

الٰہی !اب ہم تیری طرف نبی ﷺ کے عم محترم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش نازل فرما۔حضور انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوں عرض کرتے تو بارش ہوتی ۔یعنی حضور اقدس ﷺ کی حیات ظاہری میں حضور ﷺ آگے اور ہم حضور ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے ۔اب جبکہ وہ صورت میسر نہیں تو اب حضور ﷺ کے چچا کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ توسل بھی حضور ﷺ سے ہی ہے کہ صورۃً میسر نہیں تو معنیً ہی سہی۔

(رواہ البخاری)

مسائل فقہی

مسئلہ:۔ استسقاء، دعاء واستغفار کا نام ہے۔استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت سنت نہیں چاہے جماعت سے پڑھیں یا تنہا دونوں طرح جائز ہے۔

(در مختار)

Marfat.com

استسقاء کے لیے جانے کا طریقہ

مسئلہ:۔ استسقاء کے لیے پرانے کپڑے ہوں یا پیوند شدہ پہن کر عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے چلیں اور بہتر یہ ہے کہ ننگے پاؤں چلیں اور جانے سے قبل صدقہ خیرات کریں اور کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لیے اور کفار پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر روزہ رکھیں اور توبہ استغفار کریں۔ پھر میدان میں جائیں اور قلب اور زبان سے توبہ کریں اور جن کے حقوق ان کے ذمہ ہیں وہ سب ادا کریں یا معاف کروائیں۔ کمزور بوڑھوں بوڑھیوں کے توسل سے دعا کریں کہ یا اللہ! اپنے کمزور بندوں، ضعیف العمر بندوں اور بندیوں کا صدقہ باران رحمت عطا فرما۔ سب آمین کہیں۔

حدیث شریف:۔ میں ہے کہ تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعے ملتی ہے۔

حدیث شریف:۔ میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور
بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی۔

مسئلہ:۔ اس وقت بچے ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں

الغرض: توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں۔اور تین روز متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام دو رکعات جہر کے ساتھ پڑھائے پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَة﴾ پڑھے۔نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ کرے۔اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے۔دعاء، تسبیح واستغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹا دے۔یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا کنارہ اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو۔خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ دے اور قبلہ کو منہ کر کے دعا مانگے۔بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھ کو خوب بلند کرے اور ہاتھوں کی پشت آسمانوں کی طرف رکھے۔

(عالمگیری۔در مختار،بہارشریعت)

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیک خیرالخلق کلهم

Marfat.com

سوالات

(۱) ۔ نماز استخارہ کا کیا طریقہ ہے؟

(۲)۔ صلوۃ التسبیح کا کیا طریقہ ہے؟

(۳)۔ نماز حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

(٤) ۔ کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

(٥) ۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کی نمازیں کیسے ادا کی جاتی ہیں؟

(٦)۔ ان دونوں نمازوں میں کون سی نماز سنت ہے اور کون سی مستحب؟

(۷)۔ ان دونوں نمازوں میں کس کے لیے جماعت ہے اور کونسی جماعت کے بغیر ادا کی جاتی ہے؟

(۸)۔ نماز استسقاء کا طریقہ بیان کریں؟

(۹)۔ نماز استسقاء کے متعلق دو احادیث بیان کریں؟

(۱۰)۔ نماز استسقاء کے لیے جانے کا طریقہ بیان کریں؟

Marfat.com

محرم شریف کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ محرم شریف کے نوافل مع فضائل بیان کریں۔

جواب:۔ ماہ محرم چاند کی پہلی رات کو دو طرح کی نماز ہے۔

اول: یہ کہ عشاء کے بعد دو رکعت نفل پڑھے جائیں اور یہ نماز حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف، قل ہو اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔سلام کے بعد کہے ﴿سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ﴾ اس کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

دوم:۔ دوسری نماز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد کے حوالے سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔وہ بھی دو رکعت ہیں۔اس کا طریقہ ادائیگی یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین شریف ایک ایک بار پڑھے۔

سوم: یا چھ رکعتیں ادا کرے اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس دس بار ﴿قل ھو اللہ﴾ پڑھے۔

فضیلت: اس کی یہ ہے کہ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے۔ہر دروازہ پر ایک تخت سبز رنگ کا ہوگا اس پر حور بیٹھی ہوگی۔اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جائیں

Marfat.com

گی اور چھ ہزار نیکیاں اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

(راحت القلوب)

سوال:۔ محرم شریف کی اول رات کی نمازیں تو بیان ہوئیں۔کیا یکم محرم کے دن کی بھی کوئی نماز ہے؟

جواب:۔ جی ہاں اور وہ یہ ہے کہ یکم محرم کو دو رکعت نفل پڑھے۔اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے تین تین بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ الْسُلْطَانِ الْجَائِرِ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَ مِنَ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ وَ اَسْئَلُکَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَابِرُّ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

ترجمہ: اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا۔یہ نیا سال ہے تجھ سے میں سوال کرتا ہوں اس سال میں شیطان مردود کی نگہبانی سے اور ظالم بادشاہ کے امن سے اور ہر شر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں سے۔اور میں تجھ سے مانگتا ہوں مدد اور انصاف کا اس نفس پر جو برائی سکھاتا ہے۔میں مانگتا ہوں تجھ سے مشغولیت اس چیز کی جو تجھ سے نزدیک کردے۔اے نیک کار!اے مہربان!اے رحم کرنے والے!اور بزرگی اور انعام کے مالک!

Marfat.com

فضیلت: اس نماز کی یہ ہے کہ جو اس نماز کو پڑھے گا۔ اللہ ﷻ اس پر دو فرشتے موکل کردے گا تا کہ وہ مدد کریں اس کے کاروبار میں۔ اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص کے پورے سال میں۔

سوال:۔ دسویں محرم برات کے نوافل مع فضیلت بیان کریں۔

جواب:۔ دسویں محرم کو نوافل پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔

اول:۔ یہ کہ دو رکعت روشنی قبر کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین تین بار سورہ اخلاص پڑھی جائے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس طرح پڑھے گا اللہ ﷻ اس کی قبر روشن کرے گا۔

دوم:۔ دوسری نماز اس میں یہ ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے جائیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۃ اخلاص شریف پچاس پچاس دفعہ پڑھی جاتی ہے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ پچاس برس کے گناہ اگلے پچھلے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جواہر غیبی)

سوال:۔ عاشورے کا دن یعنی دسویں محرم کے نوافل کیا ہیں؟

جواب:۔ دسویں محرم شریف کے نوافل حسبِ ذیل ہیں۔

Marfat.com

چھ رکعت ادا کریں ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے چھ سورتیں ﴿والشمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، قل ھواللّٰہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس﴾ پڑھیں۔ بعد فارغ ہونے کے سجدہ میں ﴿قل یا ایھا الکفرون﴾ پڑھیں۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے پچاس برس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور اسکے لیے ہزار محل نور کے جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، راحت القلوب)

سوال:۔ نوافل کے علاوہ اور کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ روزہ رکھنا چاہیئے۔

فضیلت:۔ اس روزہ کی یہ ہے کہ اس دن کے روزہ دار کو ہزار حج ہزار عمرہ اور ہزار شہید اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ نویں یا دسویں گیارہویں کو روزہ رکھا جائے تا کہ یہود کی مشابہت لازم نہ آئے۔ یہود صرف دسویں محرم کا روزہ رکھتے تھے کہ اس دن وہ دریا سے پار ہو گئے۔

اہل و عیال پر کھانے میں وسعت دی جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی عاشورے کے روز کھانے میں وسعت کرے تو اللہ ﷻ اس کے دسترخوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔

اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ہے۔

حدیث شریف:۔ میں ہے کہ جو کوئی عاشورے کے روز ایک روزہ دار کو روزہ افطار

Marfat.com

کرادے۔

اس نے تمام امت رسول ﷺ کو روزہ افطار کرایا اور ان کو پیٹ بھر کے کھانا کھلا دیا۔اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جائے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے کے لیے جنت میں ہر بال کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (غنیة الطالبین)

سوال:۔ وہ کون سی نماز ہے جو حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے؟ فرمایا کہ جب تک ہم اس نماز کا عوض دلوا نہیں دیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ اس پڑھنے والے سے ملانے کے قابل نہیں۔

جواب:۔ وہ نماز چار رکعت نفل ہیں۔اسکا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے پندرہ پندرہ بار سورہ اخلاص شریف پڑھے۔نماز ختم کر کے اس کا ثواب حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی ارواح مقدسہ کو پہنچائے۔بہتر یہ ہے کہ اول محرم سے لے کر دس محرم تک پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اس نماز کے پڑھنے والے کی شاہزادگان، صاحبزادگان ،ذوالاحترام حضرات حسنین رضی اللہ عنہما قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔

مروی ہے کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز اس نماز کو پڑھا کرتے تھے۔

ایک دن شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔شبلی نے عرض کی: حضور مجھ سے کیا غلطی ہوئی۔فرمایا: غلطی نہیں، ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔جب تک

Marfat.com

قیامت میں ہم اس کا بدلہ نہ دلوا دیں گے۔اس وقت تک ہماری آنکھیں ملانے کے قابل نہیں۔ (جواھر غیبی)

صفر المظفر کے احوال اور نوافل

سوال:۔ صفر المظفر کے احوال بیان کیجیے؟

جواب:۔ صفر المظفر کے احوال میں سے یہ ہے کہ یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔تمام سال میں دس لاکھ اَسی ہزار بلائیں (مصیبتیں) نازل ہوتی ہیں۔جبکہ خاص اِس مہینہ میں بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ماہِ صفر کے گزرنے کی خوش خبری دے میں اس کو جنت میں داخل ہونے کی خوش خبری دوں گا۔حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پر اسی مہینہ میں بلائیں نازل ہوئیں چنانچہ

- ۔حضرت آدم سے لغزش ہوئی تو اسی ماہ میں ہوئی۔
- ۔حضرت ہابیل بھی شہید ہوئے تو اسی ماہ میں۔
- ۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ آگ میں ڈالے گئے تو اسی ماہ میں۔
- ۔حضرت زکریا، حضرت یحی، حضرت جرجیس و حضرت یونس سب اسی مہینہ میں مبتلائے بلا ہوئے
- ۔ ہماری آنکھوں کے تارے، ہمارے دل کے سہارے، ہمارے پیارے حبیب ﷺ پر اسی ماہ کی (۲۹) انتیس تاریخ کو مرض وفات کا آغاز ہوا۔

سوال:۔ ان بلاؤں سے بچنے کی تدابیر اور نوافل بتائیں۔

جواب:۔ ان بلاؤں سے بچنے کی تدبیر یہ ہے کہ ماہِ صفر کی اول رات میں بعد نماز

Marfat.com

عشاء چار رکعات نفل پڑھیں۔ان کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کافرون پندرہ بار دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔تیسری رکعت میں سورۃ فلق پندرہ بار، چوتھی رکعت میں سورۃ الناس پندرہ بار پڑھے۔بعد سلام کے چند بار ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن﴾ کہے پھر (۷۰) ستر بار درود شریف پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا سے اور ہر آفت سے محفوظ فرمائے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

سوال:۔اس ماہ کے آخری چہار شنبہ کی نماز کیا ہے؟

جواب:۔ آخری چہار شنبہ کی نماز یہ ہے کہ بعد صبح غسل کر کے بوقت چاشت دو نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔ادا کرنے کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔نماز سے فارغ ہو کر یہ درود شریف پڑھے۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ﴾

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْءَ ھٰذِہِ الْیَوْمِ وَ اَعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْءِ ہٖ وَ نَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نَحُوْسَاتِہٖ وَ کُرْبَاتِہٖ بِفَضْلِکَ یَادَافِعَ الشُّرُوْرِ یَا مَالِکَ النُّشُوْرِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ اٰلِہِ الْاَمْجَادِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ﴾

(راحۃ القلوب)

Marfat.com

مہینوں کے بادشاہ ربیع الاول شریف کے احوال مع نوافل

سوال:۔ ربیع الاول شریف کے احوال مع نوافل بتائیں؟

جواب:۔ ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ بروز سوموار کو ہی حضور اقدس ﷺ دنیا میں رونق افروز ہوئے ۔اسی مہینہ کی اسی تاریخ کو اسی دن حضور انور ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔بارہ ربیع الاول کو ۲۰ رکعات پڑھے۔ان کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد اکیس اکیس بار سورۃ اخلاص شریف پڑھے۔اس کا ثواب روح اقدس نبوی ﷺ کو پہنچائے اول تو بارہ دنوں تک پڑھے اور اس کا ثواب حضور نبی کریم ﷺ کو پہنچا تا رہے۔اگر بارہ دنوں تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ کو ضرور مذکورہ رکعتیں پڑھے۔اور بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں ہدیہ پہنچائے۔

فضیلت:۔اس نماز کی یہ ہے کہ اس نماز کے پڑھنے والے کو حضور ﷺ نے خواب میں جنت کی خوش خبری دی ہے۔اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کو دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے زندگی میں حضور ﷺ کو دیکھا۔ (جواھر غیبی)

سوال:۔ اس مہینہ ربیع الاول شریف میں کوئی خاص درود خاص عدد کے ساتھ آیا ہے تو بیان کردیں؟

Marfat.com

جواب:۔ خاص درود جو خاص عدد کے ساتھ آئے ہیں۔وہ دو قسم کے ہیں۔

اول:۔ ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ﴾

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس درود کو اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں بعد نمازِ عشاء ایک ہزار ایک سو پچیس دفعہ پڑھے گا اس کو سرور عالم ﷺ کی زیارت ہوگی۔

دوم:۔ ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ﴾

فضیلت:۔اس درود شریف کی یہ ہے کہ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھے گا وہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سوال:۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت شریف کے لئے کوئی مخصوص نماز بھی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔اور وہ یہ ہے کہ جب ربیع الاول شریف کا چاند نظر آجائے تو اس رات کو(۱۶) سولہ رکعات نفل پڑھے۔

طریقہ: ان کا یہ ہے کہ دو رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص شریف تین تین بار نماز سے فارغ ہو کر یہ درود شریف پڑھے۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ﴾

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ خواب میں حضور پرنور شافع یوم النشور کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ (فضائل الایام والشھور)

ماہ ربیع الآخر کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ ربیع الآخر کے نوافل مع فضائل کیا ہیں؟

جواب:۔ اس مہینہ کی انتیسویں پندرھویں تاریخوں میں چار رکعات نفل پڑھے۔

طریقہ: ان کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص شریف پانچ پانچ بار پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اس نماز کے پڑھنے والے کو ہزار نیکی کا ثواب دیا جاتا ہے، اور اس کی ہزار برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اس کے لئے چار حوریں پیدا کی جاتی ہیں۔ (جواہر غیبی)

جمادی الاولیٰ کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ جمادی الاولیٰ کے نوافل مع فضائل بتائیں؟

جواب:۔ اس مہینہ کی اول رات میں چار رکعات ادا کریں۔

طریقہ: ان کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص شریف گیارہ گیارہ بار پڑھیں۔

فضیلت:۔ اس نماز کی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس نماز کے پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں نوے ہزار برس کی نیکیاں درج کر دیتا ہے اور ایسے ہی بدیاں اس کے نامہ اعمال

Marfat.com

سے دور کر دیتا ہے۔ (جواھر غیبی)

جمادی الاخری کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ جمادی الاخری کے نوافل مع فضائل بیان کریں؟

جواب:۔ جمادی الاخری کے نوافل دو قسم پر ہیں۔

اول:۔ یہ کہ اول رات بارہ رکعات پڑھے۔فضائل الشہود میں ہے کہ یہ نفل خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھا کرتے تھے اور اس کے پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ مذکور نہیں۔

دوم:۔ اول رات چار نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ شریف کے سورۃ اخلاص شریف تیرہ تیرہ بار پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو ایک لاکھ نیکی ملتی ہے اور ایک لاکھ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ماہ رجب المرجب کے نوافل اور فضائل

سوال:۔ رجب شریف کے نوافل مع فضائل کیا ہیں اور ماہ رجب کے فضائل بتائیں؟

جواب:۔ ماہ رجب شریف بڑی عظمت اور برکت والا ہے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی رجب کا

Marfat.com

مہینہ پائے اس کی پندرہویں اور آخری تاریخ میں غسل کرے تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کر لی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔اس مہینہ کی پانچ راتیں عبادت کے لیے افضل ہیں۔ایک تو پہلی دوسری رات درمیانی اور تین راتیں آخری۔ستائیسویں رات کو ہمارے پیارے نبی ﷺ کو جسمانی معراج ہوئی۔لہذا یہ رات بڑی عظمت اور فضیلت والی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس ماہ تیس رکعتیں پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد تین تین بار پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل اٹھایا جائے گا۔اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مومن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق یا مشرک۔حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے خبر دیجئے اس نماز کی کہ کس طرح پڑھوں؟ فرمایا:

اول:۔پہلی رات دس رکعت پڑھے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں قل یا ایھا الکفرون تین بار اور قل ھو اللہ احد تین بار نماز ختم کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے۔﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ، یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ ، وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَ لَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾

Marfat.com

دوم :۔ پندرھویں رات دس رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں قل یا ایھا الکفرون تین بار اور قل ھو اللّٰہ احد تین بار اس نماز کو ختم کرنے کے بعد یہ پڑھے ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبًا وَّلَا وَلَدًا﴾

سوم :۔ آخری رات میں دس رکعتیں پڑھے کہ ہر رکعت میں حسب معمول قل یا ایھا الکفرون تین بار اور قل ھو اللّٰہ احد تین بار۔ اس نماز کو ختم کرنے کے بعد یہ پڑھے ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾

پھر اپنے رب سے دعا مانگے۔

فضیلت :۔ اس کی یہ ہے کہ فرمایا اس طریقہ سے نماز پڑھنے کے بعد اللہ ﷻ تیری دعا قبول فرمائے گا۔ اور تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر خندقیں پیدا فرما دے گا۔ ہر خندق کی چوڑائی پانچ پانچ برس کی ہوگی۔ اور اللہ ﷻ لکھے گا تیرے واسطے ہر رکعت کے بدلے ہزار ہزار رکعت کا ثواب۔ الحمد اللّٰہ حمدا کثیرا۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو سنا تو روتے ہوئے خدا کے شکر کے لیے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدے میں گر گئے۔

Marfat.com

چھارم :۔ اسی مہینہ میں بروزِ جمعہ نماز عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھے

طریقہ:۔ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ۷ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے بعد سلام کے پچیس بار یہ پڑھے۔ ﴿لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ هُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُالذُّنُوْبِ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ﴾ سو بار پڑھے اور درود شریف سو بار پڑھے پھر اپنی حاجت طلب کرے ضرور قبول ہوگی۔

(غنية الطالبين)

ستائیسویں رجب اور ستائیسویں دن کی فضیلت

سوال:۔ ستائیسویں رات عبادت کی فضیلت اور ستائیسویں دن کی فضیلت کیا ہے؟

جواب:۔ ستائیسویں رات کی عبادت اور ستائیسویں دن کے روزے کی فضیلت یہ ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رات کو شب بیداری کرے اور عبادت کرے اور اگلے دن صبح یعنی ستائیسویں دن روزہ رکھے تو وہ ایسا ہے گویا اس نے ایک سو سال کے روزے رکھے۔

Marfat.com

ستائیسویں شب کے نوافل

اور ستائیسویں کی رات دو رکعت نماز نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اکیس دفعہ پڑھے۔نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔پھر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاهِدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَ بِالْخِلْوَةِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِهَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِهٖ لَیْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِی الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزهة المجالس)

ماہ شعبان شریف کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ ماہ شعبان شریف کی فضیلت مختصر بیان کریں؟

جواب:۔ شعبان شریف کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شعبان میرا ہے تو جس طرح حضور اکرم ﷺ کو سب پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔اس مہینہ کی بزرگی کی یہ بھی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ اس مہینہ میں جس قدر روزے رکھتے بعد رمضان کے اور کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے۔ماہ شعبان فضیلت کے سلسلہ میں حدیث شریف میں ہے۔فرمایا: کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر قرآن پاک کی بزرگی کی مانند ہے باقی کلاموں پر۔اور ماہ شعبان کی فضیلت میری بزرگی اور عظمت کی مانند ہے باقی پیغمبروں پر۔اور ماہ رمضان کی بزرگی مانند خداوند تعالیٰ کے ہے ساری مخلوق پر۔اس لئے مسلمانوں

Marfat.com

کو چاہیے کہ کثرتِ نوافل اور نماز روزہ سے اس مہینہ کو آباد رکھیں۔

اس مھینہ کے چند نوافل یہ ھیں۔

اول:۔ یہ کہ پہلی رات میں بارہ رکعات ادا کریں۔طریقہ ادا کرنے کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ اخلاص پندرہ پندرہ بار پڑھے کہ اس سورۃ کا بہت ثواب ہے۔نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگے

دوم:۔ یہ کہ اس مہینہ کی پندرھویں رات جس کو شب برات بھی کہا جاتا ہے۔اس رات کی بہت فضیلت آئی ہے۔اس رات کو رحمت کے فرشتے اترتے ہیں رحمت الٰہی برستی ہے اس شخص پر جو عبادت کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخشتا ہے جو اس رات عبادت میں لگے رہتے ہیں۔اور اس رات اللہ ﷻ نیکوں اور بروں کو بخشتا ہے، مگر نو آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا۔

(۱)۔ جادوگر (۲)۔ منجم (۳)۔ کینہ ور (٤)۔ شرابی

(٥)۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا (٦) ستار باجہ رکھنے والا

(۷) قطع رحمی کرنے والا (۸) ظلماً مال لینے والا۔ (۹) زانی

اس رات زندگی اور موت کا فیصلہ ہوتا ہے اور اللہ ﷻ کی رحمتِ کاملہ جوش پر ہوتی ہے۔اور شب بھر اللہ ﷻ کی طرف سے آواز آتی ہے۔کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کے گناہ معاف کروں؟ ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ میں اس کو روزی دوں؟ ہے کوئی مبتلائے مصیبت کہ میں اس کی مصیبت دور کروں؟ یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔جو کوئی اس پندرھویں شعبان میں چار نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔یہ کہ ہر رکعت میں پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے اور پندرھویں دن

روزہ رکھے فضیلت:۔اسکی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کردیتا ہے۔

سوم:۔ اس ماہ کی ہر جمعہ کی رات کو چار رکعات نفل ادا کرے طریقہ اس کا یہ ہے کہ ہر رکعات میں تیس تیس بار سورۃ اخلاص شریف پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

چہارم:۔ جو کوئی اس ماہ میں خواہ پندرہویں کو ہی آٹھ رکعات نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔اس کا یہ کہ آٹھ رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور ہر دو رکعات پوری پڑھے (سلام تک) تیسری، پانچویں اور ساتویں ثناء سے شروع کرے۔ ہر رکعات میں سورۃ اخلاص شریف گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے۔اس نماز کا ثواب خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی روح پرفتوح کو پہنچائے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ خاتونِ جنت فرماتیں ہیں: میں اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہونگی جب تک میں اس نماز پڑھنے کی شفاعت نہ کرلونگی۔

Marfat.com

ماہِ رمضان کے فضائل ونوافل

سوال:۔ ماہ رمضان شریف کے مختصر مگر جامع فضائل بیان کریں؟

جواب:۔ ماہ رمضان شریف کے بہت فضائل ہیں۔اس کتاب میں ماہ رمضان شریف کے فضائل بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔نہایت اختصار کے ساتھ کچھ فضائل بیان کیے جاتے ہیں۔قرآن وحدیث نے اس کے فضائل بیان کیے ہیں۔قرآن پاک میں ارشادگرامی ہے کہ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ﴾ مہینہ رمضان کا جس میں قرآن اتارا گیا۔رمضان رمض سے ماخوذ ہے۔جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا چونکہ مسلمان اس میں بھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں،یا یہ کہ رمضان المبارک گناہوں کو جلاڈالتا ہے،اس لیے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔اس کے چار نام ہیں۔

(۱)۔ ماہ رمضان (۲)۔ ماہ صبر

(۳)۔ ماہ مواسات (٤)۔ ماہ وسعت رزق

ماہ رمضان میں پندرہ نعمتیں

(۱)۔ وسعت رزق۔

(۲)۔ زیادتی زرومال۔

(۳)۔ جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عبادت لکھا جاتا ہے۔

(٤)۔ کل نیک اعمال دوچند ہو جاتے ہیں۔

(٥)۔ تمام زمین وآسمان کے فرشتے روزہ دار کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔

Marfat.com

(٦)۔ شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

(۷)۔ رحمت کے دروازے کشادہ کر دیئے جاتے ہیں۔

(۸)۔ جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۹)۔ ہر رات سات لاکھ گناہ گار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔

(۱۰)۔ ہر جمعہ کی رات اتنے دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جتنے سات دن میں۔

(۱۱)۔ آخری رات میں تمام روزہ داروں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۱۲)۔ ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔

(۱۳)۔ روزہ داروں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

(۱٤)۔ اس مہینہ کا فرض دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔

(۱۵)۔ جو کوئی شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اُس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ مگر روزہ دار کے روزہ کے ثواب میں بھی کمی نہ ہو گی۔

اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت ہے دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اس مہینہ کی ایک ایک ساعت روزہ دار کی اور نمازی کی عبادت میں گزرتی ہے۔ آخری طاق راتیں زیادہ فضیلت والی ہیں۔ ان میں عبادت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

Marfat.com

شب قدر کی فضیلت کا بیان

سوال:۔ شب قدر کی فضیلت کیا ہے؟

جواب:۔ شب قدر کی فضیلت بہت زیادہ ہے مگر یہاں اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

ارشاد رب العالمین ہے: بے شک اتارا ہم نے یہ قرآن **لیلۃ القدر** میں تمہیں کیا معلوم کہ **لیلۃ القدر** کیا ہے **لیلۃ القدر** ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس میں فرشتے اترتے ہیں۔اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر وہ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حکم سے زمین میں پھیل جاتے ہیں۔ ہر گھر اور ہر در میں پہنچتے ہیں۔طلوع فجر تک یہ فرشتے زمین پر رہتے ہیں اور امت مصطفیٰ ﷺ کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔اپنے رب کی حمد وثناء میں مصروف رہتے ہیں۔جو شخص اس رات کو عبادت کرے حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں۔اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی طبیعت میں نرمی رقت اور سوز وگداز پیدا ہوتا ہے

سوال:۔ شب قدر کونسی رات ہے؟

جواب:۔ حضرت عبادہ بن صامت نے حضور اقدس ﷺ سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔شب قدر ماہ رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔۱ ۲،۲۳،۲۵،۲۷اور۲۹رات میں جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرے اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔اکثر علماء کا خیال ہے کہ وہ شب قدر کی ستائیسویں رات ہے۔نکتہ اس میں یہ ہے کہ لیلۃ القدر

Marfat.com

(شب قدر) میں ۹ حروف ہیں۔اور یہ لفظ سورۃ قدر میں تین بار آیا ہے۔نو کو تین سے ضرب دیں تو ستائیس حاصل ہوتا ہے۔تو معلوم ہوا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔

(روح البیان)

ستائیسویں شب میں نوافل کا طریقہ اور ان کا ثواب

سوال:۔ ستائیسویں شب نوافل کا طریقہ کیا ہے اور ان کا ثواب کیا ہے؟

جواب:۔ ستائیسویں شب میں نوافل اور ان کا ثواب تین قسم پر ہے۔

اول:۔ یہ کہ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے۔

طریقہ:۔اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد **سورۃ فاتحہ** کے **انا انزلنہ** ایک بار اور **سورۃ اخلاص** ستائیس بار پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح ہو جاتا ہے جس طرح ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

دوم:۔ یہ کہ ستائیسویں شب کو دو رکعات نفل شب قدر کے پڑھے۔طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں **انا انزلنہ** ایک بار اور ایک بار اور **قل ھو اللہ احد** تین تین بار پڑھے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور احسانِ عظیم سے اس کو شب قدر کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کے روزے قبول فرمائے گا اور اس کو حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کو جنت میں شرق سے مغرب تک ایک شہر عطا فرمائے گا

Marfat.com

سوم:۔ یہ کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جوکوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمداللہ کے انا انزلنہ تین بار اور قل ھو اللہ پچاس بار اور سجدہ میں جا کر ایک بار کہے ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا بے انتہا نعمت اور گناہ اس کے بخش دیے جائیں گے۔ اور شب قدر کی دعا یہ ہے۔ ﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا غَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ﴾

(غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ وہ کون سے لوگ ہیں جن کی شب قدر میں مغفرت نہیں ہوتی؟

جواب:۔ چار شخصوں کی شب قدر میں مغفرت نہیں ہوتی۔

اول:۔ وہ جو شراب پیئے۔

دوم:۔ وہ جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔

سوم:۔ وہ جو قطع رحمی کرے۔

چہارم:۔ وہ جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے۔

ماہ شوال کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ ماہ شوال کے نوافل مع فضائل بیان کریں؟

جواب:۔ ماہ شوال کی نفلی دو نمازیں ہیں۔

پہلی روایت یہ ہے کہ جوکوئی اول رات شوال میں پڑھے یا دن میں نماز عید کے بعد چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے۔ اس طرح کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ

Marfat.com

کے بعد سورہ اخلاص شریف اکیس اکیس بار پڑھے۔

فضیلت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھو ل دے گا اور جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دے گا۔ اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک کہ اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ پڑھے ماہ شوال میں آٹھ رکعت رات یا دن میں اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد الحمد اللہ کے سورہ اخلاص پچیس پچیس بار پڑھے ۔پھر سلام کے بعد ستر بار سبحان اللہ پڑھے اور ستر بار درود شریف پڑھے۔ ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ﴾

فضیلت :۔اس کی یہ ہے کہ کھول دے گا اللہ تعالیٰ اسکے لیے رحمت اور حکمت کے دروازے اس کے دل میں۔اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا مکان بنائے گا کہ اس جیسا مکان کسی اور کا نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔
(رسالہ فضائل الشہود)

ماہ شوال کے روزوں کی فضیلت

سوال:۔ ماہ شوال کے روزوں کی فضیلت کیا ہے؟

جواب:۔ حدیث شریف میں ہے کہ شوال کی پہلی رات یعنی جس کی صبح عید ہوتی ہے۔ ہزاروں فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! خوش خبری ہو تم کو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بخش دیا ہے اس واسطے کہ تم نے ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

Marfat.com

اور رکھو چھ روزے شوال میں اس کی فضیلت یہ ہے کہ دے گا اللہ ﷻ تم کو ایک ایسا بڑا مکان کہ نہ دے گا ایسا مکان کسی اور کو مگر اسی کو جس نے تمہارے جیسا عمل کیا۔

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی شوال کے چھ روزے رکھے فضیلت ان کی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کے نامۂ اعمال میں تمام امت مصطفیٰ ﷺ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنت میں ساتھ نصیب ہوگا۔

تیسری حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ماہ شوال کے چھ روزے رکھے گا۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے تمام سال کے روزے رکھے۔ اور شہدائے بدر میں سے چالیس شہیدوں کا اس کو ثواب ملتا ہے۔

ماہ ذیقعد کے روزے اور نوافل مع فضائل

سوال:۔ ماہ ذیقعد کے روزے رکھنے کی فضیلت بتائیں؟

جواب:۔ ماہ ذیقعد میں روزہ رکھنے کی فضیلت حدیث شریف میں یوں وارد ہے۔ جو کوئی ذیقعد کے مہینہ میں ایک دن کا روزہ رکھے۔اللہ تعالیٰ اس کو روزے کی ہر ساعت میں حج مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے۔اور ہر سانس کے ساتھ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

دوسری حدیث:۔ میں یہ ہے کہ فرمایا بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینے کو، اول مہینہ ہے حرام مہینوں میں۔

تیسری حدیث:۔ میں یہ ہے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

چوتھی حدیث:۔ یہ ہے کہ فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ اس مہینہ میں دوشنبہ یعنی سوموار کے دن کا روزہ افضل ہے ہزار مہینہ کی عبادت سے۔

نوافل مع فضائل

سوال:۔ ماہ ذیقعد کے نوافل مع فضائل بیان کریں؟

جواب:۔ ذیقعد کے نوافل تین طرح کے ہیں۔

اول:۔ یہ کہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ جوکوئی اول رات ذیقعدہ میں چار رکعات نفل پڑھے طریقہ یہ کہ بعد الحمد کے ہر رکعت میں ۳۳ بار سورۃ اخلاص شریف پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے جنت میں چار ہزار مکان بنادے گا جو سرخ یاقوت کے ہوں گے اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی۔ پیشانی اس کی چاند کی مانند چمکے گی

دوم:۔ جو شخص ذیقعدہ کی ہر رات میں دو نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔ اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص شریف تین بار پڑھے

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ عطا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا ثواب۔

سوم:۔ جوکوئی اس ماہ کے ہر جمعہ کو چار رکعت ادا کرے

Marfat.com

طریقہ:۔ یہ کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص ۲۱ بار پڑھے اللہ کریم اس کو حج اور عمرے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

چہارم:۔ یہ جو کوئی ۱۰۰ رکعت نفل ادا کرے گا۔

طریقہ:۔ یہ کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص شریف دس بار پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اس نے بے انتہا بے اندازہ شمار ثواب پایا۔

ماہ ذی الحج کے روزے مع فضائل

سوال:۔ ماہ ذی الحج کے فضائل اور اس کے نوافل مع فضائل بتائیں؟

جواب:۔ اس مہینہ کی بہت فضیلت ہے۔ بالخصوص اول عشرہ کے دس دنوں اور دس راتوں کی بہت فضیلت آئی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ مہینوں کا سردار ماہ رمضان ہے۔ مگر سب سے زیادہ بزرگ ترین حرمت والا ماہ ذی الحج ہے۔ اسی مہینہ میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کو مقام خلیل سے نوازا گیا اسے مہینہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ آپ کو آگ میں ڈالا گیا اور آپ پر آگ گلزار ہوگئی۔ اس مہینہ میں آپ نے اپنے فرزند ارجمند کو اللہ کی رضا کے لئے اس کے حکمِ عالیشان پر ذبح فرمایا پھر ان کو بچا لیا گیا اور ان کی جگہ بکری ذبح ہوئی۔ اور ذبیح اللہ کا لقب ملا اسی مہینہ

Marfat.com

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام دونوں باپ بیٹا نے مل کر خانہ کعبہ شریف کی بنیاد رکھی۔

اول عشرہ کی عبادت اور ماہ ذی الحج کے ایک روزہ کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مہینہ کا ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اور اول عشرہ میں سے کسی ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کے ثواب کے برابر ہے۔

اول عشرہ میں روزہ رکھنے کا ثواب

سوال:۔ اول عشرہ میں ہر دن کے روزے کا ثواب بیان کریں۔ تا کہ روزے رکھنے کا شوق پیدا ہو؟

جواب:۔ جو خوش نصیب یکم ذی الحج سے دسویں ذی الحج تک روزے رکھے اس کا ثواب میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کے سہارے حضور نبی پاک صاحب لولاک فخرِ موجودات سرورِ کائنات روحِ کائنات احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا۔

☆۔ اول دن میں جو روزہ رکھے اس کا ثواب یوں ہے گویا اس نے جہاد کیا دو ہزار برس تک اس طرح کہ اس نے نہ آرام کیا ایک ساعت بھی۔

☆۔ دوسرے دن جس نے روزہ رکھا گویا اس نے عبادت کی دو ہزار برس تک۔

☆۔ تیسرے دن جس نے روزہ رکھا گویا اس نے تین ہزار غلام آزاد کیے۔

☆۔ چوتھے دن جس نے روزہ رکھا گویا اس نے عبادت کی چار ہزار برس تک۔

☆۔ پانچویں دن جس نے روزہ رکھا گویا اس نے پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنایا۔

Marfat.com

☆۔چھٹے دن جس نے روزہ رکھا گویا اس نے چھ ہزار شہیدوں کا ثواب پایا۔

☆۔ساتویں دن جس نے روزہ رکھا تو اس کے لیے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

☆۔آٹھویں دن جس نے روزہ رکھا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

☆نویں دن جس نے روزہ رکھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ رسول اللہ ﷺ میں ایک مغنی یعنی گویا تھا کہ راگ کو دوست رکھتا تھا۔وہ شخص جب ذوالحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ان دنوں کے روزے رکھنے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا۔اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ!(ﷺ) یہ دن عبادت اور حج کے ہیں۔میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ ﷻ مجھے بھی ان میں ان لوگوں کی دعا میں شامل کر دے۔یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لیے ہر دن کے روزے کا ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدیہ بھیجنے کا اور سو گھوڑے دینے کا (جن پر اللہ ﷻ کی راہ میں سواری کی جائے) ثواب ہے۔اور جب یوم الترویحہ ہوگا تو تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹ قربانی کرنے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر اللہ ﷻ کی راہ میں سواری کی جائے دینے کا ثواب ہے۔

اور یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحج کے متعلق فرمایا (اگر تو نویں ذی الحج کو روزہ رکھے گا) تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے دو ہزار اونٹ قربانی دینے دو ہزار گھوڑے جہاد کے لیے دینے کا ثواب ہے۔اور ایک سال پہلے ایک سال بعد کے روزوں کا ثواب ہے۔

Marfat.com

ڈھیروں ثواب

ایک روایت میں آتا ہے کہ جس نے اول عشرہ ذوالحج کے روزے رکھے گویا اس نے چھبیس ہزار قرآن پاک ختم کئے۔

سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہ نستغفر اللّٰہ.

یا رب صل و سلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

ماہ ذی الحج شریف کے اول عشرہ میں نوافل کا طریقہ مع ثواب

سوال:۔ ذی الحج شریف کے اول عشرہ میں نوافل پڑھنے کا طریقہ مع ثواب بیان کریں؟

جواب:۔ حدیث شریف میں ہے۔ جوکوئی اول رات ذی الحج میں چار رکعات نفل پڑھے۔

طریقہ:۔ یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص شریف ۲۵ بار پڑھے۔ اللہ کریم اپنی شانِ کریمی کے صدقہ سے اس کو بے شمار ثواب عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

اور ارشاد فرمایا رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے: جو کوئی ذوالحج شریف کی یکم سے لے کر دسویں تک ہر رات وتر کے بعد دو رکعات نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔ اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ کوثر اور سورۃ اخلاص شریف تین تین بار پڑھے ثواب اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مقام اعلیٰ علیین میں داخل کرے گا۔ اس کو ہر بال کے بدلے ہزار نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب دیا جائے گا۔

نویں ذی الحج رات کے نوافل

پہلی روایت:۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی نویں ذی الحج کی رات کو سو رکعات ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ احد ایک بار یا تین بار پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخشے گا اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا محل بنائے گا۔

دوسری روایت:۔ یہ ہے کہ نویں رات میں جو کوئی دو نفل پڑھے۔

طریقہ:۔ یہ کہ اول رکعت میں آیت الکرسی سو بار۔ دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص شریف سو بار اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور اس کے ساتھ ستر اور آدمی بخش دے گا۔

Marfat.com

دسویں ذی الحج کے نوافل مع فضائل

جوکوئی شب ظریفی یعنی دسویں ذی الحج کی رات کو بارہ رکعات نفل پڑھے اس طریقہ پر کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ شریف کے سورۃ اخلاص شریف ۱۵ بار پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اس کے تمام گناہ معاف ہوئے اور ستر برس کی عبادت کا ثواب کمایا۔

ذوالحج شریف کے جمعہ کے نوافل

جوکوئی جمعہ کے دن ذی الحج کے مہینہ میں چھ رکعات کے نوافل ادا کرے۔

طریقہ:۔ یہ کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص شریف پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْـمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن پڑھے اور دس بار درود شریف پڑھے ایسے شخص کے لئے جنت یقیناً ہے۔

ذوالحج شریف کی کسی بھی رات میں نوافل مع اجر وثواب

جوکوئی اس ماہ ذی الحج کی کسی بھی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعات پڑھے۔

طریقہ:۔ اس کا یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ شریف کے بعد آیت الکرسی تین بار سورۃ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک بار نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ ﴿ سبحان ذی العـزة والجبروت سبحان ذی القدرة والملکوت سبحان ذی الحی الذی لا ینام ولا یموت لا الہ الا ھو یحی و یمیت وھو حی لا

Marfat.com

یموت سبحان رب العباد و الحمد للّٰہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا علی کل حال اللّٰہ اکبر کبیرا ربنا جل جلالہ و قدرتہ بکل مکان ﴾

اجروثواب:۔اس کا یہ ہے کہ جیسے اس نے حج کیا بیت اللہ حرمت والے کا۔اور زیارت کی اس نے روضہ رسول ﷺ کی اور جہاد کیا اس نے اللہ کی راہ میں۔اور جو دعا مانگے قبول ہوگی۔اور دس راتوں میں اسی طریقہ سے پڑھے گا تو اس کے لئے فردوس بریں ہے۔اور رب کریم اس سے ہزار برائی مٹادے گا۔

ذی الحج شریف کی دسویں کو بعد نماز عید کے نوافل مع طریقہ وثواب

دسویں ذی الحج کو نماز عید الضحیٰ کے بعد گھر میں آکر چار رکعات نفل ادا کرے۔

طریقہ:۔اس کا یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے۔دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد والشمس، تیسری میں واللیل اور چوتھی میں والضحیٰ پڑھے۔

ثواب:۔اس کا یہ ہے کہ اس کو تمام آسمانی کتابیں پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

قربانی کے بعد جو کوئی دو رکعات نفل پڑھے۔

طریقہ:۔اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد والشمس پانچ بار پڑھے۔

ثواب:۔اس کا یہ ہے کہ اس کو حاجیوں کا ثواب دیا جائے گا۔اور اس کی قربانی قبول

Marfat.com

ہوگی اور ہر بال کے بدلے نیکی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ!(ﷺ) اگر کوئی فقیر ہو اور اسے قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز عید کے بعد دو رکعات نفل پڑھے۔

طریقہ:۔ اس کا یہ کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کوثر تین بار پڑھے ۔ثواب اس کا یہ کہ اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے اسے اونٹ قربان کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

بروز ہفتہ تاجمعۃ المبارک دن اور رات کے نوافل مع فضائل

سوال:۔ ہفتہ کی رات کے نوافل کیا ہیں؟

جواب:۔ ہفتہ کی رات کے نفل یہ ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان ۱۲ رکعات نفل پڑھے۔

نوٹ:۔ کوئی خاص طریقہ مذکور نہیں۔عام طریقہ کے مطابق فضیلت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نمازی کے لئے جنت میں محل تیار کرے گا۔اس نے گویا ہر مسلمان مرد و عورت پر صدقہ کیا، یہود کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے بخش دے۔ (غنیة الطالبین)

سوال:۔ ہفتہ کے دن کے نفل کیا ہیں؟

جواب:۔ ہفتہ کے دن اوقات مکروہ کے علاوہ چار رکعات نفل پڑھے۔

طریقہ:۔ یہ کہ ہر رکعت میں قل یا ایھا الکفرون تین بار پڑھے۔فارغ ہونے کے بعد آیت الکرسی ایک بار پڑھے۔حدیث شریف میں اس کی فضیلت یوں بیان کی گئی ہے کہ جو کوئی اس طریقہ سے بروز ہفتہ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے، ہر حرف کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب ہے اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے۔اور عطا کرے گا اللہ ﷻ اس کو ایک حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب بروز قیامت عرش الٰہی کے سائے تلے اس کو جگہ

Marfat.com

نصیب فرمائے گا۔اور نبیوں اور شہیدوں کا اس کو ساتھ نصیب ہوگا۔

(غنية الطالبين)

سوال:۔ اتوار کی رات کے نوافل کیا ہیں؟

جواب:۔ اتوار کی رات کے نوافل یہ ہیں کہ اتوار کی رات کو بیس رکعت نفل پڑھے۔

طریقہ:۔ اس کا یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص شریف پچاس بار پڑھے معوذتین ایک ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو بار اپنے اور اپنے والدین کے واسطے پڑھے اور درود شریف سو بار بعد درود شریف کے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھے اور یہ کلمات پڑھے ۔اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ آدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَ فِطْرَتُهٗ وَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ وَ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ اس کے لیے کافروں و مسلمانوں کی گنتی کے برابر ثواب ہے اور اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائے گا۔

(غنية الطالبين)

سوال:۔ اتوار کے دن کے نفل بیان کریں؟

جواب:۔ اتوار کے دن کے نفل یہ ہیں کہ اتوار کو اوقات مکروہ کے علاوہ جب چاہے چار رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آمن الرسول آخر تک ہر رکعت میں پڑھے۔

Marfat.com

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب عطا فرمائے گا۔اور اللہ ﷻ اس نمازی کو ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک شہر عطا فرمائے گا جو مشک سے بنا ہوا ہوگا۔

سوال:۔ پیر (سوموار) کی رات کے نفل پڑھنے کا طریقہ مع فضیلت بیان کریں؟

جواب:۔ پیر کی رات کے نفل پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی پڑھے پیر کی رات کو دو رکعت نماز نفل کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص شریف پندرہ بار اور سلام کے بعد پندرہ بار آیت الکرسی پندرہ بار استغفار۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کو اہل جنت کرے گا اور اسکے تمام صغیرہ گناہ بخش دے گا۔اور نماز میں جو آیت کریمہ پڑھی جاتی ہے ہر آیت کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔اور آئندہ پیر تک اگر مر جائے تو شہید ہوگا۔

(غنیة الطالبین)

سوال:۔ پیر کے دن کے نفل بیان کریں؟

جواب:۔ پیر کے دن کے نفل یہ ہیں کہ اوقات مکروہ کے علاوہ جب چاہے بارہ رکعت پڑھے۔اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیت الکرسی ہر رکعت میں ایک بار پڑھے جب نماز ختم کر چکے تو سورہ اخلاص بارہ بار پڑھے۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ بارہ بار پڑھے۔

Marfat.com

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ قیامت کے دن ندا دی جائے گی کہاں ہے فلاں بن فلاں وہ کھڑا ہو اور لے جائے ثواب اللہ ﷻ سے، وہ اللہ ﷻ کے حضور حاضر ہوگا تو اللہ ﷻ اس کو عطا فرمائے گا ہزار حلے اور اس کو جنتی تاج پہنایا جائے گا اور جنت میں ایک لاکھ فرشتے اس کا استقبال کریں گے۔ ہر فرشتے کے ساتھ ہدیہ بے بہا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ ہزار نورانی محلوں سے گزرے گا۔

(غنیة الطالبین)

سوال:۔ منگل کی رات کے نوافل کیا ہیں؟

جواب:۔ منگل کی رات کے نفل یہ ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی منگل کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد الحمد للہ کے اذا جاء نصر اللہ پانچ بار پڑھے **فضیلت**:۔ اس کی یہ کہ اللہ ﷻ اس کے لیے جنت میں ایک ایسا عظیم الشان مکان تیار کرے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔

(غنیة الطالبین)

سوال:۔ منگل کے دن کے نفل کیسے پڑھے جائیں اور ان کی فضیلت کیا ہے؟

جواب:۔ منگل کے دن کے نفل مع فضیلت کے یہ ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی منگل کے دن آفتاب بلند ہونے کے بعد دس رکعت نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص شریف تین بار پڑھے۔

Marfat.com

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اگر ان دنوں کے اندر مرا تو شہادت کا ثواب پائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ بدھ کی رات کے نفل بتائیں کہ کیا ہیں؟

جواب:۔ بدھ کی رات کے نفل یہ ہیں کہ جو کوئی بدھ کی رات کو دو رکعت نفل پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق دس بار اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس دس بار پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ اس کے لیے آسمان سے ستر ہزار کی تعداد میں فرشتے اترتے ہیں اور اس کے لیے قیامت تک ثواب لکھتے رہتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ بدھ کے دن کے نفل بتائیں کہ کیا ہیں اور کیسے پڑھے جائیں؟

جواب:۔ بدھ کے دن کے نفل یہ ہیں کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی بدھ کے دن ۱۲ رکعت آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورہ اخلاص تین بار اور معوذتین بھی تین تین بار پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ ندا کرتا ہے فرشتہ اس کو عرش کے نزدیک سے کہ بندۂ خدا نئے سرے سے عمل شروع کر، پس تحقیق تو بخش دیا گیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر اور تنگی قبر کو دور فرما دے گا۔قیامت کے دن اس کی تمام تکلیفوں کو دور کرے گا۔اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

سوال:۔ جمعرات کی رات کے نفل بتائیں؟

جواب:۔ جمعرات کی رات کے نفل یہ ہیں کہ جوکوئی جمعرات کی رات کو دو رکعت نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی پانچ بار اور قل ہواللہ پانچ بار اور معوذتین پانچ پانچ بار پڑھے پھر اپنے والدین کی ارواح کو بخش دے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کر دیا۔ اگر چہ ماں باپ اس کے دنیا سے ناراض گئے ہوں۔ اور دیا جاتا ہے اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا۔ (غنیة الطالبین)

سوال:۔ جمعرات دن کے نفل پڑھنے کے متعلق بتایئے؟

جواب:۔ جمعرات دن کے نفل یہ ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جوکوئی جمعرات کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نفل پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی سو بار پڑھے دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھواللہ احد سو بار پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف سو بار پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ عطا فرمائے گا اللہ ﷻ اس کو رجب اور شعبان کے روزے رکھنے والوں کا ثواب اور اس کے واسطے حاجیوں کا ثواب۔

(غنیة الطالبین)

سوال:۔ جمعہ شریف کی رات کے نوافل مع فضائل بیان کریں؟

جواب:۔ جمعہ کی رات کے نوافل یہ ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جوکوئی جمعہ کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ

فاتحہ کے سورہ اخلاص شریف دس بار پڑھے۔

فضیلت:۔اس کی یہ ہے کہ گویا اس نے بارہ برس تک اللہ ﷻ کی عبادت کی اس طرح کہ بارہ سال تک دن میں روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرات انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز با جماعت پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ اخلاص شریف ایک بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر سلام کے بعد وتر پڑھے اور پھر سو رہے۔اپنے دائیں پہلو پر قبلہ کی طرف منہ کر کے تو گویا اس نے زندہ کیا شب قدر کو اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے۔

سوال:۔ جمعہ شریف دن کے نوافل کیا ہیں؟

جواب:۔ جمعہ شریف کا دن بڑی فضیلت والا دن ہے۔اس دن میں ہر نماز کا ثواب زیادہ ہے۔نماز چاشت اور اشراق کا ثواب بہ نسبت اور دنوں کے اس دن زیادہ ہے۔کہ دو رکعت پر سو نیکی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہے۔اور دو سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی چار رکعت پڑھے اس کے جنت میں چار سو درجے بلند ہوں گے اور چار سو گناہ معاف۔اور جو کوئی آٹھ نفل پڑھے گا جنت میں اس کے آٹھ سو درجے بلند اور آٹھ سو گناہ معاف ہوں گے۔اور جو کوئی بارہ رکعات نفل پڑھے تو اس کے لئے بارہ سو نیکی ہے اور بارہ سو گناہ معاف۔اور جو کوئی دو رکعت نماز ادا کرے کہ ظہر اور عصر کے درمیان،

Marfat.com

طریقہ: اس کا یہ ہے کہ اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل هو الله احد پچیس بار اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے قل هو الله احد اور قل آعوذ برب الفلق اور بعد سلام کے لاحول ولا قوة الاباللّٰه العلی العظیم پچاس بار پڑھے۔

فضیلت:۔ اس کی یہ ہے کہ یہ شخص مرتے وقت اپنے رب کریم کے دیدار سے بھی مشرف ہوگا اور مرنے سے پہلے اپنا مقام بہشت میں دیکھ بھی لے گا۔

(غنية الطالبين)

فوت شدہ نمازوں کا کفارہ

حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی چار رکعت نماز نفل جمعہ کے دن جب مناسب ہو پڑھے اس طرح کہ درمیانہ قعدہ پورا پڑھے یوم یقوم الحساب تک اور تیسری رکعت ثناء سے شروع کرے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار انا اعطینک الکوثر پندرہ بار نماز کے بعد درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھے۔ ﴿اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوَاتِ يَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَ مُحْيِ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاجْعَلْ لِّيْ خَرَجًا وَ مَخْرِجًا مِمَّا اَنَا فِيْهِ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَا اَرْحَمَ الْعَطَايَا وَ غَافِرَ الْخَطَايَا يَا سُبُّوْحُ قُدُّوْسُ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ. رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا

Marfat.com

تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَا سَائِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ اَجْمَعِیْنَ﴾

فضیلت:۔ اس نماز کی یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس نماز کے پڑھنے والے کی تمام فائتہ نمازوں جن کا عدد معلوم نہیں کفارہ بنادے گا۔

(بحوالہ مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحی منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿الحمد للہ رب العالمین خلق السموات والارضین غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لااله الا هو اليه المصير والصلوة والسلام علی سیدنا و سندنا و محبوبنا و حبیب ربنا و محبوب ربنا و طبیبنا و شفیعنا و قرة صدورنا و ارواحنا و راحة قلوبنا و ملجانا و ماونا و مولانا محمد و علی آله و صحبه و ازواجه و علماء ملته و اولیاء امته اجمعین و من تبعه باحسان الی یوم الدین﴾

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اللہ ﷻ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ احسان عظیم ہے کہ آج دسویں محرم الحرام ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۸ مئی ۱۹۹۷ء بوقت بعد از نماز عشاء بمقام جامعہ مسجد محمدیہ نوریہ میں کتاب کا یہ حصہ رات گیارہ بجے ختم ہوا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے صدقہ سے اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے قبول فرمائے۔

Marfat.com

سوالات

(۱):۔ محرم شریف کے نوافل کا طریقہ بیان کریں؟

(۲):۔ ربیع الاول شریف کے نوافل کا طریقہ بیان کریں؟

(۳):۔ ستائیسویں رجب کے نوافل کا طریقہ بیان کریں؟

(٤):۔ پندرہ شعبان کے نوافل کا طریقہ بیان کریں؟

(٥):۔ شب قدر کے نوافل کا طریقہ بیان کریں؟

(٦):۔ شوال کے نوافل کا طریقہ بیان کریں؟

(۷):۔ شوال کے روزوں کی فضیلت بیان کریں؟

(۸):۔ اول عشرہ میں روزہ رکھنے کا ثواب کیا ہے؟

(۹):۔ نویں دن روزہ رکھنے کا ثواب کیا ہے؟

(۱۰):۔ جمعہ شریف کی رات کے نوافل بیان کریں؟

تلک عشرة كاملة

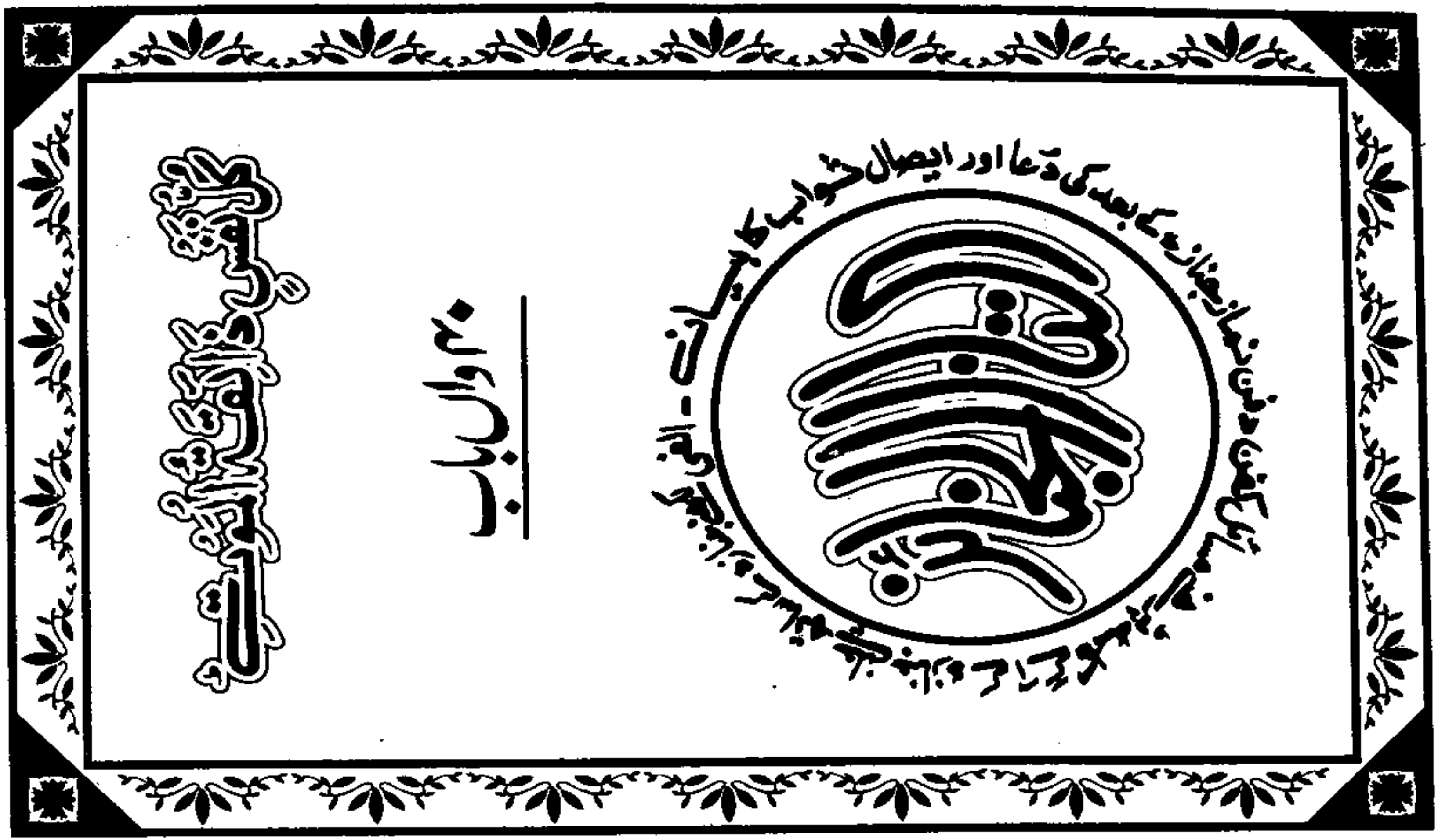

Marfat.com

بیماری کا بیان

کافی روز تک اس کتاب کا آخری حصہ لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔آج ۲۶ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲ جولائی ۱۹۹۷ء بعد نماز ظہر ۴ بجے بیماری کے بیان سے کتاب لکھنی شروع کی۔اور یہ اس کتاب کا آخری حصہ ہے۔رب کریم استقامت نصیب فرمائے۔

بیماری نعمت

بیماری بھی ایک نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں اگر چہ آدمی کو اس سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے۔مگر در حقیقت راحت وآرام کا ایک بہت ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک زبردست علاج ہے۔حقیقی بیماری امراضِ روحانیہ ہیں جس کی طرف عوام الناس کی توجہ ہی نہیں اور اسی کو مہلک سمجھتا ہے۔

عام فہم بات ہے اسے ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل کیوں نہ ہو جب اسے کوئی درد ہوتا ہے تو وہ درد اور تکلیف میں آخر خدا کو یاد کرتا ہے یا توبہ کرے گا۔یا اللہ !میری توبہ۔یا عربی میں کہے گا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ انہیں الفاظ پر اگر اس کی جان نکل جائے تو ہوسکتا ہے یہ الفاظ اس کی بخشش کا سامان بن جائیں۔

تو اس طرح یہ بیماری اس کی بخشش کا سبب بن گئی اور یہ بیماری اس کے لئے نعمت بن گئی اگر جان بھی نکلے اور اگر زندگی برقرار رہے تب بھی حالت بیماری میں اللہ کا ذکر کرنا توبہ استغفار کرنا اچھی بات ہے

اللہ والوں کی تو بات ہی کیا ہے۔ وہ تو تکلیف کا بھی استقبال اسی طرح کرتے ہیں جس طرح راحت کا۔ بعض نادان لوگ بیماری میں بے صبری کا اظہار کرتے ہیں، ناجائز کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ بعض لوگ تو کفریہ کلمات بھی کہہ بیٹھتے ہیں کہ ظلم اور زیادتی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں **نعوذ باللہ من ذالک**۔ لہذا بیماری میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، توبہ توبہ کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ درد تکلیف بیماری کی وجہ سے اس کا نام نامی اسم گرامی زبان پر جاری ہو جائے۔ رسول کریم رء وف الرحیم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیماری اور بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت پر گلدستہ احادیث ارشاد فرمایا ہے۔

احادیث درج ذیل ھیں۔

حدیث نمبر ۲.۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کو جو رنج اور اذیت وغیرہ پہنچے یہاں تک کہ کانٹا وغیرہ بھی چبھے اس کے سبب سے اللہ ﷻ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث کے دو راوی ہیں اور بخاری و مسلم میں علیحدہ علیحدہ راویوں سے روایت ہے۔

اس لیے اس ایک حدیث کو دو کے قائم مقام سمجھا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۳:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض یا اس کے سوا کچھ اور، تو اللہ ﷻ اس کے سیئات کو گرا دیتا ہے۔ جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

(صحیحین)

حدیث نمبر ٤:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ام السائب کے گھر تشریف لے گئے۔ (اسے بخار تھا) فرمایا تجھے کیا ہوا کہ کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے۔ فرمایا بخار کو برا نہ کہو کہ وہ (بخار) آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر٥:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر٦:۔ حضرت امیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیات کا مطلب دریافت کیا۔

☆ ﴿ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ﴾

جو تمہارے دل میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ ﷻ اس کا حساب لے گا۔

Marfat.com

☆ ﴿من یعمل سوء یجز به﴾

جوکسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے حضور اقدس ﷺ سے اس کا سوال کیا کسی نے مجھ سے اسکا مطلب دریافت نہیں کیا (اس فرمان عالی شان کا مطلب یہ ہے) کہ اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ ﷻ اپنے بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو گم ہو جائے اور اس وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔ یعنی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔

حدیث نمبر۷:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بندہ کو جو بھی تکلیف کم یا زیادہ پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہے اور جو گناہ اللہ ﷻ معاف فرما دیتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ﴿وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر﴾ اور جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔ اور بہت سی غلطیاں وہ معاف فرما دیتا ہے۔

(رواہ ترمذی)

حدیث نمبر۸:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہوتا ہے اس سے فرمایا جاتا ہے کہ اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ

۔جیسے صحت وتندرستی میں اعمال بجالاتا تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دے دوں۔ (شرح سنت)

حدیث نمبر۹:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان کسی مرض میں مبتلا کیا جاتا ہے فرشتہ کو حکم دیا جاتا ہے اُکْتُبْ لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا۔ تو اگر اللہ ﷻ سے شفاء دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اس کے گناہ اور اسے پاک کر دیتا ہے، اور اگر موت دیتا ہے تو اسے بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح سنت)

(یا ارحم الراحمین ہم گندوں پر بدوں پر خاکساروں پر رحم فرما۔ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے ہمارے گناہوں کو دھو ڈال اور ہمیں پاک وصاف کر دے آمین بحرمۃ نبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم)

حدیث نمبر۱۰:۔ حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے سوال ہوا۔ آدمی کا جتنا دین ہوتا ہے اسی کے مطابق وہ بلا میں مبتلاء کیا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے تو مصیبت بھی اس پر سخت ہوتی ہے اگر دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ تکلیف میں مصیبت میں مبتلاء کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہتا۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

حدیث نمبر۱۱:۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں۔ جتنی مصیبت زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ ﷻ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈال دیتا ہے جو راضی ہے اس کے

Marfat.com

لئے رضا ہے اور جو ناراض ہے اس کے لئے ناخوشی ہے۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ حدیث ۱۲)

حدیث نمبر۱۲:۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر۱۳:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ مصیبت رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کچھ خطا نہیں ہوتی۔

(رواہ الترمذی)

حدیث نمبر۱۴:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب بروز قیامت اہل مصیبت کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔ (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر۱۵:۔ حضور اکرم ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو جائے پھر اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت۔ اور منافق جب بیمار ہو پھر اچھا ہو اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا اسے نہیں معلوم باندھا کیوں اور کھولا کیوں۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) بیماری کیا ہے میں تو آج تک بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا تو ہم میں سے نہیں۔ (رواہ ابو داؤد)

Marfat.com

حدیث نمبر۱۶:۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندہ مومن کو مصیبت میں ڈالوں اور اس پر میری حمد کرے تو اپنی خواب گاہ سے ایسا پاک صاف ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن اپنی ماں سے پیدا ہوا ہو میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مصیبت میں مبتلا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کے لیے ویسے ہی عمل جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔

(رواہ احمد)

بیمار پرسی کا ثواب

حدیث نمبر ۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر مسلمان کے پانچ حقوق ہیں۔

(۱):۔ سلام کا جواب دینا۔ (۲):۔ بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

(۳):۔ جنازہ کے ساتھ چلنا۔ (٤):۔ دعوت قبول کرنا۔

(۵):۔ چھینکنے والے کو جواب دینا یعنی جب وہ الحمد اللہ کہے تو یہ یَرْحَمُکَ اللہ کہے۔

(رواہ بخاری)

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپس آنے تک وہ ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے۔

(رواہ البخاری و مسلم)

Marfat.com

حدیث نمبر۴:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا کہ اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا اے اللہ تعالیٰ تیری عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے نہیں معلوم میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی، تو نہیں جانتا اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا یا اللہ تعالیٰ تو تو کھانا کھانے سے پاک ہے میں تجھے کھانا کیسے دیتا کہ تو تو رب العلمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا مگر تو نے نہ دیا کیا معلوم نہیں اگر تو اسے کھانا دے دیتا تو اس کو یعنی اس کے ثواب کو تو میرے پاس پاتا اور فرمائے گا میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے نہ دیا۔ عرض کرے گا: یا رب کریم تجھے میں پانی کیسے دیتا حالانکہ تو رب العالمین ہے سارے جہانوں کا پروردگار ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ تیرے پاس آیا اس نے پانی مانگا تو نے پینے نہ دیا اگر تو نے پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۵:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ فرماتے لَا بَأْسَ طُهُوْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰه ۔ یعنی کچھ حرج نہیں یہ مرض ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا:

Marfat.com

﴿لَا بَأْسَ طُهُوْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰه﴾ (رواه البخاری)

حدیث نمبر ٦:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔اور اگر شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

(رواہ ابو داوٗد و الترمذی)

حدیث نمبر ۷:۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا جاتا ہے۔ (رواہ ابو داوٗد)

حدیث نمبر ۸:۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے تو نے جنت کی ایک منزل کو ٹھکانا بنالیا۔

(رواہ ابن ماجہ والترمذی)

حدیث نمبر ۹:۔ سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے حق میں بھی دعا کرے اور اس سے کہے کہ وہ تیرے لیے دعا کرے اور اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۱۰:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ وہ کسی چیز کو رد نہ کرے گا اور مریض کو اچھا معلوم ہوگا۔

(رواہ ابن ماجہ و الترمذی)

حدیث نمبر ۱۱:۔ انہیں سے دوسری حدیث مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔

(۱):۔ جو مریض کی عیادت کرے۔

(۲):۔ جو جنازہ میں حاضر ہو۔

(۳):۔ جو روزہ رکھے۔

(٤):۔ جو جمعہ کو جائے۔

(۵):۔ جو غلام کو آزاد کرے۔

(رواہ ابن حبان فی الصحیح)

حدیث نمبر ۱۲، ۱۳:۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ تعالیٰ کی ضمان میں آجائے گا۔

(۱):۔ مریض کی عیادت کو جائے۔

(۲):۔ جنازہ کے ساتھ جائے۔

(۳):۔ جہاد کے لئے جائے۔

Marfat.com

(٤):۔ امام کے پاس اسکی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے جائے۔

(٥):۔ یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔اس غرض سے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔ (رواہ احمد والطبرانی و ابو یعلی و ابن خزیمه وا بن حبان بروایت معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه و رواه ابو داؤد بروایت ابو امامه رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین)

حدیث نمبر ١٤:۔ابنِ خزیمہ اپنی صحیح میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: آج تم میں کون روزہ دار ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں۔

ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں نے۔

ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں۔

ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں نے۔

ارشاد فرمایا: جس کسی میں یہ خصلتیں ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ:۔ یہ شان ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یارِ غارِ نبی کی کہ جنکے جنتی ہونے کی شہادت رسولِ خدا ﷺ دے رہے ہوں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کا جنتی ہونا اسی طرح یقینی ہے جس طرح حضور اقدس ﷺ کا نبی ہونا یقینی ہے اور خدا کا ایک ہونا یقینی ہے جو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنتی ہونے کے متعلق شک کرے وہ بدمذہب ہے بے دین ہے۔

حدیث نمبر10:۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے۔

﴿ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ ﴾

فرمایا: کہ اگر اس کے لیے موت نہیں آئی تو اسے شفاء ہو جائے گی۔

(رواہ ابو داؤد و ترمذی)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ﴾

تیمارداری کی فضیلت پر یہ ۱۱۵ احادیث آج دسمبر ۱۹۹۷ بروز بدھ مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں مسند درس و تدریس اور مسند خلافت پر دن کے بارہ بجے ختم ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ میں قبول فرمائے۔ اور پڑھنے اور پڑھانے والوں کو ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کتاب کی تالیف کو اللہ تعالیٰ میرے لیے ذریعہ مغفرت بنائے۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

Marfat.com

کتاب الجنائز

فرمان باری تعالی ہے

(۱):۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ. (پارہ ٤،رکوع ۱۰)

ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

(۲):۔ لَايَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ. (پارہ ۱۱)

موت نہ ایک گھڑی پیچھے ہوگی اور نہ آگے۔

خلاصہ تفسیر

موت نے جب آنا ہی ہے تو اس کی تیاری کرنی چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے افسوس کہ ہم کم سے کم سفر کے لیے بھرپور تیاریاں کرتے ہیں مگر جو ہمیشہ ہمیشہ کا سفر ہے اس کی تیاری کا احساس نہیں۔ ہر جاندار کو خواہ انسان ہو یا جن، حیوان ہو یا فرشتہ سب نے ضرور موت کا مزہ چکھنا ہے۔ کسی نے اس کی شدت کو چکھنا ہے کسی کو موت سے چھٹکا رہ نہیں۔

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے مت بن انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے
گر سلیمان زمانہ بھی ہوا پھر بھی اے سلطان آخر موت ہے
بارہا علمی تجھے سمجھا چکا مان یا نہ مان آخر موت ہے

ہر انسان خواہ کسی بھی مذہب یا عقیدہ کا پابند ہو اس کو ایک دن ماننا پڑتا ہے اور

Marfat.com

مانتا بھی ہے کہ موت برحق ہے۔اور ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے اور یقینی ہے یاد رکھو موت سب کو آنی ہے جان تو سب کی جانی ہے مگر جزاء وسزا، اے انسانو! صرف تمہارے لیے ہے اور یہ بھی خیال رکھو کہ جزا وسزا کی جگہ نہ یہ دنیا ہے اور نہ برزخ، اس کی جگہ قیامت اور اسکا وقت روز قیامت۔اسی دن نیکوں کو پورا ثواب اور بدوں کو پورا عذاب دیا جائے گا۔دنیا کی مصیبت اور آرام تو معمولی چیزیں ہیں پورا کامیاب تو وہ ہے جو قیامت کے دن دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا ارشاد گرامی ہوتا ہے۔

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَاالْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْر﴾

تو جو دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو بے شک وہ کامیاب ہوا اور دنیاوی زندگی تو دھوکے کا مال ہے۔

یاد رکھو ! دنیاوی زندگی جو غفلت میں گزرے وہ تو صرف پونجی ہے جو برت کر چھوڑ گئے۔

پونجی بھی کہیں دھوکے فریب کی۔شیطان نے اسے دلکش، دل فریب، خوب صورت اور حسین بنا دیا اور دنیادار لوگ اس کے فریب میں آ گئے۔

ارشاد رب العالمین ہے:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾

مزین کر دی گئی لوگوں کے لئے شہوات کی محبت عورتوں اور بیٹوں اور تلے اوپر

Marfat.com

سونا و چاندی کے لگے ہوے ڈھیروں سے اور نشان کئے ہوئے گھوڑوں سے اور چوپایوں اور کھیتی سے یہ دنیا کی زندگی کا مال ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اچھا ٹھکانا۔

جب موت آئے گی تو اس کی حقیقت کھل جائے گی جس بدنصیب نے اس زندگی کو اپنی غرض وعافیت بنالیا اس نے دھوکا کھایا کہ خالی ہاتھ یہاں سے گیا جو غافل نہ رہا نیکی کے بیج بوتا رہا وہی کامیاب رہا۔

روح کو موت نہیں موت صرف جسم کو ہے کیونکہ ارشادِ گرامی ہے: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اگر روح ہی مرجائے تو ذائقہ کون چکھے۔

موت بھی مزہ ہے کسی کی موت لذیذ ہوتی ہے کسی کی شدید، کسی کی میٹھی کسی کی کڑوی مگر چکھنی سب نے ہے بعض لوگ مرکر محبوب سے چھوٹتے ہیں یعنی دنیا سے بعض لوگ مرکر محبوب سے ملتے ہیں۔ جو چھوٹتے ہیں ان کیلئے کڑوی موت ہے اور جو موت کے ذریعے محبوب سے ملتا ہیں ان کے لئے موت میٹھی ہے۔

بعض لوگ سستی جنت نہیں خریدتے اور دوزخ بڑی مہنگی خرید لیتے ہے۔ لاکھوں روپے فسق وفجور اور گناہوں میں خرچ کرتے ہیں اور دوزخ خریدتے ہیں۔ چند روپے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے جنت نہیں خریدتے ان کے لئے یہ دنیا متاع غرور ہے

Marfat.com

دنیا کی بے ثباتی اور موت کا بیان از احادیث

حدیث نمبر۱:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر۔

''مسافر جس طرح اجنبی ہوتا ہے، راستہ کے کھیل کود میں نہیں لگا رہتا کہ وقت ضائع ہوگا اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے نہ آئے۔

حدیث نمبر۲:۔﴿اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْت﴾

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

حدیث نمبر۳:۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ﴾ میرا بندہ جیسا مجھ سے گمان کرے میں اس کے مطابق اس سے پیش آتا ہوں۔ایک جوان کے پاس حضور اقدس ﷺ تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھا۔ارشاد فرمایا: تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید اور گناہوں سے ڈر کی حالت میں۔فرمایا: یہ خوف اور رجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے وہ دے گا جس کی اسے امید ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔

یاد رہے کہ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت ہے کہ اسی پر سارے اعمال کا دارومدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اُخروی اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ اعتبار خاتمہ کا ہی ہے اور ایمان کا ڈاکو لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچا

Marfat.com

ئے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ وہ مراد کو پہنچا۔

حدیث نمبر ٤:۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ جو یہ جانتے مانتے مر گیا۔ لا الـہ الا اللہ کہ اللہ کہ سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یعنی جس نے آخر وقت میں کلمہ طیبہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور ارشاد فرمایا۔ اِنَّمَا الْعِبْرَۃُ بِالْخَوَاتِیْم ۔ اعتبار خاتمہ پر ہی ہے۔

دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃ۔ یا اللہ! خاتمہ بالخیر نصیب فرما۔

درخواست

جو دین کی تڑپ رکھنے والے خوش نصیب میری اس تصنیف لطیف سے فائدہ اٹھائیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجھ بندہ ناچیز (پیر حافظ محمد زمان نقشبندی) کے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا کریں کہ اللہ ﷻ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے بوقت مرگ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان پر جاری فرمائے۔

آمین بحرمت نبی الکریم علیہ التحیۃ و التسلیم۔

مسائل فقہی

مسئلہ:۔ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو منہ کر دیں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

(در مختار)

Marfat.com

مسئلہ :۔ جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسو ل اللہ مگر اسے کہنے کا حکم نہ دیں یوں نہ کہیں پڑھ کلمہ ممکن ہے کہ وہ انکار کردے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :۔ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین روک دیں ہاں اگر اس نے کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی اور بات کی تو پھر تلقین کریں۔اور اس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو۔

مسئلہ:۔ کوشش یہ کی جائے کہ بوقت مرگ اس کے پاس پرہیزگار لوگ ہوں جو کہ ذکر وغیرہ کرتے رہیں کہ وہ اچھے کلمات سنے اور اس کے پاس سورۃ یٰسٓ شریف پڑھی جائے اور خوشبو لگائی جائے تو مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ موت کے وقت حیض ونفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں۔

(عالمگیری)

مگر جس کا حیض ختم ہو گیا ہو اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو نہ آنا چاہیے کوشش کریں کہ مکان میں کوئی تصویر اور کتا نہ ہو کہ جہاں یہ ہوتے ہیں رحمت کے فرشتے نہیں آتے نزع کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کریں کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔نزع میں سختی دیکھیں تو سورۃ یٰسٓ اور سورۃ رعد پڑھیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے سے سر پر لے جا کر گرہ

Marfat.com

دیدیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کردی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کردیے جائیں۔ یہ کام اس کے گھر والوں میں سے وہ کرے جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو اور اس کے پیٹ پر لوہا یا کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ نہ پھول جائے مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہوگی میت کے سارے بدن کو کپڑے سے چھپادیں اور زمین کی سیل سے بچائیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَ سَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَ اَسْعِدْ بِلِقَاءِکَ وَاجْعَلْ مَاخَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِمَّا خَرَجَ عَنْہُ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، رسول اللہ کی ملت پر۔ اے اللہ! اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر اور اسے اپنی ملاقات سے نیک بخت کر۔ اور جسکی طرف نکلا (یعنی قیامت) اسے اس سے بہتر کر جس سے یہ نکلا۔ (یعنی دنیا)۔

مسئلہ:۔ اس کے ذمہ اگر قرض یا کوئی مالی مطالبہ ہو تو جلد سے جلد ادا کیا جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ میت اپنے قرض پر گرفتار رہتی ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک قرض ادا نہ کیا جائے۔

(رد المحتار)

مسئلہ:۔ مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہے اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی پوری بات سمجھ میں نہ آئی ہو کہ ایسی شدت کے عالم میں آدمی بسا اوقات صحیح

Marfat.com

بات نہیں کرسکتا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ میت کے پاس تلاوت قرآن پاک جائز ہے جب کہ اس کا بدن چھپا ہوا ہو اور تسبیح اور دیگر اذکار وغیرہ بھی مطلقا حرج نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ:۔ ناگہانی موت سے مرا ہو تو جب تک یقین نہ ہو تجہیز و تکفین نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ سکتہ ہو جو طول پکڑ گیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ پڑوسیوں و دیگر دوست احباب کو اس کی موت کی اطلاع دیں کہ اس کے پاس نمازیوں کی کثرت ہوگی۔ اور میت کا ان پر حق ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے دعائے مغفرت کریں۔

مسئلہ:۔ میت کے پاس زمین پر بیٹھنا افضل ہے اور چارپائی وغیرہ پر بیٹھے تو اس کی ممانعت نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ جس گھر میں موت ہو جائے اس گھر میں چولہا جلانا کھانا پکانا شرعا منع نہیں نہ اس میں کوئی گناہ ہے ہاں چونکہ موت کی پریشانی کی وجہ سے لوگ نہیں پکاتے اس لئے یہ سنت ہے کہ پہلے دن صرف گھر والوں کے لیے کھانا بھیجا جائے اور انہیں بااصرار کھلایا جائے۔ (فتاوی رضویہ)

Marfat.com

میت کو غسل دینے کا طریقہ

مسئلہ:۔ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختے پر غسل دینا ہو اس کو تین یا سات بار دھونی دینی چاہیے۔ یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہے اس کو تین یا سات بار تختے کے گرد پھرائیں۔ اور اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے۔

پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی پہلے منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کرائیں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا، اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے البتہ کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا پاک صابون سے جو اسلامی کارخانے کا بنا ہوا ہو اس کے بالوں کو دھوئیں اگر صابن نہ ہو تو فقط پانی بھی کافی ہے پھر پہلے بائیں کروٹ پر لٹا کر اس پر پانی بہا دیں۔ پانی کے متعلق خصوصی تاکید یہ ہے کہ بیری کے پتے ڈال کر پانی کو نیم گرم کر لیں اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالی (سادہ) پانی بھی کافی ہے۔

پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر پانی بہا دیں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھریں کوئی چیز اگر نکلے تو دھو ڈالیں دوبارہ وضو اور غسل کرنے کی ضرورت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر میت کے بدن کو

Marfat.com

کسی کپڑا کے ساتھ آہستہ سے پونچھ ڈالیں۔

مسئلہ:۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے تین مرتبہ سنت ہے۔ جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کرلیں کہ نہلانے والوں اور مددگاروں کے سوا دوسرا نہ دیکھے۔ نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں کہ منہ قبلہ کو کریں یا قبلہ کی طرف پاؤں کریں جیسے آسان ہو کریں۔

مسئلہ:۔ نہلانے والا باطہارت ہونا چاہیے۔

مسئلہ:۔ اگر جنبی نے یا حیض ونفاس والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو قریبی رشتہ دار نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو جو امانت دار اور پرہیزگار ہو وہ غسل دے۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ غسل دینے والا قابل اعتماد آدمی ہونا چاہیے کہ پوری طرح غسل دے اور مردہ میں جو اچھی چیز دیکھے مثلاً میت کا چہرہ کھل اٹھا یا خوشبو وغیرہ ظاہر ہوئی اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور جو کوئی بری بات دیکھے مثلاً چہرہ سیاہ ہو گیا یا بدبو وغیرہ ظاہر ہوئی یا کوئی عبرت ناک چیز دیکھی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔ بلکہ اسے چھپائے کہ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو برائیاں بیان نہ کرو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر کسی بدمذہب کا چہرہ سیاہ ہو گیا یا کوئی اور بری بات ظاہر ہوئی تو غسل

Marfat.com

دینے والے کو اس کا بیان کرنا چاہیے تا کہ سننے والوں کو عبرت حاصل ہو۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر وہاں اور بھی غسل دینے والے ہوں تو غسل دینے والا اجرت لے سکتا ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لے اگر دوسرا غسل دینے والا نہ ہو تو اجرت لینا مطلقاً جائز نہیں۔ (عالمگیری ،در مختار)

مسئلہ:۔ جنب یا حیض ونفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں ایک ہی غسل ہوتا ہے۔(درمختار)

مسئلہ:۔ مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے چھوٹے بچے کو عورت غسل دے سکتی ہے۔ اور چھوٹی بچی کو مرد غسل دے سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

نوٹ:۔ چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی سے مراد ہے جو حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔

مسئلہ:۔ عورت مر جائے تو مرد غسل دے سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے البتہ دیکھنے کی ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت)

خیال رہے کہ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے اور نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف غسل دینے اور اس کے بدن کو بلا مائل ہاتھ لگانے پر پابندی ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایسی جگہ انتقال ہوا جہاں پانی نہیں ملتا تو تیمم کروائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر دفن سے قبل پانی مل جائے تو غسل دے کر نماز کا اعادہ کریں۔

(عالمگیری ،در مختار)

Marfat.com

مسئلہ:۔ کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل وکفن دیں گے اور نماز جنازہ بھی پڑھیں گے۔اور نماز کے بعد باقی دھڑ ملا تو اس پر دوبارہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اگر نماز جنازہ کے بعد باقی دھڑ جو ملا اس میں سر بھی ہو تب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ملا ہو یا اگر لمبائی میں سر سے پاؤں تک ایک حصہ ملا داہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تب بھی یہی حکم ہے کہ ان دونوں صورتوں میں اس پر نہ غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ ایک کپڑا میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (عالمگیری ،در مختار)

مسئلہ:۔ میت کا جسم اگر ایسا ہو کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑتی ہے تو ایسی صورت میں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ صرف پانی بہادیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ نہلانے کے بعد اگر ناک کان منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ میت کی داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھاڑنا ناجائز ومکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ اسی حالت میں دفن کر دیں اگر ناخن ٹوٹا تو لے سکتے ہیں۔اگر ناخن یا بال تراش لیے ہوں تو کفن میں رکھ دیے جائیں۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ:۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ طریقہ کفر ہے بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز پڑھتے ہیں بحالت قیام یہ بھی نہ کریں۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

کفی یا الفی لکھنے کا ثبوت

قرآن حکیم:۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا﴿اذھبوا بقمیصی ھذا فا لقو ہ علی وجہ ابی یات بصیرا﴾

ترجمہ: لے جاؤ میری قمیص تو ڈال دو میرے باپ کے چہرہ پر آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے گی۔

معلوم ہوا اسمائے مبارک آیات بینات اور بزرگوں کے لباس میں شفا ہوتی ہے جب زندگی میں بزرگوں کے لباس میں شفاء ہے تو قوی امید ہے کہ مرنے کے بعد بزرگوں کا نام مردے کو فائدہ دے اور جوابات میں آسانی مہیا ہو جائے۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا گیا تو حضور اکرم ﷺ کو خبر دی گئی آپ ﷺ نے ہم کو اپنا تہ بند شریف عطا فرمایا اور فرمایا: اس کو کفن کے اندر جسم میت سے متصل رکھ دو۔

(مشکوۃ شریف باب غسل ا لمیت)

فائدہ: لمعات شرح مشکوۃ میں ہے یہ حدیث صالحین کی چیزوں اور ان کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کی اصل ہے۔جیسا کہ مشائخ کے بعض مریدین کو مشائخ کے کرتے پہنا دیئے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲:۔ حضور سرور کائنات ﷺ ایک دن تہ بند شریف باندھے ہوئے

Marfat.com

باہر تشریف لائے کسی نے وہ تہ بند شریف حضور ﷺ سے مانگ لیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس سے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کو اس وقت تہبند کی ضرورت تھی۔ اور سائل کو جواب دینا عادت کریمہ نہیں، تم نے حضور ﷺ سے تہبند کیوں مانگ لیا؟ سائل نے کہا: **واللہ ما سئلته لالبسها انما سئلته لتكون كفنى قال سهل فكانت كفنه.** (البخاری)

حدیث نمبر ۳:۔ ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں بسند حضرت حسن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کو حضور اقدس ﷺ نے اپنی قمیص میں کفن دیا۔ اور کچھ دیر ان کی قبر میں خود لیٹے رہے پھر ان کو دفن کیا لوگوں نے وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا:

﴿انی البستها لتلبس من ثياب الجنة و اضطجعت معها فی قبرها لاخفف عنها ضغطة القبر﴾

میں نے انہیں قمیص اس لیے پہنائی کہ انہیں جنت کا لباس پہنایا جائے اور ان کے ساتھ قبر میں اس لیے لیٹ گیا کہ ان سے تنگی قبر دور ہو۔

حدیث نمبر ۴:۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وصال وصیت فرمائی کہ مجھ کو حضور اکرم ﷺ نے اپنا ایک کپڑا عنایت فرمایا تھا وہ میں نے اس دن کے لیے رکھ دیا ہے اس قمیص مبارک کو میرے کفن کے نیچے رکھ دینا اور ارشاد فرمایا:

﴿وخذ ذلک الشعر و الاضفار .فاجعله فی فمی و علی عینی

Marfat.com

و مواضع السجود منی﴾

ترجمہ: اوران مبارک بالوں اور ناخنوں کو میرے منہ اور آنکھوں اور اعضاء سجود پر رکھ دینا۔

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ ہے کہ تبرکات سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

سوال:۔ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ یا دیگر کلمات طیبات مثلاً بسم اللہ شریف یا کلمہ شریف لکھ دیئے جائیں تو کیا جائز ہے اور میت کو اس سے فائدہ ہوگا؟

جواب:۔ جائز بھی ہیں اور یقیناً فائدہ بھی ہوگا۔امام ترمذی نے اور حکیم ابن علی نے نوادر الوصول میں روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس دعا کو لکھے اور میت کے سینے اور کفن کے درمیان کسی کاغذ پر لکھ کر رکھ دے۔ لم ینله عذاب القبر و لا یری منکرا و نکیرا. تو اس کو عذاب نہ ہوگا اور نہ منکر نکیر کو دیکھے گا۔

(۲):۔ فتاوی کبری للمکی میں اسی حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ فقیہ ابن عجیل اس دعا کا حکم دیتے تھے اور اس کے لکھنے کے جواز کا فتوی دیتے تھے۔قیاسا علی کتابة الله فی نعم الزکوة ۔اس قیاس پر کہ زکوۃ کے اونٹوں پر اللہ لکھا جاتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے

لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر لا اله الا الله وحده لاشریک له لا اله الا الله له الملک و له الحمد لااله الا الله ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

Marfat.com

فضیلت عہد نامہ

(۳):۔ الحرف الحسن میں ترمذی سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جوکوئی عہد نامہ پڑھے تو فرشتہ اسے مہر لگا کر قیامت تک کے لیے رکھ لیتا ہے جب بندے قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لے کر ندا کرے گا عہد والے کہاں ہیں ان کو یہ عہد نامہ دیا جائیگا۔

امام ترمذی نے فرمایا: **وَ عن طاؤس انه اَمَرَ بهذاالكلمت فَكُتِبَ فكفنه.** حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ انہوں نے حکم دیا تو ان کے حکم سے ان کے کفن میں یہ کلمات لکھے گئے۔ (الحرف الحسن)

فائدہ :۔ عہد نامہ پڑھنے کی اگر یہ فضیلت ہے تو کفن یا الفی پر اگر لکھ دیا جائے تو کچھ بعید بات نہیں کہ اللہ ﷻ اپنے شان وکرم اور صفت رحیمی سے مغفرت فرمائے۔

(٤):۔ درمختار جلد اول باب الشہید سے کچھ نقل ہے۔

من كتب على جبهة الميت او عمامته او كفنه عهد نامه يرجى ان يغفر الله للميت . یعنی میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھا تو امید ہے کہ اللہ ﷻ میت کی مغفرت فرمائے گا۔

ایک واقعہ:۔ درمختار میں اسی جگہ ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ کسی نے وصیت کی تھی کہ اس کے سینہ اور پیشانی پر **بسم الله الرحمن الرحيم** لکھ دی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ کسی نے اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا: اس نے کہا: بعد دفن

Marfat.com

عذاب کے فرشتے آئے۔مگر جب انہوں نے بسم اللہ لکھی ہوئی دیکھی تو مجھے مژدہ سنایا اور عذاب الٰہی سے بچ گیا۔

اعتراض:۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے فتاوی عزیزیہ میں اس کو منع فرمایا ہے کیونکہ جب میت پھولے گی اور پھٹے گی تو اسکے خون سے یہ حروف خراب ہوں گے اور ان کی بے ادبی ہوگی لہذا یہ ناجائز ہے۔عام طور پر مخالفین یہی سوال کرتے ہیں۔

جواب:۔ میت کے پھوٹنے پھٹنے کا یقین نہیں اندیشہ ہے وہم ہے۔بہت سی میتیں نہیں پھوٹتیں تو صرف بے ادبی کے وہم اور خوف سے میت کو اس فائدے سے محروم رکھنا میت سے زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔

☆ بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب من اعد الکفن

☆ مشکوۃ شریف باب الغسل المیت بروایت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

☆ معرفۃ الصحابہ اور مسند الفردوس بسند حضرت حسن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

☆ کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب بروایت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ اور دیگر کتب سے ثابت ہے کہ اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے کفنوں میں حضور ﷺ کے تبرکات شریف رکھنے کی وصیتیں کرتے تھے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے اپنی چچی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کے کفن میں اپنی قمیص شریف پہنائی۔

☆ اور اپنا تہبند شریف اپنی لخت جگر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفن میں رکھوایا۔

Marfat.com

☆ حضرت طاؤس نے اپنے کفن پر دعائیہ کلمات لکھنے کی وصیت کی۔

کیا یہاں خون میں لتھڑنے کا اندیشہ نہ تھا؟ کیا یہ متبرک اور معظم چیزیں نہ تھیں۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ متبرک چیزوں کا نجاست میں ڈالنا حرام ہے بے ادبی ہے گستاخی ہے۔ صرف احتمالِ ملوث سے ناجائز نہ ہوگا جیسے آب زم زم سے استنجا کرنا حرام ہے مگر اسکا پینا جائز بلکہ تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ قرآنی آیات بینات کا دھو کر پینا مباح حضور اکرم ﷺ کے فضلات مبارکہ امت کے حق میں پاک حالانکہ یہ سب چیزیں پیٹ میں پہنچ کر مثانہ میں جاتی ہیں اور پیشاب بن کر خارج ہو جاتی ہیں تو کیا یہاں بھی ممانعت کا فتوی لگایا جائے گا۔

انصاف کی عینک سے ایک یہ بھی دلیل ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصطبل کے گھوڑوں کی رانوں پر لکھوا رکھا تھا حبس فی سبیل اللہ حالانکہ وہاں تحریر پر پیشاب کے چھینٹے پڑنے کا قوی احتمال ہے۔ اسی دلیل کی بنا پر امام نصیر اور امام صفار جو کہ احناف کے جلیل القدر امام ہیں انہوں نے فرمایا کہ الفی پر تحریر جائز ہے۔ تو معلوم ہوا کہ میت کے پھٹنے پھولنے کے خوف اور وہم سے الفی پر بسم اللہ شریف کلمہ شریف اور دیگر کلمات طیبات آیۃ الکرسی عہد نامہ وغیرہ لکھنے سے منع کرنا غلط ہے بلکہ عین ممکن ہے کہ اللہ ﷻ اپنے پاک نام کے صدقہ میں اور کلمات طیبات کے صدقہ سے اس جسم کو پھٹنے اور پھولنے سے محفوظ فرمائے اور میت کو عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔

عدل کریں تے تھر تھر کمبن اچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میں ورگے منہ کالے

کفن کا بیان

مسئلہ:۔ میت کو کفن پہنانا فرض کفایہ ہے۔ (عامہ کتب بہار شریعت)

مسئلہ:۔ کفن کے تین درجے ہیں۔

(۱):۔ ضرورت (۲):۔ کفایت (۳):۔ سنت۔

کفن سنت:۔ مرد کے لیے سنت کفن تین کپڑے ہیں۔

(۱):۔ لفافہ (۲):۔ ازار (۳):۔ قمیص۔

عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں۔(۱):۔ لفافہ (۲):۔ ازار

(۳):۔ قمیص (٤):۔ اوڑھنی (٥):۔ سینہ بند

کفن کفایت:۔ مرد کے لیے دو کپڑے ہیں(۱):۔ لفافہ (۲):۔ ازار۔

اور عورت کیلئے تین کپڑے ہیں۔

(۱):۔ لفافہ (۲):۔ ازار (۳):۔ اوڑھنی یا لفافہ قمیص اوڑھنی

کفن ضرورت:۔ دونوں کے لیے جو میسر آئے اور کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (در مختار، عالمگیری)

لفافہ:۔ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف یعنی سر اور پاؤں کی طرف باندھ سکیں۔

ازار:۔ ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی ہو جو بندش کے لیے زیادہ تھا۔

Marfat.com

قمیص:۔ یعنی کفنی گھٹنوں سے گردن تک یہ آگے اور پیچھے برابر ہونی چاہیے۔

نوٹ:۔ جاہلوں میں رواج ہے کہ پیچھے سے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے چاک اور آستین بھی اس میں نہ ہوں۔

مسئلہ:۔ مرد اور عورت کی کفنی میں یہ فرق ہے کہ مرد کی کفنی مونڈھے سے چیرنی چاہیے اور عورت کی کفنی سینہ سے۔

اوڑھنی:۔ تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز۔

سینہ بند:۔ پستان سے ناف تک اور بہتر یہی ہے کہ ران تک ہو۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ بلاضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز اور مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ بعض لوگ کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں اور کفن مسنون وغیرہ کے لیے چندہ وغیرہ
کرتے ہیں ناجائز ہے اگر بغیر مانگے مسلمان خود ہی کفن مسنون پورا کریں تو یہ جائز ہے
اور اس کا ثواب پائیں گے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد جمعہ یا عیدین پر جیسے کپڑے پہنتا تھا یا عورت کہیں مہمان جانے کے لیے کپڑے پہنتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے ہیں اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے ہیں یعنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

مسئلہ:۔ سفید کفن بہتر ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔

مسئلہ:۔ کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ریشم کا کفن مرد کے لیے ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں شرعاً پہن سکتا ہے اس سے کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز ہے مرنے کے بعد بھی ناجائز یعنی اس سے کفن دینا جائز نہیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ خنثی مشکل عورت کی طرح ہو اسکو پانچ کپڑوں میں کفنا دیا جائے گا۔

مسئلہ:۔ جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا ہو وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اسے بھی اتنے ہی دیئے جائیں گے اور نابالغ کو ایک کپڑا چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دیے جا سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ عورت نے اگرچہ مال چھوڑا مگر کفن اس کے شوہر کے ذمے ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی ہو کہ جس سے عورت کا نفقہ مرد پر ساقط ہو گیا ہو اور اگر شوہر مرا اور عورت مالدار ہے جب بھی عورت کے ذمہ مرد کا کفن واجب نہیں۔

(عالمگیری در مختار)

Marfat.com

کفن پہنانے کا طریقہ

مسئلہ:۔ کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد کسی پاک کپڑے کے ساتھ پونچھ دیں تا کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں اور کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی کہ نیچے چادر اس کے اوپر تہ بند اس کے اوپر کفنی پھر میت کو اس طرح لٹائیں کہ اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں اور موضع سجود یعنی ماتھے ،ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دائیں جانب سے پھر لفافہ یعنی چادر لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دائیں جانب سے تا کہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب کے ڈال دیں کہ سینہ پر رہے اس کا طول پشت سے سینہ تک رہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے کچھ لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اوڑھاتے ہیں یہ محض بے جا اور خلاف شرع ہے پھر بدستور ازار اور لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔ (بہار شریعت ،در مختار)

Marfat.com

جنازہ کے آگے ذکر بالجہر کرنے کا ثبوت

آیت نمبر ۱: اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ .

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ ﷻ کا ذکر کرتے ہیں۔ کھڑے بیٹھے اور کروٹوں کے بل۔

تفسیر:۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں ہمیشہ کھڑے بیٹھے لیٹے ذکر الٰہی کرتے ہیں کیونکہ انسان اکثر ان حالات سے خالی نہیں ہوتا۔

(بحوالہ تفسیر روح البیان)

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ ہر حال میں ذکر الٰہی کرنے کی اجازت ہے۔ ہر طرح اجازت ہے ذکر خفی ہو یا جلی یعنی بلند آواز سے ذکر کریں یا آہستہ۔ اب کسی اہم موقع پر ذکر سے ممانعت کے لیے کم از کم حدیث مشہور کی ضرورت ہے۔

آیت نمبر ۲: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب.

ترجمہ: خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دل چین پاتے ہیں۔

تفسیر:۔ پس قرآن سے اور اللہ کے ذکر سے (جو کہ اسم اعظم ہے) مسلمان انس لیتے ہیں اور اس کو سننا چاہتے ہیں اور کفار دنیا سے خوش ہوتے ہیں اور ذکر غیر اللہ سے سرور پاتے ہیں۔

فائدہ:۔ اس آیت کریمہ اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ پیارے اللہ کا ذکر مسلمانوں کی خوشی کا باعث ہے مگر کفار اس سے رنجیدہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چونکہ میت بھی مسلمان ہے لہذا اسے بھی یقیناً خوشی ہوگی لہذا جنازہ سے آگے ذکر اللہ کرنا چاہیے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر۱:۔ منتخب کنز الاعمال جلد ۸ ص ۹۹ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

﴿اَکْثِرُوْا فِی الْجَنَازَۃِ قَوْلَ لَآ اِلٰہَ اللّٰہُ﴾

جنازہ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی کثرت کیا کرو۔

حدیث نمبر۲:۔ مشکوۃ شریف کتاب الدعوات باب ذکر اللہ میں ہے کہ اللہ کے فرشتے راستوں میں چکر لگاتے ہیں ذکر الٰہی کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں پس جب کسی قوم کو ذکر کرتا ہوا پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں.

﴿ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ فَیَحِفُّوْنَ لَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِم﴾

کہتے ہیں آؤ اپنی حاجتوں کی طرف پھر ذاکرین کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔

فائدہ:۔ اگر میت کے ساتھ لوگ ذکر کرتے ہوئے جائیں گے تو ذاکرین کو تلاش کرنیوالے ملائکہ راستے میں ملیں گے تو حدیث پاک کے فرمان عالی شان کے مطابق فرشتے ان ذاکرین کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ظاہر ہے میت پر بھی ملائکہ کے پروں کا سایہ ہوگا کیونکہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ذاکرین کو اپنے پروں میں ڈھانپیں اور میت کو چھوڑ دیں کیا میت کے ساتھ کوئی دشمنی ہے؟

حدیث نمبر۳:۔ مشکوۃ شریف کتاب الدعوات میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔

Marfat.com

فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ فَلَبِسَ تو جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ہٹ جاتا ہے۔

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ ذکر اللہ کرنے سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔ شیطان کے بھاگ جانے سے ذاکرین بھی اس کے مکر وفریب سے محفوظ ہو جائیں گے اور میت کو بھی شیطان کے مکر وفریب سے امن نصیب ہوگا۔

حدیث نمبر ۴:۔ مشکوۃ شریف کتاب الدعوات حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو، عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا: وہ ذکر کے حلقے ہیں۔

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ میت کے ساتھ ذکر الٰہی ہوتا ہو تو ذاکرین اور میت قبرستان تک جنت کے باغ میں چلتے ہیں یہ ذکر الٰہی کی برکتیں ہیں ذکر الٰہی سے روکنا ذاکرین اور میت کو اس نعمت سے محروم کرنے والی بات ہے۔

نوٹ:۔ دو آیات اور چار احادیث پیش کرنے کے بعد اب فقہا کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱):۔ حضرت امام شعرانی اپنی کتاب عہود المشائخ میں فرماتے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں میں سے کسی کو موقع نہ دیں گے کہ کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کو مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہو خصوصاً وہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے متعلق ہو جیسے کہ لوگوں کا جنازے کے آگے کلمہ طیبہ پڑھنا جو شخص اس فعل کو حرام کہے وہ شریعت کو سمجھنے سے قاصر ہے۔

(۲): .لواقح الانوار القدسیه فی بیان العهود المحمدیه میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ حضرت علی الخصوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ جانے والے بے ہودہ باتیں نہیں چھوڑتے اور دنیاوی حالات میں مشغول ہیں تو مناسب معلوم ہوا کہ ان کو کلمہ پڑھنے کا حکم دیں کیونکہ کلمہ پڑھنا کچھ نہ پڑھنے اور خاموش رہنے سے افضل ہے اور فقیہ عالم کو مناسب معلوم نہیں کہ اس کا انکار کرے مگر یا تو نص سے یا مسلمانوں کے اجماع سے اس لیے شارع علیہ السلام نے مسلمانوں کو کلمہ شریف پڑھنے کا اذن عام دیا ہے جس وقت چاہیں پڑھیں اور سخت تعجب ہے اس اندھے دل سے جو اس کا انکار کرے۔

(۳): ۔ الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة میں امام عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں کہ بعض مشائخ عظام نے جنازے کے آگے اور پیچھے ذکر کرنے کو جائز فرمایا تا کہ اس سے میت اور زندوں کو تلقین ہو اور غافلین کے دلوں سے غفلت، سختی اور دنیا کی محبت دور ہو۔

(٤): ۔ امام شعرانی نے عہود المشائخ میں فرمایا کہ اس زمانہ میں اب اس میں حرج نہیں کیونکہ ذکر بالجہر میت کی علامت ہے اس کے چھوڑنے میں میت کی توہین ہے لہذا اگر ضروری بھی کہا جائے تو بعید نہیں۔

الغرض

قرآنی آیات بینات احادیث نبویہ اور فقہاء کرام کی عبارتوں سے جنازے کے ساتھ یا آگے یا پیچھے کلمہ پڑھنا ذکر الٰہی کرنا جائز ثابت ہوا جو اس کے باوجود انکار کرے اس سرے پھرے کو خدا تعالیٰ ہی سمجھائے ۔میں نہ مانوں کا کیا علاج ہے۔

یارب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اللہ ﷻ کا شکر ہے کہ یہ تحریر آج مورخہ 15-11-98 بمطابق 15 رجب المرجب 1419ھ بروز اتوار رات دس بجے مکمل ہوئی اللہ ﷻ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے اس کو قبول و منظور فرمائے۔

آمین بحرمة نبی الکریم علیه التحیة والتسلیم

Marfat.com

جنازے کے ساتھ چلنے اور اس پر نماز پڑھنے کا بیان

حدیث نمبر:۱ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کو تیز لے جاؤ اگر وہ نیک ہے تو بھلائی ہے جس کی طرف تم اسے لے جا رہے ہو اور اگر وہ اس کے سوا یعنی بد ہے تو وہ ایک بری چیز ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:۲ ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے لے چلو اگر وہ بد ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اگر انسان سنے تو بے ہوش ہو جائے

(رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:۳ ۔انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جو اس کے ساتھ جائے تو وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حدیث نمبر:۴ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان جنازے کے ساتھ ایمان سے بہ نیت ثواب جائے، اس کے ساتھ ہی رہے حتی کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لے اور اس کے دفن سے فارغ ہو جائے تو وہ ثواب دو قیراط لے کر لوٹے گا ہر حصہ احد پہاڑ کے برابر۔ جو اس پر نماز پڑھے اور دفن سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط لے کر لوٹے گا۔ (رواہ البخاری و مسلم)

Marfat.com

حدیث نمبر:5 ۔حضرت کریب جوغلام ہیں ابن عباس کے وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیٹا قدید عفان میں وفات پا گیا تو آپ نے فرمایا: اے کریب! دیکھو کتنے لوگ جمع ہیں۔ فرماتے میں نکلا تو کچھ لوگ جمع ہو ہی گئے تھے میں نے آپ کو خبر دی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایسا کوئی مسلمان جو مر جائے اس کے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس میت کے حق میں قبول کرتا ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر:6 ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جنازے کے پیچھے رہا جاتا ہے۔ اسے پیچھے نہیں رکھا جاتا اور جو اس کے آگے رہے وہ اس کے ساتھ ہی نہیں۔

(رواہ الترمذی وابو داوٗد وابن ماجہ)

حدیث نمبر:7 ۔حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے۔ حضور ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواریوں پر دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم حیا نہیں کرتے اللہ کے فرشتے پیدل ہیں اور تم گھوڑوں کی پشتوں پر ہو۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حدیث نمبر:8 ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لیے خلوص دل سے دعا مانگو۔

(رواہ ابو داوٗد وابن ماجہ)

فائدہ:۔یہ حدیث پاک جنازہ کے بعد دعا مانگنے کی مضبوط ترین دلیل ہے۔

حدیث نمبر:۹ ۔انہی سے روایت ہے جب حضور اقدس ﷺ جنازہ پر نماز پڑھتے تو کہتے۔

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ.

(رواہ الترمذی وابو داوٗد وابن ماجہ)

حدیث نمبر:۱۰۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو ان کی برائیوں سے باز رہو۔ (رواہ ابو داوٗد والترمذی)

حدیث نمبر:۱۱۔حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ایسا کوئی مسلمان نہیں جو مرے تو اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں مگر اللہ تعالیٰ واجب کر دیتا ہے۔حضرت مالک جب جنازہ والوں کو تھوڑا دیکھتے تو انہیں اس حدیث کی وجہ سے تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔

(رواہ ابو داوٗد)

Marfat.com

دفن میت کا بیان

حدیث نمبر:۱۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پیارے مصطفےٰ ﷺ رات کو ایک قبر میں داخل ہوئے تو آپ کے لیے چراغ جلایا گیا تو حضور ﷺ نے میت کو قبلہ کی طرف سے لیا (قبر میں اتارا)اور فرمایا ﴿رَحِمَکَ اللّٰہ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھَا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ ﴾اللہ تم پر رحم کرے تم بہت زاری کرنے والے اور تلاوت قرآن کرنے والے تھے

فائدہ:۔اس حدیث پاک سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

(۱):۔ قبر پر آگ لے جانا منع ہے مگر چراغ لیجانا جائز ہے۔کیونکہ چراغ روشنی کے لئے اور آگ مشرکین کے ساتھ مشابہت ہے کہ مشرکین میت کے ساتھ آگ لیجاتے ہیں آگ کی پوجا کرنے یا میت کو جلانے کے لیے،لہذا آگ میت کے ساتھ نہ لیجائی جائے تا کہ مشرکین کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے۔

(۲):۔اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت قبر پر چراغ جلانا جائز ہے لہذا جن بزگوں کے مزاروں پر دن رات زائرین کا ہجوم ہوتا ہے اور تلاوت قرآن پاک کی جاتی ہے وہاں ضرور روشنی کی جائے اس کا ماٰخذ یہی حدیث ہے۔

(۳):۔بزرگوں کے مزارات کے پاس لوبان یا اگر بتی جلانا جائز ہے تا کہ میت کو فرحت اور زائرین کو فرحت حاصل ہو اس لیے میت کے کفن کو دھونی دینی سنت ہے۔

(٤):۔ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔

Marfat.com

(۵):۔ حضورانور ﷺ نے میت سے خطاب کرتے ہوئے اس سے کلام کرتے ہوئے اس کودفن کیا اس سے معلوم ہوا میت سے کلام کر سکتے ہیں اور مردے کلام کو سنتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے مردے قدموں کی آہٹ کو بھی سنتے ہیں اور زائرین کو حکم ہے کہ وہ مردوں کو سلام کریں اور مردے قبر پر حاضری دینے والے کو پہچانتے ہیں۔

حدیث نمبر: ۲ ۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ اور دوسری روایت میں ہے۔فرماتے: ﴿وَ عَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾

(رواه احمد والترمذی وابن ماجه)

حدیث نمبر: ۳ ۔حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے مرسلا روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی اور اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم کی قبر پر چھڑکاؤ کیا اور اس پر کنکر بچھائے۔

(رواه فی شرح السنه)

حدیث نمبر: ٤ ۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی قبر انور پر پانی چھڑکا گیا۔حضرت بلال بن رباح نے اپنی مشک سے حضور ﷺ کی قبر انور پر پانی چھڑکا۔ یہ چھڑکاؤ سرہانے سے شروع کیا اور پائنتی تک پہنچ گئے۔ (رواه البیهقی)

حدیث نمبر: ٥ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جب فوت ہو جائے تم میں سے کوئی

Marfat.com

آدمی تو اسے نہ روکو اسے اس کی قبر تک جلدی پہنچاؤ اس کے سر کے پاس سورہ البقرہ ازالم تا المفلحون پڑھو اور پاؤں کے پاس سورۃ البقرہ کا آخری رکوع پڑھو۔

میت پر رونے کا بیان

حدیث نمبر:۱ ۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے پاس گئے جو حضرت ابراہیم کا رضائی باپ تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم کو لیا انہیں چوما اور سونگھا۔ کچھ عرصہ بعد ہم دوبارہ وہاں گئے حضرت ابراہیم جان دے رہے تھے حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ (یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اور رونا یہ کیا؟) حضور انور ﷺ نے فرمایا: ﴿اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزُنَ﴾ بیشک آنکھیں بہتی ہیں اور دل غمگین ہے۔ مگر ہم وہی کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم! تمہارے جانے سے ہم غمگین ہیں۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حدیث نمبر:۲ ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بیٹی نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میرا بچہ فوت ہو رہا ہے تشریف لائیے۔ حضور ﷺ نے سلام و پیغام بھیجا کہ اللہ ہی کا ہے جو دے یا لے اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے تو صبر کریں اور اجر طلب کریں۔ انہوں نے پھر پیغام بھیجا آپ کو قسم دیتی ہوں ضرور تشریف لائیں۔ آپ ﷺ اٹھے آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگ بھی

Marfat.com

تھے۔حضور ﷺ کی خدمت عالی شان میں آپ کے بیٹے کو پیش کیا گیا جو دم توڑ رہا تھا اسے دیکھ کر حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔حضور ﷺ کا رونا دیکھ کر حضرت سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! ما هذا یہ کیا ہے؟ فرمایا: ان هذه رحمة بیشک یہ رحمت ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر: ۳۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو حضور اقدس ﷺ ان کی تیمار داری کے لیے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کے پاس تشریف لے گئے جب ان کے پاس پہنچے تو ان کو غشی کی حالت میں پایا۔پوچھا: کیا وفات ہو گئی؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، یارسول اللہ! تو نبی پاک ﷺ روئے۔جب قوم نے نبی پاک کا رونا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں؟ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ﴾ کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسوؤں اور دل کے غم سے عذاب نہیں دیتا، اور اشارہ فرمایا اپنی زبان کی طرف کہ اس سے عذاب دیتا ہے (یعنی جب بے صبری کے کلمات زبان سے ادا کیے جائیں) یا رحم فرماتا ہے اور بیشک میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے پر۔ (متفق علیہ)

یعنی میت سے مراد وہ جس کی جان نکل رہی ہو اور عذاب سے مراد تکلیف ہے یعنی اگر جان نکلتے وقت رونے والوں کا شور مچ جائے تو اس شور سے مرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔یا اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنے والا وصیت کر کے جائے کہ میرے مرنے کے بعد مجھ پر بین کرنا، واویلا کرنا، ماتم کرنا، نوحہ کرنا، سینہ کوبی کرنا تب

Marfat.com

میت کو عذاب ہوتا ہے ورنہ کسی کا گناہ میت پر نہیں ڈالا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ناحق سزا نہیں دیتا۔ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی﴾

حدیث نمبر:٤ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ دو جہاں ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں یعنی میری امت میں سے نہیں جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور جہالت کی باتیں کرے۔(رواہ البخاری و مسلم)

فائدہ:۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کسی کی مرگ پر سینہ کوبی اور ماتم کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتے ہیں، بے صبری کے کلمات زبان سے ادا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا: وہ میری امت سے خارج ہیں یعنی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سر کا دوپٹہ وغیرہ سر سے اتار کر کمر پر باندھ لیتی ہیں، بال الجھاتی ہیں اور خوب سینہ کوبی کرتی ہیں۔ یہ فعل حرام ہے اور اس کا کرنے والا سخت مجرم ہے۔ اس سے روافض سبق حاصل کریں جن کے نزدیک سینہ کوبی کرنا اور حرام مرثیے پڑھنا عبادت ہے۔ اہل بیت عظام نے نہ ایسا کام کیا نہ اس کی اجازت دی وہ تو صبر و شکر کی تصویر تھے۔

حدیث نمبر:٥ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انصاری عورتوں سے فرمایا: جس کی ماں کے تین بچے مر جائیں وہ صبر کرے وہ جنت میں ضرور جائے گی۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: یا دو؟ فرمایا: ہاں دو

(رواہ مسلم)

Marfat.com

حدیث نمبر:6 ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی۔

(رواہ ابو داؤد)

یعنی نوحہ کو پسند کرنے والی اور کان لگا کر سننے والی پر لعنت فرمائی۔

حدیث نمبر:7 ۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ہر مومن کے دو دروازے ہیں، ایک دروازہ سے اس کا عمل آسمانوں کو چڑھتا ہے دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے ﴿فَاِذَا مَاتَ بَكِيَا عَلَيْهِ﴾ جب وہ فوت ہو جاتا ہے دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔ یہی رب کا فرمان ہے ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ﴾ یعنی کافروں پر نہیں مگر مسلمان پر روتے ہیں۔

(رواہ الترمذی)

حدیث نمبر:8 ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سے جس کے دو بچے فرط (پیش رو) ہوں گے اللہ تعالیٰ جل شانہ اسے ان کی برکت سے جنت میں داخل کرے گا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا جس امتی کا ایک فرط نہ ہو رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی فرط نہ ہو میں اس کا فرط ہوں گا۔ یعنی پیش رو۔ (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر:9 ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کو وفات دے دی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا

Marfat.com

پھل توڑ لیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ تو اللہ جل شانہ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا ؟ تو عرض کرتے ہیں: یا اللہ! اس نے تیری حمد کی اور انا للہ پڑھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ۔﴿اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ﴾

(رواہ احمد و ترمذی)

حدیث نمبر: ۱۰ ۔حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت شدہ بچے کی ماں کے آگے تعزیت کرے اسے جنت میں چادر اوڑھائی جائے گی۔ (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر: ۱۱۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کو ابن حارثہ، حضرت جعفر طیار اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بیٹھے کہ آپ کے چہرہ میں رنج و غم محسوس ہوتا تھا۔ میں دروازے کے شگاف سے دیکھ رہی تھی کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور جعفر کی عورتوں اور ان کے اہل بیت کے رونے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں منع کریں۔ وہ گیا دوبارہ آیا اور بتایا کہ ان عورتوں نے یہ بات نہیں مانی۔ پھر ارشاد فرمایا: انہیں منع کریں۔ وہ تیسری بار آیا عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! اللہ کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے گمان ہے آپ نے فرمایا ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔

(رواہ البخاری و مسلم)

Marfat.com

عورتوں کو نوحہ کرنے کی خصوصی ممانعت

حدیث نمبر: ۱۲ ۔ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہ فوت ہوئے میں بولی مسافر تھے جو زمین میں فوت ہوئے تو میں ان پر ایسا روؤں گی کہ اس کا چرچا ہو جائے، میں ان پر تیاری کر رہی تھی کہ ایک عورت میری امداد کے ارادہ سے آئی۔اس کے پاس رسول اللہ تشریف لائے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اس گھر میں شیطان کو داخل کرو جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ نکالا ہے (فرماتی ہیں یہ سن کر) میں رونے سے باز رہی پھر نہ روئی۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر: ۱۳ ۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر غشی چھا گئی۔ان کی بہن عمرہ ان پر رونے لگی ہائے میرے پہاڑ، ہائے میرے ایسے، ہائے میرے ویسے۔جب ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا تم نے جو کچھ بھی کہا مجھ سے کہا گیا کیا تم ایسے ہی ہو۔ (رواہ البخاری)

حدیث نمبر: ۱۴ ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ایسی کوئی میت نہیں جو مر جائے تو اس کے رونے والا اٹھ کر کہے ہائے میرے پہاڑ، ہائے میرے سردار مگر اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اسے جھنجھوڑتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ (رواہ الترمذی)

حدیث نمبر: ۱۵ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آل رسول میں سے ایک فوتگی ہوگئی۔عورتیں جمع ہو کر ان پر رونے لگیں۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہیں روکنے اور ڈانٹنے لگے۔تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

اے عمر انہیں چھوڑیے! اِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَھْدَ قَرِیْبٌ فرمایا: آنکھیں بہتی ہیں، دل مصیبت زدہ ہے اور غم تازہ ہے۔ (رواہ النسائی)

فائدہ:۔ یہ میت حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سمجھے کہ میت پر رونا حرام ہے۔ آپ اس وقت نوحہ اور رونے میں فرق نہ معلوم کر سکے اس لئے آپ نے سختی فرمائی اور قرابت داروں کو رونے سے منع فرمایا۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے فرمان عالیشان سے فرق بتایا کہ نوحہ منع ہے رونا منع نہیں۔ یہاں جائز کام ہو رہا ہے یعنی عورتیں رو رہی ہیں انہیں منع نہ کرو کیونکہ غم تازہ ہے دل کا زخم ہرا ہے بعد میں خود بخود صبر آجائے گا۔ (مرآت شرح مشکوۃ)

حدیث نمبر:۱۶ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ فوت ہوئیں۔ عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں کوڑے مارنے لگے۔ حضور انور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اٹھا دیا۔ فرمایا: چھوڑ دو اے عمر! پھر فرمایا شیطانی آواز سے پرہیز کرنا۔ پھر فرمایا: جو آنکھ اور دل سے ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے وہ شیطان کی طرف سے ہے

(رواہ احمد)

فائدہ:۔ یعنی دل کا رنج وغم اور آنکھ کے آنسو بندے کے اختیار میں نہیں یہ قدرتی چیز ہے دل میں رقت اور آنکھ میں آنسو یہ رحمت خداوندی کا نتیجہ ہیں۔ اور زبان سے بکواس، بے صبری کے کلمات اور ہاتھ سے ماتم، یہ شیطان کی طرف سے ہیں۔

جنازہ لے کر چلنے کا بیان

مسئلہ: ۔جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے ۔حضور سید المرسلین ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو کندھا دیا۔

(بہار شریعت و جوھرہ)

مسئلہ: ۔چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہے یا اس سے کچھ بڑا اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں ۔(تب بھی حرج نہیں) اور اگر سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لئے ہوں جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چارپائی پر لے جائیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔جنازہ معتدل رفتار سے لے کر چلیں یوں کہ جھٹکا نہ لگے اور جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلیں، دائیں بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلیں تو اتنا دور چلیں کہ ساتھیوں میں شمار نہ کیا جائے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ۔جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے۔

مسئلہ: ۔جنازہ لے چلنے میں سرہانہ آگے کو ہونا چاہیے۔اس طرح لیجانے میں پاؤں اگر چہ قبلہ کو ہو جائیں تو حرج نہیں ۔بہر حال سر آگے کو رہنا چاہیے یعنی قبرستان لیجاتے وقت مشرق مغرب شمال جنوب سمتیں بدلتی رہتی ہیں اس دوران اگر پاؤں قبلہ کو ہو جائیں تو حرج نہیں۔

(عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ۔جنازہ لے چلتے ہوئے دنیاوی باتیں اور ہنسی مذاق سخت منع ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا تو خفا ہوئے اور فرمایا تو جنازہ کے ساتھ ہنستا ہے میں تجھ سے کلام نہ کروں گا۔(در مختار)

مسئلہ: ۔جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو،اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے نماز کے بعد اولیاء میت سے اجازت لے کر واپس ہوسکتا ہے اور دفن کے بعد اولیائے میت سے اجازت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔میت اگر پڑوسی کی ہو یا رشتہ دار کی یا کسی نیک آدمی کی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

جنازہ کی سنتیں

(۱):۔جنازہ کو کندھا دینا سنت ہے۔

(۲):۔چار اشخاص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص لے یہ سنت ہے۔

(۳):۔یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دینا اور ہر بار دس دس قدم چلنا سنت سے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کو کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پائنتی ۔اور دس دس قدم لے کر چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔

فضیلت اس کی یہ ہے **حدیث** شریف میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے کر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔دوسری **حدیث** شریف میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے،اللہ تعالیٰ اس کی یقیناً مغفرت فرمائے گا۔

Marfat.com

(عالمگیری، درمختار)

جنازہ کے مکروہات

(۱):۔جنازہ دو شخصوں کا اٹھانا ایک سرہانے اور ایک پائنتی بلاضرورت مکروہ ہے۔اگر ضرورت ہے مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔

(۲):۔جنازہ لے کر چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے۔مال و اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔

(۳):۔چوپایہ پر جنازہ لانا مکروہ ہے۔

(٤):۔جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ۔جب جنازہ رکھا جائے تو قبلہ کو سر نہ رکھیں بلکہ آڑ رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوالات

(۱): ۔غسل دینے کا طریقہ بیان کریں؟

(۲): ۔مرد کے لیے کفن سنت میں کتنے کپڑے ہیں؟

(۳): ۔عورت کے لیے کفن سنت میں کتنے کپڑے ہیں؟

(٤): ۔کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

(٥): ۔بتایئے لفافہ کس کو کہتے ہیں؟

(٦): ۔بتایئے آزار بند کس کو کہتے ہیں؟

(۷): ۔بتایئے قمیص کس کو کہتے ہیں؟

(۸): ۔جنازہ لے کر چلنے کا طریقہ سپرد قلم کریں؟

(۹): ۔جنازہ لے کر چلنے کی سنتیں بیان کریں؟

(۱۰): ۔جنازہ کے مکروہات بیان کریں؟

Marfat.com

نماز جنازہ کے مسائل

مسئلہ: ۔نماز جنازہ کا حکم: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور اس نے نماز جنازہ نہ پڑھی تھی تو گنہگار رہوا۔

(کتب فقہ)

اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو جائے گا۔

نماز جنازہ کی شرائط

نماز جنازہ کے واجب ہونے کی وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کی ہیں مثلاً

(۱): ۔قادر ہونا۔ (۲): ۔بالغ ہونا۔

(۳): ۔عاقل ہونا۔ (٤): ۔مسلمان ہونا۔

(۵): ۔ایک پانچویں شرط اس میں زیادہ یہ ہے کہ اس کی موت کی خبر یقینی ہونا۔موت کی جب تک یقینی خبر نہ ہو نماز جنازہ واجب نہ ہوگی۔

نماز جنازہ میں نمازی کے متعلقہ شرائط

نمازی کے متعلقہ وہی شرائط ہیں جو مطلق نماز کی ہیں مثلاً

(۱): ۔نمازی کا نجاست حکمیہ اور حقیقیہ سے پاک ہونا نیز اس کے کپڑے اور بدن وغیرہ کا پاک ہونا۔

Marfat.com

(۲):۔ستر عورت۔ (۳):۔استقبال قبلہ۔

(٤):۔نیت۔ وقت شرط نہیں اور تحریمہ بھی شرط نہیں۔

نماز جنازہ میں میت کے متعلقہ شرائط

نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی سات شرطیں ہیں۔

(۱):۔میت کا مسلمان ہونا کہ کافر کی نماز جنازہ نہیں۔

(۲):۔میت کے بدن اور کفن وغیرہ کا پاک ہونا۔

(۳):۔جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا کہ غائب کی نماز جنازہ نہیں ہوسکتی۔

(٤):۔جنازہ زمین پر رکھا ہو یا ہاتھ پر ہو، اگر گاڑی پر یا جانور پر لدا ہو تو نہ ہوگی۔

(٥):۔جنازہ مصلی کے آگے قبلہ کو ہونا۔اگر مصلی کے پیچھے ہوگا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

(٦):۔میت کے بدن کا وہ حصہ جو چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہونا۔

(۷):۔میت کا امام کے محاذی ہونا یعنی اگر ایک میت ہے تو اس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔

Marfat.com

نماز جنازہ کے رکن

نماز جنازہ کے دو رکن ہیں۔

(۱):۔چار بار اللہ اکبر کہنا۔

(۲):۔قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر پڑھی یا سواری پر پڑھی نماز نہ ہوئی اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھی مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہوگئی۔ (در مختار ،رد المحتار)

نماز جنازہ کی سنتیں

نماز جنازہ کی تین چیزیں سنت موکدہ ہیں۔

(۱):۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ثناء۔

(۲):۔حضور نبی کریم رءوف الرحیم ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔

(۳):۔میت کے لیے دعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ

پہلی تکبیر کے لئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لے جائے حسب دستور ہاتھ باندھ لے اور ثنا پڑھے۔

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَائُکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ۔اے اللہ! تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بڑی برکت والا ہے تیری شان بلند وبالا ہے اور تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔پھر

دوسری تکبیر کہیں مگر ہاتھ نہ اٹھائیں امام صاحب بلند آواز سے تکبیر کہیں جس طرح باقی نمازوں میں ۔تکبیر کے بعد یہ درود شریف پڑھیں ۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَ بَارَکْتَ وَ رَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ﴾

ترجمہ: ۔اے اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی فرمائی اور رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے پھر ہاتھ اٹھائے بغیر

تیسری تکبیر کہیں امام صاحب بلند آواز سے کہیں مگر مقتدی آہستہ آواز سے جی ہی میں تیسری تکبیر کہیں.....تکبیر کے بعد

بالغ مرد وعورت کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

Marfat.com

ترجمہ:۔اے کریم!اے رحیم اللہ! بخش دے ہمارے زندہ کواور ہمارے مردہ کو،اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو، اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور بڑے کو، اور ہمارے ہر مرد اور عورت کو۔اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

بچے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْراً وَّذُخْراً وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً

ترجمہ: ۔یااللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے سامان (آخرت) بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب بنادے) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہمارا سفارش کرنے والا بنادے اور (بنادے ہمارے لیے) وہ جس کی سفارش منظور کی جائے۔

بچی کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً .

ترجمہ: ۔یااللہ! اس بچی کو ہمارے لیے سامان آخرت بنادے اور اس کو ہمارے لیے باعث اجر اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور (بنادے ہمارے لیے) وہ کہ جس کی شفارش منظور کی جائے۔

Marfat.com

چوتھی تکبیر۔

اہم مسئلہ :۔ چوتھی تکبیر کے فوراً بعد بغیر کوئی دعا مانگے سلام پھیر دے سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے اسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنا زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔(در مختار)

متفرق اور مخصوص مسائل

مسئلہ :۔ جنازہ تیار ہے نمازی کو اندازہ ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز جنازہ نہیں مل سکے گی اس کے لئے حکم ہے کہ تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے۔

مسئلہ :۔ جس نے خودکشی کر لی ہو حالانکہ یہ بہت گنہگار ہے مگر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو۔ (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

مسئلہ :۔ بغیر غسل نماز پڑھی نہ ہوئی۔ میت کو غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی نہیں ڈالی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور اگر مٹی ڈال چکے تو اب نکال نہیں سکتے۔ لہذا اب حکم یہ ہے کہ اب اس قبر پر نماز جنازہ دوبارہ پڑھیں کہ پہلی نہ ہوئی بغیر غسل پڑھی تھی اور اب غسل ناممکن ہے لہذا اب ہو جائے گی۔

(رد المحتار)

مسئلہ :۔ نماز جنازہ میں تین صفیں کرنی افضل ہیں کہ

حدیث پاک میں ہے جس کی تین صفوں نے نماز جنازہ پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر کل سات ہی شخص ہو تو ایک امام تین پہلی صف میں اور دو دوسری صف

Marfat.com

میں اور ایک تیسری صف میں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے، پھر اس کے نائب کو، پھر قاضی کو، پھر امام جمعہ کو، پھر امام محلہ کو ولی پر قدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت ہے جبکہ امام ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ میت کا ولی دو قسم پر ہے: ولی اقرب اور ولی ابعد۔ ولی اقرب قریب کا رشتہ اور ولی ابعد دور کا رشتہ دار۔

مسئلہ:۔ ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہوں تو ولی اقرب کا اختیار جس سے چاہے جنازہ پڑھوائے ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے تو ولی ابعد کو اختیار ہے جس سے چاہے پڑھوائے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو ولی اقرب جس سے چاہے پڑھوائے ولی ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ میت کے سینے کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو میت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینے کے سامنے اور قریب کھڑا ہو باقی قریب ہوں یا دور سینہ کے سامنے ہوں یا ہٹ کر نماز ہو جائے گی۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ:۔ امام نے پانچ تکبیریں کہیں پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کو متابعت نہ کرے چپ رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے۔ (در مختار)

Marfat.com

مسبوق مقتدی کی تکبیریں فوت ہونے کا بیان

مسئلہ: ۔مسبوق یعنی جس کی تکبیریں فوت ہوگئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ تکبیریں کہے گا تو لوگ میت کو کندھے تک اٹھا لیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے اور دعائیں چھوڑ دے۔ (در مختار)

مسئلہ: ۔چوتھی تکبیر کے بعد جو آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا ہو شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔ (در مختار)

لاحق مقتدی کی تکبیریں رہ جانے کا بیان

مسئلہ: ۔لاحق یعنی جو شروع ہوا مگر درمیان نماز میں کسی وجہ سے اس کی تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی مگر دوسری اور تیسری رہ گئی تو امام کی چوتھی تکبیر سے قبل یہ تکبیریں کہہ لے۔ (رد المحتار)

چند جنازوں کے پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ: ۔کئی جنازے جمع ہو جائیں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھی جا سکتی ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے۔ علیحدہ علیحدہ جب پڑھے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھی جائے پھر باقیوں میں سے جو افضل ہے اس کی پڑھے۔علی ہذا القیاس

(در مختار)

Marfat.com

مسئلہ:۔ چند جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر رکھیں تو امام کے قریب وہ جنازہ ہوگا جو سب سے افضل ہے پھر اس سے کم درجہ یعنی جو درجہ میں سب سے زیادہ ہوگا وہ امام کے قریب اور جو سب سے کم درجہ ہوگا وہ بالکل آخر میں۔ اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو وہ امام کے نزدیک یہ مسئلہ اس وقت ہے جب کہ جنس ایک ہو جب جنس مختلف ہو تو امام کے مقابل مرد ہو پھر لڑکا پھر خنثی پھر عورت پھر مرلہقہ۔

ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کرنے کا طریقہ

مسئلہ:۔ کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کرنے ہوں تو اوپر والی دی گئی ترتیب کے برعکس عمل ہوگا یعنی قبلہ کی جانب اسے رکھیں جو افضل ہو، پھر اس سے کم درجہ، پھر اس سے کم درجہ۔ یہ اس صورت میں ہے جب سب مرد یا سب عورتیں ہوں اگر مشترکہ ہوں تو قبلہ کی جانب مرد، پھر لڑکے، پھر خنثی، پھر عورت اور پھر مرلہقہ کو رکھیں۔

جسے بے جنازہ دفن کر دیا جائے اس کی نماز جنازہ کا حکم

مسئلہ:۔ میت کو بغیر جنازہ دفن کر دیا گیا اور مٹی بھی ڈال دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھیں جب تک کہ پھٹنے کا گمان نہ ہو اور اگر مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو نکال لیں اور نماز پڑھ کر دفن کر دیں اور قبر پر نماز پڑھنے کے بارے میں دنوں کی تعداد مقرر نہیں اس لئے کہ میت کے پھٹنے نہ پھٹنے کا انحصار موسم، زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے ہے۔ گرمی میں جلد پھٹنے کا امکان ہے جاڑے میں دیر سے۔ تر یا شور زمین میں جلد اور

Marfat.com

خشک اور غیر شور میں بدیر۔ فربہ جسم جلد اور غیر فربہ دیر سے پھٹے گا اس لیے اس اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: ۔ کنوئیں میں گر کر مر گیا یا اس کے اوپر مکان گر گیا اور نکالا نہ جا سکا یا کسی اور چیز کے نیچے دب گیا کہ نکالنا مشکل ہے تو اسی جگہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

دریا میں ڈوب جانے والے پر نماز جنازہ کا حکم

مسئلہ: ۔ جو دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جا سکا اس کی نماز جنازہ نہیں ہو سکتی کہ میت کا مصلی کے آگے ہونا ضروری ہے اور یہاں میت کا مصلی کے آگے ہونا معلوم نہیں۔

(رد المحتار)

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

مسئلہ: ۔ مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی مسجد کے اندر ہوں یا بعض۔ (در مختار)

مسئلہ: ۔ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ ابوداؤ د اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

جو بچہ پیدا ہوتے ہی مر جائے اس کی نماز جنازہ کا حکم

مسئلہ: ۔ مسلمان مرد یا مسلمان عورت کا بچہ زندہ پیدا ہو یا اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے اور اگر مردہ پیدا ہوا تو اس کو ویسے ہی نہلا کر کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے اس کے غسل و کفن

Marfat.com

مسنون طریقہ کے مطابق نہیں اور اس کی نماز جنازہ بھی نہیں یہاں تک کہ سر اگر باہر ہوا تھا اور وہ چیختا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر وہ مر گیا تو نماز جنازہ پڑھی جائے گی اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی طرف سے ہے تو کمر تک اکثر ہے۔

غلط فہمی:۔ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ بچہ کے کان میں اذان ہونے سے قبل مر جائے تو نہ غسل نہ کفن نہ جنازہ بلکہ اس پر مزید زیادتی یہ کہ کہتے ہیں کہ اس کو قبرستان میں بھی دفن نہ کرنا چاہیے قبرستان سے باہر دفن کرنا، یہ بھی زیادتی ہے۔

مسئلہ:۔ بچہ زندہ پیدا ہو یا مردہ، اس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام، بہر حال اس کا نام رکھا جائے کہ قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔ (رد المحتار)

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ

وہ لوگ جن کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم نہیں

مسئلہ:۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگر چہ وہ کیسا ہی گنہگار اور کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو، مگر چند قسم کے وہ لوگ ہیں جن کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

(۱):۔ باغی جو امام پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے اس پر قابو پایا (اور سزا کے طور پر اسے) قتل کیا تو نماز و غسل ہے۔ یا وہ پکڑا نہ گیا، نہ مارا گیا بلکہ ویسے ہی مر گیا تو بھی نماز و

غسل ہے۔

(۲):۔ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا اس ظالم کے متعلق حکم ہے نہ اسے غسل دیا جائے نہ اس کی نماز جنازہ ہے۔

(۳):۔جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں اور مارے جائیں۔

(٤):۔جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مارا۔

(٦):۔جس نے اپنے ماں یا باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز جنازہ نہیں۔

(۷):۔جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز جنازہ نہیں۔

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ:۔میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (عالمگیری ،در مختار)

مسئلہ:۔جس جگہ انتقال ہوا اس جگہ دفن کرنے کی اجازت نہیں۔ایسا کرنا انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے لئے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔مقصد یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ ایک ہی حکم ہے۔

(در مختار رد المحتار)

قبر کی لمبائی اور چوڑائی کا بیان

مسئلہ: ۔قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر ہونی چاہیے اور چوڑائی آدھے قد کے برابر اور گہرائی بھی کم از کم نصف قد کے برابر۔

قبر کی اقسام

مسئلہ: ۔قبر دو قسم پر ہے: لحد اور صندوق

لحد سے مراد یہ ہے کہ قبر کھوڈ کر اس میں قبلہ کی جانب میت رکھنے کی جگہ کھودیں۔

صندوق سے مراد یہ ہے کہ قبر نیچے تک سیدھی کھودی جائے۔

لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو یعنی زمین نرم نہ ہو تو یہی کریں اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مدینہ طیبہ میں دو شخص قبر کھودتے تھے۔

(۱) :۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بطریق شامی یعنی سیدھی قبر صندوق نما کھودتے تھے۔

(۲): ۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بطریق لحد کھودتے تھے اس پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی جانب پیغام بھیج دیا اور فیصلہ یہ فرمایا کہ جو پہلے آجائے گا گویا قدرت کی طرف سے اس کی منظوری ہوگی اور پہلے آنے والے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی قبر انور بنائی۔

(مدارج النبوت)

مسئلہ: ۔قبر میں اتارنے والے دو تین یا جو مناسب ہوں تعداد معین نہیں اور قبر میں اتارنے والے قوی اور نیک وامین ہوں۔ خدانخواستہ کوئی نامناسب حال دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔

مسئلہ: ۔عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہونے چاہئیں یہ بھی نہ ہوں تو اجنبی متقی

پرہیزگار کے اتارنے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ۔میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں ﴿بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ﴾

مسئلہ: ۔میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں اور اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں۔ اگر مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو اب اجازت نہیں۔ یونہی اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدھر سر ہانہ ہونا چاہیئے تھا ادھر پاؤں کر دیئے مٹی ڈالنے سے پہلے اگر یاد آیا تو ٹھیک کر دیں مٹی ڈالنے کے بعد اجازت نہیں۔

مسئلہ: ۔قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اگر نہ کھولی تب بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: ۔قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں۔ اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے۔ تختوں کے درمیان جو جگہ رہ گئی ہو اس کو ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں ۔صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔ (در مختار)

مسئلہ: ۔عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ بارش وغیرہ کی صورت میں چھپانا جائز ہے۔

مسئلہ: ۔جہاز پر انتقال ہوا کنارہ قریب نہ ہو تو غسل و کفن دے کر نماز جنازہ پڑھ کر سمندر میں ڈال دیں (اس کی یہی قبر ہے) (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ: ۔عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض دیگر ورثا موجود نہ تھے ان ورثاء کو قبر کھودنے کی اجازت ہے۔اگر کسی کا کچھ مال قبر میں گر گیا مٹی ڈالنے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں اگر چہ ایک درہم یعنی ہلکی سی رقم کیوں نہ ہو۔

(عالمگیری ،رد المحتار)

مسئلہ: ۔اپنے لیے کفن تیار رکھنا حرج نہیں اور قبر کھدوانا بے معنی ہے کہ نہیں معلوم کس جگہ مرے گا (بہار شریعت ،در مختار)

مسئلہ: ۔قبر پر بیٹھنا،سونا، پاخانہ پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔

مسئلہ: ۔قبر پر قرآن پاک پڑھنے کے لیے حافظ مقرر کرنا چاہیے جبکہ پڑھنے والے اجرت پر نہ پڑھتے ہوں۔اجرت پر قرآن پاک پڑھنا پڑھوانا ناجائز ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ: ۔کفن پر عہد نامہ اور دیگر کلمات طیبات جیسے کلمہ شریف آیت الکرسی شریف لکھنا جائز ہے اس سے مغفرت کی امید ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

مسئلہ: ۔میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دی گئی پھر کسی نے اسے خواب میں دیکھا۔پوچھا کیا حال ہے؟ جواب دیا جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھی دیکھی مجھے کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (غنیہ عن التاتار خانیہ، در مختار)

مسئلہ: ۔یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ شریف لکھیں

Marfat.com

مگر غسل دینے سے قبل نہ لکھیں بعد غسل کفن پہنانے سے قبل انگشت شہادت سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (رد المحتار)

مکروہات

مسئلہ:۔ بلاضرورت میت کو کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کرنا مکروہ ہے۔ جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری ،در مختار)

مسئلہ:۔ لوہے کا تابوت مطلقاً مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ قبر کے اس حصہ میں جو میت کے جسم کے بالکل قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ فرمائے ۔آمین ثم آمین

اگر زمین نرم ہے کہ دیواروں کے گرنے یا بیٹھنے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں جائز ہے۔ مگر اندر کی جانب گارے سے لیپ دے دیں تا کہ میت کے جسم کی جانب مٹی رہے۔

مسئلہ:۔ جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

مستحبات

مسئلہ:۔ جنازہ کو قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے۔ کہ مردہ کو قبلہ کی جانب قبر میں اتارا جائے یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی کی جانب رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں اتاریں۔

(در مختار)

مسئلہ:۔ تختے لگانے کے بعد مٹی ڈالی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے مٹی ڈالیں۔

پہلی بار کہیں ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ﴾

دوسری بار ﴿وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ﴾

تیسری بار ﴿وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ﴾ یا

پہلی بار کہیں ﴿اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ﴾

دوسری بار ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِرُوْحِهٖ﴾

تیسری بار ﴿اَللّٰهُمَّ زَوِّجْهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ﴾ عورت ہو تو

تیسری بار ﴿اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهَا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ﴾

نوٹ:۔ تین مٹھی کے علاوہ باقی جس چیز کے ساتھ ممکن ہو ڈالیں۔

مسئلہ:۔ دفن کے بعد سورۃ البقرہ اول و آخر پڑھنا مستحب ہے۔ سرہانے الٓمٓ سے مفلحون تک اور پاؤں کی طرف امن الرسول سے ختم سورت تک پڑھیں۔

مسئلہ:۔ دفن کے بعد قبر پر اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کے جواب میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر میں تلاوت قرآن پاک اور میت کے لیے دعا اور استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہیں اور آسانی ہو۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ جس شہر یا جس گاؤں میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب

Marfat.com

ہے دوسرے شہر زیادہ فاصلہ پر اس کی لاش اٹھالے جانے سے اکثر علماء نے منع فرمایا ہے اور یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے قبل لے جانا چاہیں دفن کے بعد منتقل کرنا مطلقا ممنوع ہے سوائے ان صورتوں کے جو فقہاء نے بیان کی ہیں اور یہ جو لوگ زمین کے سپرد کرتے ہیں وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں۔ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے

(بہار شریعت)

زیارت قبور

حدیث نمبر:۱ ۔حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا﴾ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اب تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ ان کی زیارت کیا کرو۔

(رواہ مسلم)

حدیث نمبر:۱ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا ﴿كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَ تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ﴾ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کیا کرو تو بیشک وہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(رواہ ابن ماجہ)

مسئلہ: ۔زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا سوموار کے دن سب سے افضل روز جمعہ صبح کا وقت ہے۔

مسئلہ: ۔عورتوں کے لیے بھی بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز کہا ہے۔ مگر عزیزوں

Marfat.com

کی قبروں پر جائیں گی تو جزع فزع کریں گی لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبروں پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔

(رد المحتار)

مسئلہ:۔زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے کہ پاؤں کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے۔

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَالُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ. اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَدْخِلْ فِيْ هٰذِهِ الْقُبُوْرِ مِنْكَ رَوْحاً وَّ رَيْحَاناً وَّ مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَاماً﴾

ترجمہ:۔سلام ہو تم پر اور قوم مومنین کے گھر والو تم ہمارے اگلے ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں عفو وعافیت کا اللہ تعالیٰ ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے۔اے اللہ جل جلالک! اے فانی روحوں اور گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! تو اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبو داخل فرما۔اور ہماری طرف سے ان پر تحیت اور سلام پہنچادے۔

پھر فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب میت کی روح کو پہنچادے۔

Marfat.com

تلقین میت

مسئلہ: ۔تلقین میت مستحب ہے۔اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔تلقین میت بالغ کے لیے دفن کرنے کے بعد اکثر علماء کے نزدیک مشروع ہے۔قرآن حکیم میں ارشاد گرامی ہے:

﴿فَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

تو نصیحت کیجئے بیشک نصیحت نفع دیتی ہے ایمان والوں کو۔

حتی کہ شافعیہ، اکثر حنبلیہ، محققین حنفیہ اور مالکیہ نے مستحب قرار دیا ہے۔ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی میں اس کا ذکر کیا کہ بیشک تلقین میت ثابت ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے کہ وہ اس کا حکم لگاتے تھے۔امام احمد بن حنبل اور دیگر علمائے کرام نے کہا کہ تلقین میں حرج نہیں اور یہ ثابت ہے کہ اہل قبور سے سوال کیے جاتے ہیں اور ان سے امتحان لیا جاتا ہے اس لیے تلقین ان کو نفع دیتی ہے اور میت کا ندا کو سننا حدیث سے ثابت ہے۔

﴿كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهُ قَالَ اِنَّهُ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ﴾

حدیث شریف: ۔طبرانی شریف میں مرفوعا مروری ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی ایک مسلمان بھائی مرے تو اس پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: اے فلاں بن فلاں! وہ سنے گا۔پھر کہے: اے فلاں بن فلاں! تو یہ سن کر وہ برابر بیٹھ جاتا ہے۔پھر کہے: اے فلاں بن فلاں! وہ

Marfat.com

سن کر کہتا ہے کہ ہماری رہنمائی کیجیے اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے پھر تلقین کرنے والا کہے۔

﴿اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اِنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا﴾

(یہ سننے کے بعد) منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سوال کیا اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا کی طرف نسبت کرے۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر ،والضیاء فی الاحکام)

Marfat.com

سوالات

(۱) : ۔نماز جنازہ کی شرائط کیا ہیں؟

(۲) : ۔نماز جنازہ میں نمازی کے متعلق شرائط بیان کریں؟

(۳) : ۔نماز جنازہ میں میت کے متعلق شرائط بیان کریں؟

(٤) : ۔نماز جنازہ کے رکن کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

(٥) : ۔نماز جنازہ کی سنتیں کیا ہیں؟

(٦) : ۔نماز جنازہ میں بچے کی دعا سنائیں؟

(۷) : ۔نماز جنازہ میں بچی کی دعا سنائیں؟

(۸) : ۔نم از جنازہ میں شریک ہونے والے نمازی کی تکبیریں رہ جائیں تو کیا کرے؟

(۹) : ۔ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۱۰) : ۔دریا میں ڈوب جانے والے پر نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت

بعض لوگ دعا بعد نماز جنازہ کا طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے انکار کرتے ہیں۔

☆۔کبھی کہتے ہیں یہ دعا بدعت ہے، حرام ہے، بے دینی ہے۔

☆۔کبھی کہتے ہیں نماز جنازہ خود دعا ہے۔بعد نماز جنازہ دعا کا کیا فائدہ۔

☆۔کبھی کہتے ہیں دعا کی وجہ سے دفن میں دیر ہو جاتی ہے۔لہذا دعا بھی حرام ہے۔ایسے ہی لایعنی اور بے تکی باتیں۔

الجواب:۔ دعا بعد نماز جنازہ نہ بدعت ہے، نہ حرام ہے، نہ بے دینی ہے، نہ شرک ہے، نہ لغو اور نہ **دعا** مانگنے سے دفن میں دیر ہوتی ہے بلکہ **دعا** بعد نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہے قرآن و حدیث سے ثابت ہے صحابہ کرام کا اس پر عمل رہا ہے۔فقہاء کرام بھی اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

چند دلائل پیش خدمت ہیں

دلیل نمبر:۱۔

فتح القدیر کتاب الجنائز فصل صلوٰۃ الجنازہ میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے منبر پر قیام فرمایا اور غزوہ موتہ کی خبر دی اور اسی اثناء میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔حدیث پاک کے الفاظ ہیں۔

﴿فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ دَعَا لَهٗ وَ قَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ﴾

ترجمہ:۔ پس نماز پڑھی ان پر رسول اللہ ﷺ نے اور **دعا** فرمائی اور لوگوں سے فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے دعا مغفرت کرو۔

فَصَلّٰی سے مراد نماز جنازہ دعا سے مراد **دعا** بعد نماز جنازہ۔ اگر دعا سے مراد بھی نماز جنازہ ہی ہو تو صلی سے مراد نماز جنازہ کے بعد دوبارہ نماز جنازہ کے ذکر کی ضرورت نہ تھی حق یہ ہے کہ دعا سے مراد **دعا** بعد نماز جنازہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ **دعا** نماز جنازہ کے علاوہ ہے یعنی **دعا** بعد نماز جنازہ۔

دلیل نمبر:۲۔

اسی موقع پر حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق **دعا** بعد نماز جنازہ فرمائی۔

دلیل نمبر:۳۔

منتخب کنز العمال کتاب الجنائز میں ہے کہ حضرت ابراہیم ہجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابن ابی اوفی کو دیکھا اور یہ بیت رضوان والے صحابی ہیں کہ ان کی بیٹی کا انتقال ہوا پھر انہوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

﴿ثُمَّ قَامَ بَعْدَ ذَالِکَ قَدْرَ مَا بَیْنَ التَّکْبِیْرَتَیْنِ دَعَا وَقَالَ رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَصْنَعُ ھٰکَذَا﴾

ترجمہ:۔ پھر اس کے بعد دو تکبیروں کے فاصلہ کی بقدر کھڑے ہو کر **دعا** فرمائی اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا۔

Marfat.com

دلیل نمبر:۴۔مشکوۃ شریف باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیھا فصل دوم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاخْلِصُوْلَهُ الدُّعَا﴾

ترجمہ: جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لیے خالص دعا مانگو۔

اَخْلِصُوْ پر (ف) سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے بعد فوراً **دعا** مانگنے کا حکم عالیشان ہے دعا بعد نماز جنازہ کے منکرین کہتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ نماز میں ہی اس کے لیے د ،مانگو۔ میں کہتا ہوں وہ (ف) کے معنی سے ہی غافل ہیں صَلَّیْتُمْ شرط ہے فَاَخْلِصُوْا جزا۔ شرط اور جزا میں تغایر چاہیے۔ دوسرا یہ کہ صَلَّیْتُمْ ماضی ہے اور اَخْلِصُوْا امر ہے اس سے معلوم ہوا کہ **دعا** کا حکم عالی شان نماز پڑھ چکنے کے بعد ہے حقیقۃً وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی مرض کے مریض ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دعا بعد نماز جنازہ مانگی

دلیل نمبر:۵۔مبسوط شمس الائمہ سرخسی جلد دوم صفحہ ۶۷ باب غسل المیت میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازے پر بعد نماز جنازہ پہنچے تو فرمایا

﴿اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْهِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ﴾

ترجمہ: اگر تم نے مجھ پر نماز جنازہ میں سبقت کی تو اب **دعا** کر لیں۔

معلوم ہوا بعد نماز جنازہ **دعا** میں سبقت نہ کرو یعنی آؤ مل کر ہم **دعا** کر

Marfat.com

لیں۔

معلوم ہوا بعد نماز جنازہ **دعا** کرنا، صحابہ کرام کا اس پر عمل تھا۔

دلیل نمبر:۶۔زادالآخرت میں نہر الفائق شرح کنز الدقائق سے نقل فرمایا: بعد نماز ختم کرنے کے یہ کہے۔

﴿اَللّٰھُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَہٗ﴾

ترجمہ:۔اے اللہ! ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ کر اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔

یہاں بھی بعد نماز جنازہ دعا ثابت ہے۔

دلیل نمبر:۷۔مشکوۃ باب الذکر بعد الصلوۃ میں ہے حضور سرور کائنات ﷺ سے سوال کیا گیا۔﴿یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ﴾

ترجمہ:۔ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا آخر رات کے درمیانی حصہ میں اور فرض نمازوں کے پیچھے۔

نماز جنازہ بھی فرض نماز ہے۔اس کے بعد دعا مانگی جائے تو زیادہ قبولیت کی امید ہے

دلیل نمبر:۸۔مشکوۃ کتاب الدعوات، ﴿اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ﴾

دلیل نمبر:۹۔مشکوۃ کتاب الدعوات، ﴿اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ﴾

فرمایا رسول کریم ﷺ نے **دعا** بھی ایک عبادت ہے۔

Marfat.com

اورفرمایارسول کریم ﷺ نے **دعا** عبادت کامغز ہے۔

نماز پنجگانہ ہو یانماز جنازہ اس کے بعددعانہ مانگی جائے تو نماز کاڈھانچہ تیار ہوجاتا ہے۔مگر مغز کے بغیر۔

اور یہ کہنا کہ نماز جنازہ ایک دعا ہے اس کے بعد دعا مانگنے کا کیا فائدہ؟ یہ کہنا بھی سراسر غلط ہے اس لیے نماز پنجگانہ میں بھی دعا ہے، نماز کسوف، خسوف، نماز استسقا ،نماز استخارہ سب دعا کے لیے ہیں مگر ان سب کے بعد دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں نماز جنازہ خود ایک دعا ہے اس کے بعد دعا نہ چاہیے ایسے سر پھرے لوگوں کو چاہیے کہ نماز پنجگانہ کے بعد دعا نہ مانگیں کیونکہ ان میں بھی دعا موجود ہے۔

اور یہ کہنا کہ دعا کی وجہ سے دفن میں دیری ہوتی ہے، یہ اعتراض بھی لغو اور بیکار ہے۔ دعا مانگنے میں کتنی دیر ہوتی ہے؟ دو چار منٹ یہ غیر محسوس دیر ہے اس کا اعتبار نہیں ،اگر اتنی دیر بھی نا قابل برداشت ہے تو قبر کھودنے والوں کو مشین لگا کر قبر کھودنی چاہیے اور پھر گاڑی پر میت رکھ کر قبر میں اتار کر منٹوں سیکنڈوں میں فارغ ہو کر واپس آنا چاہیے مگر ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

پہلے کہتے تھے: نبیوں ولیوں سے کیوں مانگتے ہو؟ اب کہتے ہیں خدا سے کیوں مانگتے ہو؟ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصا آج کل کے بدعقیدہ علماء سے۔

(ماخوذ جاء الحق)

Marfat.com

ایصال ثواب برحق ہے

قرآن حکیم میں ارشاد رب العالمین ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ جَاءُ وْا مِنْ م بَّعْدِ هِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَااغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفُ الرَّحِیْمِ﴾ (پ۲۸، ع٤)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! بخش ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو وہ جو ہم پر ایمان لانے میں سبقت لے گئے اور نہ ڈال ہمارے دلوں میں کجی ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے۔ اے ہمارے رب بیشک تو مہربان ہے۔

معلوم ہوا: فوت شدہ لوگوں کے لئے استغفار، قرآن پاک کے ارشاد گرامی کے مطابق ہے اور اس کی مخالفت کرنا اس سے روگردانی ہے۔

مسئلہ: ۔قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الٓمّٓ سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور امن الرسول سے آخر سورہ تک اور یٰسٓ شریف اور سورہ ملک شریف اور الھکم التکاثر ایک ایک بار پڑھے۔

نوٹ: ۔اگر یہ سورتیں یا قرآن پاک میں سے اور کچھ نہ آتا ہو۔ تو قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ بارہ بار یا گیارہ بار یا سات بار یا تین بار ہی پڑھ دے اور اس کا ثواب مردوں کو پہنچا دے

حدیث پاک میں ہے جو گیارہ بار سورہ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھ کر اس کا

Marfat.com

ثواب مردوں کو بخشے تو مردوں کی گنتی کے برابر اس کو ثواب عظیم ملے گا۔

اہم مسئلہ:۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل فرض ونفل کا ثواب مردوں کو پہنچایا جا سکتا ہے اور ان سب کو پہنچے گا اور پہنچانے والے کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز بلکہ اس کی رحمت کاملہ سے امید واثق ہے کہ از آدم تا آدمیان سب کو پورا ثواب ملے یہ نہیں کہ اسی ثواب کو تقسیم کر کے ٹکڑا ٹکڑا ملے۔ (رد المحتار)

اعلی حضرت عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں" بلکہ امید ہے (کہ وہ پہنچانے والا بھی محروم نہ رہے) اور اس کو ان سب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا یعنی ایک نیکی کے بدلے دس نیکی تو اس نے دس مردوں کو اس کا ثواب پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملے گا اور اس پہنچانے والے کو ایک سو، ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار، **و علی ھذا القیاس** (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ نابالغ بچے نے بھی کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک کام کر کے اس کا ثواب مردہ کو پہنچایا تو اس کا بھی ثواب ان شاء اللہ العزیز پہنچے گا۔ (فتاوی رضویہ)

Marfat.com

مروجہ ختم شریف کے اجر کا ثبوت

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا ثبوت

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی باب زیارۃ القبور میں ہے ''وتصدق کردہ شود از میت بقدر رفتن اواز عالم تا ہفت روز'' میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔

ہر جمعہ کو روح اپنے گھر آتی ہے

اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور میں ہے: بعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر می کند کہ تصدق کنند از وے یا نہ'' جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔

ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہو گیا کہ سات روز تک کھانا خیرات کرنا اور ہر جمعہ کو کھانا دینا اس کی اصل یہ ہے جو اوپر بیان ہوئی۔

Marfat.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیسرے ساتویں اور چالیسویں، ششماہی اور سالانہ میت کی طرف سے ایصال ثواب کے طور پر صدقہ کرنے کا ثبوت

سالانہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے

انوار ساطعہ صفحہ ۱۴۵ اور حاشیہ خزانۃ الروایات میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تیسرے، ساتویں، چالیسویں دن، چھٹے ماہ اور سال بعد صدقہ دیا۔ یہ تیجہ، ششماہی اور برسی کی اصل ہے۔

ختم قرآن پاک پر اجتماعی دعا کا ثبوت

☆۔نووی کتاب الاذکار باب تلاوت القرآن میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ختم قرآن پاک کے موقع پر اپنے گھر والوں کو بلاتے اور دعا مانگتے۔

☆۔حکیم ابن عتبہ فرماتے ہیں کہ ایک مجمع کو مجاہد وعبدہ ابن ابی لبابہ نے بلایا اور فرمایا کہ ہم نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ آج ہم قرآن پاک ختم کر رہے ہیں اور ختم قرآن پاک کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔تا کہ اس میں شامل ہو جاؤ۔

☆۔حضرت مجاہد سے بروایت صحیح منقول ہے کہ بزرگان دین ختم قرآن کے وقت مجمع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ لہذا تیجہ ،چالیسواں اور دیگر محفل ختم شریف کے لئے اجماع سنت سلف سے ثابت ہوا۔

متفرق جگہ سے قرآن پاک پڑھنا

درمختار بحث قراءت للمیت باب الدفن میں ہے۔

﴿فِی الْحَدِیْثِ مَنْ قَرَءَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا الْاَمْوَاتَ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ﴾

یعنی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

شامی قرءت للمیت بالدفن میں ہے جو ممکن ہے قرآن پڑھے مثلاً سورۃ فاتحہ شریف سورۃ البقرۃ کی اول آیات یعنی الم تا المفلحون اور آیت الکرسی اور اسی سورۃ کی آخری دو آیات امن الرسول تا آخر اور سورہ یٰسٓ شریف اور سورہ ملک اور سورۃ تکاثر اور سورۃ اخلاص شریف بارہ بار، یا گیارہ بار، یا سات بار، یا تین بار پڑھے۔ پھر کہے: یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا ثواب فلاں کو یا فلاں لوگوں کو پہنچا دے۔

ان عبارتوں سے متفرق جگہ سے قرآن پاک پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

ختم کے موقع پر دعا مانگنا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

حدیث شریف: ۔مشکوۃ شریف باب المعجزات فصل اول میں ہے کہ غزوہ تبوک میں لشکر اسلام میں کھانے کی کمی ہوگئی اس پر حضور اقدس ﷺ نے حکم دیا جو کچھ کسی کے پاس ہے لے آؤ سب حضرات کے پاس جو کچھ تھا لے کر آئے۔ دسترخوان بچھا دیا گیا اور سب کچھ اسی پر رکھا گیا۔

﴿فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِكُمْ﴾

Marfat.com

تو دعا فرمائی رسول اللہ نے برکت کی پھر ارشاد فرمایا: اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔

حدیث شریف:۔ مشکوۃ شریف بالمعجزات میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت ام سلیم نے دعوت ولیمہ کے طور پر کھانا پکایا۔ بہت لوگوں کو دعوت دی گئی۔ راوی کا بیان ہے:

﴿فَرَءَ یْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَرِیْسَۃِ وَ تَکَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰہ﴾

یعنی میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ رکھا اس کھانے پر کچھ پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے

حدیث شریف:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے غزوہ خندق کے دن کچھ تھوڑا سا کھانا پکا کر حضور اقدس ﷺ کی دعوت کی حضور سرور عالم ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے۔

﴿فَاُخْرِجَتْ لَہٗ عَجِیْنٌ فَبَصَقَ فِیْہِ وَ بَارَکَ﴾

آپ ﷺ کے سامنے گندھا ہوا آٹا پیش کیا گیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن شریف ڈال دیا اور دعائے برکت فرمائی۔

چیلنج:۔ ہم اہل سنت و جماعت کھانا سامنے رکھ کر قرآن حکیم میں سے منتخب سورتیں اور منتخب آیات بینات پڑھ کر اس کے بعد مرحومین کو ایصال ثواب کرتے ہیں اور مغفرت

کی دعا کرتے ہیں۔

دیوبندی وہابی چیختے چلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر دعا نہیں مانگنا چاہیے ہم ان کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایک حدیث ہی ایسی لائیں جس میں کھانا پیچھے رکھ کر دعا مانگنے کا ذکر ہے۔نہیں لاسکیں گے،نہیں لاسکیں گے۔﴿هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْن﴾

نوٹ:۔ ہم نے احادیث پیش کردی ہیں جن میں کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنے کا ذکر موجود ہے الٰہی !اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ اس قوم کو شعور عطا فرما۔

بحمداللہ مروجہ شریف کے تمام اجزا مثلاً

- ۔قرآن وحدیث سے ایصال ثواب کا ثبوت
- ۔میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا ثبوت
- ۔بعد موت سات روز تک کھانا دینے کا ثبوت
- ۔ہر جمعرات کو روح کے گھر آنے کا ثبوت
- ۔حضور انور ﷺ کی طرف سے تیسرے ساتویں، چالیسویں، ششماہی اور سالانہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے صدقہ کرنے کا ثبوت۔
- ۔قرآن پاک پر اجتماعی دعا مانگنے کا ثبوت
- ۔متفرق جگہ سے قرآن پاک پڑھنے کا ثبوت

Marfat.com

۞۔کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنے کا ثبوت

قرآن واحادیث سے یہ تمام اجزا ثابت ہوئے۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے

(۱):۔حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرما کر مذبوحہ جانور سامنے رکھ کر دعا کی ﴿اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ﴾

(۲):۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے بعد عمارت کے سامنے ہو کر دعا کی۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ (الآیۃ)

(۳):۔قبر کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگی جاتی ہے۔

(٤):۔میت کو سامنے رکھ کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔

بلکہ اگر میت سامنے نہ تو نماز جنازہ جائز نہیں اور خلاف سنت ہے۔

(٥):۔کھانا سامنے رکھ کر بسم اللہ شریف پڑھی جاتی ہے۔

اگر کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک اور دعا نا جائز ہو تو کھانا آنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے مگر ایسا نہ ہے نہ کوئی کرتا ہے۔

(٦):۔عزیز من! اگر کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگ لی تو کیا قباحت ہے۔

فَافْهَمْ فَافْهَمْ فَافْهَمْ فَافْهَمْ فَافْهَمْ فَافْهَمْ

دیوبندی وہابیوں کے پیشوا بھی مروجہ ختم کو جائز سمجھتے ہیں

دیوبندیوں کے پیرومرشد شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں۔

(۱):۔''پس دہ مرتبہ درود شریف خوانند ختم تمام کنندہ و بر قدرے شرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند وحاجت از خدا سوال نمایند''

پھر دس بار درود شریف پڑھیں اور پورا ختم کریں اور تھوڑی شرینی پر تمام خواجگان چشت کی فاتحہ دیں اور خدا سے دعا کریں۔

(۲):۔شاہ ولی اللہ صاحب زبدۃ النصائح صفحہ ۱۳۲ پر رقمطراز ہیں۔

''وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پزند و بخورند مضائقہ نیست واگر بنام بزرگے داداہ شود، اغنیا را ہم خوردن جائز است''

یعنی دودھ چاول پر کسی بزرگ کی فاتحہ ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکائیں اور کھائیں اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جائے یعنی ختم پڑھا جائے تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے۔

یہ ہے دیوبندیوں وہابیوں کے پیرومرشد کا فیصلہ کہ ختم شریف دلانا بھی جائز اور امیروں غریبوں سب کے لیے ختم شریف کی اشیاء کا کھانا بھی جائز۔

Marfat.com

دیوبندیوں کے پیشوا شاہ ولی اللہ کا تیجہ ہوا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے ملفوظات صفحہ ۸۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

(۳):۔ ''روز سوم کثرت ہجوم مردم آن قدر بود کہ بیرون از حساب است ہشتاد و یک کلام اللہ بہ شمار آمدہ وزیادہ ہم شدہ باشد وکلمہ را حصر نیست۔''

یعنی تیسرے روز لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے اکیاسی ختم قرآن پاک شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے۔ کلمہ شریف کا تو اندازہ ہی نہیں۔

مخالفین کے بڑوں کے اماموں کا تیجہ ہونا اور اس سے کلام کا ختم ہونا ثابت ہوا۔

(ماخوذ از جاء الحق)

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

جو کہ

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی ماننے پر مجبور ہو گئے

(نام نہاد بانی مدرسہ دیوبند) تحذیر الناس میں لکھتے ہیں کہ ''حضرت جنید بغدادی کے ایک مرید کا رنگ اچانک متغیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے تمہارا چہرہ متغیر ہے؟ تو بروئے مکاشفہ اس نے عرض کیا کہ میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں ۔حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کلمہ شریف پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایات میں اس قدر کلمہ شریف کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے آپ نے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس مرید کو اطلاع بھی نہ دی۔ بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ پہلے تو پریشان تھا اب چہرہ پر خوشی کے آثار ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ میں اپنی ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس نوجوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھے حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث پاک کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (جاء الحق)

معلوم ہوا کلمہ شریف ایک لاکھ پانچ ہزار بخشنے سے مغفرت کی امید ہے۔

Marfat.com

مروجہ ختم شریف پڑھنے کا طریقہ

فاتحہ (ختم شریف) دلانے کے لئے حلال وطیب کمائی سے کھانا تیار کریں۔ حسب توفیق، حسب طاقت انتظام واہتمام کریں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ (ختم شریف) دلائیں جو خود کو بھی پسند ہوں، میت کو بھی پسند ہوں اور عوام وخواص کو بھی پسند ہوں۔ بالخصوص ایسی چیز ہو جس کو حضور اقدس ﷺ نے پسند فرمایا ہو تو وہ اشیاء جو فاتحہ (ختم شریف) کے لیے مخصوص کی ہوں مثلاً فروٹ، دودھ، طعام کی مختلف اقسام جو تیار ہوں اور پانی وغیرہ سامنے رکھیں۔ ختم شریف پڑھنے والا باوضو، صحیح تلاوت کرنے والا ہو اور صحیح العقیدہ ہو۔ خصوصاً دعا کسی بدعقیدہ کو ہرگز مانگنے کی اجازت نہ دیں یعنی دعا مانگنے والا عالم، باعمل اور صحیح العقیدہ ہو۔ ختم شریف کے لئے منتخب سورتیں آیات بینات حسب ذیل ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ۞ ایک بار پڑھ کر قرآن پاک ایک رکوع جہاں سے یاد ہو پڑھیں۔ پھر مع بسم الله سورہ کافرون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ۞ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۞ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۞ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۞ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۞ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۞ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞ ایک بار پھر مع بسم الله سورہ اخلاص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ۞ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ

Marfat.com

✿ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ✿ تین بار پھر مع بسم اللہ سورۂ فلق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ✿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ✿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ✿ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ✿ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ✿وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ✿ایک بار پھر مع بسم اللہ سورہ والناس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ✿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ✿ مَلِكِ النَّاسِ ✿ اِلٰهِ النَّاسِ ✿ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ✿ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ✿ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ✿ایک بار پھر مع بسم الله سوره فاتحه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ✿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ✿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ✿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ✿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ✿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ✿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ✿ آمِيْنَ ✿ایک بار پھر مع بسم اللہ سورہ بقرہ الم سے مفلحون تک بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ✿الٓمّٓ ✿ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ✿ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ✿ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ✿ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ✿ پھر اس کے بعد

Marfat.com

اگر دوسرا قاری تلاوت شروع کرے تو مع بسم اللہ پڑھے ورنہ متصل ہی پڑھے

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ۞ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۞ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞ دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ ۞ وَ اٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۞ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞ اگر وقت ہو اور مناسب سمجھیں تو درود تاج ایک بار اور آیت درود ختم ہونے کے بعد سب حاضرین مجلس بآواز بلند درود شریف پڑھیں۔

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلم علیک یا نبی اللہ
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلم علیک یا حبیب اللہ

درود شریف کے بعد سورۃ صٰفٰت کی آخری تین آیات تلاوت کریں

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ . وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ . وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

Marfat.com

دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

یا اللہ! اس تمام کلام پاک کا ثواب، اس طعام، انتظام واہتمام اور دیگر اشیاء کا ثواب جو کچھ پڑھا گیا ہے قرآن پاک، درود شریف، کلمہ شریف سب کا ثواب قبول ومنظور فرما کر (صاحب خانہ کا نام لے کر کہے) کی طرف سے حضور پرنور شافع یوم النشور حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ عالیشان میں پہنچا۔ آپ کے صدقے وطفیل سے اس کا ثواب تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، حضور اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، خلفائے راشدین اور اہل بیت عظام علیہم الرضوان، تابعین تبع تابعین کرام، ائمہ مجتہدین، جملہ مشائخ طریقت، تمام اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ارواح کو ایصال ثواب فرما۔ اگر حضور غوث پاک کو ثواب پہنچانا ہو تو آپ سرکار کا نام نامی اسم گرامی لیں۔ اگر صاحب خانہ کے کسی عزیز بزرگ کو ایصال ثواب کرنا ہو تو ان کا نام لیں اور بعد میں سب مسلمان مرد وزن کی ارواح کو ایصال ثواب کریں اور مجموعی دعا مانگیں۔ آخر میں درود شریف پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیر دیں۔

Marfat.com

و صلی اللّٰہ تعالی علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ

و اصحابہ و اھل بیتہ واحبائہ واتباعہ اجمعین

یہ کتاب جو کہ ۴ اگست ۱۹۹۵ء بمطابق ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ بروز جمعرات دن کے سوا دس بجے لکھنی شروع کی۔

آج مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۳ ذیقعد ۱۴۱۹ھ بروز جمعہ المبارک رات دس بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

اللہ کریم کا جس قدر شکر ادا کروں کم ہے یہ اس پیارے اللہ کریم کا مجھ خاکسار پر احسان عظیم ہے کہ یہ کتاب لکھنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائی۔ الٰہی! اس کاوش کو قبول و منظور فرما۔

نوٹ:۔ جو کوئی اس کتاب کو پڑھے بندہ ناچیز کے لیے خاتمہ بالخیر کی دعا کرے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَحِبَّائِہٖ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْن

درود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
اے خدا! رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

Marfat.com

محمد صاحب کے اور اوپر آل سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ . دَافِعِ

کے جو صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں دور کرنے والے

الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ .

سختی اور وباء اور قحط اور بیماری اور درد کے۔

اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ

نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے

فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ . سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ . جِسْمُهٗ

بیچ لوح اور قلم کے سردار ہیں عرب کے عجم کے۔ جسم ان کا

مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ .

بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن بیچ خانہ کعبہ اور حرم کے

شَمْسِ الضُّحٰی . بَدْرِالدُّجٰی . صَدْرِالْعُلٰی . نُوْرِ الْهُدٰی

آفتاب چاشت کے، ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور راہ ہدایت کے

كَهْفِ الْوَرٰی . مِصْبَاحِ الظُّلَمِ . جَمِيْلِ الشِّيَمِ . شَفِيْعِ الْاُمَمِ

پناہ مخلوق کے چراغ تاریکیوں کے مالک نیک عادتوں کے بخشوانے والے امتوں

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ . وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ .

Marfat.com

کے ،صاحب بخشش اور بزرگی اور اللہ نگہبان ہے ان کا

وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ

اور جبرائیل خدمت گزار ہیں اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج

سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ

سفر ہے انکا اور سدرۃ المنتہی (جو بیری آسمان پر ہے) مقام ہے ان کا قاب قوسین

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ

وصال الٰہی مطلوب ہے اور مطلوب مقصود ہے ان کا اور مقصود انکے

مَوْجُوْدُهٗ . سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ . خَاتَمِ النَّبِیِّنَ. شَفِیْعِ

پاس موجود ہے ،سردار رسولوں کے ختم کرنے والے نبوت کے بخشوانے

الْمُذْنِبِیْنَ . اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ . رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ .

والے گنہگاروں کے، غمخوار مسافروں کے، رحمت واسطے عالموں کے

رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ . مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ . شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ

موجب آرام عاشقوں کے ،مراد مشتاقوں کے آفتاب خدا شناسوں کے

سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ . مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ . مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ

چراغ راہ چلنے والوں کے لالٹین مقربوں کے دوست رکھنے والے

وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنَ .سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ . نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ .

Marfat.com

محتاجوں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن اور انس کے نبی مکہ معظّمہ

اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ . وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ . صَاحِبِ

مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے بیچ آخرت اور دنیا کے صاحب

قَابَ قَوْسَیْنِ . مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ .

مرتبہ مقدار دونوں کمانوں کے معشوق پروردگار مشرقوں اور مغربوں کے

جَدِّالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ . مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ .

نانا امام حسن اور امام حسین کے، مالک ہمارے اور مالک جن وانس کے

اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ .

کنیت ابوالقاسم محمد بیٹے عبد اللہ کے ایک نور ہیں اللہ کے نور سے

یَآاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ .صَلُّوْا عَلَیْهِ

اے عاشقو! نور جمال آنحضرت ﷺ کے درود بھیجو ان پر اور ان کی اولاد پر

وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

اور یاروں پر اور سلام بھیجو اور درود و سلام بھیجو ۔

Marfat.com

الانتباہ

دیکھو ! کیا معلوم ہم سے کسی کا کفن شہر میں کسی دکان پر بکنے کے لیے آگیا ہو اور ہم وہ ہیں کہ اپنی موت سے بے خبر دنیا کی بدمستیوں، میں مشغول پھر رہے ہیں ۔جونہی موت کا فرشتہ آگیا ،گھر والے بازار سے اس کے حصے کا لکھا ہوا کفن ضرور لائیں گے ۔پس کسی کو کیا معلوم کہ اس کی آنے والی رات قبر میں ہو گی یا نرم و ملائم آرام دہ بستر پر پس نماز پڑھیے قبل اس کے کہ آپ کی نماز جنازہ پڑھی جائے

اور

کیا معلوم کہ ہم میں سے کسی کو جنازہ اور کفن دفن بھی نصیب ہو یا نہ ہو۔

Marfat.com

تسکین القلوب کے مؤلف

حضرت علامہ مولانا پیر حافظ

محمد زمان نقشبندی قادری

کا

تعارف

تحریر

چوہدری دلدار محمد شیراز گورالہ

نمائندہ نوائے وقت، جنگ

منگلا ڈیم

دینی گھرانے کے چشم و چراغ اور درویش صفت انسان اور

تسکین القلوب کے مصنف ممتاز عالم دین

حضرت علامہ پیر حافظ **محمد زمان** نقشبندی قادری کا

تعارف

از: چوہدری دلدار محمد شیراز گورالہ نمائندہ نوائے وقت، جنگ۔ منگلا ڈیم

ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری منڈی بہاؤالدین کے رہنے والے ہیں۔ گجرات کی تحصیل پھالیہ کے قریب ایک قصبہ ''پھرے'' میں 1945ء میں پیدائش ہوئے قبلہ موصوف حافظ صاحب کے والد محترم میاں محمد عظیم صاحب نہایت ہی ملنسار اور اپنے کردار کی وجہ سے اپنی برادری اور عوام میں مقبول ہیں (قبلہ حافظ صاحب) دارالعلوم محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف (گجرات) سے فارغ التحصیل ہیں اور حافظ القرآن والحدیث حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ نوراللہ مرقدہ آستانہ عالیہ بھکھی شریف کے خاص شاگردوں میں سے ہیں حافظ الحدیث حافظ صاحب موصوف پر خاص شفقت فرمایا کرتے تھے جناب قبلہ حافظ صاحب گوجرانوالہ اور لاہور میں امامت خطابت درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں اور عرصہ ۴۰ سال منگلا کالونی کی جامع مسجد محمدیہ نوریہ (جو کہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے

Marfat.com

)میں خطابت وامامت کے فرائض بخوبی سرانجام دیے۔حضرت قبلہ حافظ صاحب مدظلہ کی منگلا میں تشریف آوری سے قبل منگلا درس وتدریس سے محروم تھا۔

قبلہ حافظ صاحب 1969ء میں حضور قبلہ عالم حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب (بھکھی شریف) کے فرمانِ عالیشان پر منگلا تشریف لائے اور عرصہ تین سال بعد 1972ء میں جامع مسجد محمدیہ نوریہ کے نام سے ایک خوبصورت مسجد کی بنیاد رکھی اور دوست احباب کے تعاون سے اس کو تعمیر کیا اس مسجد کی زیارت کرنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے زبیر شاکر ساکن کوٹ رحم شاہ (گجرات) نے مسجد کے حق میں کیا خوب کہا۔

مسجد دی زیارت مینوں اللہ پاک کرائی
شرف زیارت وچ نصیباں روزِازل توں پائی
ایدھے پاک محراب دے اگے جد کوئی آن کھلوندا
بندہ ہوئے جو مومن سنی کیوں نہیں خوش ہوجاندا
کی میں شان بیان کراں جی خود خدا فرماوے
جیہڑا مسجد پاک سجاوے گھر جنّاں وچ پاوے
حافظ محمد زمان نقشبندی صاحب مسجد خوب سجائی
نقش قدم نبی سرور ﷺ دے زندگی گھول گھمائی
نبی ﷺ دے فرمان مطابق زینت خوب بناون
مسجد دے نمازی جو بھی ہین سارے کرن تعاون

Marfat.com

قبلہ حافظ صاحب نے جامع مسجد محمدیہ نوریہ کے متصل دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں کافی تعداد میں طلبہ اور طالبات ناظرہ قرآن پاک، حفظ القرآن، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ قبلہ حافظ صاحب نے چند سالوں سے درس نظامی کی کلاسیں شروع کی ہوئی ہیں جن میں ہونہار طلباء اور طالبات نمایاں پوزیشنیں حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی صاحب نے مرکزی انجمن محبان مصطفےٰ ﷺ کی بنیاد رکھی جس کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاوّل کو منگلا کالونی میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا جاتا ہے اور انجمن کے تحت جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بہترین سجاوٹ کرنے والوں کو انعامات دیے جاتے ہیں اور انجمن کے زیر اہتمام ۱۳ ربیع الاوّل بعد نماز عشاء دستار فضیلت بسلسلہ میلادِ پاک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوتا ہے۔

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ میں مقامی طلباء وطالبات کثیر تعداد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ بیرونی طلباء وطالبات بھی دارالعلوم میں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں جن کے اخراجات قبلہ حافظ صاحب اور معاونین حضرات برداشت کرتے ہیں قبلہ حافظ صاحب نہایت ہی ملنسار انسان ہیں اور ان کی میٹھی گفتگو کی وجہ سے جی چاہتا ہے کہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کی باتیں سنتے ہی رہیں۔

قبلہ حافظ صاحب اپنے بہترین اخلاق اور ملنسار رویہ کے تحت یہاں کے عوام وخواص میں خاصے مقبول ہیں شب وروز دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں چوبیس گھنٹے سے دو تہائی سے زائد وقت مسجد میں گزارتے رہے ہیں یہ مشاہدے کی بات ہے کہ ہم جس وقت بھی گئے دن، رات، صبح، شام، سویرے، اندھیرے حافظ صاحب کو ہم

Marfat.com

نے مسجد میں پایا اللہ ﷻ نے آپ کو عشقِ رسول ﷺ کی دولت سے بھی نوازا ہے بڑے مہمان نواز اور غریب پرور انسان ہیں ۔تعلیماتِ قرآنیہ عظمت مصطفےٰ ﷺ اور شانِ صحابہ کے پرچار ہیں۔

ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سلجھے ہوئے مصنف بھی ہیں حافظ صاحب موصوف نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں۔جن میں بعض کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔فضائل صلوٰۃ وسلام

جو عصر حاضر میں درود شریف کے مقدس موضوع پر نہایت محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس کا ہر جملہ دلنشین اور ہر سطر دلگداز ہے روح کی غذا ایمان کی ضیاء ہے۔فضیلت درود شریف اور الطاف نبی کریم ﷺ کے ذکر جمیل سے جبین سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

حافظ صاحب موصوف کو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت اور ان کے سینے میں دین کی تڑپ کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب (فضائل صلوٰۃ و سلام) کے تقریباً ۲۰۰ نسخے مشائخ عظام ،علمائے کرام طلباء اور عوام وخواص میں مفت تقسیم کر دیئے مشائخ عظام اور علمائے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند کیا۔

۲۔فضائل علم دین

اس کتاب میں 40 چالیس ان احادیث کی شاندار تشریح کی گئی ہے کہ جن میں فضیلتِ علمِ دین،فضیلتِ طالب علم اور فضیلتِ عالمِ دین بیان کی گئی ہے یہ سلیس اردو زبان میں ہے عام فہم کتاب ہے ایک ایک جملہ دل میں اتر جانے والا ہے اس

کتاب کے پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ حافظ صاحب کو دین کے ساتھ کتنا لگاؤ ہے اور دین کی ترقی کا کتنا احساس ہے اس کتاب کا پورا نام اربعین فی فضائلِ علمِ دین ہے اور اس کتاب کو علمی حلقوں میں خاصی مقبولیت حاصل ہے۔

۳۔فضائلِ میلادِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء

حافظ صاحب قبلہ نے 1990ء، ۱۴۱۱ھ ربیع الاوّل شریف میں میلاد مصطفٰے ﷺ کے عنوان پر کتاب **النعمة الكبرى على العالم** کی فصل **فی بیان فضل مولد النبی** ﷺ سے ۱۴ روایات کا ترجمہ بعنوان فضائل میلاد مصطفٰے ﷺ چھپوا کر بارگاہِ مصطفٰے ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے 1000 کی تعداد میں عوام و خواص میں مفت تقسیم کردی

۴۔قانونچہ جلالیہ

قبلہ حافظ صاحب کی محنت اور قابلیت کا اس کتاب سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں لغت پر قلم اٹھانی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

۵۔فضائل ومسائلِ اعتکاف

اس کتاب میں حافظ صاحب قبلہ نے اعتکاف کی فضیلت اور اعتکاف کے مسائل بڑے اچھے اور عام فہم انداز میں بیان فرمائے اور حافظ صاحب کی طرف سے یہ کتاب پاکستان وآزاد کشمیر میں مفت تقسیم کی جاتی ہے

Marfat.com

۶۔فضائلِ میلادِ مصطفٰے (کامل) علیہ التحیۃ والثناء

مضمون کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔اس کتاب میں ۲۰ ابواب ہیں۔روح کی غذا ایمان کی ضیاء ہر طالب علم کے لیے قندیلِ رحمت۔اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب کے ۶۰ صفحات حرمین شریفین میں بیٹھ کر حافظ صاحب نے تحریر فرمائے۔۲۰ صفحات مسجد حرام مکہ شریف میں اور ۴۰ صفحات مسجد نبوی مدینہ شریف میں۔یہ کتاب خود پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

در بیاں تصانیفِ محققِ اہلسنت مدظلہ العالی

ہستیِ پیر زماں ہے راحتِ قلبِ حزیں — محرومِ احسان ان سے کوئی گوشہ نہیں
شمع عشق مصطفیٰ ﷺ سے دل روشن کیے — زندگیاں زیور کر کے جڑے نگیں
ان پر کرم ہے میرے مصطفیٰ کریم ﷺ کا — مستفیضِ فیض ہیں از پیر جلال الدیں
غذائے روح اُنکی ہر تصنیفِ لطیف — ترجمانِ حق اور سرمایۂ دنیا و دیں
فضائلِ میلاد اور فضائلِ صلوٰۃ وسلام — نذرانہ ہیں بحضور رحمۃ اللعالمیں
دین سمجھنے کو قانونچہ ومرآۃ العوامل — اور انکی اربعین فی فضائلِ علمِ دیں
بارہ مسائل و بارہ عقائد پر کیا تبصرہ — مقبولِ بارگاہ ہے بارہ ائمہ دیں
ندا یا رسول اللہ ﷺ کا ثبوت دیا — فضائلِ اعتکاف وبیعتِ طریقت دُرِ نگیں
قرۃ عینِ رسول ﷺ سے پیار کی برہان — تسکین القلوب بلا شبہ دلوں کی تسکیں
پیر ومرشد کے حضور انکا نذرانۂ عقیدت — انکی ہر تصنیف پر ہزار ہا آفریں
خدا اُن کی عمر میں برکت عطا کرے — سایہ رہے تادیر ہم پہ ربُ العالمیں

Marfat.com

الٰہی صدقہ مصطفیٰ ان کے درجات بلند کر لیتے رہنا ان سے ہمیشہ خدمتِ دیں

دعائے ارشد کو شرف قبولیت سے نواز

شامل فرما اس میں قدسیوں کی آمیں

علامہ محمد ارشد چوہان

معظم آباد سرگودھا

قارئین کرام!

میں نے قبلہ حافظ محمد زمان نقشبندی صاحب کو خلوت میں اور جلوت میں دیکھا ہے میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں کہ حافظ صاحب نہایت سفید پوش آدمی ہیں بے شمار کتب کا تصنیف اور طباعت کے مراحل سے گزر کر منظر عام پر آجانا یہ ایں سعادت بزور بازو نیست کے مطابق سمجھتا ہوں کہ حافظ صاحب کا اس میں اپنا کمال نہیں بلکہ قدرت نے ان کو دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔

حضرات! قدرت نے حافظ صاحب کو جہاں اور خوبیوں سے نوازا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ خوبی بھی ان میں ہے کہ تراویح اور شبینوں میں منزل خوبصورت انداز میں پڑھتے ہیں اور منزل کی روانی کا یہ عالم ہوتا ہے جیسے دریا کا پانی بڑی مستی سے رواں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ماہ رمضان شریف میں آپ کی اقتداء میں کثیر تعداد میں لوگ نماز تراویح ادا کرتے ہیں۔

Marfat.com

قبلہ حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی جبکہ ایک اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو چکا اور چار حیات ہیں بفضلہٖ تعالیٰ تین حافظِ قرآن ہیں اور بچی بھی حافظہ قاریہ عالمہ فاضلہ ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گھرانہ دینی مذہبی گھرانہ ہے۔

چوہدری محمد اکرم صاحب وڑائچ موضع ساروکی (گجرات) نے اپنے استاذ محترم مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری کے حق میں کیا خوب فرمایا۔

داخلہ لیا ہے ہم نے ترجمۃ القرآن میں دیکھئے کیا لکھا جاتا ہے ہمارے میزان میں
ان کے فیض سے خالی کوئی گوشہ نہیں درس کے سوا ان کا کوئی پیشہ نہیں
اپنا فرض اس خوبی سے نبھایا ہے حضور کی رحمت کا ان پہ سایہ ہے
مشعلِ محمدی سے ہزاروں دل روشن کر دیے دین کی مالا میں انمول نگینے جڑ دیے
سینکڑوں کو ناظرہ قرآن پڑھایا ہے بہت کو حفظ قرآن کرایا ہے
درس نظامی بھی خوب پڑھایا ہے فقہ تفسیر کا ہر نقطہ سمجھایا ہے
تہجد کے لئے اٹھ جانا معمول ہے ان کا درود ہو گا بارگاہ رسالت میں قبول ان کا
اکرم تجھے بھی منزل نصیب ہو جائے گی روز محشر جب محمد عربی کی دید ہو جائے گی

Marfat.com

مدح مبارک

درشان حضور منبع علم وعرفان

پیرالحاج حافظ محمد زمان نقشبندی قادری مدظلہٗ

قافلۂ عشق کے سالارِ کارواں پیر ما پیر حافظ محمد زماں
محبت کا مرکز، عاشقوں کی جاں، پیر ما پیر حافظ محمد زماں
وہ انکسار کے پیکر، رکھتے ہیں تواضع زمین کی مانند
حقیقت میں حقیقت کے آسماں پیر ما پیر حافظ محمد زماں
ہیں ایسے یہ مصنف، ہر سخن سیلِ رواں، عقدہ کشا
بہت جامع اور فصیح اللساں، پیر ما پیر حافظ محمد زماں
علم وعمل کا حسیں سنگم، عرفاں کے خزانوں کے قاسم
مینارۂ نور، مہر درخشاں پیر ما پیر حافظ محمد زماں
مجھ سا احقر کم فہم اور انکی مدحت؟ کیسے ممکن؟
یہ انہی کی کرامت ہے عیاں پیر ما پیر محمد زماں
کمال نصیب عطا ہو ہمیشہ رہوں چوکھٹ پہ بوسہ زن
کرتا ہے یہی طلب ارشد چوھاں پیر ما پیر حافظ محمد زماں

علامہ محمد ارشد چوہان
معظم آباد سرگودھا

قبلہ حافظ صاحب اپنے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے والوں پر بڑی شفقت فرماتے ہیں اور ہر ایک پر مہربان ہیں یہ تاثرات صرف میرے نہیں ہر ایک کے ہیں لیکن اتنی شفقت کے باوجود دین کے خلاف شریعت کے خلاف کوئی غلطی ہو جائے تو گرفت بھی فرمایا کرتے ہیں

قبلہ حافظ صاحب کے بڑے بھائی حضرت گرامی قدر استاذ الحفاظ مولانا حافظ محمد اعظم نقشبندی صاحب بھی جید عالم دین تھے اور وہ جامع مسجد غوثیہ منڈی بہاؤ الدین میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور جامع مسجد جمال مصطفےٰ ﷺ ریلوے اسٹیشن منڈی بہاؤ الدین کے خطیب تھے ساری زندگی منڈی بہاؤ الدین میں خدمت دین میں گزار دی اور عوام و خواص میں خاصے مقبول تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ گھرانہ دینی تعلیم و تربیت کا روشن مینار ہے جس پر تعلیم حاصل کرنے والے فخر کرتے رہیں گے۔

انگلینڈ میں شاگرد رشید قاری حافظ محمد خلیل احمد صاحب کی کاوش سے 25 جنوری 2001ء جامع مسجد غوثیہ برمنگھم میں بطور امام خطیب تشریف لے گئے 4 سال تک اس مسجد میں دین کی خدمت کی۔

21 دسمبر 2004ء نیو کیسل میں امام و خطابت درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ان مساجد میں 60 طلباء و طالبات کو قرآن پاک کی تعلیمات سے آراستہ کیا ۔برطانیہ میں قیام کے دوران دو کتب جن میں ''**12 مسائل 12 عقائد**'' اور ''**نذرانۂ عقیدت**'' تصنیف فرمائیں برطانیہ میں قیام کے دوران تین غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر مشرف با اسلام ہوئے

Marfat.com

6جون 2006ء سے بری میں تشریف فرما ہیں وہاں پر شب وروز دین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں D.M t.v اسٹیشن مانچسٹر سے اکثر اوقات آپ کے بیانات نشر ہوتے ہیں ۔بری ٹاؤن میں B.c.o.m (بری کونسل آف میلاد) قائم فرمائی۔

برطانیہ میں پہنچ کر آپ نے ترویج اسلام کے لئے انتھک کوششیں کیں اسی سلسلے میں آپ نے وہاں مقیم تمام علماء اہل سنت سے روابط فرمائے اوران کو اپنی طرف سے اپنی تالیفات کے تحائف پیش کئے جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

☆۔مناظر اسلام فخر السادات حضرت پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب

☆۔حضرت پیر فیض الاقطاب صدیقی صاحب

☆۔حضرت پیر علاؤالدین صدیقی صاحب

☆۔حضرت پیر قطب الاقطاب صدیقی صاحب

☆۔مولانا قاری خلیل احمد صاحب

☆۔صاحبزادہ پیر ظہیر الذین صاحب

☆۔حضرت پیر ذین الاقطاب صدیقی صاحب

☆۔مولانا بوستان القادری صاحب

☆۔مولانا عنصر القادری صاحب

☆۔مولانا حامد سعید کاظمی صاحب

☆۔سید منور حسین شاہ صاحب

☆۔سید مزمل حسین شاہ صاحب

Marfat.com

☆۔جناب پیر عبدالقادر شاہ صاحب

☆۔مولانا محمد ساجد القادری صاحب

☆۔جناب مفتی کامران مقصود صاحب

☆۔مولانا حافظ محمد فاروق چشتی صاحب

میں بندہ ناچیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی خدمات جلیلہ رفیعہ کو قبول ومنظور فرمائے آمین۔

از:۔ چوہدری دلدار محمد شیراز گورالہ

نمائندہ نوائے وقت، جنگ

منگلا ڈیم

Marfat.com

محقق اہلسنت

کی مایہ ناز کتب

حضرت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری مدظلہ العالی

فضائل میلاد مصطفیٰ ﷺ

نذرانہ عقیدت

اربعین فی فضائل علم دین

۱۲ مسائل ۱۲ عقائد

مرآت العوامل فی شرح ماۃ عامل

فضائل صلوٰۃ وسلام

بیعت طریقت

فضائل اعتکاف

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

Marfat.com